

دعویٰ تبلیغ کی چھ صفات سے متعلق

حُبُّ الْحَادِثَاتِ

علم و
ذکر

نماز

کلمۃ
طیبۃ

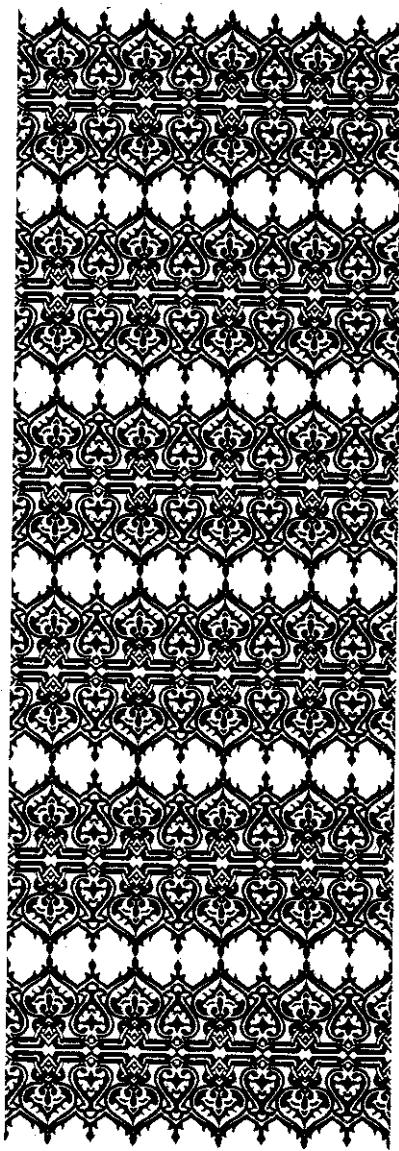
تبلیغ
دعویٰ

نیت
اخلاق

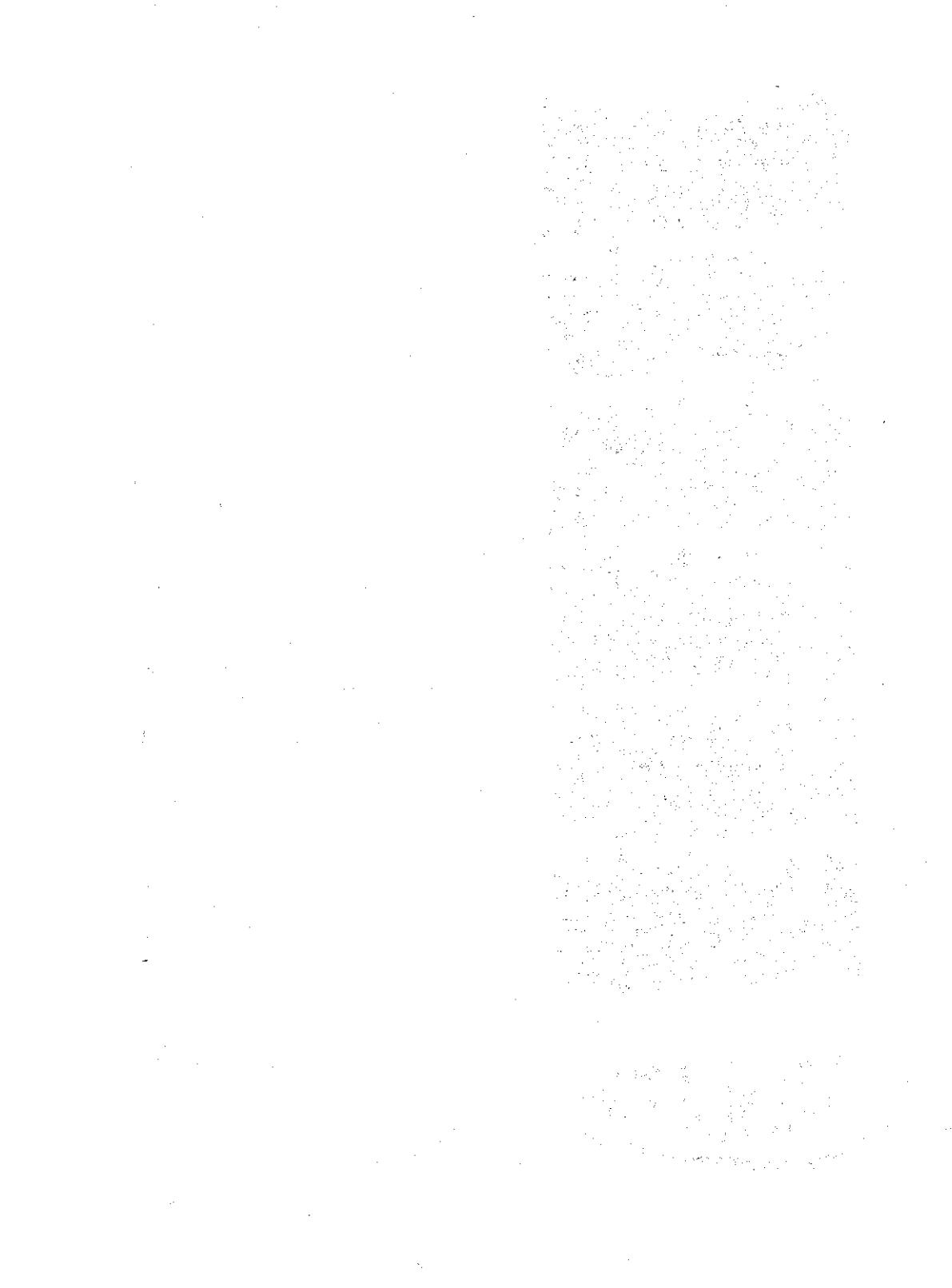
اکرم
مسالم

تألیف: حضرت مولانا محمد نویس سیف کانڈھلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا محمد سید علی کانڈھلوی رحمۃ اللہ علیہ



مُسْكَنُ حَادِيثٍ



دعوت و مبلغ کی چھ صفت

متعلق

مُنْتَهَىِ الْحَادِيَّةِ

کتبہ

شہزاد

عبدالرؤوف

اکرام

اخلاص نیت
یعنی تسبیح

مُنْتَهَىِ الْحَادِيَّةِ

تألیف

حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلوی

ترتیب و ترجمہ

مولوی محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ



ادارہ اشاعت دینیات (پرائیویٹ) لیمیٹڈ

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

اس کتاب میں اعراب کی غلطیوں کو درست کیا گیا ہے اور چند مقامات پر ضروری وضاحتیں پیش کی گئیں ہیں۔

نام کتاب: منتخب احادیث

Muntakhab Ahadith

تألیف: حضرت مولوی محمد یوسف کاندھلوی

با تهذیم: محمد یونس



ISBN: 81-7101-436-4

اشاعت سال ۲۰۰۷ء

Edition- 2007

TP-074-07

Published by

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

168/2, Jha House, Hazrat Nizamuddin

New Delhi-110 013 (India)

Tel.: 2692 6832/33 Fax: +91-11-2632 2787

Email: sales@idara.com idara@yahoo.com

Visit us at: www.idara.com

Typesetted at: DTP Division

IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

P.O. Box 9795, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے مسودہ میں سے ایک صفحہ کا عکس

الامسلمان ائمہ بن ابی ایوب الشافعی و ابن حجر الاءول الشافعی و ابن الصلوی و نویل الشافعی
 و حنفی و قاسمی و قشیری و ابی الحسن اوزان شیخ الموضوی و قصیر و م Hasan بن مالک و ادی بن حمید و ابی
 فلانی و ابی حیان و ابی حیان خزینیہ من ابی حمید من الشافعی و محدث الشافعی و ابی حمید
 فی سوال حجۃ بن حبیب و دادا بن حنفیہ من ابی حمید من الشافعی و ابی حمید و ابی حمید و ابی حمید
 مبتلیع احتجاجیہ من المؤمن صحت الوحدہ و دادا بن حمید من ابی حمید و دادا بن حنفیہ
 و دادا بن حنفیہ احتجاجیہ مبتلیع مواضع اکٹھیہ و زلفہ الشیخیہ عن ایشی و ابی بیرون و دادا بن حنفیہ
 غراچیہ من ابی حمید و دادا بن حمید من ابی حمید غیرہ مبتلیع تریغیہ ص ۱۳۳
 اذ اتو ضا ابعده امسکہ او امکن من غسل و حجۃ خرج من وجہ اکٹھیہ نظر ایسا بعینہ مع
 اکٹھا و ابعده اکٹھا و نادا غسل و بیرون خرج من بیرون اکٹھیہ کائن اکٹھیہ بیرون مع
 اکٹھا و ابعده اکٹھا و نادا غسل و حجۃ خرجیت اکٹھیہ مشتملہ بیرون مع اکٹھا
 او بیرون خرج اکٹھا و بیرون خرج نفیا من الدنور بد و اکٹھا و اکٹھا و اکٹھا و اکٹھا
 عن ابی بیرون و دادا بن حمید و دادا بن حمید و دادا بن حمید و دادا بن حمید و دادا
 تو ضا ابعده اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون
 اکٹھا و نادا غسل و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون
 غسل و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون
 خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون
 من و حجۃ خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون
 من و تحریک خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون خرجیت اکٹھا و بیرون

فہرست مصاہب

V		مقدمہ
VIII		عربی ترجمہ
XIV		ابتدائیہ
		گلہ طیبہ
1		ایمان
34		غیب کی باتوں پر ایمان
73		موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر ایمان
110		تمیل اور مریم کا مہیا کا یقین
		نماز
133		فرض نمازیں
156		باجماعت نماز
189		سنن و فوائل
232		خشوع و خضوع
245		وضو کے فضائل
255		مسجد کے فضائل و اعمال
		علم و ذکر
261		علم
288		قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا
		ذکر
292		قرآن کریم کے فضائل

326	اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل
384	رسول اللہ ﷺ سے مقول اذکار اور دعائیں
	اکرام مسلم
427	مسلمان کا مقام
444	حسن اخلاق
460	مسلمانوں کے حقوق
525	صلہ رحمی
535	مسلمانوں کو تکلیف پہچانا
563	مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا
570	مسلمان کی مالی احاثت
	اخلاص بیت لیعنی تبعیغ نیت
579	اخلاص
594	اللہ تعالیٰ کے وحدوں پر یقین کے ساتھ اور اجر و انعام کے شوق میں عمل کرنا
599	ریا کاری
	دعوت تبلیغ
613	دعوت اور اس کے فضائل
648	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے فضائل
673	اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کے آداب و اعمال
721	لایعنی سے پہچا
741	مراجع



مقدمہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّنَ
مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَصَاحِبِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ تَبَعَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَذَخَا بِدُعَوَتِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ
أَمَّا بَعْدُ !

یہ ایک حقیقت ہے جس کو بلا کسی تور یہ تمکن کے کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی
وسعی ترین، قوی ترین اور مفید ترین دعوت، تبلیغی جماعت کی دعوت ہے جس کا مرکز، مرکز تبلیغ
نظام الدین دہلی ہے۔ جس کا دائرہ عمل واثر صرف بر صفائرنیں اور صرف ایشیا بھی نہیں، متعدد
براعظیم اور ممالک اسلامیہ وغیر اسلامیہ ہیں۔

دعوتوں اور تحریکیوں اور انقلابی و اصلاحی کوششوں کی تاریخ بتلاتی ہے کہ جب کسی دعوت و
تحریک پر پچھے زمانہ گزر جاتا ہے یا اس کا دائرہ عمل وسعی سے وسیع تر ہو جاتا ہے (اور خاص طور پر
جب اس کے ذریعہ نفوذ و اثر اور قیادت کے منافع نظر آنے لگتے ہیں) تو اس دعوت و تحریک میں
بہت سی ایسی خامیاں، غلط مقاصد اور اصل مقصد سے تناقض شامل ہو جاتا ہے جو اس دعوت کی

اس اظہار و اثبات میں دوسری مفید و ضروری دعوتوں اور تحریکیوں، حقائق اور ضروریات زمانہ سے آگئی اور وقت کے
فتریں سے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی مسائی اور ظہوریں کی لئی یا تحقیقی مقصودیں ہے۔ تبلیغی دعوت و تحریک کی
وسعت و اقادیت کا صرف ایجادی انداز میں اظہار و اقرار ہے۔

احادیث و تاثیر کو کم بیباکل معدوم کر دتا ہے۔ لیکن یہ تبلیغ دعوت ابھی تک (جہاں تک راقم کے علم و مشاہدہ کا تعلق ہے) بڑے پیمانے پر ان آزمائشوں سے محفوظ ہے۔ اس میں ایثار و قربانی کا جذبہ، رضائے الہی کی طلب، اور حصول ثواب کا شوق، اسلام اور مسلمانوں کا احترام و اعتراض، تو اضع و افسار نفس، فراپض کی ادائیگی کا اہتمام اور اس میں ترقی کا شوق، یادِ الہی اور ذکرِ خداوندی کی مشغولیت، غیر مفید اور غیر ضروری مشاغل و اعمال سے امکانی حد تک احتراز اور حصول مقصد و رضائے الہی کے لئے طویل سفر اختیار کرنا اور مشقت برداشت کرنا شامل اور معمول ہے ہے۔

جماعت کی یہ خصوصیت اور امتیاز، داعی اول کے اخلاص، انباتِ الی اللہ، اس کی دعاوں، جد و جهد و قربانی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا و قبولیت کے بعد ان اصول و ضوابط کا بھی نتیجہ ہے جو شروع سے اس کے داعی اول (حضرت مولانا محمد الیاس کانڈھلویؒ) نے اس کے لیے ضروری قرار دیئے اور جن کی ہمیشہ تلقین و تبلیغ کی گئی۔ وہ کلمہ طیبہ کے محاذی و تقاضوں پر غور، فراپض و عبادات کے فضائل کا علم، علم و ذکر کی فضیلیت کا استحضار، ذکرِ خداوندی میں مشغولیت، اکرام مسلم اور مسلمان کے حق کی شناسائی ادا ایگی، ہر عمل میں صحیح نیت و اخلاص، ترک مالا یعنی، اللہ کے راستہ میں نکلنے اور سفر کرنے کے فضائل و ترغیبات کا استحضار اور شوق، یہ وہ عناصر اور خصائص تھے جنہوں نے اس دعوت کو ایک سیاسی، مادی تحریک اور اتحصالی فوائد، حصولِ جاہ و منصب کا ذریعہ بننے سے محفوظ کر دیا اور وہ ایک خالص دینی دعوت اور حصولِ رضائے الہی کا ذریعہ رہتی۔

یہ اصول و عناصر جو اس دعوت و جماعت کے لیے ضروری قرار دیئے گئے، کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں، اور وہ رضائے الہی کے حصول و دین کی حفاظت کے لیے ایک پاسبان و محافظہ کا درجہ رکھتے ہیں ان سب کے آخذ کتابِ الہی اور سنت و احادیث نہیں ہیں۔

ضرورت تھی کہ ایک مستقل و علیحدہ کتاب میں ان آیات و احادیث و مأخذت کو جمع کر دیا جاتا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دعوتِ الی اخیر کے داعی ٹانی مولانا محمد یوسف صاحبؒ (خلف رشید داعی اول حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) نے جن کی نظر کتب احادیث پر بہت وسیع اور گہری تھی، ان اصولوں، ضوابط و احتیاطوں کے آخذت کتاب میں جمع کر دیا اور اس میں پورے

انتیغاب و استقصاء سے کام لیا، یہاں تک کہ یہ کتاب ان اصولوں و ضوابط اور ہدایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مؤسوس عربی میں بلکہ انتخاب و اختصار ان سب کا علی اختلاف الدرجات ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی تقدیر اور توفیق الہی کی بات ہے کہ اب یہ کتاب ان کے بخوبی تاسعید عزیز القدر مولوی سعد صاحب آطائی اللہ بقائۃ و وفقة لاکثر من ذلك کی توجہ و اهتمام سے شائع ہو رہی ہے اور اس کا افادہ عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل و خدمت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہچائے۔ وَمَا ذلِكَ عَلَى اللَّهِ بِغَرِيْبٍ۔

ابو الحسن علی ندویؒ

دائیہ شاہ علم اللہ

رائے بریلی ۲۰ / ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ

د) جدید عربی میں دائرۃ المعارف کو موسوعہ بھی کہتے ہیں جس میں ہر جیز کا تعارف اور تعریج ہوتی ہے۔
ج) نبیرہ یعنی فرزید و فخر۔



عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتَلَوَّ عَلَيْهِمْ آيَةً
وَبَرَزَ كِيمُهُمْ وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَبُ وَالْحِكْمَةُ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفْيَ ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔

[آل عمران: ۱۶۴]

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا ہے جب کہ انہی میں سے، ان میں ایک ایسا عظیم الشان رسول بھیجا کر (انسانوں میں سے ہونے کی وجہ سے ان کے عالی صفات سے لوگ بے تکلف فاکدہ اٹھاتے ہیں) وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں (آیات قرآنیہ کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں) ان کے اخلاق کو بناتے اور سنوارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اپنی سنت اور طریقے کی تعلیم دیتے ہیں۔ بلاشبہ ان رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ محلی گمراہی میں بتلاتے ہیں۔ (آل عمران: ۱۶۲)

درج بالا آیت کے ذیل میں اور اس موضوع پر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے ”حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت“ کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کاربنوتوں کے یہ فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوت قرآن کے ذریعے دعوت،

تذکیرہ اور تعلیم کتاب و حکمت۔ قرآنِ کریم اور احادیث صیحہ کے نصوص سے یہ ثابت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے نبی کے اتباع میں اہم عالم کی طرف مبووٹ ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: اے مسلمانو! تم بہترین جماعت ہو جلوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کو بنتائے ہو اور بدے کاموں سے روکتے ہو۔

امت مسلمہ فرائض نبوت میں سے دعوتِ خیر اور امر بالمعروف اور نبی عن الْمُنْکَر میں نبی کی جانشین ہے۔ اس لئے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کارِ نبوت کے جو فرائض عطا ہوئے ہیں، تلاوت آیات کے ذریعہ دعوت، تذکیرہ اور تعلیم کتاب و حکمت، پی اعمال امت مسلمہ کے بھی ذمہ آگئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت، تعلیم و تعلم، ذکر و عبادت پر جان و مال خرچ کرنے والا بنایا۔ ان اعمال کو دوسرے اشغال پر ترجیح دی گئی اور ہر حال میں ان اعمال کی مشق کرائی گئی۔ ان اعمال میں انہاک کے ساتھ تکالیف اور شدائد پر صبر سکھایا گیا۔ دوسرا کو نفع پہنچانے کے لئے اپنی جان و مال لگانے والا بنایا گیا اور وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقّ جَهَادِه ”اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت اور کوشش کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے“ کی قیمت میں نبیوں والے مزاج پر یا ضفت و مجاہدہ اور قربانی و ایثار کے وہ نقشے تیار ہوئے جن سے امت کا اعلیٰ ترین مجموعہ وجود میں آیا۔ جس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے یہ اعمال مجموعی طور پر عموم امت میں زندہ رہے اُس دور کے لئے خیر القرون کی شہادت دی گئی۔

پھر قرناً بعد قرونِ خواص نے یعنی اکابر امت نے ان نبوی فرائض کی ادائیگی میں پوری توجہ اور کوشش مبذول فرمائی اور انہیں کے مجاہدات کا نور ہے جس سے کاشتاۃ اسلام میں روشنی ہے۔

اس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے دل میں دین کے منہ پر سوز و فکر و بے چینی اور امت کے لئے درد، کڑھن اور غم اس درجے میں بھر دیا جو ان کے وقت کے اکابر

کی نظر میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ہر وقت جَمِيعُ مَا جَاءَ بِهِ الرَّبُّ عَلَيْهِ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طریقے الشرب الغرت کی طرف سے لائے ہیں، ان سب کو سارے عالم میں زندہ کرنے کے لیے مضطرب رہتے تھے اور وہ اس بات کے پورے جسم کے ساتھ داعی تھے کہ احیاء دین کے لئے جدوجہد اسی وقت مقبول اور موثر ہوگی جب کہ جدوجہد میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ زندہ ہو۔ ایسے داعی تیار ہوں جو اپنے علم و عمل، فکر و نظر، طریقہ دعوت اور ذوق و حال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔ صحبت ایمان، اور ظاہری عمل صالح کے ساتھ ان کے باطنی احوال بھی منہاج نبوت پر ہوں۔ محبت الہی، خشیت الہی، تعلق مع اللہ کی کیفیت ہو۔ اخلاق و عادات و شکال میں اجماع سنت نبوی کا اہتمام ہو۔ حب اللہ، بعض اللہ، رافت و رحمت بالسلیمان اور شفقت علی اشخاص ان کی دعوت کا محرك ہو اور انبیاء علیہم السلام کے بار بار درہ رائے ہوئے اصول کے مطابق سوائے اجر الہی کی طلب کے کوئی متصودہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے احیائے دین کی ایسی دھن ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال قربان کرنے کا شوق انہیں کھینچ کھینچ لئے پھرتا ہو اور جاہ و منصب، مال و دولت، عزت و شہرت، نام و نمود اور ذاتی آرام و آسانی کا کوئی خیال راہ میں مانع نہ ہو۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا غرض ان کی زندگی کی ہر چیز و حرکت اسی ایک سمت میں سست کر رہ جائے۔

جدوجہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں و اللہ جل شانہ کے اور اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لانے اور کام کرنے والوں میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے چھ نمبر مقرر کیے گئے۔ اس وقت کے اہل حق علماء و مشائخ نے تائید فرمائی۔ ان کے فرزید رشید حضرت مولا ناصر محمد یوسفؒ نے اپنی داعیانہ و مجاہد انہ زندگی اس کام کو اسی نئی پر بڑھانے اور ان صفات کے حامل مجھ کو تیار کرنے کی کوشش میں کھپا دی۔ ان عالی صفات کے بارے میں حدیث، سیرت اور تاریخ کی معتبر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرامؓ کی زندگی کے واقعات نمونہ کے طور پر "حیات الصحابة" کی تین جلدیوں میں جمع کیے۔ یہ کتاب ان کی حیات میں ہی محمد اللہ شائع ہو گئی۔

مولانا محمد یوسفؒ نے ان صفات (چھ نمبروں) کے بارے میں منتخب احادیث پاک کا

مجموعہ بھی تیار کر لیا تھا لیکن اس کی ترتیب و تکمیل کے آخری مرحلے قبل ہی وہ اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودا فی کی طرف رحلت فرمائے گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ متعدد خدام و رفقاء سے حضرتؐ نے اس مجموعہ کی تیاری کا ذکر فرمایا اور اس پر حضرتؐ، اللہ جل شانہ کا شکر اور اپنی خوشی کا انہما فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیا کیا عزائم تھے اور اس کے ہر ہر رنگ کو وہ کس طرح اچاگر کر کے لنشیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح مقدرا تھا۔ اب اس ”منتخب احادیث“ کا مجموعہ اور دو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں آسان، عام فہم زبان اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حدیث کے مفہوم کیوضاحت کے لئے بعض مقامات پر قسمیں کی عبارت اور فائدہ کو اختصار کے ساتھ تحریر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا محمد یوسفؒ کو اپنی کتاب کے مسودہ پر نظر غافلی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اس میں کافی محنت کرنی پڑی جس میں متین حدیث کی درستگی، رواۃ حدیث کی جرح و تبدیل، حدیث کی تصحیح و تحسین، تضعیف، شرح غریب الحدیث وغیرہ بھی شامل ہے۔ اس مسئلے میں جو مراجع پیش نظر ہے ان کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

اس تمام کام میں بقدر استطاعت احتیاط کو حظ درکھا گیا ہے اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کام میں بھرپور اعانت فرمائی ہے۔ اللہ جل شانہ ان کو بہترین جزاۓ خیر عطا فرمائے۔ بشری لغزشیں ممکن ہیں۔ حضرات علماء سے درخواست ہے کہ جو چیز اصلاح کے لیے ضروری خیال فرمائیں اس سے مطلع فرمائیں۔

یہ مجموعہ جس مقصد کے لئے حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا تھا اور اس کی اہمیت کو جس طرح حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ نے واضح فرمایا اس کا تقاضا ہے کہ اس کو ہر قسم کی ترمیم اور اختصار سے محفوظ رکھا جائے۔

حق تعالیٰ جل شانہ نے جن عالی علوم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلواۃ والصلیم کو ذریحہ بتایا ان علوم سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کے مطابق یقین بنایا جائے۔ اللہ رب العزت کے عالی فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو پڑھتے اور سنتے وقت اپنے آپ کو کچھ نہ جانے والا سمجھا جائے یعنی انسانی

مشاهدہ پر سے یقین ہٹایا جائے، غیب کی خبروں پر یقین لا لایا جائے، جو کچھ پڑھا اور سن جائے اسے دل سے سچا مانا جائے۔ جب قرآن کریم پڑھنے یا سننے بیٹھا جائے تو یوں سمجھا جائے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے۔ کلام کو پڑھتے اور سننے وقت صاحب کلام کی عظمت جتنی طاری ہوگی اور اس کلام کی طرف جتنی توجہ ہوگی اسی تدریکام کا اثر زیادہ ہوگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيَ الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيفُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا
مِنَ الْحَقِيقَ﴾
(المائدہ: ۸۳)

ترجمہ: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سننے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو (قرآن کریم کے تاثر سے) آپ ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔
(المائدہ: ۸۳)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقُوْلَ فَيَتَبَعُونَ أَحْسَنَهُ ۖ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمْ
اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾
(الزمر: ۱۷)

ترجمہ: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجئے جو اس کلام الی کو کان لگا کرنے سے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔
(زمر: ۱۸، ۱۷)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ حَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ يَأْجِنِحُهَا حُضُّ عَنَّا لِقَوْلِهِ، كَانَهُ سُلْسَلَةً عَلَى صَفْوَانِ فَإِذَا فَرَغَ عَنْ قَلْوَبِهِمْ، قَالُوا : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا : الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
(رواه البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے رعب و ہبیت کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو بلانے لگتے ہیں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسا کچھ پھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے (یوں جب فرشتوں پر حکم واضح ہو جاتا ہے تو وہ اُس کی قیمت میں لگ جاتے ہیں)۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذْ تَكَلَّمَ بِكَلْمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثَةً حَتَّىٰ تَفَهَّمَ
(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (اہم) بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ اس کو بکھلیا جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حدیث پاک کو تین مرتبہ دھیان سے پڑھا جائے یا سنایا جائے۔ محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنے اور سنسنی کی مشق ہو۔ باقیں نہ کی جائیں۔ باوضود و زانو بیٹھنے کی کوشش ہو۔ سہارا شد لگایا جائے۔ نفس کے مجاہدے کے ساتھ اس علم میں مشغول ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ دل قرآن و حدیث سے اثر لینے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کا یقین پیدا ہو کر دین کی ایسی طلب پیدا ہو کہ ہر عمل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور مسائل علماء حضرات سے معلوم کر کے عمل کرنے والے بننے پلے جائیں۔

اب اس کتاب کی ابتداء اُس خطبہ کے ابتدائی حصے سے کی جاتی ہے جو حضرت مولا ناجی یوسف رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ”امانی الاحباد شرح معانی الاعمال“ کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

محمد سعد کاندھلوی

مدرسہ کاشف العلوم

بستی حضرت نظام الدین اولیاء، نقی و ولی

ابتدائيه:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ لِيُقِيسَ عَلَيْهِ النَّعْمَ الَّتِي لَا يُغَيِّرُهَا مُرَوْزُ الزَّمَانِ
 مِنْ حَزَارِيهِ الَّتِي لَا تَنْقُضُهَا الْعَطَايَا وَلَا تَنْلَعُهَا الْأَدْهَانُ وَأَوْدَعَ فِيهِ الْجَوَاهِرُ
 الْمَكْنُونَةَ الَّتِي بِاتِّصافِهَا يَسْتَفِيدُ مِنْ حَزَانِ الرَّحْمَنِ وَيَفْرُرُ بِهَا أَيْدِي الْأَبَادِ فِي
 دَارِ الْجَنَانِ - وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الَّذِي أُعْطَى
 بِشَفَاعَةِ الْمُدْنِيِّينَ وَأُرْسَلَ رَحْمَةً لِلْعَلَمِينَ وَاضْطَفَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالسَّيَادَةِ
 وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ الْلَّوْحِ وَالْقَلْمَ وَاجْبَاهُ تَشْرِيعٌ مَا عَنْدَهُ مِنْ الْعَطَايَا وَالنَّعْمَ
 فِي حَزَانِيهِ الَّتِي لَا تَعُدُّ وَلَا تُخْضِي وَكَشَفَ مِنْ ذَائِهِ الْعَيْنَةِ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُشِّفْ
 عَلَى أَحَدٍ وَمِنْ صِفَاتِهِ الْجَلِيلَةِ الَّتِي لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهَا أَحَدٌ لَا مَلِكٌ مُفَرِّطٌ وَلَا نَبِيٌّ
 مُرْسَلٌ وَشَرَحَ صَدَرَةِ الْمُبَارَكِ لِإِذْرَاكِ مَا أَوْدَعَ فِي الْإِنْسَانِ مِنَ الْأَسْتِعْدَادَاتِ
 الَّتِي بِهَا يَسْقُرُ الْعَمَادَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حَقُّ التَّفَرُّبِ وَيَسْعَيْنَهُ فِي أُمُورِ دُنْيَاهُ
 وَآخِرَتِهِ وَعَلَمَهُ طُرُقَ تَصْحِيحِ الْأَعْمَالِ الَّتِي تَضَلُّ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي كُلِّ حِينٍ
 وَآنَ فَبِصَحِّيَّهَا يَنَالُ الْفَوْزَ فِي الدَّارَيْنِ وَيَفْسَادُهَا الْجَرْمَانِ وَالْخُسْرَانِ وَرَضِيَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الصَّحَابَةِ الْكَرَامِ الَّذِينَ أَخْلَدُوا عَنِ النَّبِيِّ الْأَطْهَرِ الْأَكْرَمِ عَلَيْهِ
 الْعِلْمُ الَّتِي صَدَرَتْ مِنْ مَشْكُوَّةِ تُبُورَتِهِ فِي كُلِّ حِينٍ أَكْثَرُ مِنْ أُورَاقِ الْأَشْجَارِ
 وَعَدَدَ قَطْرُ الْأَمْطَارِ فَأَخْدُلُوا الْعِلْمَ بِاسْرِهَا وَكَمَالِهَا فَوَّعُوهَا وَحَفَظُوهَا حَقُّ
 الْوَعْيِ وَالْحِفْظِ وَصَاحِبُوا النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَشَهَدُوا مَعْهُ الدَّعْوَةَ
 وَالْجَهَادَ وَالْعِبَادَاتِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشرَاتِ فَتَعَلَّمُوا الْأَعْمَالَ عَلَى طَرِيقِهِ
 بِالْمُصَاحِّةِ فَهَبِّئُنَّهُمْ حَيْثُ أَخْلَدُوا الْعِلْمَ عَنْهُ بِالْمُشَافَهَةِ الْعَقْلِ بِهَا بِلَا وَاسِطةٍ
 ثُمَّ لَمْ يَقْتَصِرُوا عَلَى نُفُوسِهِمُ الْقَدِيسَةِ بَلْ قَامُوا وَبَلَغُوا كُلَّ مَا وَعُوهُ وَحَفَظُوهُ
 مِنَ الْعِلْمِ وَالْأَعْمَالِ حَتَّى مَلَأُوا الْعَالَمَ بِالْعِلْمِ الرَّبِّيَّةِ وَالْأَعْمَالِ الرُّؤْحَانِيَّةِ
 الْمُصْطَفَوِيَّةِ فَصَارَ الْعَالَمُ ذَارَ الْعِلْمِ وَالْعِلَّمَاءِ وَالْإِنْسَانَ مَبْنَعَ النُّورِ وَالْهَدَايَةِ
 وَمَصْدَرَ الْعِبَادَةِ وَالْخِلَافَةِ

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیٰ کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا تاکہ انسان پر اپنی وہ نعمتیں جو زمانہ کے گزرنے سے ختم نہیں ہوتیں لٹائے، وہ نعمتیں ایسے خزانوں میں ہیں جو کہ عطا کرنے سے گھٹتے نہیں اور جن تک انسانوں کے ذہنوں کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر صلاحیتوں کے ایسے جو ہر چھار کھے ہیں جن کو بروئے کارلا کر انسان، جن کے خزانوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ ان ہی صلاحیتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں رہنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، جن کو گنہگاروں کی شفاعت کرنے کا اعزاز دیا گیا ہے، جن کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا، جن کو اللہ تعالیٰ نے لوح ححفظ اور قلم بنانے سے پہلے تمام نبیوں اور رسولوں کی سرداری اور بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کا شرف عطا کرنے کے لئے چڑا اور جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لامحہ و خزانوں میں جو نعمتیں ہیں ان کی تفصیل بیان کریں اور ان کو اپنی ذاتِ عالیٰ کے وہ علوم و معارف عطا کئے جو اب تک کسی پر نہیں ہوئے تھے اور اپنی جلیل القدر صفات ان پر مکشف فرمائیں جن کو کوئی نہیں جانتا تھا نہ کوئی مُقرّب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل، اور ان کے سینہ مبارک کو ان صلاحیتوں کے ادراک کے لئے کھول دیا جو اللہ تعالیٰ نے انسان میں ودیعت فرمائی ہیں جن فطری صلاحیتوں سے بندے اللہ تعالیٰ کا قریب حاصل کرتے ہیں ان صلاحیتوں سے بندے اپنی دنیا و آخرت کے امور میں مدد حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان سے ہر لمحہ صادر ہونے والے اعمال کی درستگی کے طریقوں کا علم دیا، کیوں کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار اعمال کی درستگی پر ہے۔ جیسے ان کی خرابی دونوں جہان میں محرومی و خسارہ کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام ﷺ سے راضی ہو جنہوں نے نبی اطہر و اکرم سے ان علوم کو پورا اور اکمل درجہ میں حاصل کیا جن علوم کی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں سے زیادہ ہے

اور جن کا ظہور چراغ نبوت سے ہر وقت ہوتا تھا پھر انہوں نے ان علوم کو ایسا یاد کیا اور محفوظ رکھا، جیسا کہ یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا حق ہے۔ وہ سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ دعوت و جہاد، عبادات، معاملات اور معاشرت کے موقع میں شریک رہے پھر ان اعمال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر آپ کے ساتھ رکھ کر سیکھا۔

صحابہ کرام ﷺ کی جماعت کو مبارک ہو جنہوں نے بغیر کسی واسطے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پالمشافہ علوم اور ان پر عمل سیکھا پھر انہوں نے ان علوم کو صرف اپنے نفوں قدیمہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو علوم و معارف ان کے دلوں میں محفوظ تھے اور جن اعمال کو وہ کرنے والے تھے وہ دوسروں تک پہنچائے اور سارے عالم کو علوم ربانیہ اور اعمال روحانیہ مصطفویہ سے بھر دیا۔ چنانچہ اُس کے نتیجہ میں سارے عالم علم، اور اہل علم کا گھوارہ بن گیا اور انسان نور و ہدایت کا سرچشمہ بن گئے اور عبادات و خلافت کی بنیاد پر آگئے۔



کامہ طیبہ

ایمان

ایمان لفظ میں کسی کی بات کو کسی کے اعتقاد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ہے، اور دین کی خاص اصطلاح میں خیر رسول کو بغیر مشاہدہ کے محض رسول کے اعتقاد پر یقینی طور سے مان لینے کا نام ایمان ہے۔

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحَىٰ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا فَاغْبُدُونِ﴾ [آل انبیاء: ۲۵]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے یہ وہی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔
(انبیاء: ۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا نُذِيقَتْ عَلَيْهِمْ أَيْتُهُ زَادُهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ [الانفال: ٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والے توہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان کو پڑھ کرستائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو قوی تر کر دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (انفال: ۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَآمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَأَعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيَدِّلُ خَلْهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ لَا وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا فَسْتَقِيمًا﴾ [النساء: ١٧٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریں گے اور انہیں اپنے تک پہنچنے کا سیدھا راستہ دکھائیں گے (جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پیش آئے گی ان کی دشگیری فرمائیں گے)۔ (نہایہ: ۱۷۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُولُونَ الْأَشْهَادُ﴾ [المؤمنون: ٥١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی مدد کریں گے جس دن اعمال لکھنے والے فرشتے گو ہی دینے کھڑے ہوں گے۔ (مومنون: ۵۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ [الانعام: ٨٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی اُسی انہی کے لئے ہے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔ (انعام: ۸۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُ حُبًّا لِّلَّهِ﴾ [البقرة: ١٦٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔

(بقرہ: ۱۹۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِنِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[الانعام: ۱۶۲]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ پیش میری نماز اور میری ہر عبادت، میرا جینا اور مرنا، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کے پالے والے ہیں۔ (انعام: ۱۹۵)

احادیث نبویہ

﴿۱﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَيْمَانُ بِضُعْفٍ وَسَبْعُونَ شَعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذَنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الظَّرِيقِ وَالْحَيَاةُ شَعْبَةٌ مِنَ الْأَيْمَانِ.

رواہ مسلم، باب بیان عدد شعب الایمان..... رقم: ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لا إله إلا الله کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔ (مسلم)

فائده: حیا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ انسان کو غلط کام سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکتی ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ أَبِي سَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَبِيلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمَّيْ فَرَدَهَا عَلَى فَهِيَ لَهُ نَجَاةً.

رواہ احمد ۶۱

حضرت ابو مکر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کلمہ کو قبول کر لے جس کو میں نے اپنے پچا (ابو طالب) پر (ان کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور

انہوں نے اسے رد کر دیا تھا وہ لگہ اس شخص کے لئے نجات (کا ذریعہ) ہے۔ (منداحم)

﴿٣﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِدُوا إِيمَانَكُمْ، قَيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُجَنِّدُ إِيمَانًا؟ قَالَ: أَنْكِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رواہ احمد والطبرانی و استاد احمد حسن، التر غیب ۱۵/۲

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُوْكْشَت سے کہتے رہا کرو۔ (منhadīq, طبرانی، ترغیب)

غريب، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم: ٣٢٨٣

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور تمام دعاوں میں سب سے افضل دعا الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔ (ترمذی)

فائده ۵: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے افضل اس لئے ہے کہ سارے دین کا دار و مدار ہی اس پر ہے اس کے بغیر نہ ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ کوئی مسلمان بنتا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَوْفَضْ دعا اس لئے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا نام ہے۔ (مظہر حق)

٥) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه صلواته: ما قال عبد: لا إله إلا الله قط مخلصا إلا فتحت له أبواب السماء حتى تفضي إلى العرش ما اجتنب الكبائر.

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب) کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لئے تین طور پر آسمان کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے۔ یعنی فوراً قبول ہوتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو۔ (ترمذی)

فائدہ ۵: اخلاص کے ساتھ کہنا یہ ہے کہ اس میں ریا اور نفاق نہ ہو۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی شرط جلد قبول ہونے کے لئے ہے۔ اور اگر کبیرہ گناہوں کے ساتھ بھی کہا جائے تو فرع اور ثواب سے اس وقت بھی خالی نہیں۔ (مرقاۃ)

﴿6﴾ عَنْ يَعْلَمِيْ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبْنِي شَدَّادٍ وَعُبَادَةً بْنِ الصَّامِيتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَاضِرٌ بِصَدِيقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَلْ فِيْكُمْ غَرِيبٌ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ؟ قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَمَرْنَا بِعَلْقَبَةِ الْبَابِ وَقَالَ: إِرْفَعُوا أَنْدِيكُمْ وَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَرَفَعْنَا أَنْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعْ عَلَيْهِ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَخْسِنَ بِهِذِهِ الْكَلِمَةِ وَأَمْرَنَنِي بِهَا وَرَعَذْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِ�يَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ۔

رواه احمد والطبراني والبزار و الرجال من موقوفون، مجمع الزوائد ۱۶۴۱

حضرت یعلیٰ بن شداد اور حضرت عبادہ علیہما السلام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شداد علیہما السلام نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور حضرت عبادہ علیہما السلام جو کہ اس وقت موجود تھے اس واقعہ کی تصدیق فرمائی کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم علیہما السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجھ میں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ ارشاد فرمایا: دروازہ بند کر دو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: ہاتھ اٹھاؤ اور کبو لآللہ إلَّا اللَّهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر آپ نے اپنا ہاتھ چیخ کر لیا۔ پھر فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِنَّ اللَّهَ أَبْ نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس (کلمہ کی تبلیغ) کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپ وعدہ خلاف نہیں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مسند احمد، طبرانی بزار، مجمع الزوائد)

﴿7﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنِي وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ:

وَإِنْ ذَنْبٌ وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفُسِ أَبْنِي دَرِّ . روایہ البخاری باب الشیاب البیض، رقم ۵۸۲۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے اور پھر اسی پر اس کی موت آجائے تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہوا اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کے علی الرَّغْمِ وَ جنت میں ضرور جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ ۵: علی الرَّغْمِ عربی زبان کا ایک خاص محاورہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسمیں یہ کام ناگوار بھی ہو اور تم اس کا نہ ہونا بھی چاہتے ہو تب بھی یہ ہو کر رہے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حیرت تھی کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے باوجود جنت میں کیسے داخل ہو گا جبکہ عدل کا تقاضا تھی ہے کہ گناہوں پر سزا دی جائے لہذا نبی کریم ﷺ نے ان کی حیرت دور کرنے کے لئے فرمایا خواہ ابوذر کو متناہی ناگوار گزرے وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا۔ اب اگر اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے تو ایمان کے قاضے سے وہ توبہ استغفار کر کے گناہ معاف کرا لے گا یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف فرمائے گی اسی گناہوں کی سزا دینے کے بعد بہر حال جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف میں کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے مراد پورے دین و توحید پر ایمان لانا ہے اور اس کو اختیار کرنا ہے۔ (عارف الحدیث)

(8) ﴿عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْرُسُ الْأَسْلَامُ كَمَا يَلْرُسُ وَشَنِي الشَّوْبِ حَتَّى لَا يَلْرُسَ مَا صَيَّامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا شُكْرٌ وَيُسَرِّي عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَتَفَقَّى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آتِيَ وَيَتَقَوَّلُ طَوَافِنَ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرُ بَفُولُونَ أَذْرُ كُنَّا آتَءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكِفْمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَخْرُنَ نَقْوُلُهَا قَالَ صَلَةُ بْنُ زَفْرَ

لِحَدِيفَةَ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذَرُونَ مَا صَبَّا مَ وَلَا صَدَقَةً وَلَا نُسُكَ؟
فَأَغْرَضَ عَنْهُ حَدِيفَةَ فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلُّ ذلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حَدِيفَةَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الْمُالَفَةِ
فَقَالَ: يَا صَلَةَ تَنْجِيْهِمْ مِنَ النَّارِ۔ رواه الحاکم وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ٤٧٣٤

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس طرح کپڑے کے نقش و زنگار کھس جاتے ہیں اور ماند پڑ جاتے ہیں اسی طرح اسلام بھی ایک زمانہ میں ماند پڑ جائے گا یہاں تک کہ کسی شخص کو یہ علم تک نہ رہے گا کہ روزہ کیا چیز ہے اور صدقہ و حج کیا چیز۔ ایک شب آئے گی کہ قرآن سینوں سے اٹھا لیا جائے گا اور زمین پر اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی۔ متفرق طور پر کچھ بوڑھے مردا اور کچھ بوڑھی عورتیں رہ جائیں گی جو یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ کہہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سنا تھا اس لئے ہم بھی یہ کہہ پڑھ لیتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جب انہیں روزہ، صدقہ اور حج کا بھی علم نہ ہو گا تو چلا صرف یہ کلمہ انہیں کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے تین بار یہی سوال دہرا یا ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے رہے ان کے تیری مرتبہ (اصرار) کے بعد فرمایا: صَلَةُ إِيمَانٍ كُلُّهُ إِيمَانٌ وَ كُلُّهُ نَجَاتٌ دلائے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿٩﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَفَعْتَهُ يَوْمًا مِنْ دَفْرِهِ يُصْبِيْهُ قَبْلَ ذلِكَ مَا أَصَابَهُ۔

رواہ البزار والطبرانی ورواته رواة الصحيح، الترغیب ٤١٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اس کو یہ کلمہ ایک دن (یوم قیامت) ضرور فائدہ دے گا (نجات دلائے گا) اگرچہ اس کو کچھ نہ کچھ سزا اپہلے بھگتا پڑے۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿١٠﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا إِلَهَ إِلَّا هُنَّ مُبَوِّصِيْهِ نُزُخُ ابْنَيْهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُزُخُ ابْنَيْهِ فَقَالَ لِابْنِيْهِ: يَا بُنَيَّ إِنِّي أُوصِيْنِي
بِإِثْنَيْنِ وَإِنَّهَاكَ عَنِ اثْنَيْنِ۔ أَوْصِيْكَ بِقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِنَّهَا لَوْ رُضِعَتْ فِي كَفَةِ الْمِيزَانِ
وَرُوضَعَتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ فِي كِفَةِ لَرْجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَزَ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ

حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللَّهِ، وَيَقُولُ اسْبَحْانَ اللَّهِ الْعَظِيمَ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا عِبَادَةُ الْخَلْقِ، وَبِهَا تُفْطَعُ أَرْزَاقُهُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ النَّشْأَنِ، الشَّرُكُ وَالْكَبِيرُ، فَإِنَّهُمَا يَخْجُلُانِ عَنِ اللَّهِ۔ (الحادیث) رواه البراء بن عاصم وهو مدلس وهو ثقة وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۹۲۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ وصیت نہ بتاؤں جو (حضرت) نوح (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے کو کی تھی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: (حضرت) نوح (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے کو وصیت میں فرمایا: میرے بیٹے! تم کو دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ ایک تو میں تمہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے کہنے کا حکم رکنا ہوں کیونکہ اگر یہ کلمہ ایک پڑیے میں رکھ دیا جائے اور تمام آسمان و زمین کو دوسرے پڑیے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان و زمین کا ایک گھیرا ہو جائے تو بھی یہ کلمہ اس گھیرے کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ کر رہے گا۔ دوسری چیز جس کا حکم دیتا ہوں وہ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمَ وَبِحَمْدِهِ کا پڑھنا ہے کیونکہ یہ تمام مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے مخلوقات کو روزی دی جاتی ہے۔ اور میں تم کو دو باتوں سے روکتا ہوں شرک سے اور تبلیر سے کیونکہ یہ دونوں برائیاں بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

» ۱۱) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولُهَا رَجُلٌ يَخْضُرُهُ الْمَوْتُ إِلَّا وَجَدَ رُؤْخَةً لَهَا رُؤْحَاحَتِي تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه ابو یعلی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۶۷۲۳

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے ایسا شخص پڑھے جس کی موت کا وقت قریب ہو تو اس کی روح جسم سے نکلتے وقت اس کلمہ کی بدلت ضرور راحت پائے گی اور کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گا۔ (وہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے) (ابو یعلی، مجمع الزوائد)

» ۱۲) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَنْرُ شَغِيرَةٌ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْحَيْرَ مَا يَرَنَ بُرْأَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَرَنَ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.

(وهو جزء من الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تعالى: لما خلقت بيدي، رقم: ۷۴۱۰

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دھن جنم سے نکلے گا جس نے لا إله إلا الله کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک بوکے وزن کے برابر بھی بھلائی ہوگی (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر دھن جنم سے نکلے گا جس نے لا إله إلا الله کہا ہوگا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی خیر ہوگی۔ (یعنی ایمان ہوگا) پھر ہر دھن جنم سے نکلے گا جس نے لا إله إلا الله کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہوگی۔ (بخاری)

﴿ ۱۳ ﴾ عَنْ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَشْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: لَا يَقْنَى عَلَى ظَهِيرَ الْأَرْضِ بَيْثُ مَدِيرٍ وَلَا وَبِرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعَزِّزُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلَهَا إِمَّا يُؤْذِنُهُمْ فَيَلْبَثُونَ لَهَا۔ رواه احمد ۴۶

حضرت مقداد بن اسود رض فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے شاہزادے زمین پر کسی شہر، گاؤں، صحراء کوئی گھر یا خیر ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ فرمادیں، ماننے والے کو کلمہ والا بنا کر عزت دیں گے نہ ماننے والے کو ذلیل فرمائیں گے پھر وہ مسلمانوں کے ماتحت بن کر رہیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ ۱۴ ﴾ عَنْ أَبِنِ شِمَاسَةِ الْمَهْرَبِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمِيرَوْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةَ الْمَوْتِ يَسْكُنِي طَوِيلًا وَحَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ أَنْفُسَهُ يَقُولُ: يَا أَبَيَا أَمَا بَشَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: بَكَدَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعْدُ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِنَّمَا قَدْ كُنْتَ عَلَى أَطْبَاقِ تَلْبِيتِ، لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنِ اتَّهَمَنِي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتَ مِنْهُ فَقَتَلْتَهُ مِنْهُ، فَلَوْمَتُهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيَتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقُلْتُ: أَبْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا يَأْغُلُكَ فَبَسَطْ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ: مَالِكٌ يَأْعُمِرُو؟ قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ

بِمَاذَا؟ قَلْتُ: أَنْ يُغْفِرَ لِي قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ
الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَ إِلَيْيَّ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلٌ فِي عِينِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عِينِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَنُ
سِلِّكَ أَنْ أَصِفَّهُ مَا أَطَلَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأَ عِينِي مِنْهُ وَلَنُمْتَ عَلَيْهِ تِلْكَ الْحَالِ
لَرْجُونَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلَيْسَ أَشْياءً مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا آتَيْتُ فَلَأَ
تَضَخِّنِي نَاتِحةً وَلَا نَارًا فَإِذَا دَفَقْتُمُونِي فَسُتُوا عَلَيَّ التُّرَابُ سَنَانُ أَقْيَمْتُهُ أَحْوَلَ قَبْرِي
قَدْلَرَ مَاتَتْحَرَ جَزْرُورَ وَيَقْسُمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْسِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرْ مَاذَا أَرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.

رواه مسلم بباب كون الإسلام بهدم ما قبله..... رقم ٣٢١

حضرت ابن شمساہ مہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رض
کے پاس ان کے آخری وقت میں موجود تھے۔ وہ زار و قطار رورہے تھے اور دیوار کی طرف
اپنارخ کے ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادے ان کو تسلی دینے کے لئے کہنے لگے ابا جان! کیا نبی
کریم صل نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ کیا رسول اللہ صل نے آپ کو فلاں بشارت
نہیں دی تھی؟ یعنی آپ کو تو نبی کریم صل نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے
(دیوار کی طرف سے) اپنارخ بدلا اور فرمایا سب سے افضل چیز جو ہم نے (آخرت کے لئے)
تیار کی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صل اللہ تعالیٰ کے
رسول ہیں۔ میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جبکہ رسول اللہ صل سے
بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جبکہ میری سب سے بڑتے دور تھا، اگر
آپ پر میرا قاٹو چل جائے تو میں آپ کو مارڈاں ہوں۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا، اگر
(خدانخواستہ) میں اس حال پر مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے میرے
دل میں اسلام کا حق ہونا داں دیا تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اپنا ہاتھ مبارک
بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ صل نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھادیا، میں نے اپنا
ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: عمر دیہ کیا؟ میں نے عرض کیا: میں پکھ شرط لگانا چاہتا ہوں۔
فرمایا: کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ کہ میرے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ صل
نے ارشاد فرمایا: عمر! کیا تمہیں خوبیں کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے گناہوں کا تمام قسطہ ہی پاک

کر دیتا ہے اور بھرت بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتی ہے اور جو بھی پچھلے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔ یہ دو رہ تھا جب کہ آپ سے زیادہ پیارا، آپ سے زیادہ بزرگ و برتر میری نظر میں کوئی اور نہ تھا۔ آپ کی عظمت کی وجہ سے میری یہ تاب نہ تھی کہ کبھی آپ کو نظر ہٹ کر دیکھ سکتا، اگر مجھ سے آپ کی صورت مبارک پوچھی جائے تو میں پکھنیں بیساکتا کیونکہ میں نے کبھی پوری طرح آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ کاش اگر میں اس حال پر مر جاتا تو امید ہے کہ جتنی ہوتا۔ پھر ہم کچھ چیزوں کے متولی اور ذمہ دار بنے اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا حال ان چیزوں میں کیا رہا (یہ میری زندگی کا تیرسا دور تھا) اچھا دیکھو جب میری وفات ہو جائے تو میرے (جنازے کے) ساتھ کوئی واویلا اور شور و شغب کرنے والی عورت نہ جانے پائے نہ (زمانہ جاہلیت کی طرح) آگ میرے جنازے کے ساتھ ہو۔ جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر اچھی طرح مٹی ڈالنا اور جب (فارغ ہو جاؤ) تو میری قبر کے پاس اتنی دیر ہٹھرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوش تقسم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میرا دل لگا رہے اور مجھے معلوم ہو جائے کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کے جوابات کیا دیتا ہوں۔ (سلم)

﴿۱۵﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا ابْنَ الْخَطَابِ! إِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ۔ رواه مسلم، باب غلط تحريم الغلو.....، رقم: ۳۰۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حطاب کے بیٹے! جاؤ، لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ (سلم)

﴿۱۶﴾ عَنْ أَبِي ثَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَنَحْكُ يَا أَبَا سُفِيَّانَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَأَسْلِمُو وَاتَّسْلَمُوا۔ (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني وفيه حرب بن الحسن الطحان وهو ضعيف وقدوثق، مجمع الروايات ۲۵۰/۶

حضرت ابوثیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ابوسفیان سے) ارشاد فرمایا: ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تمہارے پاس دنیا و آخرت (کی بھلانی) لے کر آیا ہوں، تم اسلام قبول کرو، سلامتی میں آجائے گے۔ (طرانی، مجمع الروايات)

﴿١٧﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شَفِقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبَّ! اذْ جِلِّ الْجَنَّةَ مِنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَرَذَلَةً فِي دُخْلُونَ، ثُمَّ أَفْوَلَ اذْ جِلَّ الْجَنَّةَ مِنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنِي شَنِيعَ.

رواہ البخاری، باب کلام الرب تعالیٰ یوم القيامۃ، رقم: ۷۵۰۹

حضرت اُنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنائے:
 جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے
 میرے رب! جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرمادیجھے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر
 بھی (ایمان) ہو، (اللہ تعالیٰ میری اس شفاعت کو قبول فرمائیں گے) اور وہ لوگ جنت میں داخل
 ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا جنت میں ہر اس شخص کو داخل فرمادیجھے جس کے دل میں
 ذرا سا بھی (ایمان) ہو۔ (بخاری)

﴿١٨﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَذْخُلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرُجُوا مَنْ كَانَ فِي قُلُوبِهِ مِنْقَالٌ حَبَّةً مِنْ حَرَذَلٍ مِنْ إِيمَانِ فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا قَدَاسُوْدُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيُبَتُّونَ كَمَا تَبَتَّ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، إِلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفِرَاءً مُلْتَوِيَّةً؟

^{٢٢} رواه البخاري، باب تفاصيل أهل الإيمان في الاعمال، رقم:

حضرت ابوسعید خدروی رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا ہے بھی دوزخ سے نکال لو چنا نچان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ ان کی حالت یہ ہو گی کہ جل کر سیاہ فام ہو گئے ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو شہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح (فوري طور پر توتا زہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاپ کے کوٹے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوري) اگ آتا ہے۔ بھی تم نے غور کیا ہے کہ وہ کیسا زرد مل کھایا ہوا نکلتا ہے۔ (بخاری)

﴿١٩﴾ عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ رَجَلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

ما الایمَان؟ قَالَ: إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتْكَ وَسَاءَتْكَ سَيَّئَتْكَ فَإِنَّ مُؤْمِنًا.

(الحدیث) رواہ الحاکم و صححه، ووافقه الذہبی، ۱۳۱۶

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کو اپنے اچھے عمل سے خوشی ہو اور اپنے بُرے کام پر رنج ہو تو تم مومن ہو۔ (مترک حاکم)

﴿ ۲۰ ﴾ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلِيهِ الْبَلَاغُ يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْأَيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبِّيَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينَا وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ رَسُولًا .

رواہ مسلم، باب الدلیل علی ان من رضی بالله ربنا، رقم: ۱۵۱

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایمان کا مزہ اس نے پچھا (اور ایمان کی لذت اسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔ (سلم)

فائہ ۵: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اسلام کے مطابق عمل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی محبت کے ساتھ ہو جس کو یہ بات نصیب ہو گئی یقیناً ایمانی لذت میں بھی اس کا حصہ ہو گیا۔

﴿ ۲۱ ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلِيهِ الْبَلَاغُ قَالَ: ثَلَاثَ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجْدَ حَلَوَةَ الْأَيْمَانَ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمُرْءَ لَا يُحِبَّهُ اللَّهُ، وَأَنْ يُكَرِّهَ أَنْ يَغُودَ فِي الْكُفُرِ كَمَا يُكَرِّهُ أَنْ يُقَدَّفَ فِي النَّارِ .

رواہ البخاری، باب حلوة الایمان، رقم: ۶

حضرت انس رضی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہو گی جس میں تین پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرا یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری)

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ، وَأَبْغَضَ اللَّهَ، وَأَغْطَى اللَّهَ، وَمَنَعَ اللَّهَ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.

رواه ابو داؤد، باب الدليل على زيادة الايمان و نقصانه، رقم: ٤٨١

حضرت ابو امامة رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ عی کے لئے کسی سے محبت کی اور اسی کے لئے دشمنی کی اور (جس کو دیا) اللہ تعالیٰ عی کے لئے دیا اور (جس کو نہیں دیا) اللہ تعالیٰ عی کے لئے نہیں دیا تو اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔
(ابوداؤد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِنِي ذَرْ: يَا أَبَا ذَرٍ! أَئِيْ غُرَى الْإِيمَانِ أَوْ تَقْرَئُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ، قَالَ: الْمُوَالَةُ فِي اللَّهِ وَالْمُحَبَّ فِي اللَّهِ وَالْمُبْغَضُ فِي اللَّهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رض سے ارشاد فرمایا: بتلا و ایمان کی کون کڑی زیادہ مضبوط ہے؟ حضرت ابوذر رض نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (ہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ارشاد فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عی کے لئے باہمی تعلق و تعاون ہو اور اللہ تعالیٰ عی کے لئے کسی سے محبت ہو اور اللہ تعالیٰ عی کے لئے کسی سے بغض و عداوت ہو۔
(بیہقی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایمانی شعبوں میں سب سے زیادہ جاندار اور پاسیدار شعبہ یہ ہے کہ بندے کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتا ہو، خواہ تعلق کا ہو یا ترک تعلق کا، محبت ہو یا عداوت، وہ اپنے نفس کے نقاشے سے نہ ہو، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور انہی کے حکم کے ماخت ہو۔

﴿ 24 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ أَمْنَ بِنِي وَرَآنِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ أَمْنَ بِنِي وَلَمْ يَرَنِي سَبْعَ مِرَارًا.

حضرت انس بن مالک رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لا یا اس کو تو ایک بار مبارکہ کیا اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور

پھر مجھ پر ایمان لا یا اس کو سات بار مبارکباد۔ (مندرجہ)

﴿ 25 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ رَّحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ
تَلَاقَتْهُمْ وَإِيمَانُهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ تَلَاقَتْهُ كَانَ بَيْنَ لِمَنْ رَأَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلُ مِنْ إِيمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ: "الَّمَّا ذَلِكَ الْكِتَبُ لَا زِبْعَ فِيهِ إِلَى
قَوْلِهِ تَعَالَى يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ"۔ روایت الحاکم وقال هذا حديث صحيح على شرط الشیخین ولم
بحرجاه ووافقه النھی ۲۶۰/۲

حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے ایمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ اس پر حضرت عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہر اس شخص کے سامنے جس نے آپ کو دیکھا تھا بالکل صاف
اور واضح تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس سے افضل ایمان اس شخص کا ہے
جس کا ایمان دن دیکھے ہو۔ پھر اس کے شوتوت میں انہوں نے یہ آیت پڑھی "الَّمَّا ذَلِكَ الْكِتَبُ
لَا زِبْعَ فِيهِ سَيِّدُ مُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ" تک۔ ترجمہ: الَّمَّا یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک و
شبھیں، متقیوں کے لئے ہمایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مسند ر حاکم)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدَدَثُتْ أَنِي
لَقِيتُ إِخْرَانِي، قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيْسَ نَحْنُ إِخْرَانِكَ
قَالَ أَنَّتُمْ أَصْحَاحِي وَلَكُنْ إِخْرَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَلَمْ يَرْفَنِي۔ روایت حامد ۱۵۵/۳

حضرت انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملتا۔ صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی
نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو مجھے
دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لا سیں گے۔ (مندرجہ)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَهْنَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
تَلَاقَتْهُ إِذْ كَلَعَ رَأْكَبَانِ، فَلَمَّا رَأَهُمَا قَالَ: كَنْتُمْ يَأْتِيَنِي مَلَحِيجِيَانِ حَتَّى
أَتَيْاهُمْ فَلَمَّا رَأَهُمْ مِنْ حَلَقَاتِيَانِ

مُذْحِج، قَالَ فَدَنَا إِلَيْهِ أَخْذُهُمَا لِتَبَاعَةً، قَالَ فَلَمَّا أَخْذَ بَيْدَهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مِنْ رَأْكَ فَآمِنْ بِكَ وَصَدِقْكَ وَاتَّبَعْكَ مَاذَا اللَّهُ؟ قَالَ: طُوبَى لَهُمْ قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْأَخْرُ حَتَّى أَخْذَ بَيْدَهُ لِتَبَاعَةً قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مِنْ آمِنْ بِكَ وَصَدِقْكَ وَاتَّبَعْكَ وَلَمْ يَرَكَ قَالَ: طُوبَى لَهُمْ طُوبَى لَهُمْ طُوبَى لَهُمْ قَالَ فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ.

رواه احمد ٢٤١٥

حضرت ابو عبد الرحمن جھنیؑ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ دوسوار (سامنے سے آتے) نظر آئے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں قبیلہ کنڈہ اور قبیلہ مذحج کے لوگ معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو وہ قبیلہ مذحج کے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں ایک شخص بیعت کے لئے آپ ﷺ کے قریب آئے۔ جب انہوں نے آپ کا دست مبارک پر ہاتھ میں لیا تو عرض کیا: یار رسول اللہ! جس نے آپ کی زیارت کی آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کا اتباع بھی کیا فرمائیے اس کو کیا ملتے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک باد ہو۔ یہ سن کر (برکت لینے کے لئے) انہوں نے آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ پھر دوسرے شخص آگے بڑھے انہوں نے بھی بیعت کے لئے آپ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیا اور عرض کیا: یار رسول اللہ! جو آپ کو دیکھے بغیر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کرے اور آپ کا اتباع کرے فرمائیے اس کو کیا ملتے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔ انہوں نے بھی آپ کے دست مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بیعت کر کے چلے گئے۔ (مندادہ)

﴿28﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةُ لَهُمْ أَجْرٌ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنِيَّهُ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمُمْلُوكُ إِذَا أَدَى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحْقًا مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمْمَةٌ فَأَدَّبَهُمَا فَأَخْسَنَ تَأْدِيبَهُمَا وَعَلَمَهُمَا فَأَخْسَنَ تَعْلِيمَهُمَا ثُمَّ أَعْنَقَهُمَا فَتَرَوْ حَجَّهَا لَهُ أَجْرٌ. رواه البخاری، باب تعليم الرجل امته و اهله، رقم: ٩٧

حضرت ابو موسیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے

ہیں جن کے لئے دوہر اثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو (یہودی ہو یا عیسائی) اپنے نبی پر ایمان لائے پھر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے آقاوں کے حقوق بھی ادا کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور اس نے اس کی خوب اچھی تربیت کی ہو اور اسے خوب اچھی تعلیم دی ہو پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی ہو تو اس کے لئے دوہر اجر ہے۔ (بخاری)

فائہ ۵: حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے نامہ اعمال میں ہر عمل کا ثواب دوسروں کے عمل کے مقابلہ میں دوہر لکھا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھتے تو اسے وہنکا ثواب ملے گا اور یہی عمل ان تینوں میں سے کوئی کرتے تو اسے بیس گناہ کا ثواب ملے گا۔ (منظہ برحق)

﴿ 29 ﴾ عَنْ أَوْسَطِ رَجْمَةِ اللَّهِ قَالَ: حَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ، وَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سُلُو اللَّهُ الْمُعَافَةَ أَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ قُطُّ بِغَدِ الْيَقِينِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ أَوِ الْمُعَافَةِ۔ رواه احمد ۳۱۱

حضرت اوسٹ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کھڑے ہونے کی اسی جگہ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روپڑے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے (اپنے لئے) عافیت مانگا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ (مسند احمد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَيْدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِالْيَقِينِ وَالْزُّهْدِ وَأَوَّلُ فَسَادُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمْلِ۔ رواه البیهقی ۴۲۷/۷

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی اصلاح کی ابتداء یقین اور دنیا سے بے رحمتی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس کی بر بادی کی ابتداء بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہوگی۔ (بیہقی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ أَنْ كُنْتُمْ

تو کلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقٍّ تَوْكِلُهُ لَرِفْقُنَمْ كَمَا تُرْزَقُ الْأَطْيَرُ تَعْذُزُ عَمَانًا وَتَرْفُحُ بَطَانًا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی التوکل علی الله، رقم: ۲۳۴۴

حضرت عمر بن خطاب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرنے کو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو تمہیں اس طرح روزی دی جائے جس طرح پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ کلتے ہیں اور شام بھرے پیٹ و اپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ ۳۲ ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ اللَّهُ غَرَامَعُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ نَسْجِدِهِ، فَلَمَّا مَاقَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَلَ مَعَهُ فَإِذَا كَثُمُ الْقَالِيلُ فِي وَادِ كَثِيرِ الْعِصَابِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَطُلُونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةً وَعَلَقَ بِهَا سَيْفَهُ، وَنَمَنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُونَا وَإِذَا عَنْدَهُ أَغْرَابِيٌّ، فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَىَّ سَيْفِي وَآتَانِي، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتَانٌ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنْ؟ فَقَلَّتْ: اللَّهُ ثَلَاثَةُ، وَلَمْ يُعَاِقَهُ وَجَلَّ.

رواه البخاری، باب من علق سيفه بالشجر.....، رقم: ۲۹۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک تھے جو نجد کی طرف ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ سے واپس ہوئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے (واپسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ) صحابہ کرام رض و پھر کے وقت ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں، کیکر کے درخت زیادہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ صحابہ درختوں کے سامنے کی تلاش میں ادھر ادھر پھیل گئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمانے کے لئے قیام کیا اور درخت پر اپنی تکوار لکا دی اور ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے (درختوں کے سامنے میں) سو گئے۔ اچانک (ہم نے سنا کہ) رسول اللہ ﷺ میں آواز دے رہے ہیں (جب ہم وہاں پہنچ) تو آپ کے پاس ایک دیہاتی (کافر) موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہو رہا تھا اس نے میری تکوار مجھ پر سوت لی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ میری نگی تکوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے مجھ

سے کہا: تجوہ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تم مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سر انہیں دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری)

﴿ ۳۳ ﴾ عَنْ صَالِحٍ بْنِ مُسْمَارٍ وَجَعْفَرٍ بْنِ بَرْ قَانَ رَحْمَهُمَا اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَارِثَ بْنِ مَالِكٍ مَا أَنْتَ يَا حَارِثَ بْنَ مَالِكٍ أَقَالَ مُؤْمِنٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ فَإِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ قَالَ عَزَفَتْ نَفْسِي مِنَ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَنِيْ وَأَطْمَأْتُ نَهَارِيْ وَكَانَتِيْ أَنْظَرْتُ إِلَى عَرْشِ رَبِّيْ حِينَ يُجَاهُ بِهِ وَكَانَتِيْ أَنْظَرْتُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَرَوَّزُونَ فِيهَا وَكَانَتِيْ أَسْمَعْتُ غُواَءِ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُؤْمِنٌ نُورٌ قَلْبُهُ رواه عبد الرزاق في مصنفه، باب الإيمان والاسلام ۱۲۹/۱

حضرت صالح بن مسمار اور حضرت جعفر بن بر قانؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حارث بن مالک ﷺ سے پوچھا: حارث! تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیاچے موسمن ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بچا موسمن ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ یعنی تم نے کس بات کی وجہ سے یہ طے کر لیا کہ میں بچا موسمن ہوں۔ عرض کیا: (میری بات کی حقیقت یہ ہے) کہ میں نے اپنادل دنیا سے ہٹالیا ہے، رات کو جا گتا ہوں، دن کو پیاسا سارہتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لاایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی آپس کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کوں رہا ہوں یعنی جنت اور دوزخ کا تصور ہر وقت رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا: (حارث) ایسے موسمن ہیں جن کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق)

﴿ ۳۴ ﴾ عَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالٍ أَفْضَلُ قَالَ إِنِّيْمَانٌ بِاللَّهِ وَحْدَهُ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجَّةُ بَرَّةَ تَفَضُّلُ سَائِرِ الْعَمَلِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا رواه احمد ۳۴۲/۴

حضرت ماعز ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اعمال میں

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اعمال میں سب سے افضل عمل) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو اکیلے ہیں پھر جہاد کرنا پھر مقبول ہج۔ ان اعمال اور باقی اعمال میں فضیلت کا اتفاق ہے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے کا فرق ہے۔ (مسند احمد)

﴿ ۳۵ ﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَذَّدَهُ الْدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبَذَادَةَ مِنَ الْأَيْمَانِ يَعْنِي: التَّقْحُلَ.

رواه ابو داؤد، باب النہی عن کثیر من الارفاه رقم: ۴۱۶۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابے نے ایک دن آپؐ کے سامنے دینا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دھیان دو۔ یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے، یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

فائده: اس سے مراد تکلفات اور زیب وزینت کی چیزوں کا چھوڑنا ہے۔

﴿ ۳۶ ﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَأُلَّا الْأَيْمَانُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْهِجْرَةُ، قَالَ: فَمَا الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: تَهْجُرُ السُّوءَ.

(وهو بعض الحديث) رواه احمد ۱۱۴۱۴

حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایمان جس کے ساتھ ہجرت ہو۔ انہوں نے دریافت کیا: ہجرت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت یہ ہے کہ تم رُمی کو چھوڑ دو۔ (مسند احمد)

﴿ ۳۷ ﴾ عَنْ سُفِيَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: عَيْرَكَ، قَالَ: قُلْ أَمْسَتْ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقْمِ.

رواه مسلم، باب جامع اوصاف الاسلام، رقم: ۱۵۹

حضرت سفیان بن عبد اللہ التقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو اسلام کی کوئی ایسی (جامع) بات بتا دیجیے کہ آپ کے بتانے کے بعد پھر اس مسئلے میں مجھ کی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لا یا پھر اس بات پر قائم رہو۔ (مسلم)

فائده : یعنی اول توالی سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لا و پھر اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرو اور یہ ایمان عمل وقئ نہ ہو بلکہ پیشگی کے ساتھ اس پر قائم رہو۔ (ظاہر حنفی)

﴿ ۳۸ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُونَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَيْمَانَ لِيُخْلُقُ فِي جَوْفِ أَحَدٍ كُمْ كَمَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ فَاسْتَلُوا اللَّهُ أَنْ يُجَدِّدَ الْأَيْمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ۔ رواه الحاکم وقال هذا حديث لم يخرج في الصحيحين ورواته مصريون ثقات، وقد احتجج مسلم في الصحيح، ووافقه الذهبي ۴/۱

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تمہارے دلوں میں اسی طرح پرانا (اور کمزور) ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ رکھیں۔

(مشدک حاکم)

﴿ ۳۹ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاهَزَ لِنِي عَنْ أَمْتَنِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صَدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكُلْمَ۔

رواہ البخاری، باب الخطاؤ النسیان فی العناقة، رقم: ۲۵۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے (آن) وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے (جو ایمان اور یقین کے خلاف یا گناہ کے بارے میں ان کے دل میں بغیر اختیار کے آئیں) جب تک کہ وہ ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کر لیں یا ان کو زبان پر نہ لائیں۔ (بخاری)

﴿ ۴۰ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنفُسِنَا مَا يَتَعَاظِمُ أَحَدُنَا أَنْ يَكُلَّمَ بِهِ قَالَ: أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَلِكَ صَرِيحُ الْأَيْمَانِ۔ رواہ مسلم، باب بیان الوسوسة فی الایمان، رقم: ۳۴۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا: ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا ہم بہت برا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا واقعی تم ان خیالات کو زبان پر لانا برا سمجھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان ہے۔ (سلم)

فائضہ: یعنی جب یہ وساوس و خیالات تمہیں استثنے پر بیان کرتے ہیں کہ ان پر یقین رکھنا تو دور کی بات ان کو زبان پر لانا بھی تمہیں گوار نہیں تو یہی تو کمال ایمان کی نشانی ہے۔ (نووی)

﴿ ۴۱ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثُرُ وَأَمْنَ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رواه ابو یعلی باسناد جید قوی، الترغیب ۱۶۱۲

حضرت ابو ہریرہ ﷺ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی کثرت سے دیتے رہا کرو، اس سے پہلے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو (موت یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے) نہ کہہ سکو۔

﴿ ۴۲ ﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذَخَلَ الْجَنَّةَ رواه مسلم، باب الدليل على ان من مات، رقم: ۱۳۶

حضرت عثمان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبد و نہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔

﴿ ۴۳ ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذَخَلَ الْجَنَّةَ رواه ابو یعلی فی مسنده ۱/۱۵۹

حضرت عثمان بن عفان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کا یقین کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ (کا وجود) حق ہے وہ جنت میں جائے گا۔

﴿ 44 ﴾ عن عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَنْ أَفْرَأَ لِي بِالْتَّوْحِيدِ دَخَلَ حَسْنَى وَمَنْ دَخَلَ حَسْنَى أَمِنَ مِنْ عَذَابِي .

رواه الشیرازی وہ حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲۴۳۱۲

حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معیوب نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔ (شیرازی، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ مَكْحُولٍ رَحْمَةً اللَّهِ يُحَدِّثُ قَالَ : جَاءَ شَيْخُ كَبِيرٍ هُرَمْ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَةُ عَلَى عَيْنِيهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْجِلْ غَدْرَقَ جَرَوْلَمْ يَدْعُ حَاجِةً وَلَا دَاجِةً إِلَّا افْتَطَفَهَا بِيَمِينِهِ ، لَوْ فُرِسَتْ خَطِيئَتَهُ بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَا وَقْتَهُمْ ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَزْيِيدَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْلَمْتَ ؟ فَقَالَ : أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَنَّ اللَّهَ غَافِرٌ لَكَ مَا كُنْتَ كَذَلِكَ وَمَبْدِئَ سَيَّئَاتِكَ حَسَنَاتِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَغَدَرَاتِي وَفَجَرَاتِي ؟ فَقَالَ : وَغَدَرَاتِكَ وَفَجَرَاتِكَ ، فَوْلَى التفسیر لابن کثیر ۳۴۰/۱۳

حضرت مکھولؒ فرماتے ہیں کہ ایک بہت بوڑھا شخص جس کی دونوں ہجنوں اس کی آنکھوں پر آپری تھیں اس نے آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ایسا آدمی جس نے بہت بد عہدی، بد کاری کی اور اپنی جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی اور اس کے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ اگر تمام زمین والوں میں تقسیم کر دیے جائیں تو وہ سب کو ہلاک کر دیں تو کیا اس کے لئے قوبہ کی گنجائش ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! میں کلمہ شہادت "أشهدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" کا اقرار کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اس کلمہ کے اقرار پر ہو گے اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بد عہدیاں اور بد کاریاں معاف کیا جائیں گے اور تمہاری برا کیوں کوئی کیوں سے بد لع رہیں گے۔ اس بوڑھے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری تمام بد عہدیاں اور بد کاریاں معاف؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں تمہاری تمام بد عہدیاں اور بد کاریاں معاف ہیں۔ یہ کروہ بڑے میاں اللہ اکابر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے ہوئے پیٹھ پھیر کر (خوشی خوشی) واپس

(تفسیر ابن کثیر)

چلے گے۔

﴿46﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ سَيُخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُوْسِ الْخَلَاقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَشْرُعُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجْلًا، كُلُّ سِجْلٍ مِثْلُ مَدَابِصِرَتِهِ يَقُولُ: اتَّنَكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَّمُكَ كَبِيَّتِي السَّحَافِيُّونَ؟ يَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عَذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: بَلِي، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمٌ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيَخْرُجُ بِطَافَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنَّ لِأَللَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: أَخْضُرُ وَرَنْكَ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ إِمَّا هَذِهِ الْبِطَافَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجَلَاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُؤْزِعُ السِّجَلَاتُ فِي كِفَيَةٍ وَالْبِطَافَةُ فِي كِفَيَةٍ فَطَاشَتِ السِّجَلَاتُ وَثَلَقَتِ الْبِطَافَةُ، وَلَا يَقُلُّ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء فيمن يموت.....، رقم: ۲۶۳۹

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمادی کیا تھا کہ دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرمائے کہ اس کے سامنے اعمال کے ننانوے دفاتر کھولیں گے۔ ہر دفتر حد تک پھیلا ہوا ہو گا۔ اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجوہ پر کچھ ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ دیا ہو)؟ وہ عرض کرے گا: نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہو گا: تیرے پاس ان بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہو گا: اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجوہ پر کوئی ظلم نہیں۔ پھر کاغذ کا ایک پر زہ نکالا جائے گا جس میں اشہدُ اَنَّ لِأَللَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاں کوٹلو اے۔ وہ عرض کرے گا: اتنے دفتروں کے مقابلہ میں یہ پر زہ کیا کام دے گا؟ ارشاد ہو گا: تجوہ پر ظلم نہیں ہو گا۔ پھر ان سب دفتروں کو ایک پڑتے میں رکھ دیا جائے گا اور کاغذ کا وہ پر زہ دوسرے پڑتے میں، تو اس پر زہ کے وزن کے مقابلہ میں دفتروں والا پڑا اڑا نے لے گا (بچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزن ہی نہیں رکھتی)۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا إِلَّا حَجَجَتْهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَوْنَى رَوَاهُ: لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَذْخَلَ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ فِيهِ.

رواه احمد و الطبراني في الكبير والوسط و رجاله ثقات، مجتمع الروايد ١٦٥١

حضرت ابو عمرہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ گواہی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں،" کو لے کر اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے کہ وہ اس پر (دل سے) یقین رکھتا ہو تو یہ کلمہ شہادت ضرور اس کے لئے دوزخ کی آگ سے آڑن جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جو شخص ان دونوں باتوں (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت) کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا وہ جنت میں داخل کیا جائے گا خواہ اس کے (اعمال نامہ میں) کتنے ہی گناہ ہوں۔ (مندرجہ، طبرانی، مجمع الروايد)

فائده: شارحین حدیث دیگر احادیث مبارکی روشنی میں اس حدیث اور اس جیسی احادیث کا مطلب یہ تلاستے ہیں کہ جو شہادتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا اور اس کے اعمال نامہ میں گناہ ہوئے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمادیں گے یا تو اپنے فضل سے معاف فرمادیں گناہوں کی سزا دے کر۔ (معارف الحدیث)

﴿ 48 ﴾ عَنْ عَبْيَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَذْخُلُ النَّارَ أَوْ تَطْعَمُهُ.

(وهو بعض الحديث) رواه مسلم، باب الدليل على أن من مات رقم: ١٤٩

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر وہ جہنم میں داخل ہو یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے۔ (مسلم)

﴿ 49 ﴾ عَنْ أَبِي قَاتَدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهَدَ

اَن لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَنَذَلَ بِهَا لِسَانُهُ وَأَطْمَانَ بِهَا قُلُوبُهُ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۴۱۱

حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس کی زبان اس کلمہ (طیب کو کثرت) سے (کہنے کی وجہ سے) مانوس ہو گئی ہو اور دل کو اس کلمہ (کے کہنے) سے اطمینان ملتا ہو ایسے شخص کو جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (بیہقی)

﴿ ۵۰ ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشَهَّدُ أَنْ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَأَنَّى رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبِ مُؤْمِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا .

رواہ احمد ۲۲۹/۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی بھی اس حال میں موت آئے کہ وہ پکر دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ ۵۱ ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ رَدِيَّةَ عَلَى الرَّخْلِ قَالَ : يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَقَالَ : لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْنِكَ ، قَالَ يَا مُعَاذَا! قَالَ : لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْنِكَ ثَلَاثَا! قَالَ : مَاءِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَدِقَا مَنْ قَلَبِهِ إِلَّا حَرَمَةَ اللَّهِ عَلَى النَّارِ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخْبِرْ بِهِ النَّاسَ فَيُنْبَشُرُوا؟! قَالَ : إِذَا يَعْكِلُوا، وَأَخْبِرْ بِهَا مَعَادًّا عِنْدَ مَوْتِهِ تَائِمًا .

رواہ البخاری، باب من خص بالعلم قوماً...، رقم: ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی گاؤے پر سوار تھا فرمایا: معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا: لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول میں حاضر ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا، معاذ! انہوں نے عرض کیا: لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ (اللہ کے رسول

حاضر ہوں) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا، معاذ! انہوں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ و سَفَدِیْک (اللہ کے رسول حاضر ہوں) تم بار ایسا ہی ہوا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پے دل سے شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ایسے شخص کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت معاذ ﷺ نے (یہ خوش خبری سن کر) عرض کیا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخر کار اس خوف سے کہ (حدیث چھپانے کا) گناہ نہ ہو اپنے آخری وقت میں یہ حدیث لوگوں سے بیان کرو۔ (بخاری)

فائدہ: جن احادیث میں صرف لا إله إلا الله مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ کے اقرار پر دوزخ کی آگ کا حرام ہوتا ہے کور ہے شارحین نے ان جیسی احادیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوزخ کے ابتدی عذاب سے نجات مراد ہے یعنی کفار و مشرکین کی طرح ہمیشہ ان کو دوزخ میں نہیں رکھا جائے گا گو برعے اعمال کی سزا کے لئے کچھ وقت دوزخ میں ڈالا جائے۔ دوسرا مطلب یہ کہ لا إله إلا الله مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سیئت ہوئے ہے جس نے پچھے دل سے اور سوچ سمجھ کر یہ شہادت دی اس کی زندگی کامل طور پر دین اسلام کے مطابق ہوگی۔ (مظاہر حق)

﴿ ۵۲ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ تَفْسِيهِ.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧٠

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت کا سب سے زیادہ فتح اٹھانے والا وہ شخص ہو گا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لا إله إلا الله كہہ

﴿ ۵۳ ﴾ عَنْ دِفَاعَةِ الْجَهَنَّمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَشْهَدُ عَنْهُ اللَّهُ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَدِّقًا مِنْ قَلْبِهِ، ثُمَّ يُسَلِّدُ إِلَّا مَلَكٌ

(الحدیث) رواہ احمد ۱۶۷۴

فی الجنة .

حضرت رفاعة تھجفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ پچ دل سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر اپنے اعمال کو درست رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔ (مندرجہ)

﴿ ۵۴ ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًا مِّنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتُ عَلَى ذَلِكِ إِلَّا حُرْمَةُ اللَّهِ عَلَى النَّارِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشیوخین ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ۷۲۱

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ بھی دل سے حق سمجھ کر کہے اور اسی حالت پر اس کی موت آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے، وہ کلمہ لا إله إلا الله هي۔ (مستدرک حاکم)

﴿ ۵۵ ﴾ عَنْ عِيَاضِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفِيقِهِ قَالَ: إِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً، عَلَى اللَّهِ كَرِيمَةً، لَهَا عِنْدَ اللَّهِ مَكَانٌ، وَهِيَ كَلِمَةٌ مَنْ قَالَهَا صَادِقًا أَذْهَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا كَاذِبًا حَقَّتْ دَمَهُ وَأَخْرَزَتْ مَالَهُ وَلَقِيَ اللَّهُ غَدَدًا فَحَاسَبَهُ .

رواہ البزار و روح جمال مونتفون، مجمع الزوائد ۱۷۴۱

حضرت عیاض الصلاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلمہ لا إله إلا الله، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی عزت والا تبتی کلمہ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا رتبہ و مقام حاصل ہے۔ جو شخص اسے پچ دل سے کہہ گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اسے جھوٹے دل سے کہہ گا تو یہ کلمہ (دنیا میں تو) اس کی جان و مال کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا لیکن کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے باز پرنس فرمائیں گے۔ (بزر مجمع الزوائد)

فائدہ: جھوٹے دل سے کلمہ کہنے پر جان و مال کی حفاظت ہوگی کیونکہ یہ شخص ظاہری طور پر مسلمان ہے لہذا مقابلہ کرنے والے کافر کی طرح نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال لیا جائے گا۔

﴿ 56 ﴾ عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُصَدِّقُ قُلْبَهُ لِسَانَهُ دَخَلَ مِنْ أَيِّ بَوْابَ الْجَنَّةِ شَاءَ . رواه ابو یعلیٰ ۶۸۱

حضرت ابو بکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی اس طرح دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند ابو یعلیٰ)

﴿ 57 ﴾ عن أبي موسى موسى رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام : أَبْشِرُوا وَبَشِّرُوا مَنْ وَرَأَءَ كُمْ أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَادِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ .

رواہ احمد والطبری فی الكبیر ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۱۵۹/۱

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری لو اور دوسروں کو بھی خوشخبری دے دو کہ جو شخص پچھے دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عن أبي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ .

مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۶/۱ ۵۰ قال المحقق: صحيح لجميع طرقه

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مجموع البحرین)

﴿ 59 ﴾ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام : دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِي عَارِضَتِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ: الْسَّطْرُ الْأَوَّلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولٌ

اللَّهُ، وَالسَّطْرُ الْثَّانِي مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا أَكْلَنَا رِبْعَتَا وَمَا خَلَقْنَا خَيْرَنَا، وَالسَّطْرُ الْثَالِثُ أُمَّةً مُذْبَبَةً وَرَبَّ غَفُورٌ۔ رواه الرافعی وابن الصخار و هو حديث صحيح، الجامع الصغير ۶۴۵۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہو تو میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں۔ پہلی سطر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“، دوسرا سطر ”جو تم نے آگے بھیج ریا یعنی صدقہ وغیرہ کر دیا اس کا ثواب ہمیں مل گیا اور جو دنیا میں ہم نے کھاپی لیا اس کا ہم نے نفع اٹھایا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے اس میں ہمیں نقصان ہوا۔ تیسرا سطر ”امت کنگار ہے اور رب بخشش والا ہے۔“ (افقی، ابن بخاری)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عِبَّانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ رواه البخاری، باب العمل الذي يبتغي به وجه الله تعالى، رقم ۶۴۲۳

حضرت عبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قیامت کے دن لا إله إلا الله کو اس طرح سے کہتا ہو آئے کہ اس کل کہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا مندی چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور رام فرمادیں گے۔ (بخاری)

﴿ 61 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِحْلَاصِ لِلَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِقامَ الصَّلَاةَ وَإِيَّاهُ الرَّكَاءُ، فَأَرَقَهَا وَاللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ۔ رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجا به وافقه النبی ۳۲۲/۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص دنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مخلص تھا جو کیلے ہیں جن کا کوئی شریک نہیں ہے اور (اپنی زندگی میں) نماز قائم کرتا رہا، (اور اگر صاحب مال تھا تو) زکوٰۃ دیتا رہا، تو وہ شخص اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی تھے۔ (مصدرک حاکم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مغلص ہونے سے مراد یہ ہے کہ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔

﴿ 62 ﴾ عَنْ أَبِي ذِرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمِئِنَةً وَخَلِيقَتُهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أَذْنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً .﴾ (الحدیث) رواہ احمد ۱۴۷۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا اور اپنے دل کو (کفر و شرک) سے پاک کر لیا، اپنی زبان کو سچار کھا، اپنے نفس کو مطمئن بنایا (کہ اُس کو اللہ کی یاد سے اور اُس کی مرضیات پر چلنے سے اطمینان ملتا ہو)، اپنی طبیعت کو درست رکھا (کہ وہ بُرا تی کی طرف نہ چلتی ہو)، اپنے کان کو حق سننے والا بنایا اور اپنی آنکھ کو (ایمان کی نگاہ سے) دیکھنے والا بنایا۔ (مندرجہ)

﴿ 63 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَفِي اللَّهِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَفِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ .﴾

رواہ مسلم، باب الدلیل علی من مات رقم: ۲۷۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ (مسلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ عَبَادَةِ بْنِ الصَّامتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ .﴾ عمل اليوم والليلة للنسائي، رقم: ۱۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی موت اس حال میں آتی کروہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دی۔ (عمل اليوم والليلة)

﴿ 65 ﴾ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَةً.

رواه الطبراني في الكبير واستاده لا باس به، مجمع الزوائد ١٦٤١

حضرت نواس بن سمعان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ و سلّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشش کی نہ تھیہ ایا ہو تو یقیناً اس کے لئے مغفرت ضروری ہو گئی۔ (طبرانی: مجمع الزوائد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مُعَاذًا! هَلْ سَمِعْتَ مِنْذَ الْيَنِيَّةِ حَسَّاً؟ قَلَّتْ: لَا. قَالَ: إِنَّهُ أَثَانِي أَتَتْ مِنْ رَبِّي، قَبَشَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْرُجُ إِلَى النَّاسِ فَأَبْشِرُهُمْ، قَالَ: ذَغَّهُمْ فَلَيُسْتَقْوِي الصِّرَاطُ.

حضرت معاذ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: معاذ! کیا تم نے رات کوئی آہست سنی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ اس نے مجھے یہ خوبخبری دی کہ میری امت میں سے جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشش کی تھیہ اتنا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کے پاس جا کر یہ خوبخبری نہ سناؤں؟ آپ صلوات اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: انہیں اپنے حال پر رہنے دو تاکہ (اعمال کے) راستے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہیں۔ (طبرانی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مُعَاذًا! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ قَلَّتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَعْذِبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (الحادیث) روایت مسلم، باب الدلیل على ان من مات، رقم: ١٤٤

حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو بندہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ (سلم)

﴿ ۶۸ ﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَقْتُلُ نَفْسًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ خَفِيفُ الظَّهَرِ .

رواه الطبراني في الكبير وفي استاده ابن لميعة، مجمع الرواية ۱۶۷۱ / ابن لميعة صدوق، تقویت التهذيب

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ تھہرا یا ہوا ورنہ کسی کو قتل کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (ان دوگنا ہوں کا بوجہ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلکا چھلکا حاضر ہو گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ ۶۹ ﴾ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَّدَّ بِذِمَّةِ حَرَامٍ أَذْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ .

رواه الطبراني في الكبير و الرجاله موثقون، مجمع الرواية ۱۶۵۱

حضرت جریر ﷺ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ تھہرا یا ہوا ورنہ کسی کے ناقص خون میں ہاتھ نہ رنگے ہوں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)



غیب کی باتوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ پر اور تمام غیبی امور پر ایمان لانا اور حضرت محمد ﷺ کی ہر خبر کو مشاہدہ کے بغیر محسن ان کے اعتماد پر یقین طور پر مان لینا اور ان کی خبر کے مقابلہ میں فانی نہ توں، انسانی مشاہدہ وی اور ماڈی تجربوں کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ، اُس کی صفات عالیہ، اُس کے رسول اور قدری پر ایمان

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ الْبَرُّ أَنْ تُؤْتُوا أُجُوهاً كُمْ قِبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلِكُنْ الْبَرُّ مَنْ أَمْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِرِ وَالْمُلْكَةَ وَالْكِبْرَى وَالْبَيْنَةَ وَأَنَّى الْمَالَ عَلَى جَبَهَ ذُوِّ الْقُرْبَى وَالْيَتَمَّى وَالْمَسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ حَوْلَ أَقْطَامِ الصَّلَاةِ وَأَنَّى الزَّكُوْنَةَ وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوْنَ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ طُولِيْكَ الَّذِينَ صَدَقُوا طَوْأَلِيْكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾

(جب یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے تو ہم عذاب کے سخت
کیسے ہو سکتے ہیں تو اس خیال کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) کوئی بھی سنکل (وکمال) نہیں
کہ تم اپنے منہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، بلکہ سنکل تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ (کی
ذات و صفات) پر یقین رکھے اور (اسی طرح) آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، تمام آسمانی
کتابوں اور نبیوں پر یقین رکھے اور مال کی محبت اور اپنی حاجت کے باوجود، رشتہداروں، قیمتوں،
مسکنیوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے میں مال دے اور نماز کی
پابندی کرے اور زکاۃ بھی ادا کرے اور ان عقیدوں اور اعمال کے ساتھ، ان کے یہ اخلاق بھی
ہوں کہ جب وہ کسی جائز کام کا عہد کر لیں تو اس عہد کو پورا کریں اور وہ تنگستی میں، بیماری میں اور
لڑائی کے سخت وقت میں مستقل مزاج رہنے والے ہوں۔ سبھی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور بھی وہ
لوگ ہیں جن کو سقی کہا جا سکتا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَيْتَا يَهُمُّ النَّاسُ أَذْكُرُوْنَعِنْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ طَهْلٌ مِّنْ خَالِقِ عَيْرِ اللَّهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ طَلَاهُ إِلَهٌ إِلَّا هُوَ ذَقَانِي تُوْفِكُونَ﴾ (فاطر: ۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کئے
ہیں۔ ذرا سوچ تو سہی، اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے روزی ہبھجاتا
ہو، اس کے سوا کوئی حقیقی معبد نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم کہاں چلے جا رہے ہو۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَدِينِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ طَائِنِي يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ طَ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ جَ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الانعام: ۱۰۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آسمانوں اور زمین کو بغیر نہ ہونے کے پیدا کرنے والے ہیں، ان
کی کوئی اولاد کہاں ہو سکتی ہے جبکہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے
اور وہی ہر چیز کو جانتے ہیں۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَرَءَ يُتْمِ مَا تُمْنُونَ ۝ أَتَتْمُ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا یہ تو بتاؤ کہ جو من تم عورتوں کے رحم میں پہنچاتے ہو، کیا تم اس سے انسان بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَفَرَءَ يُنْهِمُ مَا تَحْرُثُونَ ﴾ ءَأَتْنَمْ تَرْزَعُونَ أَمْ نَحْنُ الرَّازِعُونَ ﴾

[الواقعة: ٦٤، ٦٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ، کہ زمین میں جو بخش تم ڈالتے ہو اس کو تم اگاتے ہو، یا ہم اس کے اگانے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَفَرَءَ يُنْهِمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴾ ءَأَتْنَمْ آنَرَلَحْمَوْهُ مِنَ الْمُزْنَ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَا أَجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُونَ ﴾ أَفَرَءَ يُنْهِمُ النَّارَ الَّتِي تُوَرُّونَ ﴾ ءَأَتْنَمْ آنَشَاتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِعُونَ ﴾ [الواقعة: ٦٨ - ٧٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں سے تم نے بر سایا، یا ہم اس کے بر سانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کر دیں۔ تم کیوں شکر نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تو بتاؤ کہ جس آگ کو تم سلاگاتے ہو، اس کے خاص درخت کو (اور اسی طرح جن ذراں سے یہ آگ پیدا ہوتی ہے ان کو) تم نے پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ اللَّهَ فَلِقَ الْحَبَّ وَالنَّوْيٍ طَيْخِرُجَ الْحَبَّ مِنَ الْمَيْتَ وَمُخْرِجُ الْمَيْتَ مِنَ الْحَيَّ طَذِلُكُمُ اللَّهُ فَلَيْتَ تُؤْفِكُونَ ﴾ فَالِقُ الْأَصْبَاحَ وَجَعَلَ اللَّيلَ سَكَانًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا طَذِلُكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلْمَتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ طَقْدَ فَصَلَنَا الْآيَتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقْرٌ وَمُسْتَدْعٌ طَقْدَ فَصَلَنَا الْآيَتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَفَأَخْرَجَنَا بِهِ بَنَاتٍ كُلُّ شَيْءٍ فَأَخْرَجَ جَنَانِهِ خَضْرًا نَخْرُجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ ذَانِيَةٌ وَجَنَّتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَالرَّيْنُونَ وَالرَّمَانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُشَابِهٍ طَانْطُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا آتَمُرَ وَيَنْعِه طَإِنَ فِي ذَلِكُمْ لَأَيْتِ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾ [الانعام: ٩٥ - ٩٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ تبح اور گھٹلی کو پھاڑنے والے ہیں۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکلتے ہیں اور وہی بے جان کو جاندار سے نکلتے ہیں۔ وہی تو اللہ ہیں جن کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکلتے والے ہیں اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا، اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والے ہیں۔ اور اُس نے تمہارے فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے سے رات کے اندر ہیروں میں، خشمی اور دریا میں راستہ معلوم کر سکو۔ اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کر بیان کر دیں ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی بھروسہ کرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ وہی ہیں جنہوں نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی انسان سے پیدا کیا پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہاراٹھکانہ زمین ہے پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بیشک ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سوچ جو چور کرتے ہیں۔

اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسان سے پانی اتنا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے بزرگیتی نکالی، پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکلتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکلتے ہیں جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زینتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک پھل میں غور تو کرو جب وہ پھل لاتا ہے تو بالکل کچا اور بد مر泽 ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات میں کامل ہوتا ہے۔ بیشک یقین والوں کے لئے ان چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں۔ (انعام)

وقالَ تَعَالَى : ﴿فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْهُ الرَّزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الجاثیة: ۳۶، ۳۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمینوں کے بھی رب ہیں اور تمام جہانوں کے رب ہیں اور آسمانوں اور زمین میں ہر قسم کی

برائی ان ہی کے لئے ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (جایش)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَلِلَّهِمَ مِنْكَ الْمُلْكُ تُؤْتَى الْمُلْكُ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزَعُ الْمُلْكُ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعَزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذَلُّ مَنْ تَشَاءُ طَبِيَّةً إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ○ تَوْلِيجُ الْأَيْلَ فِي النَّهَارِ وَتَوْلِيجُ النَّهَارِ فِي الْأَيْلَ وَتَخْرُجُ الْحَيٌّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتَخْرُجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيٍّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران: ۲۶/۲۷]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ یوں کہا سمجھئے کہاے اللہ، اے تمام سلطنت کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کرویں۔ ہر قسم کی بھلاکی آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور آپ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور آپ ہی دن کو رات میں داخل کرتے ہیں یعنی آپ بعض موسموں میں رات کے کچھ حصہ کو دن میں داخل کر دیتے ہیں جس سے دن براہونے لگتا ہے اور بعض موسموں میں دن کے حصے کو رات میں داخل کر دیتے ہیں جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے اور آپ جاندار چیزوں کے بے جان سے نکلتے ہیں اور بے جان چیزوں کو جاندار سے نکلتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَعِنْهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ طَوْبٌ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرْقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلْمَتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِيهِ كِتْبٌ مُبِينٌ○ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا حَرَثْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَعْلَمُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَى أَجَلُ مُسَمَّى حَتَّمَ اللَّهُ مَرْجِعَكُمْ ثُمَّ يُبَيِّنُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

[الانعام: ۶۰، ۵۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غیب کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، ان خزانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ خشکی اور تری کی تمام چیزوں کو جانتے ہیں، اور درخت سے کوئی پتہ گرنے والا ایسا نہیں جس کو وہ نہ جانتے ہوں، اور زمین کی تاریکیوں میں جو کوئی بیج بھی پڑتا ہے وہ اس کو جانتے ہیں اور ہر تر اور خشک چیز پہلے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوح حفظ میں لکھی

جا چکی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں جو رات میں تم کو سلا دیتے ہیں اور جو کچھ تم دن میں کر لے چکے ہو اس کو جانتے ہیں پھر (اللہ تعالیٰ ہی) تم کو نیند سے جگا دیتے ہیں تاکہ نندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔ آخر کار تم سب کو انہی کی طرف واپس جانا ہے، وہ تم کو ان اعمال کی حقیقت سے آگاہ کر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فُلْ أَغْيِرَ اللَّهُ أَتَخْدُ وَلَيَا فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ [الانعام: ١٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے کہیے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بنا لوں جو آسمانوں اور زمین کے خالق ہیں، اور وہی سب کو کھلاتے ہیں اور انہیں کوئی نہیں کھلاتا (کہ وہ ذات ان حاجتوں سے پاک ہے)۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ مَنْ شَاءَ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَانَةُ زَرَّ وَمَا تَنْزَلَ لَهُ إِلَّا بِقَدْرٍ مَعْلُومٍ﴾

[الحجر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ مگر پھر ہم حکمت سے ہر چیز کو ایک میٹن مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔ (جر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَبَيْتَغُوَنَ عِنْدَهُمُ الْعَزَّةَ فَإِنَّ الْعَزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾ [النساء: ١٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَائِنٌ مِنْ ذَآبَةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِنَّ كُمْ ذَوَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [العنکبوت: ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو بھی ان کے مقدار کی روزی پہنچاتے ہیں اور تمہیں بھی، اور وہی سب کی سنتے ہیں اور سب کو جانتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنَّ أَخَدَ اللَّهُ سَمَعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى فُلُونِكُمْ مَنْ إِنَّ اللَّهَ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيْكُمْ بِهِ طَاغِيْرٌ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْأَيْتَ ثُمَّ هُمْ يَضْدِيْفُونَ ﴾

[الانعام: ٦٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے فرمائیے کہ ذرا یہ تو بتاؤ اگر تمہاری بد عملی پر اللہ تعالیٰ تمہارے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت تم سے چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں (کہ پھر کسی بات کو بھجنہ سکو) تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات اس کائنات میں ہے جو تم کو یہ چیزیں دوبارہ لوٹا دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ بے رُخی کرتے ہیں۔

(انعام)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الَّذِي سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنِ إِنَّ اللَّهَ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيْكُمْ بِصَيْنَاءٍ طَافِلًا تَسْمَعُونَ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنِ إِنَّ اللَّهَ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيْكُمْ بِلِيلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ طَافِلًا تُبَصِّرُونَ ﴾

[القصص: ٧١، ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ ان سے پوچھئے جھلای تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبدو ہے جو تمہارے لئے روشنی لے آئے، کیا تم سنتے نہیں؟ آپ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک دن ہی رہنے دیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کون سا معبدو ہے جو تمہارے لئے رات لے آئے تاکہ تم اس میں آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟

(قصص)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمِنْ أَيْثِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ○ إِنْ يَسْأَلْنَكَ الرِّبَيعُ فَيُظَلَّنَ رَوَادِنَ عَلَى ظَهِيرَه طَأْنَ فِي ذَلِكَ لَأَيْتَ لَكُلِّ صَبَرٍ شَكُورٍ ○ أَوْ يُؤْبَقُهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَغْفَلُ عَنْ كَثِيرٍ ﴾

[الشوری: ٣٢-٣٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کوٹھبرادیں اور وہ جہاڑ سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بیشک اس میں قدرت پر دلالت کے لئے ہر صابر و شاکر مؤمن کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اگر وہ چاہیں تو

ہوا چلا کر ان جہازوں کے سواروں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے تباہ کر دیں اور بہت سوں سے تو درگذر ہی فرمادیتے ہیں۔ (غزوی)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاءِدَ مِنَا فَضْلًا طَبِيعَجَالُ أَوْبَنِي مَعَهُ وَالظَّيرَ حِجَّةَ لَهُ وَأَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴾ [سیا: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد (اللٹھیہ) کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ چنانچہ ہم نے پھاڑوں کو حکم دیا تھا کہ داؤد (اللٹھیہ) کے ساتھ مل کر شیخ کیا کرو۔ اور یہی حکم پرندوں کو دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح زم کر دیا تھا۔ (سما)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَحَسَّفْنَا بِهِ وَبِذَارَهُ الْأَرْضَ فَلَمْ فَلَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِتْنَهُ يُنْصَرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنْ الْمُتَّصِرِّفِينَ ﴾ [القصص: ۸۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے قاروں کی شرارتوں کی وجہ سے اس کو اپنے محل سستیت زمین میں دھنسا دیا۔ پھر اس کی مدد کے لئے کوئی جماعت بھی کھڑی نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کو بچائی اور نہ وہ اپنے آپ کو خود ہی بچاسکا۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بَعْصَكَ الْبَحْرَ طَفَانًا لِّكُلِّ فِرْقَةٍ كَالْأَطْوَادِ الْعَظِيمِ ﴾ [الشعراء: ۶۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے موسیٰ (اللٹھیہ) کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو دریا پر مارو۔ چنانچہ لکڑی مارتے ہی دریا پھٹ گیا (اور وہ پھٹ کر کئی حصے ہو گیا گویا متعدد مرکب کھل گئیں) اور ہر حصہ اس تبر اتھا جیسے بڑا پھاڑ۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَا أَمْرَنَا إِلَّا وَاحِدَةً كَلْمَنْجٌ بِالْبَصَرِ ﴾ [القمر: ۵۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہمارا حکم تو بس ایک مرتبہ کہہ دینے سے پلک جھکنے کی طرح پورا ہو جاتا ہے۔ (قرآن)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ﴾ [الاعراف: ۵۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا لِكُمْ مِنْ إِلَهٌ غَيْرُهُ﴾ [اعراف: ۵۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ہر بھی نے آ کر اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) ان کے سوا کوئی ذات بھی عبادت کے لا ائن نہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَفْلَامٍ وَالْحُرُّ يَمْدُدُهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ طِينٌ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ [آل عمران: ۲۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اس ذات پاک کی خوبیاں اس کفرت سے ہیں کہ) اگر جتنے درخت زمین بھر میں ہیں ان سے قلم تیار کئے جائیں اور یہ جو سمندر ہیں اس کو اور اس کے علاوہ مزید سات سمندروں کو ان قلموں کے لئے بطور سیاہی کے استعمال کیا جائے اور پھر ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھنے شروع کئے جائیں تو سب قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کمالات کا بیان پورا نہ ہوگا۔ پیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ (تہذیب)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فُلْنَ يُصِيبُنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلِيَوْكِلُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبہ: ۵۱]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ ہمیں جو چیز بھی پیش آئے گی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پیش آئے گی۔ وہی ہمارے آقا اور مولیٰ ہیں (اللہ اس مصیبت میں بھی ہمارے لئے کوئی بہتری ہوگی) اور مسلمانوں کو چاہئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ يَمْسِنْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِذْكَ بَخْيَرٍ فَلَا رَآدٌ لِفَضْلِهِ طِيعَبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

[يونس: ۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچا میں تو ان کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی راحت پہنچانا چاہیں تو ان کے فضل کو کوئی پھیرنے

والانیں بلکہ وہ اپنا افضل اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ بڑی مغفرت کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں۔ (پس)

احادیث نبویہ

﴿70﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَدَّثْنِي مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالشَّيْءَيْنِ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمَيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقُدْرَةِ كُلِّهِ خَيْرٍ وَشَرِّهِ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ؟ قَالَ: إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ (وهو قطعة من حديث طوبيل). رواه احمد / ۳۱۹

حضرت ابن عباس رضي الله عنهم سے روایت ہے کہ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان (کی تفصیل) یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور غیروں پر ایمان لاو۔ مرنے کے بعد و بارہ زندہ ہونے پر ایمان لاو۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاو۔ اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لاو۔ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔ (مندرجہ)

﴿71﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرَسُولِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْعِبْدِ۔

(الحديث) رواه البخاری، باب سؤال جبریل صلی اللہ علیہ وسلم..... رقم: ۵۰

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، اُس کے فرشتوں کو اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور اُس کے رسولوں کو حق جانو اور حق مانو (اور مرنے کے بعد و بارہ) اٹھائے جانے کو حق جانو اور حق مانو۔ (بخاری)

﴿72﴾ عَنْ غَمْرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ مَاكَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمَ الْآخِرِ، قَيْلَ لَهُ أَذْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الشَّمَائِيَّةِ شَفَتٍ.

رواہ احمد و فی استادہ شہر بن حوشب و قدوث، مجمع الزوائد ۱/۱۸۲

حضرت عرب بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے آٹھ دروازیں میں سے جس سے چاہو دخل ہو جاؤ۔ (مسند احمد، صحیح الزوائد)

﴿73﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْوُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: إِنَّ لِلشَّيْطَانَ لَمَّةً بَيْنَ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَإِنَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا الشَّيْطَانُ فَلَيَنْعَادُ بِالشَّرِّ وَتَكْدِيْثُ بِالْحَقِّ، وَإِنَّمَا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَلَيَنْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلَيَعْلَمَ أَنَّهُ مِنَ الْأَنْجَانِ الْمُلَيَّ خَلَقَهُ اللَّهُ، وَمَنْ وَجَدَ الْأَخْرَى فَلَيَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿الشَّيْطَانُ يَعْدُ كُمُّ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُ كُمُّ بِالْفَحْشَاءِ﴾ الایة۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ومن من سورۃ البقرۃ، رقم: ۲۹۸۸

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے دل میں ایک خیال تو شیطان کی طرف سے آتا ہے اور ایک خیال فرشتے کی طرف سے آتا ہے۔ شیطان کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ رُائی پر اور حق کو جھلانے پر ابھارتا ہے۔ فرشتے کی طرف سے آنے والا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ سُکنی اور حق کی تصدیق پر ابھارتا ہے۔ لہذا جو شخص اپنے اندر نیکی اور حق کی تصدیق کا خیال پائے اس کو سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ہدایت) ہے اور اس پر اس کو شکر کرنا چاہئے اور جو شخص اپنے اندر دوسری کیفیت (شیطانی خیال) پائے تو اس کو چاہئے کہ شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ”شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور گناہ کے لئے اسکاتا ہے۔“ (ترمذی)

﴿74﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: أَجْلُوا اللَّهَ يَغْفِرُ لَكُمْ.

رواہ احمد ۵/۱۹۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عزمت دل میں بھاؤ و تمہیں بخش دیں گے۔

(منداحم)

﴿75﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَىٰ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِنِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَىٰ نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بِيَنْكُمْ مُحَرَّماً، فَلَا يَظْلَمُوا، يَا عِبَادِنِي أَكُلُّكُمْ ضَالِّ إِلَّا مِنْ هَذِهِنَّ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِنِي أَكُلُّكُمْ جَانِحَ إِلَّا مِنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطِعُمُونِي أَطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِنِي أَكُلُّكُمْ عَارِ إِلَّا مِنْ كَسْرَتُهُ، فَاسْتَكْسُرُونِي أَكْشِكُمْ، يَا عِبَادِنِي إِنَّكُمْ تُخْطِلُونَ بِاللَّيلِ وَالنَّهَارِ، وَإِنَّا أَغْفَرْنَا الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِنِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضْرُونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَعْنِي فَتَنْعَوْنِي، يَا عِبَادِنِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلَىٰ أَنْقَىٰ قَلْبٍ رَجُلٍ وَاجِدٍ مِنْكُمْ، مَازَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِنِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلَىٰ أَنْقَىٰ قَلْبٍ رَجُلٍ وَاجِدٍ فِي شَيْئًا، يَا عِبَادِنِي أَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاجِدٍ فَسَأَلُونِي، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسَالَةً، مَا نَقْصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَقْصُ الْمُخْيَطَ إِذَا دُخَلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِنِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَخْصِيَاهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوْفِيْكُمْ إِيَاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلَيْخُمِدَ اللَّهُ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ۶۵۷۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ا نقش فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاوں لہذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاوں گا۔ میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں لہذا تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات ون گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے نفع پہنچانا چاہو تو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، سب اُس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم

میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذر ہے تو یہ بات میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے بچھلے، انسان اور جنات، اُس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و فاسق ہے تو یہ چیز میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے بچھلے، انسان اور جنات، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں، اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہو گئی جو سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے، (اور یہ کمی کوئی کمی نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بھی سب کو دینے سے کچھ کمی نہیں آتی) میرے بندو! تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں، پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ لہذا جو شخص (اللہ کی توفیق سے) نیک عمل کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے (کیونکہ اس سے گناہ کا سرزد ہونا نفس ہی کے قاضی سے ہوا)۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخَفْضِ كَلِمَاتِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْأِمُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْأِمَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ الْلَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ الظَّلَلِ، حِجَابَةُ الْوَرُولُوْكَ شَفَةً لَا حَرَقَّتْ سُبُّحَاثَ وَجْهَهُ مَا انْهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

رواه مسلم، باب فی قوله عليه السلام: ان الله لا ينام.....، رقم: ٤٤٥

حضرت ابوالموی اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ہمیں پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: (۱) اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور سونا ان کی شان کے مناسب (بھی) نہیں، (۲) روزی کوکم اور کشادہ فرماتے ہیں۔ (۳) ان کے پاس رات کے اعمال دن سے پہلے، (۴) دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں، اور (۵) (ان کے اور مخلوق کے درمیان) پر دہ ان کا نور ہے۔ اگر وہ یہ پر دہ اٹھادیں تو جہاں تک مخلوق کی نظر جائے ان کی ذات کے انوار سب کو جلا دیں۔ (مسلم)

﴿77﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِسْرَافِيلَ مُنْذَهًا يَوْمَ خَلْقَهُ صَافِقًا قَدْمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيْغُونَ نُورَاهُ

ما مِنْهَا مِنْ نُورٍ يَذُوْمُهُ إِلَّا احْتَرَقَ : مصایب السنۃ للبغوی وعده من الحسان ۳۱/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل ﷺ کو بیدار فرمایا ہے وہ دونوں پاؤں برابر کئے کھڑے ہیں نظر اور پر نہیں اٹھاتے۔ ان کے اوپر درودگار کے درمیان نور کے ستر پر دے ہیں، ہر پر دہ ایسا ہے کہ اگر اسرافیل اس کے قریب بھی جائیں تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ (مصایب السنۃ)

﴿ 78 ﴾ عَنْ رُزَارَةَ بْنِ أَوْفِيِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكِتَابَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ فَأَنْتَقَضَ جِبْرِيلُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نُورٍ لَوْ دَنُوتَ مِنْ بَعْضِهَا لَا خَرَقَ . مصایب السنۃ للبغوی وعده من الحسان ۳۰/۴

حضرت زراہ بن اوفی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل ﷺ سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبریل ﷺ کا پاس اٹھے اور عرض کیا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اور ان کے درمیان تو نور کے ستر پر دے ہیں اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔ (مصایب السنۃ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكِتَابَ قَالَ: أَنْتَقَضَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلَائِي لَا يَعْنِصُهَا نَفَقَةُ سَحَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ . رواه البخاري، باب قوله و كان عرشه على الماء، رقم: ۴۶۸۴

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم خرچ کرو میں تمہیں دوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا مسلسل خرچ اس خزانہ کو کم نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بیدار کیا اور (اس سے بھی پہلے جب کہ) ان کا عرش پانی پر تھا کتنا خرچ کیا ہے (اس کے باوجود) ان کے خزانہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی، لقدری کے اچھے برے فیصلوں کا ترازو ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ (بخاری)

﴿ 80 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الْكِتَابَ قَالَ: يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، وَ يَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمْنِيهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟

رواه البخاری، باب قول الله تعالى ملك الناس، رقم: ٧٣٨٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنے قبضہ میں لیں گے اور آسمانوں کو اپنے دار ہے ہاتھ میں لپٹیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں ہی باادشا ہوں، کہاں ہیں زمین کے باادشا؟ (بخاری)

﴿ ٨١ ﴾ عَنْ أَبِي ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ تَعَالَى إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَ أَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّبُ السَّمَاءَ وَ حَقُّهُ لَهَا أَنْ تَبْطِئَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْأَرْضِ وَ مَلَكُ وَ أَصْبَحَ جَهَنَّمَ لِلَّهِ سَاجِدًا، وَ اللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَضِحْكَمْ قَلِيلًا وَ لَبِكْيَمْ كَثِيرًا، وَ مَا تَلَدَّذْتُمْ بِالسَّيِّءَ عَلَى الْفُرْشِ، وَ لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّدُّدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ، لَوْدَذَتْ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُغَضَّدُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی قول

السی صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ تَعْلَمُونَ، رقم: ٤٣١٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ بتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان (عظمت الہی کے بوجھ سے) پھر پڑاتا ہے (یہی کہ چار پائی وغیرہ وزن سے بولنگتی ہے) اور آسمان کا حق ہے کہ وہ پھر پڑائے (کہ عظمت کا بوجھ بہت ہوتا ہے) اس میں چار الگبیوں کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ رکھے ہوئے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ بتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہستے اور زیادہ روتے، اور بستر وں پر اپنی بیویوں سے لطف اندو زندہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے ویرانوں میں نکل جاتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جو (جز سے) کاٹ دیا جاتا۔ (ترمذی)

﴿ ٨٢ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ تِسْعَةُ وَ تِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرًا وَاحِدَةً مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَمِّسُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِيُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَارُ الْقَهَّارُ الْوَهَابُ الرَّازِقُ الْفَاعِحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعَزُّ الْمُذْلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الْلَّطِيفُ الْخَيْرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ

الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّفِيقُ الْمُجِيبُ
 الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَايِعُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ
 الْحَمِيدُ الْمُخْصِيُّ الْمُبَدِّيُّ الْمَعِيدُ الْمُحْسِيُّ الْمُمِئِتُ الْحَقِيقُ الْقَيُومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ
 الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقْدَمُ الْمُؤْخَرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
 الْوَالِيُّ الْمُتَعَالِيُّ الْبَرُّ التَّوَابُ الْمُتَقْتَمُ الْفَعُولُ الرَّوْفُ مَالِكُ الْمُلْكُ ذُو الْجَلَلِ وَالْأَكْرَامُ
 الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُعْنَى الْمَانِعُ الصَّارُ النَّافِعُ الْتُورُ الْهَادِيُّ الْبَدِينُ الْبَاقِيُّ الْوَارِثُ
 الرَّشِيدُ الصَّيُورُ.

رواه الترمذی وقال : هذا حديث غريب، باب حديث في اسماء الله، رقم: ٣٥٠٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے
 ننانوے نام ہیں، ایک کم سو جس نے ان کو خوب اچھی طرح یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
 وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی لاک و معبد نہیں۔ اس کے ننانوے صفاتی نام یہ ہیں:-

الرَّحْمَنُ	یے حد رحم کرنے والا	الرَّحِيمُ	نہایت مہربان
الْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	الْعَظُوْسُ	ہر عیب سے پاک
السَّلَامُ	ہر آافت سے سلامت رکھنے والا	الْمُؤْمِنُ	اُمن و ایمان عطا فرمانے والا
الْمَهْمِئُونُ	پوری تکمیلی فرمانے والا	الْعَزِيزُ	سب پر غالب
الْجَبَارُ	خرابی کا درست کرنے والا	الْمُتَكَبِّرُ	بہت بڑائی اور عظمت والا
الْحَالُقُ	بیدار فرمانے والا	الْبَارِيُّ	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْمُصَوَّرُ	صورت بنانے والا	الْفَغَارُ	گناہوں کا بہت زیادہ بخششے والا
الْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	الْوَهَابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	بہت بڑا روزی دینے والا	الْفَتَّاحُ	سب کیلئے رحمت کے دروازے کھونے والا
الْعَلِيمُ	سب کچھ جاننے والا	الْقَابِضُ	تھکی کرنے والا
الْبَاسِطُ	فراغی کرنے والا	الْخَافِضُ	پست کرنے والا
الرَّاعِفُ	بلند کرنے والا	الْمَعِزُ	عزت دینے والا

الْمُدِلُّ	ذلت دینے والا	سب کچھ سننے والا	السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ	سب کچھ دیکھنے والا	اٹل فیصلے والا	الْحَكْمُ
الْعَدْلُ	سرای اعدل و انصاف	جیدوں کا جاننے والا	اللَّطِيفُ
الْحَيْرُ	ہر بات سے باخبر	نہایت بردار	الْحَلِيلُ
الْعَظِيمُ	بڑی عظمت والا	بہت سخنے والا	الْغَفُورُ
الشَّكُورُ	قد روان (خوڑے پر بہت دینے والا)	بلند مرتبہ والا	الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ	بہت بڑا	حافظت کرنے والا	الْحَفِيظُ
الْمُقِيتُ	سب کو زندگی کا سامان عطا کرنے والا	سب کے لئے کافی ہو جانے والا	الْحَسِيبُ
الْجَلِيلُ	بڑی بزرگی والا	یے مالک عطا فرمانے والا	الْكَرِيمُ
الرَّقِيبُ	نگران	قول فرمانے والا	الْمُجِيبُ
الْوَاسِعُ	و سعت رکھنے والا	بڑی حکمت والا	الْحَكِيمُ
الْوَدُودُ	اپنے بندوں کو چاہنے والا	عزت و شرافت والا	الْمَجِيدُ
الْبَاعِثُ	زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا	ایسا حاضر جو سب کچھ دیکھتا ہے اور جانتا ہے	الشَّهِيدُ
الْحَقُّ	اپنی ساری صفات کے ساتھ موجود	کام بنانے والا	الْوَكِيلُ
الْقَوْىُ	بڑی طاقت و قوت والا	بہت مضبوط	الْمَتِينُ
الْوَلِيُّ	سر پرست و مددگار	تعريف کا مستحق	الْحَمِيدُ
الْمُحْصِنُ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا	الْمُبْدِئُ
الْمَعِيدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	زندگی سخننے والا	الْمُحْيَى
الْمُمِيتُ	موت دینے والا	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا	الْحَيُّ
الْقَيُومُ	سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا	سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا یعنی ہر چیز اس کے خزانے میں ہے	الْوَاجِدُ

المَاجِدُ	بِرَاوَى وَالا	الْوَاحِدُ	اِيك
الْاَحَدُ	اَكِيلًا	الصَّمَدُ	سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
الْقَادِرُ	بِهْت زِيَادَه قَدْرَتِ والا	الْمُقْتَدِرُ	سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
الْمُقْدِمُ	آگے کر دینے والا	الْمُؤَخِّرُ	پیچھے کر دینے والا
الْاَوَّلُ	سَب سے پہلے	الْآخِرُ	سب کے بعد یعنی جب کوئی نہ تھا، پچھنہ تھا، جب بھی وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ رہے گا پچھنہ رہے گا وہ اس وقت اور اس کے بعد بھی موجود رہے گا۔
الظَّاهِرُ	بِالْكُلِّ ظَاهِرٌ یعنی دَلَالَكَ کے اعتبار سے اُس کا وجود بالکل ظاہر ہے	الْبَاطِنُ	نگاہوں سے اوچھل
الْوَالِيُّ	بِرِّیز کاظم دار	الْمُمْتَاعَلِيُّ	مخلوق کی صفات سے برتر
الْبَرُّ	بِرَاحِمَن	الْعَوَابُ	توہہ کی توفیق دینے والا اور توہہ قبول کرنے والا
الْمُنْتَقِمُ	بِجَرِيمَن سے بدل لینے والا	الْعَفْوُ	بہت معافی دینے والا
الرَّوْفُونَ	بہت شفقت رکھنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ	سارے جہاں کامالک
ذُو الْجَلَالِ وَالْاَكْرَامِ	عظمت وجلال اور انعام و اکرام والا	الْمُقْسَطُ	حدار کا حق ادا کرنے والا
الْجَامِعُ	ساری مخلوق کو قیامت کے دن سمجھا کرنے والا	الْغَنِيُّ	خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
الْمُغْنِيُّ	اپنی عطا کے ذریعہ بندوں کو بے نیاز کر دینے والا	الْمَانِعُ	روک دینے والا
الضَّارُّ	(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا	النَّافِعُ	تفع پہنچانے والا

النور	سرپا نور اور نور حشیشے والا	اللهادی	سیدھا ستد کھانے اور اس پر چلانے والا
البدیع	بلامونہ بنانے والا	الباقي	بیشتر ہے والا (جس کو کچھی فنا نہیں)
الوارث	سب کے فنا ہو جانے کے بعد باقی رہنے والا	الرَّشِيدُ	صاحبِ رُشد و حکمت (جس کا ہر فعل اور فیصلہ درست ہے)
الصَّابُورُ	بہت برداشت کرنے والا (کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیوں دیکھتا ہے اور فروڑا عذاب بھیج کر ان کو تھس نہیں کر دیتا) (ترمذی)		

فائہ ۵: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جو قرآنِ کریم یاد گیر روایات میں مذکور ہیں جن میں سے ننانوے اس حدیث میں ہیں۔ (ظاہر حق)

﴿ ۸۳ ﴾ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلَّهِ يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا تُنَبِّئُ لَنَا رَبَّكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْحُقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾ (رواہ احمد ۱۳۴/۵)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! ہمیں اپنے پروردگار کا نسب تو بتائیے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (سورہ اخلاص) نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: آپ کہہ دیجیے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور بے نیاز ہے، اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ ۸۴ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَّبَنِي أَبْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكُ، وَشَتَّمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكُ، أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّاهُ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ، وَأَمَا شَتَّمَهُ إِيَّاهُ أَنْ يَقُولَ: أَتَخَدَّلُ اللَّهَ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُواً أَحَدٌ﴾ (رواہ البخاری، باب قولہ اللہ الصمد، رقم: ۴۹۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک لفظ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹالیا حاصل کیہا یہ اس کے لئے

مناسب نہیں تھا اور مجھے برا بھلا کہا حالانکہ اس کا حق نہیں تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا، اور اس کا برآ بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی کو اپنایا بنا لیا ہے حالانکہ میں بے نیاز ہوں نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برآ رکا ہے۔ (بخاری)

﴿ ٨٥ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ يَقُولُ: لَا يَزَّ الْأَنْفَاسُ يَعْسَأَ لَوْنَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلْقُ اللَّهِ الْحَلِيقُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدُ اللَّهِ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، ثُمَّ لِيُتَفَلَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلِيُسْتَعِدَّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ رواه ابو داؤد، مشکوہ المصائب، رقم: ٧٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ (نعوذ باللہ) جب لوگ یہ بات کہیں تو تم یہ کلمات کہو: اللہ اَحَدُ اللَّهِ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ہیں، اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں سب ان کے محتاج ہیں نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔ اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہمسر ہے۔ پھر اپنے بامیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردو دو کی پناہ مانگے۔ (ابوداؤد، مشکوہ المصائب)

﴿ ٨٦ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُوْزُنُ إِنْ أَدَمَ، يَسْبُ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ نبیدون ان یبدلوا کلام اللہ، رقم: ٧٤٩١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دینا چاہتا ہے، زمانہ کو برآ بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کچھ نہیں وہ) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھ میں (زمانے کے) تمام معاملات ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو گردش دینا ہوں۔ (بخاری)

﴿ ٨٧ ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدَّ أَضَبَرَ عَلَى أَذْى سَمْعَةِ مِنَ اللَّهِ، يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ .
رواه البخاري، باب قول الله تعالى ان الله هو الرزاق.....رقم: ٢٣٧٨

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مشرکین اس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی عطا کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿ ٨٨ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْحَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْهُ فُوقُ الْعُرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ كُلَّ شَيْءٍ .
رواه مسلم، باب فی سعة رحمة الله تعالى.....رقم: ٦٩٦٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا ”میری رحمت میرے غصہ سے بڑھی ہوئی ہے۔“ یہ حریران کے سامنے عرش پر موجود ہے۔ (مسلم)

﴿ ٨٩ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمُقْوِبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَاحِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَبَطَ مِنْ جَنَاحِهِ أَحَدٌ .
رواه مسلم، باب فی سعة رحمة الله تعالى.....رقم: ٦٩٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو اس سزا کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں نافرانوں کے لئے ہے تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا صحیح علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو۔ (مسلم)

﴿ ٩٠ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَائِنَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسَ وَالْبَهَائِمَ وَالْهَوَامَ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَغْفِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدَهَا، وَآخَرُ اللَّهَ تَسْعَ وَتَسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحُمُ بِهَا عِبَادَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
رواه مسلم، باب فی سعة رحمة الله تعالى.....رقم: ٦٩٧٤

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَحْكَمَهَا بِهِذِهِ الرَّحْمَةِ۔ (رقم: ٦٩٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سو رحمتیں ہیں۔ اُس نے اُن میں سے ایک رحمت جن و انس، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتنا تاری ہے۔ اُسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی اور رحم کرتے ہیں، اُسی کی وجہ سے جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو قیامت کے دن کے لئے رکھا ہے کہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنی ان ننانوے رحمتوں کو اس دینیوی رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائیں گے (پھر سوکی سورحمتوں کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے)۔ (سلم)

﴿ ٩١ ﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِيمٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا افْرَأَةُ مِنَ السَّبِيلِ، تَبَيَّنَتْ، إِذَا وَجَدَتْ حَسِيبًا فِي السَّبِيلِ، أَخْدَثَهُ فَالْأَصْفَهَهُ بِبَطْنِهِ وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحةً وَلَدَهَا فِي الدَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَاللَّهِ أَوْهَى تَقْدِيرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا۔ رواه مسلم، باب فی سعة رحمة الله تعالى، رقم: ٦٩٧٨

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی لاے گئے۔ ان میں ایک عورت پر نظر پڑی جو اپنا بچہ تلاش کرتی بھر رہی تھی۔ جو نبی اُسے کچھ ملا اُس نے اُسے اٹھا کر اپنے بیٹھ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں زال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں، خصوصاً جبکہ اُسے بچے کو آگ میں نہ زالنے کی قدرت بھی ہے (کوئی مجبوری نہیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت اپنے بچے پر جلتا رحم و بیمار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم و بیمار کرتے ہیں۔ (سلم)

﴿ ٩٢ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَغْرَابِيَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعْنَى أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَالَ لِلْأَغْرَابِيَّ: لَقَدْ حَجَرْتَ وَأَسْعَاهُ يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (نومسلم) نے نماز میں ہی کہا: اے اللہ! (صرف) مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اس دیہات کے رہنے والے سے فرمایا: تم نے بڑی وسیع چیز کو شک کر دیا (گھبرا نہیں!) رحمت تو تھی ہے کہ سب پر چھا جائے پھر بھی شک نہ ہوتا! اسے شک سمجھ رہے ہو۔ (بخاری)

﴿ ۹۳ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ يَبْدِئُ إِلَّا يَسْمَعُ بِنِي أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصَارَىٰ، ثُمَّ يَمُوْثُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسَلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔ رواه مسلم، باب وجوب الإيمان.....، رقم: ۳۸۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی شخص یہودی یا عیسائی ایسا نہیں جو میری (نبوت کی) خبر سنے پھر اس دین پر ایمان نہ لائے جس کو دیکھ بھیجنا گیا ہے، اور (اسی حال پر) مر جائے تو یقیناً وہ دوزخیوں میں ہو گا۔ (مسلم)

﴿ ۹۴ ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقُلْبُ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَقْلَأَةً، قَالَ: فَاضْرِبُو لَهُ مَقْلَأَةً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقُلْبُ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: مَقْلَأَةً كَمَثْلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادِبَةً وَبَعْثَ ذَاعِيًّا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادِبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلِ مِنَ الْمَادِبَةِ، فَقَالُوا: أَوْلُو هُنَّ لَهُ يَفْقَهُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقُلْبُ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: قَالَ الدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيُ: مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم فَرِيقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔ رواه البخاری، باب الإقتداء بسنن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۷۲۸۱۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سور ہے تھے۔ فرشتوں نے آپ میں

کہا: آپ سوئے ہوئے ہیں۔ کسی فرشتے نے کہا: آنکھیں سورہ ہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر آپس میں کہنے لگے تمہارے ان ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں ایک مثال ہے، اس کو ان کے سامنے بیان کرو۔ دوسرا فرشتوں نے کہا: وہ تو سورہ ہے ہیں (الہذا بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سورہ ہی ہیں لیکن دل تو جاگ رہا ہے۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے کہنے لگے: ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا۔ پھر لوگوں کو بلا نے کے لئے آدمی بھیجا، جس نے اس بلا نے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا اور جس نے اس بلا نے والے کی بات نہ مانی وہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ کھانا کھائے گا یہ سن کر فرشتوں نے آپس میں کہا: اس مثال کی وضاحت کروتا کہ یہ سمجھ لیں۔ بعض نے کہا: یہ تو سورہ ہے ہیں (وضاحت کرنے سے کیا فائدہ؟) دوسروں نے کہا: آنکھیں سورہ ہی ہیں مگر دل تو بیدار ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا اور اس میں مختلف نعمتیں رکھ کر دعوت کا انتظام کیا) اور (اس جنت کی طرف) بلا نے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی (الہذا وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں حاصل کریگا) اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (الہذا وہ جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی دو قسمیں بنادیں (مانے والے اور نہ مانے والے)۔ (بخاری)

فائدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی نیند عام انسانوں کی نیند سے مختلف ہوتی ہے۔ عام انسان نیند کی حالت میں بالکل بے خبر ہوتے ہیں جب کہ انبیاء نیند کی حالت میں بھی بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔ ان کی نیند کا تعلق صرف آنکھوں سے ہوتا ہے دل نیند کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی ذات عالی سے جڑا رہتا ہے۔ (بدل المحو)^{۹۵}

﴿۹۵﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا يَعْشَى اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِي أَنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرْبِيَّانُ، فَالْجَاءُهُمْ، فَأَطَاعُهُمْ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَذَلَّجُوا فَانْظَلَفُوا عَلَى مَهْلِكَهُمْ فَنَجَوا، وَكَذَّبُتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَضَبَّجُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحُهُمُ الْجَيْشُ فَاهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلٌ مِّنْ

اَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جَنِثَ بِهِ، وَمَثُلَ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جَنِثَ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.

رواه البخاری باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ برقم: ٧٢٨٣

حضرت ابو موسیٰ رض روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور اس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اس شخص کی اسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا شکر دیکھا ہے اور میں ایک سچا ذرا نے والا ہوں لہذا نجات کی فکر کرو۔ اس پر اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے تو اس کا کھنانا اور آہستہ آہستہ رات میں ہی چل پڑے اور دشمن سے نجات پائی۔ کچھ لوگوں نے اس کو جھوٹا سمجھا اور صبح تک اپنے گھروں میں رہے۔ دشمن کا شکر صبح ہوتے ہی ان پر ٹوٹ پڑا اور ان کو تباہہ ویرباد کر دالا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات مان لی اور میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کی (وہ نجات پا گیا) اور یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے میری بات نہ مانی اور اس دین کو جھلادیا جس کو میں لے کر آیا ہوں (وہ ہلاک ہو گیا)۔ (بخاری)

فائدہ: چونکہ عربوں میں صبح سوریے حملہ کرنے کا رواج تھا اس وجہ سے دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے راتوں رات سفر کیا جاتا تھا۔

﴿96﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الخطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي مَرَرْتُ بِأَخِ لِي مِنْ قُرَيظَةَ فَكَسَبَ لِي جِوَامِعَ مِنَ الْعُورَةِ، إِلَّا أَغْرِيَهُمَا عَلَيْكِ؟ قَالَ: فَتَغْيِيرُ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي أَنْ ثَابَتِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِلَّا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: رَضِيْنَا بِاللَّهِ تَعَالَى رَبِّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينِنَا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِنَا، قَالَ: فَسَرَرَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: وَالَّذِي نَفَسْتُ مُحَمَّدًا بِيَدِهِ، لَوْ أَصْبَحَ فِيْكُمْ مُؤْسِيًّا ثُمَّ أَتَبْعَثْتُمُوهُ وَتَرْكْتُمُونِي لَضَلَالَتُمْ، إِنَّكُمْ حَظَّنُونِي مِنَ الْأَمْمِ وَأَنَا حَظَّكُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ.

حضرت عبد اللہ بن ثابت رض روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزر ہوا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ میں سے ہے۔ اس نے (میرے فائدہ کی غرض سے) تورات سے کچھ جامع باتیں لکھ کر دی ہیں، اجازت ہو تو آپ کے سامنے پیش کر دوں؟ حضرت

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا میں نے کہا: عمر! کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور عرض کیا "رَضِيَّا بِاللَّهِ تَعَالَى رَبِّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" "هم اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہو چکے ہیں۔ یہ کلمات سن کر آپ کے چہرہ سے غصہ کا اثر زائل ہوا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر موی (اللہ علیہ السلام) تم میں موجود ہوتے تو تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو یقیناً مگر ادا ہو جاتے۔ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا ہوں (لہذا تمہاری کامیابی میری ہی اتباع میں ہے)۔

(مندرجہ)

﴿ ۹۷ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ أَمْتَنِي يَذْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبْلَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبِي؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدَ أَبْلَى. رواه البخاري، باب الاقداء، بسنن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۷۲۸۰.

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں۔ صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ (بخاری)

﴿ ۹۸ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هُوَأَهْبَأَ لِمَا جِئْتُ بِهِ. رواه البغوي في شرح السنن ۱/ ۲۱۳، قال النووي: حديث صحيح، رويناه في كتاب الحجة باسناد صحيح، جامع العلوم والحكم ص ۳۶۴.

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی نفسانی چاہتیں اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح النہ)
.

(99) عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِنْ فَدَرْتَ أَنْ تُضْبِحَ وَتُنْمِيَ لَيْسَ فِي قُلْبِكَ غِشٌّ لَا حِدْ فَأَفْعُلُ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنْنَتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنْنَتِي فَقَدْ أَحْيَنِي وَمَنْ أَحْيَنِي كَانَ مَعِينِي فِي الْجَنَّةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الاخذ بالسنة..... رقم: ۲۶۷۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم صبح و شام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنائے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! یہ بات میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (زندی)

(100) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ تَلَاهُ رَهْطٌ إِلَيْهِ يُبَوْتُ أَزْوَاجُ النِّسَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النِّسَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَخْبَرُوا كَانَهُمْ تَقَالُوا هَافِقَانِلُوا: وَأَيْنَ نَعْنُ مِنَ النِّسَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرَ، فَقَالَ أَخْدَلْهُمْ: أَمَا آنَا فَأَنَا أَصْلَى الْلَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: آنَا أَصْوُمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: آنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوْجُ أَبَدًا، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَنْمُ الَّذِينَ قُلْسُمْ كَذَادُوكَذَاد؟ أَمَا وَاللَّهِ أَكْثَرُ لَا خَشَاكُمُ اللَّهُ وَاتَّقَاكُمْ لَهُ، لِكُلِّي أَصْوُمُ وَأُفْطِرُ، وَأَصْلَى وَأَرْقَدُ، وَأَتَزَوْجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغَبَ عَنْ سُنْنَتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

رواه البخاری، باب الترغيب في النكاح، رقم: ۵۰۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنے کے لئے تین شخص ازواج مطہرات کے پاس آئے۔ جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال بتایا گیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسالم کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا: ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسالم کی اگلی پچھلی لغزشیں (اگر ہوں بھی تو) معاف فرمادی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرا نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، اور کبھی ناخنیں ہونے دوں گا۔ تیسرا نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (ان میں آپس میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے یہ باتیں کی ہیں؟

غور سے سنو، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے لہذا) جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ بجھ سے نہیں ہے۔ (بخاری)

(۱۰۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: من تمسك بستي عن فساد أمي فله أخر شهيد. رواه الطبراني بامانة لا باس به، الترغيب ۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس نے میرے طریقے کو میری امت کے بگاڑ کے وقت مضبوطی سے تھامے رکھا اسے شہید کا ثواب ملے گا۔ (طبرانی، ترغیب)

(۱۰۲) عن مالك بن أنس رحمة الله آنَّهَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ: تَرَكْتُ فِينَمَا أَفَرَقْتُ لَنْ تَضَلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنْنَةُ نَبِيِّهِ.

رواہ الإمام مالک فی الموطأ، النہی عن القول فی القدر ص ۲۰

حضرت مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ (موطأ امام مالک)

(۱۰۳) عن العزباض بن ساريه رضي الله عنه قال: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْدَاءِ مَوْعِدَةً دَرَقْتُ مِنْهَا الْعَيْنَ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِدَةُ مُرْدِعٍ فِيمَا دَأَتْعَهَدَ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أُوصِنُكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبَدْ حَبْشَيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ يَرَى أَخْيَالًا فَكَثِيرًا، وَإِنَّكُمْ وَمُحَمَّدَ ثَاتٍ الْأَمْوَارِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَزَّزْنُكُمْ بِسُنْنَتِي وَسُنْنَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ، عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوْاجِدِ.

رواہ الترمذی، وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في الاخذ بالسنة الجامع الترمذی

حضرت عربان بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد ایسے موڑا نداز میں نصیحت فرمائی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے پھر آپ ہمیں کس چیز کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی اور (امیر کی بات) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات دیکھے گا۔ تم دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو کیونکہ ہر تی بات گمراہی ہے۔ لہذا تم ایسا زمانہ پاو تو میری اور ہدایت یا فتح خلافتے را شدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترنی)

(104) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: يَعْمَدُ أَخْدُوكُمْ إِلَى جَمَرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَخْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ خَاتَمَكَ اتَّقِعْ بِهِ، قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا آخْدُهُ أَبَدًا، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه مسلم، باب تحريم خاتم الذهب..... رقم: ٥٤٧٢

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھیک دیا اور فرمایا: (کتنی تجرب کی بات ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہے یعنی جو شخص اپنے ہاتھوں میں سونے کی کوئی چیز پہنے گا اس کا ہاتھ دوزخ میں چلا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا: اپنی انگوٹھی لے لو (اور) اس (کو تچ کر یا پہدیہ کر کے اس) سے فائدہ اٹھاولو! اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! نہیں، جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیک دیا ہو میں اس کو کبھی نہیں اٹھاول گا۔ (سلم)

(105) قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَيْنَبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوْقَىَ أَبُو هَا أَبُو سُفِيَّانَ بْنَ حَزْبٍ فَدَعَثُ أُمُّ حَيْنَبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلْوَقٌ أَوْ غِيرَهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالظَّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرِ أَنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رواه البخاری، باب تحد المתוofi عنها أربعة أشهر وعشرا، رقم: ٥٣٣٤

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی الہیہ محترمہ حضرت ام حمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت ام حمیہ رضی اللہ عنہا نے خوبصورتی کو لگائی پھر اسے اپنے رخاروں پر مل لیا، ملاوت کی وجہ سے زردی تھی اس میں سے کچھ خوبصورتی کو لگائی پھر اسے اپنے رخاروں پر مل لیا، اس کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوبصورتی کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز ہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے سوائے شوہر کے (کہ اس کا سوگ) چار میئے دس دن ہے۔ (بخاری)

فائدہ: خلوق ایک قسم کی مرگب خوبصورت کا نام ہے جس کے اجزاء میں اکثر حصہ زعفران کا ہوتا ہے۔

(106) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ : مَتَى السَّاعَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَعْذَذْتُ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْذَذْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلْوةٌ وَلَا صُومٌ وَلَا صَدَقَةٌ، وَلِكُلِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحِبُّتَ.

رواه البخاری، باب غلامۃ الحب فی الله، رقم: ۶۱۷۱

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے لئے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے قیامت کے لئے نہ تو زیادہ (نفلی) نمازیں نہ زیادہ (نفلی) روزے تیار کئے ہیں۔ اور نہ زیادہ صدقہ، ہاں ایک بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر (قیامت میں) تم ان ہی کے ساتھ ہو گے جن سے تم نے (دنیا میں) محبت رکھی۔ (بخاری)

(107) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ لَا تَحُبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّكَ لَا تَحُبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَإِنَّكَ لَا تَحُبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنَّكَ لَا تَكُونُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرْكَ فَمَا أَضِيرُ حَتَّى آتَيْ فَانْظَرْ إِلَيْكَ، وَإِذَا ذَكَرْتَ مَوْلَنِي وَمَوْتَكَ، عَرَفْتَ إِنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ إِذَا

دَخَلَتِ الْجَنَّةَ حَشِيشَتْ أَنْ لَا أَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِرْنِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْأَيْةِ: هُوَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأَوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِيدَاءِ وَالصَّلِيْحِينَ وَحَسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقُهُمْ رواه الطبراني في الصغير وال الأوسط و رجاله رجال الصحيح غير عبدالله بن عمران العابدي وهو ثقہ، مجمع الزوائد ٦٣٧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اپنی بیوی اور مال سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کا خیال آ جاتا ہے تو صبر نہیں آتا جب تک کہ حاضر ہو کر زیارت نہ کروں۔ مجھے یہ خبر ہے کہ اس دنیا سے تو آپ کو اور مجھے رخصت ہوتا ہے اس کے بعد آپ تو انبیاء (علیہم السلام) کے درجہ پر چلے جائیں گے اور (مجھے اول تو یہ معلوم نہیں کہ میں جنت میں پہنچوں گا بھی یا نہیں) اگر میں جنت میں پہنچ بھی گیا تو (چونکہ میرا درجہ آپ سے بہت نیچے ہو گا اس لئے) مجھے اندریشہ ہے کہ میں وہاں آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا تو مجھے کیسے صبر آئے گا؟ رسول اللہ علیہ السلام نے ان کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جریئل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے، ”وَمَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأَوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِيدَاءِ وَالصَّلِيْحِينَ“ ترجمہ: اور جو شخص اللہ رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صلحاء۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(108) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: من أشد أهنتني إلى حيأة، نائم يكتونون بعدي، يواد أحدهم لوزاته بآهليه وماله، رواه مسلم، باب فيمن يواد زوجته النبي عليه السلام رقم ٢١٤٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگوں میں وہ (بھی) ہیں جو میرے بعد آئیں گے، ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنا گھر بار اور مال سب قربان کر کے کسی طرح محمد کو دیکھ لیتے۔ (سلم)

(109) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: فضلتم على الأنبياء بسبت: أغطيت جوًامع الكلم، ونصرت بالرُّغْب، وأحْلَت لى المفاصم، وجعلت لى

الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأَرْسَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَةً، وَخَتَمْتُ بِي النَّبِيُّونَ.

رواه مسلم، باب المساجد و موضع الصلوة رقم: ١١٦٧

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چھیز دل کے ذریعے دیگران بیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے (۲) رعب کے ذریعے میری امد کی گئی (اللہ تعالیٰ و شملوں کے دل میں میرا رب اور خوف پیدا فرمادیتے ہیں) (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال بنا دیا گیا (بچھلی امتوں میں مال غنیمت کو آگ آکر جلا دیتی تھی) (۴) ساری زمین میرے لئے مسجد یعنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (بچھلی امتوں میں عبادت صرف مخصوص بچھوں میں ادا ہو سکتی تھی) اور ساری زمین کی (مٹی کو) میرے لئے پاک بنا دیا گیا (تمگم کے ذریعے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے) (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھے بنی بنا کر بھیجا گیا (مجھ سے پہلے انہیاء کو خاص طور پر ان کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا) (۶) نبوت اور رسالت کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا (یعنی اب میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا)۔

فائہ ۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: «مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مختصر الفاظ پر مشتمل چھوٹے چھوٹے جملوں میں بہت سے معانی موجود ہوتے ہیں۔

﴿۱۱۰﴾ عَنْ عَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ (الحدیث) روایت الحاکم

وقال: هذان حدیث صحيح الاستناد ولم يخر جاد و وافق الذهني / ٤٨٢

حضرت عرباض بن ساریہ رض سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے ہوئے سنائے بلاشہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور آخری نبی ہوں۔ (متدرک حاکم)

﴿۱۱۱﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتاً فَأَخْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ الْأَمْوَاصَعَ لِبَنَةَ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَطْرَفُونَ بِهِ وَيَعْجَلُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَا وَضَعَتْ هَذِهِ الْلَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَإِنَّا لِلنَّبِيِّ، وَإِنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ (الحدیث) روایت البخاری، باب خاتم النبیین، رقم: ۳۵۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری اور مجھ سے پہلے ان بیانات میں مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہوا اور اس میں ہر طرح کا حسن اور خوبصورتی پیدا کی ہو لیکن گھر کے کسی کو نہیں میں ایک ایمٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں، مکان کی خوشانی کو پسند کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک ایمٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہمی وہ ایمٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا غُلَامًا إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ: إِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظُكَ، إِحْفَظِ اللَّهَ تَجَدُّدَ تُجَاهِكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنَتَ فَاسْتَعْنْ بِاللَّهِ، وَاغْلُمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْاجْتَمَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرُوكُ بِشَيْءٍ لَمْ يَضْرُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحْفُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب حديث حنظلة، رقم: ۲۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (سواری پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پیچے! میں تمہیں چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں: اللہ تعالیٰ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، ان کو اپنے سامنے پاؤ گے (ان کی مد و تمہارے ساتھ رہے گی) جب مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب مددوتو اللہ تعالیٰ سے (ہی) لو۔ اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، اور اگر سب مل کر نقصان پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری (تقدیر میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر کے) قلعوں (سے سب کچھ لکھوا کر ان) کو اٹھایا گیا ہے اور (تقدیر کے) کاغذات کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ یعنی تقدیری فیصلوں میں ذرہ برا بر بھی تبدیل ممکن نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدَ حَقِيقَةَ الْأَيْمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِلَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

رواه احمد والطبرانی ورجاله ثقات، ورواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد ۷/۴/۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ کوئی بندے اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس کا پختہ یقین یہ نہ ہو کہ جو حالات اس کو پیش آئے ہیں وہ آنے ہی تھے اور جو حالات اس پر نہیں آئے وہ آہی نہیں سکتے تھے۔ (مسنود احمد، بطرانی، مجمع الزوائد)

فائہدہ: انسان جن حالات سے بھی دوچار ہواں بات کا یقین ہونا چاہئے کہ جو کچھ بھی پیش آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا اور معلوم نہیں کہ اس میں میرے لئے کیا خیر چیز ہوئی ہو۔ تقدیر پر یقین انسان کے ایمان کی حفاظت اور وسوسوں سے اطمینان کا ذریعہ ہے۔

﴿114﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: كَبَّ اللَّهُ مَقَادِيرُ الْخَلَاقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ الْفَسَنَةِ، قَالَ: وَعَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ۔ رواه مسلم، باب حاجاج آدم وموسى صلی اللہ علیہما وسلّم، رقم: ۶۷۴۸

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنانے سے پہلاں ہزار سال پہلے تمام خلوقات کی تقدیریں لکھ دیں اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم)

﴿115﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ فَرَغَ إِلَى كُلِّ عَنْدِ مِنْ خَلْقِهِ خَمْسِينَ: مِنْ أَجْلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَضْجِعِهِ وَأَثْرِهِ وَرِزْقِهِ۔ رواه احمد ۱۹۷/۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی پانچ باتیں لکھ کر فارغ ہو چکے ہیں: اس کی موت کا وقت، اس کا عمل (اچھا ہو یا برا)، اس کے دن ہونے کی جگہ، اس کی عمر اور اس کا رزق۔ (مسنود احمد)

﴿116﴾ عَنْ عَمْرُو بْنِ شَعْبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ الْمَرءُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرٍ وَشَرًّا۔ رواه احمد ۱۸۱/۲

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر اچھی بڑی تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے ایمان نہ رکھے۔ (مسنود احمد)

﴿117﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ عَيْدَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَزْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ بَعْثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ۔ رواه الترمذی، باب ماجاء ان الإيمان بالقدر.....، رقم ۲۱۴۵

حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لاکن نہیں اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں انہوں نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، (۲) مرنے پر ایمان لائے، (۳) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے، (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی)

﴿118﴾ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدَةُ بْنُ الصَّابِطِ لِابْنِهِ: يَا بْنَى! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِفَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصْبِيكَ، سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا حَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْقَلْمَ فَقَالَ لَهُ: أَكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبْ؟ قَالَ: أَكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلَّ هَنْيَةٍ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ، يَا بْنَى! إِنَّنِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ عَلَى عَيْرٍ هَذَا فَلَنِيسَ مِنِّي۔

رواہ ابو داؤد باب فی القدر، رقم: ۴۷۰

حضرت ابو حفصؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ نے اپنے بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تم کو حقیقی ایمان کی لذت ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم اس کا یقین نہ کرو کہ جو کچھ تھیں پیش آیا ہے تم اس سے کسی طرح بھی چھوٹ نہیں سکتے تھے اور جو تھیں پیش نہیں آیا وہ تم پر آہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنائے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بنائی وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا: لکھ! اس نے عرض کیا: پروردگار کیا لکھوں؟ ارشاد ہوا: قیامت تک جس چیز کے لئے جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ۔ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ نے کہا: میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنائے کہ جو شخص اس یقین کے علاوہ کسی دوسرے یقین پر مرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجُمِ مَلَكًا

فَيَقُولُ: أَنِي رَبٌّ نُطْفَةٌ، أَنِي رَبٌّ عَلْقَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُفْضِيَ خَلْقَهُ،
قَالَ: أَنِي رَبٌّ ذَكْرٌ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِّي أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجْلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ
فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

رواه البخاري، كتاب القدر، رقم: ۶۵۹۵.

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بچہ دانی پر ایک فرشتہ مقرر فرمائا ہے وہ یہ عرض کرتا رہتا ہے: اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوقہ رہا ہے، (اللہ تعالیٰ کے سب کچھ جانے کے باوجود فرشتہ اللہ تعالیٰ کو بچے کی مختلف شکلیں بتاتا رہتا ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اس کے متعلق کیا لکھوں؟ لڑکا یا لڑکی؟ بد بخت یا نیک بخت؟ روزی کیا ہوگی؟ عمر کتنی ہوگی؟ چنانچہ ساری تفصیلات اسی وقت لکھ لی جاتی ہیں جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءَ مَعَ عَظِيمِ
الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَبْلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضا وَمَنْ سُخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في الصبر على البلاء، رقم: ۲۳۹۶

حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنی آزمائش سخت ہوتی ہے اس کا بدل بھی اتنا ہی برا ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو ان کو آزمائش میں ڈالتے ہیں۔ پھر جو اس آزمائش پر راضی رہا اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو ناراضی ہوا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراضی ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْطَّاغُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَئْتِيَ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلنَّمُوذِينَ،
لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقْعُدُ الطَّاغُونَ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَقْلُمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا
كَسَّ اللَّهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ شَهِيدٌ.

رواه البخاري، كتاب احادیث الانباء، رقم: ۳۴۷۴.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی الہمی تحریمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب ہے جس پر چاہیں نازل فرمائیں (لیکن) اسی کو اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔ اگر کسی شخص کے علاقہ میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ اپنے علاقہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید پر رہتا رہے اور اس کا یقین رکھے کہ وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے (پھر تقدیری طور پر وہاں مبتلا ہو جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

فائدہ : طاعون ایک وباً بیماری ہے، جس میں ران، یا بغل، یا گردان میں ایک پھوڑا لکھتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے۔ اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرا یا تیسرا روز مر جاتے ہیں۔ طاعون ہر وباً بیماری کو بھی کہا گیا ہے۔ (عملہ فتحہ المسم) حکم یہ ہے کہ طاعون کے علاقہ سے نہ بھاگا جائے اسی وجہ سے حدیث شریف میں ثواب کی امید پر رہنے کو کہا گیا ہے۔ (فتح الباری)

(122) عن أنس رضي الله عنه قال: خدمت رسول الله عليه وسلم وأنا ابن ثمان سنين خدمته عشر سنين فما لامني على شيءٍ فقطُ اتيَ فيه على يدِي فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِّأَهْلِهِ ذُخْرَةٌ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ مصابيح السنۃ للبغوي وعدہ من الحسان ۵۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع کی اور دس سال تک خدمت کی (اس عرصہ میں) جب کبھی میرے ہاتھ سے کوئی نقصان ہوا تو آپ نے مجھے کبھی اس پر ملامت نہیں فرمائی۔ اگر آپ کے گھروالوں میں سے کبھی کسی نے کچھ کہا بھی تو آپ نے فرمادیا: رہنے دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ اگر کسی نقصان کا ہونا مقدر ہوتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ (مصابیح السنۃ)

(123) عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه وسلم: مَنْ شَاءَ بِقَدْرِهِ، حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ. رواه مسلم، باب كل شيء بقدر رقم: ۶۷۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے یہاں تک کہ (انسان کا) ناکچھ اور ناکارہ ہونا، ہوشیار اور قابل ہونا بھی تقدیر ہی سے ہے۔ (مسلم)

(124) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: المؤمن القوي خير وأحباب إلى الله من المؤمن الضعيف، وفي كل خير، اخرصن على ما ينفعك واسمعن بالله، ولا تغزز، وإن أصابك شيء فلا تقل: لو آتني فعلت كان كذلك وكذا، ولكن قل: قدر الله، وما شاء فعل، فإن لو تفتخ عمل الشيطان. رواه مسلم، باب الإيمان بالقدر..... رقم: ٦٧٧٤

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محظوظ ہے اور یوں ہر مومن میں بھلائی ہے۔ (یاد رکھو) جو چیز تم کو نفع دے اس کی حرص کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے مد طلب کیا کرو اور ہمت نہ ہارو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ نہ کہو اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا البته یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یونہی تھی اور انہوں نے جو چاہا کیا، کیونکہ ”اگر“ (کالفظ) شیطان کے کام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

فائده: انسان کا یوں کہنا ”اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا اور ایسا ہو جاتا“ اُس وقت منع ہے جب کہ اس کا استعمال کسی ایسے جملہ میں ہو جس کا مقصد تقدیر کے ساتھ مقابلہ ہو اور اپنی تدبیر پر ہی اعتماد ہو اور یہ عقیدہ ہو کہ تقدیر کوئی چیز نہیں کیونکہ اس صورت میں شیطان کو تقدیر پر سے یقین ہٹانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

(125) عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: إلا وإن الرؤوف الامين نعمت في رزقك الله ليس من نفس تموث حتى تستوفى رزقها، فاتّقوا الله وأجملوا فيي الطلب ولَا يحملنكم إسيطراء الرزق أن تطلبوا بما عاصي الله فإنه لا يذرك ما عند الله إلا بطياعه.

(وهو طرف من الحديث) شرح السنۃ للبغوي ۱۴ / ۵۰۰، قال المحدث: رجاله ثقات وهو مرسلا

حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل (اللَّهُ تَعَالَى) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا (مقرر) رزق پورا نہیں کر لیتا وہ ہرگز منہیں سکتا، لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف سحرے طریقے اختیار کرو، ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر تم کو رزق کی ٹلاش

میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کر دے، کیونکہ تمہارا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز ان کے قبضہ میں ہو وہ صرف ان کی فرمائبرداری ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (شرح السنۃ)

﴿126﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَفْضُولُ عَلَيْهِ لَمَّا آذَبَهُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَرِكِيلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَلْوُمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلِكُنْ عَلَيْكِ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبْتَكَ أَمْرًا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَرِكِيلُ.

رواه ابو داؤد، باب الرجل يحلف على حقه، رقم: ۳۶۲۷

حضرت عوف بن مالک رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے (افسوس کے ساتھ) حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَرِكِيلُ کہا (اللہ تعالیٰ ہی میرے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں) یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مناسب تدبیرہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں، اس لئے ہمیشہ پہلے اپنے معاملات میں سمجھداری سے کام لیا کرو پھر اس کے بعد بھی اگر حالات ناموافق ہو جائیں تو حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَرِكِيلُ پڑھو (اور اس سے اپنی دلی تسلی کر لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی ان حالات میں بھی میرے کام بنائیں گے)۔ (ابوداؤد)

موت کے بعد پیش آنے والے

حالات پر ايمان

آيات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ قَوْمٌ حَادُّوْنَاهُمْ بِإِنْ زَلَّتِ الْأَسْعَةُ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوُنَهَا تَنْدَهُنَّ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَنْصَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكْرًا وَمَا هُنْ بِسُكْرٍ وَلَكِنَ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ ۚ ۝ [الحج: ۲۰] ۝

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ برداہولناک ہوگا۔ جس دن تم اس زلزلہ کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے دودھ پیتے ہیچ کو دشت کی وجہ سے بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گردیں گی اور لوگ نشے کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے ہی بہت سخت (جس کی وجہ سے وہ مدھوش نظر آئیں گے)۔

وقالَ تَعَالَى : ﴿ وَلَا يَسْتَأْنِلُ حَمِيمٌ ۝ يُبَصِّرُونَهُمْ طَيْوَدُ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِنُ ۝

مِنْ عَذَابٍ يُؤْمِنُدُ بِبَيْنِهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَجْنِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُنْوِيهِ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا لَا مُمْنَعٌ يُنْجِيَهُ ○ كَلَامٌ [الساعرج: ١٠ - ١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن یعنی قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا باوجود دیکھ ایک دوسرے کو دکھادیے جائیں گے (یعنی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے) اس روز مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو، یوں کو، بھائی کو اور خاندان کو جن میں وہ ہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فریبی میں دے دے اور یہ فدید رکھے اپنے آپ کو چھڑا لے۔ یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ (معارج)

وَقَالَ تَعَالَى: «وَلَا تَخْسِنَ اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ طَإِنَّمَا يُؤَخْرِهُمْ لِيَوْمٍ
تَخَصُّ فِيهِ الْأَنْصَارُ مُهَمَّطِعِينَ مُفْسِعِينَ رُءُوفُهُمْ لَا يَرْتَدُ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ حَ
وَأَفْعِدُهُمْ هَوَاءً» (ابراهیم: ٤٢، ٤٣)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ یہ ظالم لوگ کرو رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کو (فوری پکڑنا کرنے کی وجہ سے) بے خبر ہرگز نہ سمجھو کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس دن تک کے لئے مہلت دے رکھی ہے جس دن بہت سے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ حساب کی جگہ کی طرف سراٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے اور آنکھوں کی ایسی تلکی بند ہے گی کہ آنکھ پھٹکے گی نہیں اور ان کے دل بالکل بدحواس ہوں گے۔ (ابراهیم)

وَقَالَ تَعَالَى: «وَالْوَرْثَةُ يُؤْمِنُدُ الْحَقُّ حَفَمْنَ ثَقَلَتْ مَوَازِينَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ خَفَقَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا آفْسَهُمْ بِمَا كَانُوا
بِأَيْمَانِنَا يَظْلِمُونَ» (آل اعراف: ٨، ٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس دن اعمال کا وزن ایک حقیقت ہے۔ پھر جس شخص کا پله بھاری ہو گا تو وہی کامیاب ہو گا۔ اور جن کے ایمان و اعمال کا پله ہلکا ہو گا تو یہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے کروہ بھاری آئیوں کا انکار کرتے تھے۔ (آل اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: «جَنَثُ عَذْنَ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَهُنَّ ذَهَبٌ وَلُؤْلُؤٌ وَ
وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ طَإِنَّ رِبَّنَا لَغَفُورٌ

شَكُورٌ الَّذِي أَخْلَى دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمْسَأُ فِيهَا نَصْبٌ وَلَا يَمْسَأُ فِيهَا لَعْنَتٌ
[فاطر: ۳۰-۳۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اچھے عمل کرنے والوں کے لئے) جنت میں ہمیشہ رہنے کے باغات ہوں گے جس میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کو سونے کے نگن اور موٹی پہنائے جائیں گے اور ان کا باب ریشم کا ہوگا اور وہ ان باغوں میں داخل ہو کر کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا لامکہ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے ہر قسم کا رنج و غم دور کیا۔ پیشک ہمارے رب بڑے بخششے والے اور بڑے قدر دان ہیں جنہوں نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں داخل کیا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے نہ ہی کسی قسم کی تحکماوٹ پہنچتی ہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَقْيِنَ فِي مَقَامِ أَمِينٍ﴾ فِي حَجَّتٍ وَعُيُونٍ ۝ يَلْبِسُونَ مِنْ شَنْدَسٍ وَأَسْبَرِقٍ مُنْقِبَيْنَ ۝ كَذَلِكَ قَفْ وَرَوْخَنَهُمْ بِحُورٍ عَنْ ۝ يَلْدُعُونَ فِيهَا يُكَلِّ فَاكِهَةَ أَمِينٍ ۝ لَا يَدْعُوْنَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمُوْتَةُ الْأَوَّلَى ۝ وَوَقْتُهُمْ عَذَابُ الْجَحِّيْمِ ۝ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ طَذْلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [الدخان: ۵۷-۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے پر اس مقام میں ہونگے یعنی باغوں اور نہروں میں۔ وہ لوگ باریک اور موٹا ریشم پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے پیٹھے ہوں گے۔ یہ سب باقیں اسی طرح ہوں گی۔ اور ہم ان کا نکاح، گوری اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوارے ہوں گے۔ وہاں سوائے اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی دوبارہ موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان ڈرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے، یہ سب کچھ ان کو آپ کے رب کے فضل سے ملا۔ بڑی کامیابی پہنچی ہے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْأَنْزَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَانَ مِنْ أَجْهَنَّمْ كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عَيْنَادَ اللَّهِ يَفْجِرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُؤْفَقُونَ بِالسَّدْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرًّا مُسْتَطِرًّا ۝ وَيَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبَّهِ مُسْكِنَيَا وَيَتَبَيَّنَا وَاسِرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِرَوْحِهِ اللَّهِ لَا تُرِيدُنَّ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا ۝﴾

فَمُطْرِبًا ○ فَوَقِيمُ اللَّهُ شَرِذِلُكَ الْيَوْمَ وَلَقَهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ○ وَجَزْهُمْ بِمَا
صَرُوا جَنَّةً وَخَرِيرًا ○ مُتَكَبِّشُونَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكَ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا
رَمْهَرِيزًا ○ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ طَلْلَاهَا وَذَلِكَ قُطْفُهَا تَذَلِّيًا ○ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاِنْيَةٍ
مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ○ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَرُوهَا تَقْدِيرًا ○ وَيُسْقَوْنَ
فِيهَا كَامِسًا كَانَ مِزاجُهَا زَنجِيلًا ○ عَيْنًا فِيهَا تَسْمَى سَلَسِيلًا ○ وَيَطْعُونَ عَلَيْهِمْ
وَلَدَانَ مُخَلَّدُونَ ○ إِذَا رَأَيْتُمْ حَسِبَهُمْ لُولُوا مُشَوْرًا ○ وَإِذَا رَأَيْتُمْ ثَمَ رَأَيْتُ
نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ○ حَلِيَّهُمْ ثِيَابٌ سُندِسٌ خُضْرَةً وَأَسْبَرْقَةً ○ وَحُلُونَ أَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ وَسَفَهُمْ رُبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ○ إِنْ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعِينَمْ
ئَشْكُورًا

[الدھر: ۵-۲۲]

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے : بیشک نیک لوگ ایسے پیالوں میں شراب پیسیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پیسیں گے اور اس چشمہ کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے۔ یہ لوگ ہیں جو ضروری اعمال کو خلوص سے پورا کرتے ہیں اور وہ ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی ختنی کا اثر کم و بیش ہر کسی پر ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں، غریب تینم او قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کسی بد لئے کے خواہش مند ہیں اور نہ ”شکریہ“ کے، اور ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو دن نہایت تلخ اور نہایت سخت ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی ختنی سے بچائیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائیں گے اور ان لوگوں کو ان کی دین میں پچھلی کے بد لئے میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیں گے۔ وہ وہاں اس حالت میں ہوں گے کہ جنت میں تخت پر سکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور جنت میں نہ دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سخت سردی (بلکہ فرحت بخش معتدل موسم ہوگا) اور جنت کے درختوں کے سامنے ان لوگوں پر بھلکے ہوئے ہوں گے اور ان کے پھل ان کے اختیار میں کر دیئے جائیں گے یعنی ہر وقت بلا مشقت پھل لے سکیں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا ذور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی چاندی کے ہوں گے یعنی صاف شفاف ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور

ان کو وہاں ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں خشک ادرک کی ملاوٹ ہوگی جس کے چشمے کا نام جنت میں سلسلی مشہور ہو گا اور ان کے پاس یہ چیزیں لے کر ایسے لڑکے آنا جانا کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ اور وہ لڑکے اس قدر حسین ہوں گے کہ تم ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے اور جب تم وہاں دیکھو گے تو بکثرت نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اور ان اہل جنت پر سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور ان کو چاندی کے نگمن پہنانے جائیں گے۔ انھیں ان کے رب خود نہایت پاکیزہ شراب پلائیں گے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ یہ سب نعمتیں تمہارے نیک اعمال کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت و کوشش مقبول ہوئی۔

(۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَاصْحَبُ الْيَمِينِ لَا مَا أَصْحَبُ الْيَمِينِ ﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ
وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ وَظَلِيلٍ مَمْدُودٍ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ وَفُرْشٍ مَرْفُوعَةٍ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُ إِنْسَانًا فَجَعَلْنَاهُ أَبْكَارًا عَرْبًا
أَتَرَابًا لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴾

الواقعة: ٢٧ - ٤

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور داہنے والے، کیا ہی اچھے ہیں داہنے والے (مراد وہ لوگ ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کے لئے جنت کا فیصلہ ہوگا) وہ لوگ ایسے باغات میں ہوں گے جن میں بغیر کائنے کے پیر یاں ہوں گی اور اس باعث کے درختوں میں تہبہتہ کیلے لگے ہوں گے اور ان باغوں میں سائے پھیلے ہوں گے اور بہت ہوا پانی ہو گا اور کثرت سے میوے ہوں گے جن کی نہ کبھی فعل ختم ہوگی اوزنہ ان کے کھانے میں کوئی روک ٹوک ہوگی اور ان باغوں میں اونچے اونچے پھکونے ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بینایا ہے کہ وہ ہمیشہ کنواری رہیں گی، خاوندوں کی محبوبہ اور اہل جنت کی ہم عمر ہوں گی۔ یہ سب نعمیں داہنے والوں کے لئے ہیں اور ان کی ایک بڑی جماعت تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک بڑی جماعت پھیلے لوگوں میں سے ہوگی۔ (واقع)

فائدة: بہلے لوگوں سے مر

(بیان القرآن)

کے لوگ ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشَهَّدُونَ إِنَفْسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ○ نُزُلاً مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ [سورة السجدة: ۳۱-۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جنت میں تمہارے لئے ہر وہ چیز موجود ہو گی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور جو تم وہاں مانگو گے، ملے گا۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے بطور مہمانی کے ہو گا جو بہت بخشنے والے نہایت مہربان ہیں۔ (حمد جده)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرٌ مَّا بِهِ○ جَهَنَّمُ حِيَضُولُنَاهَا○ فِيْعَسَ الْمَهَادُ هَذَا لَا فَلَيْدُوْفُوْهُ حَمِيمٌ وَخَسَاقٌ○ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاجٌ﴾ [ص: ۵۰-۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک سرکشوں کے لئے بہت ہی برائحت کا نہ ہے یعنی دوزخ جس میں وہ گریٹے۔ وہ کیسی بری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ (موجود) ہے، یہ لوگ اس کو چکھیں اور اس کے علاوہ اور بھی اس قسم کی مختلف ناگوار چیزیں ہیں (اس کو بھی چکھیں)۔ (ص)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنْطَلِقُوا إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَدِّبُونَ○ إِنْطَلِقُوا إِلَى ظِلِّ ذِي ثَلِثٍ شَعِيبٍ○ لَا ظِلِّنِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهِ بِهِ○ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَدٍ كَالْقَضَرِ○ كَانَةٌ جِمِيلٌ صُفْرٌ﴾ [المرسلات: ۲۹-۳۲]

اللہ تعالیٰ دوزخیوں سے فرمائیں گے چلو اس عذاب کی طرف جس کو تم جھلاتے تھے۔ تم دھوکیں کے ایسے سائے کی طرف چلو جو بلند ہو کر پھٹ کر تین حصوں میں ہو جائے گا جس میں نہ سایہ ہے نہ وہ آگ کی تیش سے بچاتا ہے۔ وہ آگ ایسے انگارے بر سائے گی جیسے بڑے محل، گویا کہ وہ کالے اونٹ ہوں یعنی جب وہ انگارے اور پکوا ٹھیک گئے تو محل نہ معلوم ہوں گے اور جب نیچے آ کر گریں گے تو اونٹ کے مثل معلوم ہوں گے۔ (مرسلات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَلَهُمْ مَنْ فَوْقَهُمْ ظُلْلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ تَحْتَهُمْ ظُلْلَلٌ طَذِلْكَ يُخَوَّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَةً طَيْعَادٍ فَأَنْقَعُونَ﴾ [آل الزمر: ۱۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان دوزخیوں کو آگ اور پر سے بھی گھیرے میں لئے ہوئے ہو گی اور

پیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراستے ہیں، اسے میرے بندوں مجھ سے ڈرتے رہو۔ (سر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ شَجَرَةَ الرَّفُومِ طَعَامُ الْأَثْيَمِ كَالْمُهْلِحٍ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْخَمِيمِ خُلُودٌ فَاغْتَلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ثُمَّ صُبُوا فَوَقَ رَأْسَهُ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ذُقُّ إِنْكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمَرُّونَ﴾

[الدخان: ٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک دوزخ میں بڑے گناہ گاروں کے لئے رقوم کا درخت خوراک ہے اور وہ صورت میں کالے تیل کی تجھٹ کی طرح ہوگا جو پیٹ میں ایسا جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو پکڑو اور گھسٹتے ہوئے دوزخ کے پیوں بیچ دھکیل دو اور اس کے سر پر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو (اور تمسخر کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ) لے چکھ لے تو بر ابا عزت و مکرم ہے (یعنی تو دنیا میں بر ابا عزت والا سمجھا جاتا تھا اس لئے میرے حکموں پر چلنے میں شرم محسوں کرتا تھا، اب یہ تیری تقطیم ہو رہی ہے) اور یہ تمام وہی چیزیں ہیں جس میں تم تک کر کے انکار کر دیتے تھے۔ (دخان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ وَرَأَهُ جَهَنَّمَ وَسُقْنَى مِنْ مَآءِ صَدَيْنِ يَسْجُرَعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسْبِغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمُؤْتَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ طَوْمَنْ وَمَنْ وَرَأَهُ عَذَابُ عَلِيِّطٍ﴾

[ابراهیم: ١٧، ١٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور سرکش شخص) اب اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو (سخت پیاس کی وجہ سے) گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا (لیکن سخت گرم ہونے کی وجہ سے) آسانی کے ساتھ حلق سے نیچنے اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آتی معلوم ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں (بلکہ اسی طرح سکتا رہے گا) اور اس عذاب کے علاوہ اور بھی سخت عذاب ہوتا رہے گا۔ (ابراهیم)

احادیث نبویہ

﴿127﴾ عن ابن عباس رضي الله عنهمما قال: قال أبو بكر رضي الله عنه : يا رسول الله قد شئت قال: شئيتني هود والواقةة والمُرْسَلَاتِ وعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوَرَثَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الواقعة، رقم: ٣٢٩٧

حضرت ابن عباس رضي الله عنهم روايت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر بڑھا پا آگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سورہ هود، سورہ واقعہ، سورہ مُر سلات، سورہ عمّ یتساء لون اور سورہ إِذَا الشَّمْسُ كُوَرَثَ نے بڑھا کر دیا۔

فائده: بڑھاں لے کر دیا کہ ان سورتوں میں قیامت اور آخرت اور مجرموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا بڑا ہونا کہ بیان ہے۔

﴿128﴾ عن خالد بن عمیر العددوی رضي الله عنہ قال: خطبنا عتبہ بن غزوان رضي الله عنہ، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد، فإن الدين قد أذلت بصرم، وولت حدائماً، ولم يبق منها إلا صباة كضيابة الأداء يتضائها صالحها، وإنكم متقللون منها إلى ذار لا زوال لها، فانتقلوا بخير ما بحضرتكم، فإنه قد ذكر لنا أن الحجر يلقى من شفة جهنم فيهو فتها سبعين عاماً، لا يدرك لها قمراً، ووالله لا تملأ، أفعجتم؟ ولقد ذكر لنا أن ما بين مصارعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين سنة، ولما بين عليةها يوم وهو كظيمطم من الزحام، ولقد رأينا سبعة مع رسول الله عليه صلواته، ما لاذعهم إلا ورق الشجر، حتى قرحت أشدانا فالتفقط ببردة فشققتها بيسي وبيس سعد بن مالك، فاترثت بصفتها، واترث سعد بصفتها، فما أصبح اليوم مما أحد إلا أصبح أميراً على مصر من الأنصار، وإنني أخوذ بالله أن أكون في نفسي عظيماً وعند الله صغيراً، وإنها لم تكن بئرة قط إلا تناسته، حتى تكون آخر عاقبتها ملكاً، فستخررون وتخربون الأمراء بعدنا.

رواه مسلم، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر، رقم: ٧٤٣٥

حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ روايت کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے

ہم لوگوں میں بیان کیا۔ پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و شکایاں کی پھر فرمایا: بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا اور پیش پیکھر کرتیزی سے جا رہی ہے اور دنیا میں سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا کہ برلن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہو گا اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہے اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنوارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتار ہے گا لیکن پھر بھی گھر اپنی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دریوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہو گا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمسات آدمی تھے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دنکڑے کئے آؤ ہے کی میں نے لگنی بنا لی اور آؤ ہے کی سعد بن مالک نے لگنی بنا لی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پا ہتا ہوں کہ میں اپنی لگاہ میں تو بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی لگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ باادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کرلو گے۔ (سلم)

(129) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلْمَاءَ كَانَ لَيْلَتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيمِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٌ مُؤْمِنِينَ، وَآتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ عَدَمُوا جَلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيمِ الْغَرْبَادِ﴾

رواہ مسلم، باب ما یقال عند دخول القبور مرقہ: ۲۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا را بیت کرتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری ہوتی اور رات کو تشریف لاتے تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور ارشاد فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٌ مُؤْمِنِينَ، وَآتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ عَدَمًا مُوجَلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ

لَا هُلْ بِقَعِنَ الْفَرْقَدِ ترجمہ: اے مسلمان بنتی والو! السلام علیکم، تم پروہ کل آگئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرمادیجے۔ (مسلم)

﴿130﴾ عنْ مُشْتُورِدِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلٌ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِينِ، فَلَيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ إِيمَانَهُ؟ رواہ مسلم، باب فناء الدنيا.....، رقم: ۷۱۹۷۔ ترجیع؟

حضرت مستورد بن شداد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر نکالے پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار انگلی پر لگی ہوئی ہے یعنی جس طرح انگلی پر لگا ہوا پانی دریا کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے ایسے ہی دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَيْسُ مَنْ ذَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتَيَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.

رواہ الترمذی و قال هذا حديث حسن، باب حديث الكيس من دان نفسه.....، رقم: ۲۴۵۹

حضرت شداد بن اوس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمجھدار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا ماحاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے۔ اورنا سمجھا آدمی وہ ہے جو نفس کی خواہشوں پر چلے اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں رکھے (کہ اللہ تعالیٰ بڑے معاف فرمانے والے ہیں)۔

﴿132﴾ عَنْ أَبْنِي خَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشرَ عَشَرَةَ قَفَامَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ أَكْيَسَ النَّاسِ، وَأَحْزَمَ النَّاسِ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ذُكْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَكْثَرُهُمْ إِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُرُوزِ الْمَوْتِ، أَوْ لِئَلَّكُمْ هُمُ الْأَكْيَاسُ، ذَهَبُوا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ.

رواہ ابن ماجہ باختصار، رواہ الطبرانی فی الصبغی و استناده حسن، مجمع الزوائد: ۱۰/۵۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں وہ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے نبی الگوں میں سب سے زیادہ سُبْحَدَار اور محاط آدمی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو اور موت کے آنے سے پہلے سب سے زیادہ موت کی تیاری کرنے والا ہو (جو لوگ ایسا کریں) وہی سُبْحَدَار ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت حاصل کر لی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿133﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الْحَمْدُ مَرَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطًّا خُطًّا صِفَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: هَذَا الْأَنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، أَوْ قَدْ أَحْاطَ بِهِ، وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلَأَهُ، وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّفَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهْشَةٌ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهْشَةٌ هَذَا.

رواہ البخاری، باب فی الامل و طوله، رقم: ۶۴۱۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مرتع (چار گیروں والی) شکل بنائی۔ پھر اس مرتع شکل میں ایک دوسری لکیر پھونچی جو اس مرتع سے باہر نکل گئی۔ پھر اس مرتع شکل کے اندر چھوٹی چھوٹی لکیریں بنائیں۔ جس کی صورت علماء نے مختلف لکھی ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔



اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ درمیانی لکیر تو آدمی ہے اور جو (مرتع لکیر) اس کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہیں وہ اس کی موت ہے کہ آدمی اس سے نکل، ہی نہیں سکتا، اور جو لکیر باہر نکل رہی ہے وہ اس کی امید ہیں ہیں کہ وہ اس کی زندگی سے بھی آگے ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں اس کی بیماریاں اور حداثات ہیں۔ ہر چھوٹی لکیر ایک آفت ہے اگر ایک سے بچ جائے تو دوسری پکڑ لیتی ہے اور اگر اس سے جان چھوٹ جائے تو کوئی دوسری آفت آپکڑتی ہے۔ (بخاری)

﴿134﴾ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَيْبِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّتَنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةُ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلُ لِلْحِسَابِ.

رواه احمد با سنادين و رجال احدهما رجال الصحيح، مجمع الروايد، ۴۵۲/۱

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی پسند نہیں کرتا۔ (پہلی چیز) موت ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے یعنی مرنے کی وجہ سے آدمی دین کو فقصان پہنچانے والے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور (دوسری چیز) مال کا کم ہونا جس کو آدمی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت کم کرنے والی ہے۔
(مسند احمد، مجمع الروايد)

﴿135﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ يَشْهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَآمَنَ بِالْبَعْثَةِ وَالْحِسَابِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ذکر الحافظ ابن کثیر هذا الحديث يطوله في البداية والنهاية ۳۰۴/۵

حضرت ابو سلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (اور اس حال میں ملے کہ) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور حساب و کتاب پر ایمان لا یا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔
(البداية والنهاية)

﴿136﴾ عَنْ أَمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ: أَلَا تَبْغِي لِأَصْنَافِكَ مَا يَبْغِي الرِّجَالُ لِأَصْنَافِهِمْ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقْبَةً كَوُوْدًا لَا يُجَاوِرُهَا الْمُشْقِلُونَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقْبَةَ.

رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳۰۹/۷

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اور لوگوں کی طرح اپنے مہماںوں کی مہماں تو اڑی کرنے کے لئے مال کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنائے کہ تمہارے سامنے ایک

مشکل گھائی ہے اس پر زیادہ بوجھوا لے آسانی سے نہ گذر سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھائی سے گزرنے کے لئے بلکہ پھٹکار ہوں۔ (بینی)

(137) ﴿عَنْ هَالِئِيْ مَوْلَى عُثْمَانَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَكْسِيُ
حَتَّى يَشَلِّ لِحْيَتَهُ، فَقَبَلَ لَهُ تَدْكُرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبَكِّيْ مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلَ مَسْتِرِلِ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَّا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ،
وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُ مِنْهُ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا زَيْدَتْ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا
وَالْقَبْرُ أَفْطَعَ مِنْهُ﴾.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فظاعة القبر.....، رقم: ۲۳۰۸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ علام حضرت ہائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے اپنی ڈاڑھی کو ترکر دیتے۔ ان سے عرض کیا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو آگ کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر اس منزل سے نجات نہ پاس کا تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں (نیز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

(138) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا فَرَغَ مِنْ دُفْنِ
الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوكُمْ وَأَخْيُوكُمْ وَأَسْأَلُوكُمْ إِلَهَ بِإِلَيْتُمْ فَإِنَّهُ الَّذِي يُسَأَلُ.

رواه ابو داؤد، باب الاستغفار عند القبر.....، رقم: ۲۲۲۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور ارشاد فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو، اور یہ مانگو کہ اللہ تعالیٰ اس کو (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدم رکھیں کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گھوڑی ہو رہی ہے۔ (ابوداؤد)

(139) عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: دخل رسول الله عليه مصلأة فرأى ناساً كانوا يكتسرون قال: أما إنكم لو أكرتم ذكر هادم الالذات لشغلكم عمماً أرى الموت فاكتروا من ذكر هادم الالذات الموت، فإنه لم يأت على القبر يوم لا تكلم فيقول: أنا بيت الغربة، وأنا بيت الودع، وأنا بيت العراب، وأنا بيت المودع، فإذا دفن العبد المؤمن قال له القبر: مرحباً وأهلاً، أما أن كنت لا حب من يمشي على ظهرى إلى فاذا وليتك اليوم وصرت إلى فسترى صنيعي بك، قال: فيتسع له مدار بصره ويفتح له باب إلى الجنة، وإذا دفنت العبد الفاجر أو الكافر قال له القبر لا مرحباً ولا أهلاً أما أن كنت لأنبغض من يمشي على ظهرى إلى فاذا وليتك اليوم وصرت إلى فسترى صنيعي بك، قال: فيلائم عليه حتى يلتقي عليه وتختلف أضلاعه، قال: قال رسول الله عليه يا صاحب العد فاذا خل بغضها في جوف بعض قال: ويقيض الله له سبعين تبيناً لوزان واحداً منها نفح في الأرض ما أنت شائماً ما بقيت الدنيا، فينهشة وبنهشة حتى يقضى به إلى الحساب، قال: قال رسول الله عليه إنما القبر روضة من رياض الجنة، أو حفرة من حفر النار. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن غريب، باب حديث اكتروا ذكر هادم الالذات، رقم: ٢٤٦٠

حضرت ابو سعيد رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعض لوگوں کے دانت بھی کی وجہ سے کھل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لذتوں کے توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو تمہاری یہ حالت نہ ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، الہا الذین ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں پر دلیں کا گھر ہوں، میں تھائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مومن بنده دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تمہارا آنا مبارک ہے، بہت اچھا کیا جو تم آگئے۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے مجھے تم ان سب میں زیادہ پسند تھے۔ آج جب تم میرے پر دکھے گئے ہو اور میرے پاس آئے ہو تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھو گے۔ اس کے بعد قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب کوئی گنہ کار یا کافر قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیر آنا نامبارک ہے، بہت برائیا جو تو آیا۔ جتنے لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تجوہ ہی سے مجھے

زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے خواں ہو اے اور میرے پاس آیا ہے تو میرے برے سلوک کو بھی دیکھ لے گا۔ اس کے بعد قبر اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ایک جانب کی پسلیاں دوسری جانب میں گھس جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر سزا وہی ایسے مسلط کر دیتے ہیں کہ اگر ایک بھی ان میں سے زمین پر پھٹکار مار دے تو اس کے (زہریلے) اثر سے قیامت تک زمین پر گھاس اگنا بند ہو جائے، وہ اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کے باخوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گھوون میں سے ایک گھر ہا۔ (ترمذی)

﴿140﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْعَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُ كَانَمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَلَمْ يَدْهُ عُودٌ يُنْكَثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: إِنْ شَهِدْنَا بِإِيمَانِ اللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرْتَبَنِ أَوْ ثَلَاثَةَ قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكًا فِي جَلِسَانِهِ فِي قُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فِي قُوْلَانِ لَهُ مَادِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيُّ الْإِسْلَامُ، فِي قُوْلَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي قُوْلَانِ لَهُ مَا مَاهِدَ إِنَّمَا يُلْدِرِيْكَ؟ فَيَقُولُ: قَرْآنُ كِتَابِ اللَّهِ فَأَمْتَثَ بِهِ وَصَدَقْتُ قَالَ: فَيَسَادِيْنِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقْتُ عِنْدِنِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبَسُوْنَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحَهَا وَطَيْهَا قَالَ وَيَقْبَعُ لَهُ فِيْهَا مَدْبَصَرَهُ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ، فَلَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتَعَادُ رَوْحَهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكًا فِي جَلِسَانِهِ فِي قُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَادِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبِّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَسَادِيْنِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبْ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبَسُوْنَةِ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْهُ لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمْوِهَا قَالَ: وَيُضَيِّقَ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ۔

رواه ابو داؤد، باب المسألة في القبر..... رقم: ٤٧٥٣

حضرت براء بن عازب رضي الله عنهما روى أن رواية هي أنه لو كان هناك قبر صلبي على قبر صلبي كجنازه میں (قبرستان) لگئے۔ جب هم قبر کے پاس پہنچ جو کہ

اہمی کھودی نہیں گئی تھی، نبی کریم ﷺ (وہاں قبر کی تیاری کے انتظار میں) تشریف فرمائے اور آپ کے اروگروہم بھی اس طرح متوجہ ہو کر بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جو کسی گھری سوچ کے وقت ہوتا ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا سرمارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: ”عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو“، پھر ارشاد فرمایا: (اللہ کا مومن بندہ اس دنیا سے منتقل ہو کر جب عالم بزرخ میں پہنچتا ہے، یعنی قبر میں وہ کردار یا جاتا ہے، تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ آدمی جو تم میں (نبی بنی کر) بھیج گئے تھے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی یعنی تمہیں ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا، اور اس کو صحیح مانا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مومن بندہ فرشتوں کے مذکورہ بالا سوالات کے جوابات جب اس طرح ٹھیک ٹھیک دے دیتا ہے تو) ایک منادی آسمان سے ندادیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے صحیح کہا، لہذا اس کے لئے جنت کا بستر بچا دو، اُسے جنت کا لباس پہناؤ، اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھولو دچانچو دہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خونگوار ہوا کیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں، اور قبر اس کے لئے حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے (یہ حال تو رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے مومن کا بیان فرمایا) اس کے بعد آپ نے کافر کی موت کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا: مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس (بھی) دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ آدمی جو تمہارے اندر (بھیثت نبی کے) بھیجا گیا تھا، تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال تھا؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے ہائے افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال وجواب کے بعد) آسمان سے ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک

مُنَادِيٌ آواز لگاتا ہے کہ اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دو (پھر اسے سب کچھ کر دیا جاتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (دوزخ کے اس دروازے سے) دوزخ کی گری اور جلانے جھلسانے والی ہوا میں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور قبر اس پر آتی نگ کر دی جاتی ہے کہ جس کی وجہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائده : فرشتوں کا کافر کو یوں کہنا کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کا فرشتوں کے سوال کے جواب میں اپنے انجام ہونے کو ظاہر کرنا جھوٹ ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تو حید، اس کے رسول اور دین اسلام کا منکر تھا۔

﴿141﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلََّ عَنْهُ أَصْحَابَهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ فَرْعَاعَ نَعَالِيمِهِمْ، أَتَاهُ مَلْكَانِ فَيَقُولُونَ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَإِمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ: انْظُرْ إِلَيَّ مَقْعِدَكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْنَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا حَمِيمًا حَمِيمًا وَأَمَا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَذْرِنِي، كُنْتَ أَقُولُ مَا يَقُولُهُ النَّاسُ، فَيَقُولُ: لَا ذَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضَرِّبُ بِمَطَارِقِ مِنْ حَدِيدٍ ضَرِبَةً فَيَصْبِحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الْقَلَّينِ.

رواه البخاری، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۴

حضرت انس بن مالک طیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے جائزے کے ساتھ آنے والے) واپس چل دیتے ہیں اور (ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جو تیوں کی آوازوہ سن رہا ہوتا ہے، اتنے میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بھاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص مسیح ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ جو موسم ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (یہ جواب سن کر) اس سے کہا جاتا ہے کہ (ایمان نہ لانے کی وجہ سے) دوزخ میں جو تمہاری بلگہ ہوتی اس کو دیکھ لو، اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بد لے تمہیں جنت میں جگہ دی ہے (دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے

سامنے کر دیئے جاتے ہیں) چنانچہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔ اور جو منافق اور کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ وہ منافق اور کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرا لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے جواب پر) اس کو کہا جاتا ہے کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ ہی (جانشے والوں کی) پیروی کی۔ (پھر سزا کے طور پر) لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو مارا جاتا ہے جس سے وہ اس طرح چھتا ہے کہ انسان و جنتات کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کا چیخنا شکی ہے۔ (بخاری)

﴿142﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ لَا يَقَالَ فِي الْأَرْضِ: إِنَّ اللَّهَ وَنَبِيُّهُ رَوَاهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَىٰ أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ، اللَّهُ

رواه مسلم، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، رقم: ۳۷۵، ۳۷۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا برا وقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ اللہ بالکل نہ کہا جائے۔ ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی یاد سے بالکل ہی خالی ہو جائے گی۔

اس حدیث کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

(مرقاۃ)

﴿143﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَىٰ شَرَارِ النَّاسِ .

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت بدترین آدمیوں پر ہی قائم ہوگی۔ (مسلم)

(144) عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: يخرج الدجال في أمني قيمك أربعين: لا أذرني أربعين يوماً، أو أربعين شهراً، أو أربعين عاماً، فيبعث الله عيسى بن مريم كانه عروة بن مسعود، فيطلبها فيهلكه ثم يمكث الناس سبع سبعين، ليس بين الثنتين عذاؤة، ثم يرسل الله ربنا باردة من قبل الشام، فلا يتبقى على وجه الأرض أحدٌ في قلبه مقبل ذرة من خير أو إيمان إلا قضته، حتى لو أن أحدكم دخل في كبد جبل للدخول عليه، حتى تفاصه قال: فيبقى شرار الناس في حفة الطير وأحلام السبات لا يغرون مغروفاً ولا يُنكرون منكراً، فيتمثل لهم الشيطان فيقول: لا تستجيبون؟ فيقولون: فما تألفنا؟ فيأمرهم بعبادة الأوثان، وهم في ذلك ذار رزقهم، حسن عيشهم، ثم ينفع في الصور، فلا يسمعوا أحداً إلا أضفوا ليها ورقة ذارها، قال: وأول من يسمعوا رجل يلوط حوض إيله قال: فيصفع، ويضع الناس، ثم يرسل الله مطركاً كأنه الطبل فتبث منه أجساد الناس، ثم ينفع فيه أخرى فإذا هم قياماً ينظرون، ثم يقال: آخر جو باعث النار، فيقال: منكم؟ فيقال: من كل ألف، تسعمائة وتسعية وتسعين قال: فذلك يوم يجعل الولدان شيئاً، وذلك يوم يكشف عن ساق.

رواہ مسلم، باب فی خروج الدجال.....، رقم: ۷۳۸۱

وَفِي رَوَايَةِ فَشْقٍ دُلْكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَأْجُوْجَ وَمَا جُوْجَ تَسْعِمَائَةٌ وَتَسْعَةٌ وَتَسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ

(الحادي) رواه البخاري، باب قوله: وترى الناس سكارى، رقم: ۴۷۴۱

حضرت عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے پہلے) دجال لئے گا اور وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب چالیس سے چالیس دن تھے، یا چالیس مینے، یا چالیس سال۔ آگے حدیث بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ بن مريم (علیہ السلام) کو (دنیا میں) بھیجن گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں (یعنی ان کی شکل و صورت حضرت عروہ بن مسعود ﷺ سے ملتی جاتی ہوگی)۔ وہ دجال کو ملاش کریں گے (اور اس کا تعاقب کریں گے اور اس کو پکڑ کر) اس کا خاتمه کر دیں گے۔ پھر سات سال تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دوآدمیوں کے درمیان (بھی) آپس

میں دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ (ملک) شام کی طرف سے ایک (خاص قسم کی) ٹھنڈی ہوا چلا گئے جس کا یہ اثر ہوگا کہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو (بہر حال اس ہوا سے تمام الہ ایمان ختم ہو جائیں گے) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر (بھی) چلا جائے گا تو یہ ہوا وہیں پہنچ کر اس کا خاتمه کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد صرف برے لوگ ہی دنیا میں رہ جائیں گے (جن کے دل ایمان سے بالکل خالی ہوں گے) ان میں پرندوں والی تیزی اور پھرتی ہوگی (یعنی جس طرح پرندے اڑنے میں پھر تیلے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ اپنی غلط خواہشات کے پورا کرنے میں پھرتی دکھائیں گے) اور (دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے میں) درندوں والی عادات ہوں گی، بھلانی کو بھلانیں سمجھیں گے اور براہی کو براہ جانیں گے۔ شیطان ایک شکل بنا کر ان کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا: کیا تم میرا حکم نہیں مانتو گے؟ وہ کہیں گے تم ہم کو کیا حکم دیتے ہو؟ یعنی جو تم کہو وہ ہم کریں۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پرستش کا حکم دے گا (اور وہ اس کی تعیل کریں گے) اور اس وقت ان پر روزی کی فرادتی ہوگی، اور ان کی زندگی (ظاہر) بڑی اچھی (عیش و نشاط والی) ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا، جو کوئی اس صور کی آواز کو سنے گا (اس آواز کی دہشت اور خوف سے بے ہوش ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا سر جسم پر سیدھا قائم نہ رہ سکے گا بلکہ) اس کی گردان ادھر ادھر ڈھلک جائے گی۔ سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سے گا (اور جس پر سب سے پہلے اس کا اثر پڑے گا) وہ ایک آدمی ہوگا جو اپنے اوٹ کے حوض کو متی سے درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش اور بے جان ہو کر گر جائے گا (یعنی مر جائے گا اور دوسرے سب لوگ بھی اسی طرح بے جان ہو کر گر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ہلکی سی) بارش برسائیں گے ایسی جیسے کہ شبنم، اس کے اثر سے انسانوں کے جسموں میں جان پڑ جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ لوگو! اپنے رب کی طرف چلو (اور فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) انہیں (حساب کے میدان میں) کھڑا کرو (کیونکہ) ان سے پوچھ چکھ ہوگی (اور ان کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا) پھر حکم ہو گا کہ ان میں سے دوزخیوں کے گروہ کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنے میں سے کتنے؟ حکم ہو گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو نافوئے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن

ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا یعنی اس روز کی حق اور اسلامی کا تقاضا یہی ہوگا کہ وہ بچوں کو بوڑھا کر دے اگرچہ حقیقت میں بچے بوڑھنے ہوں اور ممکنہ وہ دن ہوگا جس میں پنڈلی کھولی جائے گی یعنی جس دن اللہ تعالیٰ خاص قسم کا نظہر فرمائیں گے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب صحابہ کرام ﷺ نے سنا کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جائیں گے تو اس بات سے وہ اتنے پریشان ہوئے کہ چہروں کے رنگ بدل گئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ نو سو ننانوے جو جہنم میں جائیں گے وہ یا جون ما جون (اور ان کی طرح کفار و مشرکین) میں سے ہوں گے، اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں جائے گا) وہ تم میں سے (اوہ تھارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔

(بخاری)

(145) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ أَنْعَمْ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ التَّقَمَ الْقُرْنَ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمِرُ بِالْفَخْرِ فَيُفْخَرُ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقْلًا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا﴾

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في شأن الصور، رقم: ۲۴۳۱

حضرت ابوسعید رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چیلن سے رہ سکتا ہوں حالانکہ صور وال فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے، اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور پھونک دینے کا حکم ہوا اور وہ پھونک دے۔ صحابہ رض نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنا نے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔ (ترمذی)

(146) ﴿عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: تُذَنِّي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعَلْقِ، حَتَّى تَكُونَ مِنْهُ كَمْقَدَارٍ مِثْلَ قِيمَوْنَ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلَيْهِمَا قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ إِلَيْهِ فِيهِ﴾

رواه مسلم، باب في صفة يوم القيمة، رقم: ۷۲۰۶

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پیسہ میں ہوں گے یعنی جن کے اعمال جتنے بڑے ہوں گے اسی قدر ان کو پیسہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پیسہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا پیسہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کسر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پیسہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پیسہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَةُ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صَنْفًا مُشَاهَةً وَصَنْفًا رُكْبَانًا وَصَنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قَيْلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَإِذَا رَأَوْهُ عَلَى أَنْ يُمْشِيهِمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَعْقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ومن سورة بني اسرائیل عرق: ۲۱۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے۔ پیدل چلنے والے، سوار اور منہ کے مل چلنے والے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! منہ کے مل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے مل چلا�ا ہے، وہ ان کو منہ کے مل چلانے پر بھی یقیناً قادر تر رکھتے ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لواہی لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کائنے سے بچیں گے۔ (ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَدَىٰ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بِيَنَّهُ وَبِيَنَّهُ تُرْجَمَانٌ، فَيُنْظَرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدِيمٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَيُنْظَرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدِيمٌ، وَيُنْظَرُ بَيْنَ يَمِينَهُ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَأَتَقْوِا النَّارَ وَلَا بِشِقٍ تَمْرَةً.

رواه البخاری، باب کلام الرب تعالیٰ۔۔۔، عرق: ۷۵۱۲

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام فرمائیں گے کہ درمیان میں

کوئی ترجمان نہیں ہوگا، (اس وقت بندہ بے بی سے ادھر اور ہدیکھے گا) جب اپنی دلہنی جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا سے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال کے سوا سے کچھ نظر نہ آئے گا اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہذا دوزخ کی آگ سے پچھا گرچہ خشک بھور کے لئے (کو صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو۔ (بخاری)

﴿149﴾ عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت النبي ﷺ يقول في بعض صلاته: اللهم حاسباً يسيراً فلما انصرف قلت: يا رب الله اما الحساب اليسير؟ قال: أن ينظر في كتابه فيتجاوز عنه إله من تُوقّش الحساب يومئذ ياغائشة هلك.

(الحديث) رواه احمد ٤/٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بعض نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اللهم حاسباً يسيراً (اے اللہ میر احباب آسان فرمادیجھے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے بنی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے اعمال نامہ پر نظر ڈالی جائے پھر اس سے درگزد کر دیا جائے کیونکہ اے عائشہ اس دن حس کے حساب میں پوچھ چکھ کی جائے گی وہ توہاک ہو جائے گا۔ (مندرجہ)

﴿150﴾ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه انه أتى رسول الله ﷺ فقال: أخيرنِي من يقُول على القيامة الذي قال الله عز وجل يوم يقُوم النَّاسُ لربِ العلمين فقل: يخفف على المؤمن حتى يكون عليه كالصلة المكتوبة.

رواہ البیهقی فی کتاب البیث و النشور، مشکوہ المصابیح رقم: ۵۶۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن (جو کہ پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) کے کھڑے رہنے کی طاقت ہوگی حس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”بِيَوْمٍ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ“ ترجمہ حس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے لئے یہ کھڑا ہونا اتنا آسان کر دیا جائے گا کہ وہ دن اُس کے لئے فرض نماز کی ادائیگی کے بعد رہ جائے گا۔ (تہیق، مشکوہ)

(151) عن عزف بن مالک الأشجعي رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه السلام: أتاني آتٍ من عند ربِّي فأخبرني بينَ أَن يُدْخِلَ نصفَ أمتي الجنةَ وَبَيْنَ الشَّفاعةِ، فاختَرَ الشَّفاعةَ وَهِيَ لِمَنْ ماتَ لَا يُشْرِكُ باللهِ شَيْئاً.

رواه الترمذی، باب منه حديث تخيير النبي ﷺ، رقم: ۲۴۴۱

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا، یا تو اللہ تعالیٰ میری آدمی امت کو جنت میں داخل فرمادیں یا (سب کے لئے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے دیں تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا، (تاکہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں کوئی محروم نہ رہے) چنانچہ میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ترمذی)

(152) عن آنسٍ بنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب منه حديث

شفاعتی..... رقم: ۲۴۳۵

حضرت آنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری امت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوگی (دوسری امتوں کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی)۔ (ترمذی)

(153) عن آنسٍ بنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جَاءَ النَّاسُ بِعَضُّهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: إِشْقُعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكُنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكُنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكُنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكُنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَحْدِنِي عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَمَّدٌ أَحْمَدَ بِهَا لَا تَخْضُرُنِي الْأَنَّ، فَأَحْمَدَهُ بِتُلُكَ الْمَحَمِيدِ، وَأَخْرُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا إِرْفَعْ

رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاقُولُ: يَارَبِّ امْتَى امْتَى، فَيَقَالُ:
 إِنْطَلِقْ فَاخْرُجْ مِنْهَا مِنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانَ، فَانْطَلِقْ فَاقْعُلْ ثُمَّ أَغْرُدْ
 فَاحْمَدْ بِتْلُكَ الْمَحَامِدَ، ثُمَّ أَخْرُلَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ
 لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاقُولُ: يَارَبِّ امْتَى امْتَى، فَيَقَالُ: إِنْطَلِقْ فَاخْرُجْ مِنْهَا
 مِنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالْ ذَرَّةٍ أَوْ حَزْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانَ، فَانْطَلِقْ فَاقْعُلْ ثُمَّ أَغْرُدْ فَاحْمَدْ بِتْلُكَ
 الْمَحَامِدَ، ثُمَّ أَخْرُلَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ،
 وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاقُولُ: يَارَبِّ امْتَى امْتَى، فَيَقُولُ: إِنْطَلِقْ فَاخْرُجْ مِنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنِي
 أَذْنِي أَذْنِي مِثْقَالْ حَبَّةٍ مِنْ حَزْدَلٍ مِنْ إِيمَانَ فَاخْرُجْ جَهَنَّمَ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَانْطَلِقْ
 فَاقْعُلْ، ثُمَّ أَغْرُدْ الرَّابِعَةَ فَاحْمَدْ بِتْلُكَ الْمَحَامِدَ، ثُمَّ أَخْرُلَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا
 ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاقُولُ: يَارَبِّ إِنْدَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ:
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزْتُنِي وَجَلَلَنِي وَكَبْرِيَايَتِي وَعَظَمَتِي لَا خَرْجَنَّ مِنْهَا مِنْ قَالَ: لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

رواہ البخاری، باب کلام الرَّبِّ تعالیٰ، رقم: ۷۵۱۰

(وفی حدیث طویل) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه فيقول الله تعالى: شفعت
 الملائكة وشفع البيون وشفع المؤمنون، ولم يبق إلا أرحم الراحمين، فيقبض قبضة
 من النار فيخرج منها قوما لم يعملوا خيراً أقط، قد عادوا حمماً فيلقنهم في نهر في
 أفواه الجنة يقال له نهر الحياة، فيخرج جهنم كما تخرج الحياة في حين السيل قال:
 فيخرج جهنم كاللؤلؤ في رقابهم الخواتم، يعرفهم أهل الجنة، هولاً عنقاء الله الذين
 أدخلهم الله الجنة بغير عمل عملاً ولا خيراً قد موتوا، ثم يقول: أدخلنا الجنة فما
 رأيت موتاً فهو لك، فيقولون: ربنا أعطيتنا مالاً تعط أحداً من العالمين، فيقول: لكم
 عندى أفضل من هذا، فيقولون: ياربنا أي شيء أفضل من هذا؟ فيقول: وضائي فلا
 أنسخط علىكم بعده أحداً.

رواہ مسلم، باب معرفة طریق الرُّزْیۃ، رقم: ۴۵۴

حضرت انس بن مالک رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 جب قیامت کا دن ہو گا تو (پریشانی کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے
 پھریں گے۔ چنانچہ (حضرت) آدم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیں گے اور ان سے عرض کریں گے:
 آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کرو تجھے وہ فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں، تم ابراہیم

(اللَّهُمَّ) کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم مویٰ (اللَّهُمَّ) کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے والے) ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں لیکن تم علیٰ (اللَّهُمَّ) کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلام اللہ ہیں۔ یہ ان کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں البتہ تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا: (بہت اچھا) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہے۔ اس کے بعد میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ایسی تعریفیں ڈالیں گے جو اس وقت مجھے نہیں آتیں۔ میں ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گرجاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سراٹھا، کو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! میری امت! یعنی میری امت کو بخش دیجئے۔ مجھ سے کہا جائے گا: جاؤ، جس کے دل میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعییں کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گرجاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سراٹھا، کو تمہاری بات مانی جائے گی، مانگو ملے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میری امت! جاؤ، جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا سے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعییں کروں گا۔ واپس آ کر پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گرجاؤں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سراٹھا، کو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا۔ یا رب میری امت! میری امت (مجھ سے) کہا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ سے بھی کم سے کمتر ایمان ہوا سے بھی نکال لو۔ میں جاؤں گا اور حکم کی تعییں کر کے پوچھی مر جب واپس آؤں گا۔ اور پھر ان ہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا۔ ارشاد ہوگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سراٹھا، کو تمہاری بات مانی جائے گی مانگو ملے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یا رب میرے رب ایسے ان کے نکالے کی بھی اجازت دے دیجئے جنہوں نے فلمہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میری عزت کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم، میری بڑائی کی قسم اور میری بزرگی کی قسم اجنبیوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا ہے انہیں تو میں ضرور جہنم سے (خود) نکال لوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ (چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کی بات کے جواب میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: فرشتے بھی شفاعت کر چکے، انبیاء (علیہم السلام) بھی شفاعت کر چکے اور مومنین بھی شفاعت کر چکے اب آر حُمُّ الرَّأْحَمِيْنَ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی بھر کرایے لوگوں کو دوزخ سے نکال لیں گے جنہوں نے پہلے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہو گا وہ لوگ دوزخ میں (جل کر) کونکہ ہو چکے ہوں گے جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈال دیں گے۔ وہ اس میں سے (فوري طور پر توتا زہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلا ب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوري) آگ آتا ہے اور یہ لوگ موتی کی طرح صاف مستقر ہے اور پچدار ہو جائیں گے، ان کی گرفتوں میں سونے کے پتے پڑے ہوئے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچانیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کے ہوئے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ (ان سے) فرمائیں گے، جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمادیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے افضل نعمت ہے۔ وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! اس سے افضل کیا نعمت ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا، اس کے بعد اب میں تم سے کبھی نہ راض نہیں ہوں گا۔ (سلم)

فائده: حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کو رُوحُ الله اور کلمة الله اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ان کی بیداش بغیر بآپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کہر "مُكْنَنٌ" سے اس طرح ہوئی ہے کہ جریل صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی ماں کے گریبان میں پھونکا جس سے وہ ایک روح اور جان دار چیز بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿154﴾ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُذْخَلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّونَ الْجَاهِمَيْنَ.

رواه البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٦

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی ایک جماعت جن کا القب جہنم ہوگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر یہ لوگ دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ (بخاری)

﴿155﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفَتَامِ مِنَ النَّاسِ، مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَيْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب منه دخول سبعين الفا.....، رقم: ٢٤٤

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں بعض افراد وہ ہوں گے جو قوموں کی شفاعت کریں گے۔ یعنی ان کا مقام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو قوموں کی شفاعت کی اجازت دیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جو قبیلے کی شفاعت کریں گے، بعض وہ ہوں گے جو عصیٰ کی شفاعت کریں گے اور بعض وہ ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کر سکیں گے (اللہ تعالیٰ ان سب کی سفارشوں کو قبول فرمائیں گے) یہاں تک کہ وہ سب جنت میں پہنچ جائیں گے۔ (ترمذی)

فائدة: دس سے چالیس تک کی تعداد والی جماعت کو عصیٰ (کتبہ) کہتے ہیں۔

﴿156﴾ عَنْ حَدِيفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (فِي حَدِيثِ طُوبَى) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَتُرْسَلُ الْآمَانَةُ وَالرَّجْمُ فَتَقُومُنَّ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشَمَالًا، فَيُمْرُرُ أَوْ لَكُمْ كَالْبَرْقَ قَالَ قَلْثَ: يَا أَبَيَ الْأَنَّ وَأَمَّى إِلَى شَيْءٍ كَمَرَ الْبَرْقِ؟ قَالَ: إِنَّمَا تَرَوُا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمْرُرُ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرَ الرَّبِيعَ، ثُمَّ كَمَرَ الطَّيْرَ وَشَدَّ الرِّجَالَ، تَجْرِي بِهِمْ أَغْمَالُهُمْ، وَنَيْكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلَمَ سَلَمَ، حَتَّى تَعْجَزَ أَغْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَسْجُدَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِعُ السَّيْرُ إِلَّا رَخْفًا قَالَ: وَفِي حَافَّتِي الصِّرَاطِ كَلَائِبُ مَعْلَقَةٌ مَأْمُرَةٌ تَأْعُدُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْذُوشُ نَاجٌ وَمَكْلُوشُ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ

ابنُ هُرَيْرَةَ يَبَدِّهُ إِنَّ قَعْدَ جَهَنَّمَ لَسْبَعِينَ حَرَنِفًا.

رواه مسلم، باب ادنی اهل الجنة منزلہ فیہا، رقم: ۴۸۲

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صفت امانت اور صلت رحمی کو (ایک شکل دے کر) چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ دونوں چیزیں میں صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی (تاکہ اپنی رعایت کرنے والوں کی سفارش اور نہ رعایت کرنے والوں کی شکایت کریں) تھما را پہلا تقابلہ پل صراط سے بخلی کی طرح تیزی کے ساتھ گزر جائے گا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، بخلی کی طرح تیز گزرنے کا کیا مطلب ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے بخلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح پل بھر میں گزر کر لوٹ بھی آتی ہے۔ اس کے بعد گزرنے والے ہوا کی طرح تیزی سے گزرنے گے پھر تیز پرندوں کی طرح پھر جو ان مردوں کے دوڑنے کی رفتار سے۔ غرض ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہوگی اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ و سلم پل صراط پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان کو سلامتی سے گزار دیجئے ان کو سلامتی سے گزار دیجئے، یہاں تک کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے اعمال کی کمزوری کی وجہ سے پل صراط پر گھس کر ہی چل سکتیں گے۔ پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے آنکھے لٹکے ہوئے ہوں گے جس کے بارے میں حکم دیا جائے گا وہ اس کو پکڑ لیں گے۔ بعض لوگوں کو ان آنکھوں کی وجہ سے صرف خراش آئے گی وہ تو نجات پا جائیں گے اور بعض جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم)

﴿157﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسْبِرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَتَيْنِهِ حَافَّةً قِبَابَ الدُّرْمَجَوْفِ، قَلَّتْ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طَيْنَةً مُسْكَ أَذْفَرَ.

رواه البخاری، باب فی الحوض، رقم: ۶۵۸۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں چلنے کے دوران میرا گزر ایک نہر پر ہوا، اس کے دونوں جانب کھوکھے متینوں سے تیار کئے ہوئے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے جریل صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا ہی کیا ہے؟ جریل صلی اللہ علیہ و سلم نے کہا کہ

یہ نہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہیہ میں تھی) وہ نہایت ممکنے والی مشکل تھی۔ (بخاری)

158) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ: حُوْضُنِي مَسِيرَةً شَهْرٍ، وَرَوَاهَا سَوَاءً، وَمَا وَهُوَ أَيْضًا مِنَ الْوَرْقِ، وَرِيحَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكَيْزَانُهُ كَنْجُومُ السَّمَاءِ، فَمَنْ شَرَبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

رواه مسلم، باب اثبات حوض نبينا رقم: ٥٩٧١

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے دونوں کوئے بالکل برابر ہیں یعنی اس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوبصورتی مشکل سے بھی اچھی ہے اور اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح (بے شمار) ہیں جو اس کا پانی بی لے گا اس کو بھی پیاس نہیں لگے گی۔ (مسلم)

فائدہ : ”خوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے“، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو خوض کو شر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے، وہ اس قدر طویل و عریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینے کی مسافت ہے۔

(١٥٩) ﴿عَنْ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْصَانَ وَإِنَّهُمْ يَتَاهُونَ أَكْثَرُهُمْ أَكْفَرُ وَارِدَةٌ وَإِنَّ أَرْجُوَنَ أَكْثُونَ أَكْثَرُهُمْ وَارِدَةٌ﴾

رواه الترمذى وقلل: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فى صفة الخوض، رقم: ٢٤٤٣

حضرت سرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (آخرت میں) ہر بُنیٰ کا ایک حوض ہے اور انہیاء آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پہنچنے والے زیادہ آتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ پہنچنے کے لئے لوگ میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)۔ (ترمذی)

(١٦٠) ﴿عَنْ عَبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ﴾

وَكَلِمَتُهُ الْأَقْهَا إِلَى مَرِيمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَذْخُلْهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. زَادَ جَنَادِهُ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الشَّمَانِيَّةِ أَيْهَا شَاءَ.

رواه البخاری، باب قوله تعالى يأهل الكتاب رقم: ٣٤٣٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے رسول ہیں، اور ان کا فلہم ہیں (کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلہ ”مُنْ“ سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں (جس جان کو حضرت جبریل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کے بطن تک پہنچایا گیا حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مریم علیہ السلام کے گرباں میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (بخاری)

﴿161﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: قَالَ اللَّهُ أَعْدَدَ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَثَ، وَلَا أُذْنٌ سَمِعَتْ، وَلَا حَظْرٌ عَلَى قُلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرُءُ وَانْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرْةِ أَعْيُنٍ﴾

رواه البخاری، باب ماجاء في صفة الجنة رقم: ٣٢٤٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال گزرا۔ اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو: ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرْةِ أَعْيُنٍ“ ترجمہ: گوئی آدمی بھی ان غمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا سامان ہے۔ (بخاری)

﴿162﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَوْضِعُ

سُوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

رواه البخاری، باب ماجاء في صفة الجنّة رقم: ۳۲۵۰

حضرت کهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر (اور نیلہ یعنی) ہے۔

﴿۱۶۳﴾ عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وسله: ولئات قوس أحد كُمْ أو موضع قدم من الجنة خير من الدنيا وما فيها، ولو أن امرأة من نساء أهل الجنة اطلعت إلى الأرض لاصابت ما ينهمما، ولملائكة ما ينهمما ريحها، ولنصيفها يعني العمارة خير من الدنيا وما فيها.

رواه البخاری، باب صفة الجنّة والنار، رقم: ۶۵۶۸.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت (جنت سے) زمین کی طرف جھاکے تو جنت سے لے کر زمین تک (کی جگہ کو) روشن کر دے اور خوشبو سے ہمدردے اور اس کا دو پتہ بھی دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔

﴿۱۶۴﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه يبلغ به النبي عليه السلام قال: إن في الجنة شجرة، يمسير الراكب في ظلها مائة عام، لا يقطعها، واقرأوا إن شئتم ﴿وَظِيلٌ مَمْدُودٌ﴾.

رواه البخاری، باب قوله وظل ممدود، رقم: ۴۸۸۱.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ سور اس کے سامنے میں سو سال چل کر بھی اس کو پارہ کر سکے اور تم چاہو تو یہ آیت پڑھو ”وَظِيلٌ مَمْدُودٌ“ اور (جنی) لمبے سایوں میں (ہوں گے)۔

﴿۱۶۵﴾ عن جابر رضي الله عنه قال: سمعت النبي عليه السلام يقول: إن أهل الجنة يأكلون فيها ويشربون، ولا يتعلون ولا ييؤلون، ولا يتعطرون ولا يمتحرون قالوا: فما بال الطعام؟ قال: جشاء ورشح كرشح المسك، يلهمون التسبح والتغميد، كما يلهمون

رواه مسلم، باب فی صفات الجنۃ واهلہا رقم: ٧١٥٢: النفس.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیسیں گے (لیکن) نہ تو تھوک آئے گا، نہ پیشاب پا گخانہ ہو گا اور نہ ناک کی صفائی کی ضرورت ہو گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کھانے کا کیا ہو گا؟ یعنی ہضم کیسے ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا: ڈکار آئے گی اور پیسیہ مشک کے پیسے کی طرح ہو گا یعنی غذا کا جواہر نکلتا ہو گا وہ ڈکار اور پیسہ کے ذریعہ کل جایا کرے گا اور جنتیوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شیع اس طرح جاری ہو گی جس طرح ان کا سانس جاری ہو گا۔ (مسلم)

﴿166﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَادِي مَنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَخْبُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَعْمُمُوا فَلَا تَبَسُّوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَوْدُوا أَنْ تَلْكُمُ الْجَنَّةَ أُورْتَمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

رواه مسلم، باب فی دوام نعیم اهل الجنۃ، رقم: ٧١٥٧

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک پکارنے والا جنتیوں کو پکارے گا کہ تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے زندگی ہے کبھی موت نہ آئے گی، تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بڑھا پائیں آئے گا اور تمہارے لئے خوشحالی ہے کبھی کوئی پریشانی نہ ہو گی۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”وَنَوْدُوا أَنْ تَلْكُمُ الْجَنَّةَ أُورْتَمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“ ترجمہ: اور ان سے پکار کر کہا جائے گا یہ جنت کو تمہارے اعمال کے بد لے دی گئی ہے۔

(مسلم)

﴿167﴾ عَنْ صَهْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزْدَدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّنْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ وَتَعْجِلَنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أَنْطَعُو أَشِيَّئَا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

رواه مسلم، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الآخرة، رقم: ٤٩: حضرت صحیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب

جتنی جنت میں بیٹھیں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو مزید ایک چیز عطا کروں یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا ہے اس پر مزید ایک خاص چیز عنایت کروں؟ وہ کہیں گے: کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ (اب اس کے علاوہ اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں، بندوں کے اس جواب کے بعد) پھر اللہ تعالیٰ پر وہ ہنادیں گے (جس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے) اب ان کا حال یہ ہو گا کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محظوظ ان کے لئے اپنے رب کے دیدار کی نعمت ہو گی۔ (مسلم)

(۱۶۸) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ : لَا تَغْبِطُوا فَاجْرًا بِنِعْمَةِ إِنَّكُمْ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقِ بَعْدَ مَوْتِهِ ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ .﴾

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد، ۶۴۳/۱۰

(شرح السنۃ ۲۹۵/۱۴)

القاتلُ: النَّارُ

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی گناہ کار کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو، تمہیں معلوم نہیں موت کے بعد اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے ایک ایسا قاتل ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی (قاتل سے مراد دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ رہے گا)۔ (طریقہ مجمع الزوائد)

(۱۶۹) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ قَالَ : نَارُ شَكْرِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارٍ جَهَنَّمَ قَبْلَ يَارِسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَانَتْ لِكَافِيَةَ . قَالَ : فَضِيلَتْ عَلَيْهِنَّ بِسْعَةً وَسَبْعِينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرَّهَا .﴾ رواہ البخاری، باب صفة النار و انہا مخلوقۃ، رقم: ۳۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! میں (دنیا کی آگ) کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہر ۶۹ درجہ بر ڈھاوی گئی ہے۔ ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔ (بخاری)

﴿۱۷۰﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتَى بِأَعْمَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَحُ فِي النَّارِ صَبَّغَةً: ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهُ يَارَبِّا وَيُؤْتَى بِأَشَدِ النَّاسِ بُوْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَحُ صَبَّغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُوْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شَدَّةً قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَاللَّهُ يَارَبِّا مَامِرٌ بِي بُوْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتَ شَدَّةً قَطُّ.

رواه مسلم، باب صبغ اعم اهل الدنيا في النار، رقم: ۷۰۸۸.

حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دنوں دو خیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لا یا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی، اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی اچھی حالت دیکھی ہے، اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تھا پر گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! اسی طرح ایک شخص جنتیوں میں سے ایسا لا یا جائے گا جس کی زندگی سب سے زیادہ تکلیف میں گذری ہوگی، اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے، کیا کوئی دور تھا پر تکلیف کا گزرا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے گا کبھی نہیں میرے رب! کبھی کوئی تکلیف مجھ پر نہیں گزری اور میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ (مسلم)

﴿۱۷۱﴾ عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَائِخَةِ النَّارِ إِلَى رُكْبَتِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَائِخَةُ النَّارِ إِلَى حُجَّرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَائِخَةُ النَّارِ إِلَى تَرْفُوتِهِ.

رواه مسلم، باب جهنم، رقم: ۷۱۷۰.

حضرت سرہ بن جنہب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض دو خیوں کو آگ ان کے ٹھنڈوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان کے گھٹوں تک پکڑے گی اور بعضوں کو ان کی کمرتک پکڑے گی اور بعض کو ان کی ہٹلی (گردن کے نیچکی بڑی) تک پکڑے گی۔ (مسلم)

﴿۱۷۲﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقْبِلُهُ وَلَا تَسْمُوْنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (البقرة: ۱۳۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنْ

فَطَرَةٌ مِّنَ الرَّقُومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا فَسَدَّثْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشُهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَغَامَةً.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في صفة شراب اهل النار، رقم: ۲۵۸۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "إِتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقْتِهِ وَلَا تَمُوْنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونْ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور (کامل) اسلام ہی پر جان دینا۔ (اللہ تعالیٰ سے اور ان کے عذاب سے ڈرنے کے بارے میں (آپ نے بیان فرمایا: "رَقُومٌ" کا اگر ایک قطرہ دنیا میں نپک جائے تو دنیا میں بینے والوں کے سامنے زندگی کو خراب کر دے، تو کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا (زقوم جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے)۔ (ترمذی)

(۱۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَلَدَّهَبْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَنِّي رَبْ وَعَزِيزٌ لَكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمُكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَلَدَّهَبْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَنِّي رَبْ وَعَزِيزٌ لَكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ قَدْ دَخَلَهَا أَحَدٌ، قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالشَّهْوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! إِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَلَدَّهَبْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَنِّي رَبْ وَعَزِيزٌ لَكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ قَدْ دَخَلَهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهْوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! حَشِيشَتْ أَنْ لَا يَقْنَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔ رواه ابو داؤد، باب في خلق الجنة والنار: ۴۷۴۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بیدا کیا تو جبریل (الجبریل) سے فرمایا: جاؤ جنت کو دیکھو، انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس جنت کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچ کا یعنی پہنچنے کی پوری کوشش کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ناگواریوں سے گھیر دیا یعنی شرعی احکام کی پابندی لگادی، جن پر عمل کرنا نفس کو ناگوار ہے۔ پھر فرمایا: جبریل! اب جا کر دیکھو چنانچہ انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آکر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جاسکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے

دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل (الملائکۃ) سے فرمایا: جبرئیل جاؤ جہنم کو دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے آ کر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچ گا یعنی بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو نفسانی خواہشات سے گھر دیا پھر فرمایا: جبرئیل اب جا کر دیکھو انہوں نے جا کر دیکھا۔ پھر آ کر عرض کیا اے میرے رب! آپ کی عزت کی قسم، آپ کے بلند مرتبہ کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ کوئی بھی جہنم میں داخل ہونے سے نہ بچ سکے گا۔

(ابوداؤد)

تعمیل اور میں کا میاہی کا یقین

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیٰ سے براہ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ
کے امر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پورا کرنے میں
دنیا و آخرت کی تمام کامیابیوں کا یقین کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةً إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ طَ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾

[الاحزاب: ۳۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے اس بات کی گنجائش
نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کام کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے کام میں
کوئی اختیار باقی رہے یعنی اس کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ عمل کرنا ہی ضروری
ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً کھلی ہوئی گرہی
میں مبتلا ہو گا۔

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِتُطَاعَ يَأْذِنُ اللَّهُ بِهِ ﴾ [النساء: ۶۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی مقصد کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی اطاعت کی جائے۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَا أَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخُلُودٌ حٰ وَمَا نَهْكُمْ عَنْهُ فَانْهُواهُ ﴾

[الحشر: ۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جایا کرو (یعنی جو حکم بھی دیں اس کو ماں لو)۔ (حشر)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْأَخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴾ [الاحزاب: ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اچھا نمونہ ہے خاص طور سے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (احزاب)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَلَيَحْذِرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [آل عمران: ۶۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت آجائے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ (نور)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُخَيِّنَهُ حَيْوَةً طَيِّبَةً حَوْلَهُ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِإِحْسَنٍ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ [النحل: ۹۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بس رکائیں گے (یہ دنیا میں ہو گا اور آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے بدلے میں ان کو اجر دیں گے۔ (غل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الاحزاب: ۷۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی بات مانی، اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔
(ازاب)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحْبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُخْبِرُكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ طَوْفَانٌ عَفْوَرٌ حَمِيمٌ﴾ [آل عمران: ۲۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو تم میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے سب گناہ بخش دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخششے والے ہم بران ہیں۔
(آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وَدًّا﴾ [مریم: ۹۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پیش کرو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کے اللہ تعالیٰ ان کے لئے مخلوق کے دل میں محبت پیدا کر دیں گے۔
(مریم)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصِّلَاةِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخْفَ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا﴾ [طہ: ۱۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا اس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو نہ کسی زیادتی کا خوف ہو گا اور نہ ہی حق تلقی کا یعنی نہ یہ ہو گا کہ گناہ کے بغیر کھد دیا جائے اور نہ ہی کوئی نیکی کم لکھ کر حق تلقی کی جائے گی۔
(طہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَقِنَ اللَّهَ يَجْعَلُ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَسِبُ﴾ [الطلاق: ۳، ۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے خلاصی کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔
(طلاق)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا يَرَوْا كُمْ أَهْلَكُمَا مِنْ قَبْلِهِمْ مَنْ قَرُونَ مَكَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مَذَرَّاً صَوْمَلَّا الْأَنْهَرَ تَخْرُجُ إِنَّمَا مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكُنَّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنَاتِ أَخْرَينَ﴾ [الانعام: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (جسمانی قوت، مال کی فراوانی، بڑے خاندان والا ہونا، عزت کا ملنا، عمروں کا دراز ہونا، حکومتی طاقت کا ہونا وغیرہ وغیرہ) اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں ہم نے ان کے کھیت اور باغوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر (باوجود اس قوت و سامان کے) ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ان کی جگہ دوسرا جماعت کو پیدا کر دیا۔ (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿الْمَالُ وَالنُّسُنَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَقِيلُ الصِّلْحُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾ [الکھف: ٤٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی (فنا ہونے والی) رونق ہیں اور اچھے اعمال جو ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے یہاں یعنی آخرت میں ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید لگانے کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں یعنی اچھے اعمال پر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور امید سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کے برکت مال و اسباب سے امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ (کھف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿مَا عِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقِطٌ وَلَنْجُزِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَآجِرُهُمْ بِإِحْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل: ٩٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو کچھ تمہارے پاس دنیا میں ہے وہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو عمل تم اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَا أُوتِيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِيَّتْهَا حَتَّىٰ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ طَافِلَاتٌ قَلُونَ﴾ [القصص: ٦٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تم کو دنیا میں دیا گیا ہے وہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زندگی گزارنے کا سامان اور یہاں کی (فنا ہونے والی) رونق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (قصص)

احادیث نبویہ

﴿174﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا أَدْرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَسْتَظِرُونَ إِلَّا فَقَرَا مُنْسِيًّا، أَوْ غَنِيًّا مُطْغِيًّا، أَوْ مَرْضًا مُفْسِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةَ؟ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في المبادرة بالعمل، رقم: ۶۲۳۰

الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی طبع دار الباز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تیگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے، یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنا دے، یا ایسی بیماری کا جونا کارہ کر دے، یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھو دے، یا ایسی موت کا جو اچانک آجائے (کہ بعض وقت توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا) یادِ دجال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں بدترین برائی ہے، یا قیامت کا؟ قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔

فائده: مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان سات چیزوں میں سے کسی چیز کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے ذریعہ اپنی آخرت کی تیاری کر لینی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ آجائے اور انسان اعمالِ صالح سے محروم ہو جائے۔

﴿175﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَبْعُدُ الْمَيِّتُ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ إِنْثَانٌ وَيَقْنَى وَإِحْدَى، يَتَبَعَّهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَتَقَى عَمَلُهُ.

رواه مسلم، کتاب الزہد: ۷۴۲۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: دو چیزیں واپس آجائی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھروالے، مال اور عمل ساتھ جاتے ہیں۔ پھر گھروالے اور مال واپس آجاتا ہے اور عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (مسلم)

(176) ﴿عَنْ عُمَرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي حُطْبَتِهِ إِنَّ الْأَنَّ
الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَا كُلُّ مِنْهَا الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ إِلَّا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجْلٌ صَادِقٌ يَقْضِيُ فِيهَا
مَلِكٌ قَادِرٌ إِلَّا وَإِنَّ الْحَسِيرَ كُلُّهُ بِحَدَّافِرِهِ فِي الْجَنَّةِ، إِلَّا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلُّهُ بِحَدَّافِرِهِ فِي
النَّارِ إِلَّا فَاعْمَلُوا وَاتَّقُوهُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَدَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَغْرُوبُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ
يَعْمَلْ مِنْ قَالَ ذَرْهَ حَسِيرًا يَرْهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِنْ قَالَ ذَرْهَ شَرًا يَرْهُ۔ مسند الشافعی ۱/۴۸۱﴾

حضرت عمر و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو، دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اس لئے) اس میں ہر اچھے برے کا حصہ ہے اور سب اس سے کھاتے ہیں۔ بلاشبہ آخرت مقرہہ وقت پر آنے والی بھی حقیقت ہے اور اس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ غور سے سنو، ساری بھلاکیاں اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور ہر قسم کی برائی اور اس کی تمام قسمیں جہنم میں ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو، جو کچھ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو اور سمجھ لو، تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے۔ جس شخص نے ذرہ برا بر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برا بر برائی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔ (مسند، شافعی)

(177) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا
أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسِنَ إِسْلَامُهُ يُكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلْفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَصَاصُ:
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضَعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاهَزَ اللَّهُ عَنْهَا.

رواہ البخاری، باب حسن إسلام المرء، رقم: ۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے اور اسلام کا حسن اس کی زندگی میں آجاتا ہے تو جو برائیاں اس نے پہلے کی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے ان سب کو معاف

فرمادیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب یہ رہتا ہے کہ ایک نیکی پر دس گناہ سے سات سو گناہ تک ثواب دیا جاتا ہے اور برائی کرنے پر وہ اسی ایک برائی کی سزا کا مشق ہوتا ہے ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگذر فرمادیں توبات دوسرا ہے۔ (بخاری)

فائده: زندگی میں اسلام کے حسن کا آنایہ ہے کہ دل ایمان کے نور سے روشن ہو اور حُمَّمُ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے آرستہ ہو۔

﴿178﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِلَّا إِنَّ اللَّهَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتَقْيِيمُ الصَّلَاةِ، وَتُؤْتَى الرِّزْكَاهُ، وَتَصْوُمُ رَمَضَانَ، وَتَحْجَّجُ الْبَيْتَ إِنِّي أَسْتَطَعُهُ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بيان الإيمان والإسلام.....، رقم: ٩٣

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے اركان میں سے) یہ ہے کہ (دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی انہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور یہ کہ محمد ﷺ ان کے رسول ہیں اور نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ (مسلم)

﴿179﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِلَّا إِنَّ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقْيِيمُ الصَّلَاةِ وَتُؤْتَى الرِّزْكَاهُ وَتَصْوُمُ رَمَضَانَ وَتَحْجَّجُ الْبَيْتَ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى أَهْلِكَ فَمَنْ اتَّقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنِ الْإِسْلَامِ يَدْعُهُ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلُّهُنَّ فَقَدْ وَلَى الْإِسْلَامَ ظَهِيرَةً۔

رواہ الحاکم فی المستدرک ۲/۱ و قال: هذا الحديث مثل الاول فی الاستقامة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھپرای، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے روکو، اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس شخص نے ان میں سے کسی چیز میں کچھ کمی کی تو وہ اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ رہا ہے اور جس نے ان سب کو بالکل ہی چھوڑ دیا اس نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ (مستدرک حاکم)

(180) عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: الإسلام ثمانية أسمها، الإسلام سنهem والصلوة سنهem والزكاة سنهem وتحجج البيت سنهem والصيام سنهem والأمر بالمعروف سنهem والنهي عن المنكر سنهem والجهاد في سبيل الله سنهem وقد خاتب من لا سنهem له.

رواه البزار وفیہ بزید بن عطاء وثقة احمد وغيره وضعفه جماعة وبقیہ رجالہ ثقات، مجعوں الزوادی ۱۹۱/۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے (اہم) ہیں۔ ایمان ایک حصہ ہے، نماز پڑھنا ایک حصہ ہے، زکوٰۃ دینا ایک حصہ ہے، حج کرنا ایک حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے، نکی کا حکم کرنا ایک حصہ ہے، برائی سے روکنا ایک حصہ ہے، بلاشبہ و شفیع ناکام ہے جس کا (اسلام کے ان اہم حصوں میں سے کسی میں بھی) کوئی حصہ نہیں۔ (بزار، مجعوں الزوادی)

(181) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام قال: الإسلام آن تسلم وجهك لله وتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبد الله ورسوله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة.

(الحادیث) رواه احمد ۳۱۹/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو (عقائد اور اعمال میں) اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور (دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی انہیں (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں) محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (مندرجہ)

(182) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن أخر أباً آتى النبي عليه السلام فقال : ذلني على عملِ إذا أعملته دخلت الجنة ، قال: تعبد الله لا تشرك به شيئاً، وتقيم الصلاة المكتوبة، وتؤدي الزكاة المفروضة، وتصوم رمضان، قال: وإن الذي نفس بيده لا أزيد على هذا، فلماما ولّى قال النبي عليه السلام : من سرّه أن ينظر إلى رجلٍ من أهل الجنة فلينظر إلى هذا.

رواه البخاری، باب وجوب الزکاۃ، رقم: ۱۳۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کیا کرو کسی کو ان کا شریک نہ ٹھہراو، فرض نماز پڑھا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! (جو اعمال آپ نے فرمائے ہیں ویسے ہی کروں گا) ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ صاحب چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھتا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھ لے۔ (بخاری)

﴿183﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ ذَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّىٰ كَذَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: حَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَقَالَ: هَلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: وَذَكْرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ الرَّكَأَةَ، قَالَ: هَلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: فَإِذْرِرِ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ هَذَا وَلَا أَنْقُضُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: اقْلِعْ أَنْ صَدَقَ. رواه البخاري، باب الزكاة من الإسلام، رقم ٤٦.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم ان کی آواز کی گلکٹنا ہٹ تو سن رہے تھے (لیکن فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے) ان کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں سمجھ میں آیا کہ وہ آپ سے اسلام (کے اعمال) کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے جواب میں) ارشاد فرمایا: دن رات میں پانچ (فرض) نمازوں ہیں۔ ان صاحب نے عرض کیا: کیا ان نمازوں کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لیکن اگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاں کے روزے فرض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا ان روزوں کے علاوہ بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل روزہ رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس پر بھی انہوں نے عرض کیا: کیا زکوٰۃ کے علاوہ بھی کوئی صدقۃ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! مگر نفل صدقۃ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس

کے بعد وہ صاحب یہ کہتے ہوئے چلے گئے: اللہ کی قسم! میں ان اعمال میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری)

﴿184﴾ عَنْ حُبَّادَةَ بْنِ الصَّامِيتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَذَّرَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: بِمَا يَعْوِنُنِي عَلَى الْأَتْشِرِ شُكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِفُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفَقَّرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِينَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفِي مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْرَقَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَرَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، فَبِإِعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ.

رواہ البخاری، کتاب الایمان، رقم: ۱۸

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت سے جو آپ کے گرد پیشی تھی، مخاطب ہو کر فرمایا: مجھ سے اس پر بیعت کرو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوششیک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، (نقفر کے ذریعے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور شرعی احکامات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جو شخص (شرک کے علاوہ) ان میں سے کسی گناہ میں بیتلہ ہو جائے اور پھر دنیا میں اس کو اس گناہ کی سزا بھی مل جائے (جیسے حد وغیرہ جاری ہو جائے) تو وہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی گناہ کی پردہ پوش فرمائی (اور دنیا میں اسے سزا نہیں) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، چاہیں (وہ اپنے فضل و کرم سے) آخرت میں بھی درگذر فرمائیں اور چاہیں تو عذاب دیں (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی۔ (بخاری)

﴿185﴾ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ وَإِنْ قُسِّلَتْ وَحْرَفَتْ، وَلَا تَعْقَنَ وَالْدَّيْنُكَ وَإِنْ أَمْرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَ صَلَةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذَمَّةُ اللَّهِ، وَلَا تَشْرَبَنَ حَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاجِحَّةٍ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَ سَخْطُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِيَّاكَ

وَالْفَرَارُ مِنَ الرَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُؤْتَ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَأُنْثِي، وَأَنْقَنْ
عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طُولِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَذْبَا وَأَخْفَهُمْ فِي اللَّهِ۔ رواه احمد ۲۳۸/۵

حضرت معاوذه صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی
وصیت فرمائی: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلا دیا
جائے۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں اس بات کا حکم دیں کہ بیوی کو چھوڑ دو اور
سارا مال خرچ کرو۔ فرض نماز جان بوجھ کرنہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا
ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے۔ اللہ
تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے۔ میدان جنگ
سے نہ بھاگنا اگرچہ تمہارے ساتھی ہلاک ہو جائیں۔ جب لوگوں میں موت (وہا کی صورت
میں) عام ہو جائے (جیسے طاعون وغیرہ) اور تم ان میں موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگنا۔ گھر والوں
پر اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا، (تربیت کے لئے) ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔ ان کو اللہ تعالیٰ
سے ڈراتے رہنا۔ (منhadhr)

فائده: اس حدیث شریف میں والدین کی اطاعت کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے
وہ اطاعت کے اعلیٰ درجہ کا بیان ہے۔ جیسے اسی حدیث شریف میں یہ فرمان کہ ”اللہ تعالیٰ کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے“ اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔
کیونکہ ایسی صورت میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دیتے کی گنجائش ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہو۔
(مرقاۃ)

﴿186﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ
وَأَقامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ
جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْأَرْضِيُّ وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا: يَارَسُولُ اللَّهِ! أَفَلَا تُبَشِّرُنَا النَّاسُ؟ قَالَ: إِنَّ فِي
الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعْدَهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَأَسْأَلُهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَقُوْنَةُ عَرْشِ
الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجُّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ رواه البخاری، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، رقم: ۲۷۹۰

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ

تعالیٰ پر اور ان کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گا کہ اسے جنت میں داخل فرمائیں خواہ اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ہو یا اسی سرزی میں پر رہ رہا ہو جہاں اس کی بیداری کیا۔ یعنی جہاد نہ کیا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو خوشخبری نہ سنادیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) کیونکہ جنت میں سود رجہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد پر جانے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے بہترین اور سب سے اعلیٰ مقام ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔ (بخاری)

(187) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ مِنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِنْسَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِعِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْيَىْمَىْتَ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ مَسِيلًا وَآتَى الرَّكَاهَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسَهُ وَأَذْى الْأَمَانَةَ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَذْى الْأَمَانَةَ؟ قَالَ الْغُسلُ مِنْ الْجَنَّةِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُنْ أَنَّ آدَمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ غَيْرَهَا. رواه الطبراني باسناد جيد، الترغيب ۲۴۱/۱﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ پانچ اعمال کرتا ہوا (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آئے گا وہ جنت میں داخل ہو گا: پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر اتمام سے اس طرح پڑھے کہ ان کا وضو اور رکوع سجدہ صحیح طور پر کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اگرچہ کی طاقت ہو توجیح کرے، خوش ولی سے زکوٰۃ دے اور امانت ادا کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! امانت کے ادا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جنابت کا غسل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے کے دینی اعمال میں سے کسی عمل پر اعتماد نہیں فرمایا سو اسے غسل جنابت کے (کیونکہ غسل جنابت ایسا چھپا ہوا عمل ہے کہ اس کے کرنے پر اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اسے آمادہ کر سکتا ہے)۔ (طرائف، ترغیب)

(188) ﴿عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِنِي وَأَنْسَلَمَ وَهَا جَرَبَتِ فِي رَبِّضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِ فِي وَسَطِ

الْجَنَّةُ، وَأَنَّارَ عِيْمَ لِمَنْ آمَنَ بِنِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَيْتِهِ فِي رَبِيعِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتِهِ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِهِ فِي أَعْلَى غُرْفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ قَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَدْعُ لِلْخَيْرِ مَطْلَباً وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتُ۔ روایہ ابن حبان، قال المحقق: استادہ صحیح: ۴۸۰/۱۰

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور بھرت کرے، ایک گھر جنت کے مضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں دلانے کا ذمہ دار ہوں اور میں اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، فرمانبرداری اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے۔ ایک گھر جنت کے مضافات میں، ایک گھر جنت کے درمیان میں اور ایک گھر جنت کے بالا خانوں میں دلانے کا ذمہ دار ہوں۔ جس شخص نے ایسا کیا اس نے ہر قسم کی بھلائی کو حاصل کر لیا اور ہر قسم کی برائی سے فتح گیا اب اس کی موت چاہے جیسے آئے (وہ جنت کا مستحق ہو گیا)۔ (ابن حبان)

(189) عنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً يُصَلِّيُ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفرَلَهُ۔

(الحدیث) روایہ احمد ۵/۲۳۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ ان کے ساتھ کسی کوششیک نہ کرتا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (مندرجہ)

(190) عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً وَأَدْىَ زَكَاهَ مَالِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسَهُ مُخْتَسِبًا وَسَمِعَ وَأَطَاعَ قَلْهَ الْجَنَّةِ۔

(الحدیث) روایہ احمد ۲/۳۶۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوششیک نہ کھپھرا یا ہو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت سے ادا کی ہو اور (مسلمانوں کے) امام کی بات کو سن کر اسے مانا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ (مندرجہ)

(۱۹۱) عن فضاله بن عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ . رواه الترمذی وقال: حديث فضاله حسن صحيح، باب ماجاء في فضل من مات مرباطاً، رقم: ۱۶۲۱

حضرت فضالہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاهد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے، یعنی نفسانی خواہشات کے خلاف چلنے کی کوشش کرے۔ (ترمذی)

(۱۹۲) عن عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخْرُجُ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلِيَ يَوْمٌ يَمُوتُ فِي مَوْضَأَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَحَفَرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر وفیه: بقیة وہ مدلس ولکھہ صرح بالتحدیث وبقیة رجالہ وثقوباً مجمع الزوائد ۲۱۰/۱

حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے موت کے دن تک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خدا کے مل (سجدہ میں) پڑا رہے تو قیامت کے دن وہ اپنے اس عمل کو بھی کم سمجھے گا۔

(مسند احمد طبرانی، مجمع الزوائد)

(۱۹۳) عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَضْلَانَ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَبَّةُ اللَّهِ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُونْ فِيهِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ، وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَا إِلَى مَنْ هُوَ ذُرْنَةُ حَمْدِ اللَّهِ عَلَى مَا فَضَّلَ بِهِ عَلَيْهِ، كَبَّةُ اللَّهِ شَاكِرًا وَصَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِيْنِهِ إِلَى مَنْ هُوَ ذُرْنَةُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسِفٌ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ، لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا . رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن عریب، باب انتظروا الى من هو اسفل منكم، رقم: ۲۵۱۲

حضرت عبد اللہ بن عمر ورضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص میں دو عادیں ہوں اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین اور صابرین کی جماعت میں شمار کرتے ہیں اور جس میں یہ دو عادیں نہ پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں نہیں لکھتے۔ جو شخص دین میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرے، اور دنیا

کے بارے میں اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو دیکھے اور اس پر اللہ کا شکردا کرے کہ (اللہ تعالیٰ نے مجھ اپنے فضل و کرم سے) اس کو ان لوگوں سے بہتر حالات میں رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شکر اور صبر کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص دین کے بارے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے اونچے لوگوں کو دیکھے اور دنیا کے کم طے پر افسوس کرتے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کو صبر کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے نہ شکر گزاروں میں شمار فرمائیں گے۔

(ترمذی)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
رواه مسلم، باب الدنيا سجن المؤمن برقم: ۷۴۱۷
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(سلم)

فائده: ایک مؤمن کے لئے جنت میں جو نعمتیں تیار ہیں اس لحاظ سے یہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جو نیکی کا عذاب ہے اس لحاظ سے دنیا اس کے لئے جنت ہے۔

(مرقاۃ)

﴿195﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تُحْدَدُ الْقِيَءُ دُولَاءَ،
وَالآمَانَةُ مَغْنِمًا، وَالرِّزْكًا مَعْرَمًا، وَتَعْلِيمٌ لِغَيْرِ الظَّنِينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقِّ أُمَّهَ،
وَأَذْنَى صَدِيقَةً وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَضْوَاثُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبْيلَةُ فَاسِقُهُمْ،
وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأَكْرِمُ الرَّجُلُ مَعْحَافَةً شَرِهِ وَظَهَرَتِ الْقَبَيْثَاتُ وَالْمَعَافَرُ،
وَشُرِبتَ الْحُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأَنَّةِ أَوْلَاهَا فَلَيْرِتَقُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً
وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَدْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَيْنَاطٍ قُطْعَ سِلْكَةَ فَتَتَابَعَ۔ روایت الترمذی وقال:

هذا حديث غريب، باب ماجاء في علامه حلول المسمى والخشوف، رقم: ۲۲۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے یعنی امانت کو ادا کرنے کے بجائے خود استعمال کر لیا جائے، زکوہ کوتاوان سمجھا جانے لگے یعنی خوشی سے دینے کے بجائے ناگواری سے دی جائے۔ علم، دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے حاصل کیا جانے لگے۔

آدمی یوی کی فرمانبرداری اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب اور باپ کو دور کرے، مسجدوں میں کھلم کھلا شور پھیلایا جانے لگے، قوم کی سرداری فاسق کرنے لگے، قوم کا سر براد قوم کا سب سے ذلیل آدمی بن جائے، آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جانے لگے، گانے والی عورتوں اور ساز و بابے کا رواج ہو جائے، شراب عام پی جانے لگے اور امت کے بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اس وقت سرخ آدمی، زلزلے، زمین کے دھنس جانے، آدمیوں کی صورت بگڑ جانے اور آسمان سے پھر دل کے برستے کا انتظار کرنا چاہئے اور ایسے ہی مسلسل آفات کے آنے کا انتظار کرو جس طرح کسی ہار کا دھاگا ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پر درپے جلدی جلدی گرنے لگیں۔ (زندگی)

﴿196﴾ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ، ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دُرْعٌ ضَيْقَةٌ فَدَحْشَتَهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَثَ حَلَقَةً ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرَى فَانْفَكَثَ حَلَقَةً أُخْرَى، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ.

رواہ احمد / ۱۴۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرتا ہے پھر نیک اعمال کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس شخص کی اسی ہے جس پر ایک نگر زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو۔ پھر وہ کوئی نیکی کرے جس کی وجہ سے اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے، پھر دوسرا کوئی نیک عمل کرے جس کی وجہ سے دوسرا کڑی کھل جائے (ایسی طرح نیکیاں کرتا رہے اور کڑیاں کھلتی رہیں) یہاں تک کہ پوری زرہ کھل کر زمین پر آپڑے۔ (مندرجہ)

فائدہ : مراد یہ ہے کہ گنہگار گناہوں میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور پریشان رہتا ہے، نیکیاں کرنے کی وجہ سے گناہوں کا بندھن کھل جاتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

﴿197﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْفَلُوزُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أَلْقَى فِي قَلْبِهِمُ الرُّغْبَةُ وَلَا فَسَقَى الرِّزْنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقْصَ قَوْمٍ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطَعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكْمَ قَوْمٍ بِغَيْرِ الْحَقِّ إِلَّا فَسَى فِيهِمُ اللَّمْ

وَلَا خَرَقَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلْطَنٌ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ.

رواه الا مام مالک فی الموطا، باب ماجاء فی الغلول ص ۴۷۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں مال غیرت کے اندر خیانت کھلم گھلا ہونے لگے تو ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جاتا ہے۔ جب کسی قوم میں زناعام طور سے ہونے لگے تو اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جب کوئی قوم تاپ توں میں کمی کرنے لگے تو اس کا رزق اٹھایا جاتا ہے یعنی اس کے رزق میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔ جب کوئی قوم فیصلوں کے کرنے میں نا انصافی کرتی ہے تو ان میں خوزیری پھیل جاتی ہے۔ جب کوئی قوم عہد کو توڑنے لگے تو اس پر اس کے دشمن مسلط کر دیجے جاتے ہیں۔ (موطا مالک)

(198) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّمَا وَاللَّهُ حَتَّىُ الْحَبَارَى لَخُوبُثُ فِي وَكْرَهَا هَذِلَا لِظُلْمِ الظَّالِمِ۔
رواه البیهقی فی شعب الایمان ۵۴/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم آدمی صرف اپنائی نقصان کرتا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنا تو نقصان کرتا ہی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ظالم کے ظلم سے سر خاب (پرندہ) بھی اپنے گھونسلے میں سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے۔ (بیہقی)

فائده: ظلم کا نقصان خود ظالم کی ذات تک محدود نہیں رہتا اس کے ظلم کی خوست سے قسم قسم کی مصیبتوں نازل ہوتی رہتی ہیں، بارشیں بند ہو جاتی ہیں، پرندوں کو بھی جنگل میں کہیں دانہ نصیب نہیں ہوتا اور بالآخر وہ بھوک سے اپنے گھونسلوں میں مر جاتے ہیں۔

(199) عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي مَمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هُلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْبَا؟ قَالُوا: فَيُقْصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ عَذَابٍ إِنَّهُ أَتَانِي الْلَّيْلَةَ آتِيَانٌ، وَإِنَّهُمَا ابْنَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرَ قَاتَمْ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهُوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَلْغُ رَأْسَهِ فَيَتَدَهَّدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَسْبِعُ الْحَجَرَ فِي أَحْدَادَهُ فَلَا

يُرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصْحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعْوَدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْأَةُ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ يَكْلُوبُ مِنْ حَدِينِهِ، وَإِذَا هُوَ يَاتِي أَحَدَ شَقَّى وَجْهِهِ فَيُشَرِّشُ شُرُشَدَقَةَ إِلَى قَفَاهُ، وَمِنْ خَرَةِ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ، قَالَ وَرَبُّمَا قَالَ أَبُورْجَاءِ: فَيُشَقِّ. قَالَ: ثُمَّ يَسْعَوْلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعْوَدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْأَةُ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّسْوِيرِ، قَالَ وَأَخْسِبَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فَإِذَا فِيهِ لَعْنَةٌ وَأَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ غَرَّاءٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهُمْ لَهُبٌ مِنْ أَسْفَلِ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ الْلَّهُبُ ضَوْضَوًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هُوَ لَاءٌ؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا عَلَى نَهْرٍ، حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبِحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ سَبَحَ مَاسَبَحَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلُّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقُمَّةُ حَجَرًا فَيُنْطَلِقُ يَسْبِحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلُّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقُمَّةُ حَجَرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيمُ الْمَرْأَةِ كَأَكْرَمِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ رَجُلًا مَرْأَةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحْشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُغَتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهَرَى الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانِ رَأَيْتُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ مَا هُوَ لَاءٌ؟ قَالَ: قَالَ لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَاتَّيْنَا إِلَى رَوْضَهِ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةَ قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَخْسَنَ، قَالَ: قَالَ لِي: أَرْقُ، فَأَرْتَقْتُ فِيهَا، قَالَ: فَأَرْتَقْنَا فِيهَا فَاتَّهِنَّا إِلَى مَدِينَةِ مَبْنَى بَلْنِ ذَهَبٍ وَلَنِ فَضَّةٍ، فَاتَّيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْسَحْنَا فَسَحَّ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَخْسِنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ، وَشَطْرٌ كَأَقْحَى مَا أَنْتَ رَأَيْتَ، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: إِذْهُبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهَرَ مُغَرَّضٌ يَجْرِي كَانَ مَاءُهُ الْمَخْضُ مِنَ الْبَيْاضِ، فَلَدَهُبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدُنَ وَهَذَاكَ مَنْزُلُكَ، قَالَ: فَسَمَّا بَصَرِي صُدُداً

فَإِذَا قَضَرْتُ مُثْلَ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَ لِنِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَلَمْ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيْكُمَا، ذَرْأَنِي فَأَذْخُلْهُ، قَالَ أَمَا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: فَلَمْ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْرَأَيْتُ مُنْذَ الْلَّيْلَةِ عَجَباً، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَ لِنِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَيْتَ عَلَيْهِ يُنْلَعُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فِيْرَقْصَهُ وَيَنَامُ عَنِ الْصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَمَا الَّذِي أَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشُرُشَدَقَهُ إِلَى قَفَاهَ وَمَنْجُوهَ إِلَى قَفَاهَ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهَ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فِيْكُذْبِ الْكَذْبَةِ تَبْلُغُ الْأَفَاقَ، وَأَمَا الرِّجَالُ وَالسَّيَّدَاتُ الْمُرَأَةُ الَّذِيْنَ فِيْ مُثْلِ بَيْنَهُمْ الْتَّنَوُّرِ فَهُمُ الْزَّنَادُ وَالْزَّانِي، وَأَمَا الرَّجُلُ الْأَدَمِيُّ الَّذِي أَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبِحُ فِي النَّهَرِ وَيَلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ أَكْلُ الرِّبَا، وَأَمَا الرَّجُلُ الْكَرْبَلَيْهِ الْمَرْأَةُ الَّذِيْنَ عِنْدَ النَّارِ يَحْشُهَا وَيَسْعِي حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكُ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَا الرَّجُلُ الطَّوْبِيُّ الَّذِيْنَ فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَا الْوَلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مُولُودٍ مَاتَ عَلَيْهِ الْفِطْرَةُ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَمَا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوا شَطَرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطَرًا مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سِيَّئًا تَجَاوِزُ اللَّهُ عَنْهُمْ.

رواه البخاري، باب تعبير الروي ببعد صلاة الصبح، رقم: ٤٧٠

حضرت سرہ بن جندب رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو کوئی خواب بیان کرتا تو آپ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر کہا: ہمارے ساتھ چلے۔ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ایک شخص پر ہمارا گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور دوسرا اس کے پاس پھرا اٹھائے ہوئے کھڑا ہے اور وہ لیٹے ہوئے شخص کے سر پر زور سے پھر مارتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سر ٹکل جاتا ہے اور پھر لڑک کر دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ یہ جا کر پھر اٹھا کر لاتا ہے اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر بالکل صحیح ہیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پھر یہ اسی طرح پھر مارتا ہے اور وہی کچھ ہوتا ہے جو پہلے ہوا تھا۔ میں نے ان دونوں سے تعجب سے کہا: سُكَانَ اللَّهِ يَرِيْدُ دُونُوْلَ شَخْصٌ كُونَ ہیں؟ (اور یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے؟) انہوں نے کہا: چلے آگے چلے۔ ہم آگے چلے، ہمارا گذر ایک شخص پر ہوا جو چلتا ہوا ہے اور ایک شخص اس کے پاس آئیں (لو ہے کی

کیلیں نکالنے والا آله) لئے کھڑا ہے جو لیٹے ہوئے شخص کے چہرے کے ایک جانب آکر اس کا جائزہ ابھنا، اور آنکھ گزدی تک چھرتا چلا جاتا ہے۔ پھر دوسرا جانب بھی اسی طرح کرتا ہے ابھی یہ دوسرا جانب سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب بالکل اچھی ہو جاتی ہے وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ؟ انہوں نے کہا چلے آگے چلے۔ ہم آگے چلے ایک سور کے پاس پہنچے جس میں بڑا شور و غل ہو رہا ہے، ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں بہت سے مرد و عورت نگزے ہیں ان کے پیچے سے آگ کا ایک شعلہ آتا ہے جب وہ ان کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے تو وہ پیختے لگتے ہیں میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: چلے آگے چلے۔ ہم آگے چلے ایک نہر پر پہنچے جو خون کی طرح سرخ تھی اور اس میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے دوسرا شخص تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھ تھے، جب تیر نے والا شخص تیرتے ہوئے اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے پتھر جمع کئے ہوئے ہیں تو وہ شخص اپنا منہ کھول دیتا ہے تو کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے (جس کی وجہ سے وہ دور) چلا جاتا ہے۔ اور پھر تیر کروادیں اسی شخص کے پاس آتا ہے جب بھی یہ شخص تیرتے ہوئے کنارے والے شخص کے پاس آتا ہے تو اپنا منہ کھول دیتا ہے اور کنارے والا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ دونوں شخص کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا: چلے آگے چلے۔ پھر ہم آگے چلے تو جتنے بد صورت آدمی تم نے دیکھے ہوں گے ان سب سے زیادہ بد صورت آدمی کے پاس سے ہم گزرے، اس کے پاس آگ ہل رہی تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: چلے آگے چلے۔ پھر ہم ایک ایسے باغ میں پہنچے جوہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے تمام پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک بہت لمبے صاحب نظر آئے۔ ان کے بہت زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے میرے لئے ان کے سر کو دیکھنا مشکل تھا، ان کے چاروں طرف بہت سارے بچے تھے اتنے زیادہ بچے میں نے بھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: آگے چلے آگے چلے، پھر ہم چلے اور ایک بڑے باغ میں پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ بھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اس کے اوپر بڑھیے۔ ہم اس پر بڑھے اور ایسے شہر کے قریب پہنچے جو اس طرح بنایا ہوا تھا کہ اس کی ایک اینٹ

سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور اسے گھلوایا، وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں ایسے لوگوں سے ملے جن کے جسم کا آدھا حصہ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے اتنا خوبصورت نہ دیکھا ہو گا اور آدھا حصہ اتنا بد صورت تھا کہ اتنا بد صورت تم نے نہ دیکھا ہو گا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اس نہر میں کو وجہ۔ میں نے دیکھا سامنے ایک چوڑی نہر بہرہ ہی ہے اس کا پانی دودھ جیسا سفید ہے۔ وہ لوگ اس میں کو دیکھے، پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بد صورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا گھر ہے، میری نظر اور پرائی تو میں نے سفید بادل کی طرح ایک محل دیکھا انہوں نے کہا: یہی آپ کا گھر ہے۔ میں نے ان سے کہا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا (اللّٰهُ تَعَالٰى تِمَّ دُوْنُوْ میں بِرَكَتِ دِیْنِ) مجھے چھوڑو، میں اس کے اندر جاؤں۔ انہوں نے کہا: ابھی نہیں لیکن بعد میں تشریف لے جائیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا: آج رات میں نے عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا: اب ہم آپ کو بتاتے ہیں: (پہلا شخص) جس کے پاس سے آپ گزرے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ جو قرآن سیکھتا ہے اور اس کو چھوڑ دیتا ہے (نہ پڑھتا ہے نہ عمل کرتا ہے) اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے اور اس کے جبڑے نصیحتے اور آنکھ کو گندی تک چیرا جا رہا تھا یہ وہ جو صبح گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا ہے اور وہ جھوٹ دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ (تیسرا) وہ ننگے مرد اور عورتیں جنہیں آپ نے سوری میں جلتے ہوئے دیکھا تھا زنا کار مرد اور عورتیں ہیں۔ (چوتھے) وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا سودخور ہے۔ (پانچواں) وہ بد صورت آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا جہنم کا دار و نعمت ہے جس کا نام مالک ہے۔ (چھٹے) وہ صاحب جو باغ میں تھے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ بچے جوان کے چاروں طرف تھے یہ وہ ہیں جو بچپن ہی میں فطرت (اسلام) پر مر گئے۔ اس پر کسی صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ مشرکین کے بچوں کا کیا ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (وہی) تھے۔ اور وہ لوگ جن کا آنہجا جسم خوبصورت اور آدھا جسم بد صورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ابھی عمل کے ساتھ برے عمل کے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ (بخاری)

(200) ﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَا عُرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْأُمَّمِ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَغْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُنْبُهُمْ بِإِيمَانِهِمْ وَأَغْرِفُهُمْ بِسِيَامَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثْرِ السُّجُودِ وَأَغْرِفُهُمْ بِنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾
رواه احمد 5/199

حضرت ابوذر رض اور حضرت ابو درداء رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ساری امتوں میں سے اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لوں گا، صحابہ کرام رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں انہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جانے کی وجہ سے پہچانوں گا اور انہیں ان کے چہروں کے نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو بجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر نمایاں ہو گا۔ اور انہیں ان کے ایک (خاص) نور کی وجہ سے پہچانوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہو گا۔

(مسند احمد)

فائده: یہ نور ہر مومن کے ایمان کی روشنی ہو گی۔ ہر ایک کی ایمانی قوت کے بقدر اسے روشنی ملے گی۔
(کشف الرحن)



نماز

الله تعالى کی قدرت سے براہ راست استفادہ کے لئے اللہ رب العزت کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے میں سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے۔

فرض نمازیں

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهِيٌ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنکبوت: ٤٥]

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلَاةَ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْوَا الرَّكْوَةَ لَهُمْ أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ حَوْلَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرَجُونَ﴾ [آل عمران: ٢٧٧]

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خصوصاً نماز کی

پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے رب کے پاس ان کا ثواب محفوظ ہے اور نہ ان کو کسی تم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فُلْ لِعَبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنِفِقُوا مِمَّا رَأَفَتْهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ لَا يَبْعَثُ فِيهِ وَلَا خَلْلٌ﴾ [ابراهیم: ۲۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خفیہ اور اعلانیہ خیرات بھی کیا کریں اس دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس دن کوئی خرید و فروخت ہوگی (کہ کوئی چیز دے کر نیک اعمال خرید لئے جائیں) اور نہ اس دن کوئی دوستی کام آئے گی (کہ کوئی دوست تمھیں نیک اعمال دے دے)۔ (ابراهیم)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿رَبِّ الْجَعْلَيْنِ مُقِيمُ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي فِي رِبَّنَاؤْتَقَبْلَ دُعَاءً﴾

[ابراهیم: ۴۰]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو نماز کا خاص اہتمام کرنے والا بنا دیجئے۔ اے ہمارے رب! اور میری یہ دعا قبول کر لیجئے۔ (ابراهیم)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسْقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُورًا﴾ [بنی اسرائیل: ۷۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: نزوں والی آفتاب سے لے کر رات کا اندر ہیرا ہونے تک نمازیں ادا کیا کیجئے لیعنی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز بھی ادا کیا کیجئے۔ بیشک فجر کی نماز (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ [المؤمنون: ۹۶]

(اللہ تعالیٰ نے کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔) (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا أُوذِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعُوا إِلَى

﴿ذُكِّرَ اللَّهُ وَذَرُوا الْبَيْعَ طَذْلُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [الجمعة: ٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والوں جب جمعر کے دن جمکنی نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی خطبہ اور نماز کی طرف فوراً چل دیا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل) چھوڑ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر سے اگر تمہیں کچھ بھجو۔ (جمع)

احادیث نبویہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بندیا پنج سنتوں پر قائم کی گئی ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دینا یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لاکن تینیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حجٰ کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری)

2) عن جعير بن نفیر رحمة الله مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أوجي الى أن أجمع المال، وأكون من التاجرین، ولكن أوجي الى أن: سبّح بحمد ربک وکن من السجّدین، واعبد ربک حتى يأتیک اليقین.

رواية البغوي في شرح السنة، مشكاة المصايخ، رقم: ٥٢٠٦

حضرت جیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بنوں بلکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرتے رہیں، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہیں اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔ (شرح السنۃ، مشکاة المصالح)

﴿3﴾ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالِ جِبْرِيلَ إِلَيْهِ عَنِ الْإِسْلَامِ قَوْلَهُ أَنَّ تَشَهَّدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنْ تُقْيِيمَ الصَّلَاةُ، وَتُؤْتَى الزَّكَاةُ، وَتَحْجُجَ الْبَيْتُ، وَتَعْفِيرُ، وَتَغْتِيسَلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَنْ تُعْتَمَدَ الْوُضُوءُ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: فَإِذَا قَعَلْتَ ذَلِكَ فَإِنَّا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ.

رواه ابن خزيمة / ٤

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل ﷺ نے (جب کہ وہ ایک اجنبی شخص کی شکل میں حاضر ہوئے تھے) اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) اس بات کی شہادت ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبد نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرو، وضو کو پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ حضرت جبریل ﷺ نے پوچھا: جب میں یہ سارے اعمال کروں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت جبریل ﷺ نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ (ابن خزيمة)

﴿4﴾ عَنْ قُرَةَ بْنِ دَعْمُوصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَفَنَّا الَّبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَعْهَدَ إِلَيْنَا؟ قَالَ: أَعْهَدَ إِلَيْكُمْ أَنْ تُقْيِيمُوا الصَّلَاةَ وَتُؤْتُوا الزَّكُوٰةَ وَتَحْجُجُوا الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَتَصُومُوا رَمَضَانَ فَإِنْ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنَ الْأَلْفِ شَهْرٍ وَتَحْرِمُوا دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَالَهُ وَالْمُعَاهِدَ إِلَّا بِحَقِّهِ وَتَعْصِمُوا بِاللَّهِ وَالطَّاغِيَةِ

رواه البیهقی فی شعب الایمان ٤/ ٣٤٢

حضرت قرہ بن دعموص ﷺ فرماتے ہیں کہ ہماری ملاقات نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جسیں کن چیزوں کی وصیت فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس میں ایک رات اسی ہے جو ہزار ہمیزوں سے بہتر ہے۔ مسلمان اور ذمی (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہے) کے قتل کرنے کو اور ان کے مال لینے کو حرام سمجھو البتہ کسی جرم کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کو سزا دی جائے گی۔ اور تمہیں وصیت کرتا ہوں

کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کی فرمانبرداری کو مقبولی سے پکڑے رہو یعنی ہمت کے ساتھ دین کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کے غیر کی خوشنودی اور ناراضگی کی پرواد کئے بغیر لگر رہو۔ (تہیق)

﴿5﴾ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي عَنْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمَفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْأَطْهَوْرُ .
رواه احمد / ۳۴۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ (منhadrom)

﴿6﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَعْلَ قُرَّةِ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ .
(وهو بعض الحديث) رواه النسائي، باب حب النساء، رقم: ۳۳۹۱

حضرت انس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (نسائی)

﴿7﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الصَّلَاةُ عَمُودُ الدِّينِ .
رواه ابو تعیم فی الحلیۃ وهو حديث حسن، الجامع الصغیر / ۲ / ۱۲۰

حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازوں کا ستون ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿8﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ آخِرُ حَكَامِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ: الصَّلَاةُ الْأَطْهَوْرُ، أَتَقُوَ اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .
رواه ابو داؤد، باب فی حق الملوك، رقم: ۵۱۵۶

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غالموں اور ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ (ایوداود)

﴿9﴾ عَنْ أَبِي أُمَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقْلَى مِنْ خَيْرِهِ، وَمَعْهُ غَلَامًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْدِمْتَنَا، قَالَ: حُذْهُ أَيْهُمَا شَتَّتَ، قَالَ: حُذْلَمِي قَالَ: حُذْهُذَا وَلَا تَضْرِبْنَهُ، فَإِنَّ قَذْرَائِيهِ يُصْلِي مَقْلَنَا مِنْ خَيْرِهِ، وَإِنَّ قَذْنَهِيَتْ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الْصَّلَاةِ .
(وهو بعض الحديث) رواه احمد والطبراني، مجمع الزوائد / ۴ / ۴۳۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خیر سے واپس تشریف لائے، آپ ﷺ کے ساتھ دو غلام تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں خدمت کے لئے کوئی خادم دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ انہوں نے عرض کیا: آپ ہی پسند فرمادیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کو لے لو مگر اس کو مارنا نہیں کیوں کہ خیر سے واپسی پر من نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے نمازوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ (مسنون، بطرانی، صحیح الزوائد)

﴿10﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِيتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ إِفْرَاضُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، مَنْ أَخْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَاَهُنَّ لَوْقَهُنَّ وَأَتَمَ رُكُونَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيَسْ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَابٌ. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٢٥

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازوں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے، انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے، اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر انہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہیں مغفرت فرمائیں چاہیں عذاب دیں۔ (ابوداؤد)

﴿11﴾ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْيَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمَاتِ قَالَ: مَنْ حَفَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوءِهَا وَمَوَاقِيْتِهَا وَرُكُونِهَا وَسُجُودِهَا يَرَاهَا حَفَاظَ اللَّهُ عَلَيْهِ حُرْمَمْ عَلَى النَّارِ. رواه احمد ٢٦٧/٤

حضرت حنظله اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پہنچی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔ (مسنون)

﴿12﴾ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنِّي فَرِضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَعَهَدْتُ عِنْدِنِي عَهْدًا، أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لَوْفِيهِنَّ أَذْخَلَتُهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِنِي.

رواه ابو داؤد ، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ٤٣٠

حضرت ابو قتادة بن ربیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازوں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جس شخص نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں (چاہے معاف کر دوں یا سزا دوں)۔

﴿13﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عِلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاحِدٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه عبد الله بن احمد في زباداته و ابو يعلى الا انه قال: حَقٌّ مَكْتُوبٌ وَاحِدٌ. والبزار بفتحه، ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١٥/٢

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازو پڑھنے کو ضروری سمجھو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، الیاعلی، بزار، صحیح البزار)

﴿14﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَاطَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَى مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَاةُ سَائِرٍ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ. رواه الطبراني في الاوسط ولا باس باسناده انشاء اللہ، الترغيب ٢٤٥

حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿15﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فَلَانًا يُصْلِنَى فَإِذَا أَضَيَّ سَرَقَ قَالَ: مَسْتَهَا مَا يَقُولُ. رواه البزار و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٥٣١/٢

حضرت جابر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: فلاں شخص (رات کو) نماز پڑھتا ہے پھر مجھ ہوتے ہی چوری کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی نماز اس کو اس برسے کام سے غفرنیب ہی روک دے گی۔ (برزان مجھ ازا وائد)

حضرت سلمان رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرجاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرْفَيِ النَّهَارِ وَرُلْفًا مِنَ اللَّيلِ طَرَائِقَ الْحَسَنَاتِ طَذِلَكَ ذِكْرُنِي لِلَّذِينَ“ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا بخوبی۔ پہنچ نیکیاں برا نیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ باقی، مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبل کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

فائده: بعض علماء کے نزدیک دو کناروں سے مراد و حصے ہیں۔ پہلے حصے میں صبح کی نماز اور دوسرے حصے میں ظہر اور عصر کی نماز ہیں مراد ہیں۔ رات کے کچھ حصوں میں نماز پڑھنے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازوں کا پڑھنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

١٧) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان، مكفرات ما بينهن إذا أجبت ال الكبير. رواه مسلم، باب الصلوات الخمس رقم: ٥٢

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا نچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ ان اعمال کو کرنے والا کبیر گناہوں سے بچ۔ (مسلم)

﴿18﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفَظَ عَلَى هُوَلَاءِ الصَّلَاةِ الْمُكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(الحديث) رواه ابن خزيمة في صحيحه، ١٨٠/٢

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پرستا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔
(ابن خزیم)

﴿19﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَقَالَ: مَنْ حَفَظَ عَلَيْهَا كَاثَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا، وَنَجَاهَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَفِظْ عَلَيْهَا لَمْ يُكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاهَةٌ، وَكَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبَيِّنَ خَلْفِهِ.

رواہ احمد و الطبری اور الحدیث ثقات، مجمع الرواید ٢٥/٢

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالہ و علی آله و سلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا، نہ (اس کے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور زوہ قیامت کے دن فرعون، هامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔
(مسند احمد، طبری اور مجمع الرواید)

﴿20﴾ عَنْ أَبْيَنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤْمَنَةُ الصَّلَاةُ. رواہ الطبری اور الحدیث ثقات، ٣٨٠ و فی الحاشیۃ:

قال في المجمع ٢٩٢/١: رواہ الطبری اور البزار و رجاله رجال الصحيح

حضرت ابو مالک اشجع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ و علی آله و سلم کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔
(طبری)

﴿21﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَعْوَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ:

جَوْفُ الْأَنْجُوْرِ، وَذِبْرُ الصَّلَوَاتِ الْمُكْتُوبَاتِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب حديث ينزل ربنا كل ليلة..... رقم: ٣٤٩٩

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی)

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَارَةً لِمَا بَيْنَهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَغْتَمِلُ فِي كَانَ يَبْيَنَ مَنْزِلَهُ وَمَقْتَمِلَهُ خَمْسَةُ أَنْهَارٍ، فَإِذَا أَتَى مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِيهِ مَا شاءَ اللَّهُ فَأَصَابَهُ الْوَسْخُ أَوِ الْعَرْقُ فَكُلُّمَا مَرَ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَا كَانَ ذَلِكَ يُئْتَنِي مِنْ ذَرَنِهِ، فَكَذَلِكَ الصَّلَاةُ كُلُّمَا عَمِلَ خَطِيئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفرَانَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا . رواه البزار والطبراني في الاوسط والكبیر وزاد فيه ثُمَّ صَلَّى صَلَّى إِسْتَغْفَرَ غُفرَانَهُ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَفِيهِ: عبد الله بن فريظ ذكره ابن حبان في الثقات، بقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٢/٢

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پانچوں نمازوں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغيرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پیندا آ جاتا ہے۔ پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ اس (بار بار غسل کرنے) سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کر لیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ ذِبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَةَ وَثَلَاثَيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثَةَ وَثَلَاثَيْنَ وَنُكَبَّرَهُ أَرْبَعَةَ وَثَلَاثَيْنَ قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمْرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي ذِبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَةَ وَثَلَاثَيْنَ

وَسَمِدُوا اللَّهَ ثلَاثًا وَثَلَاثَيْنَ وَتَكَبَّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثَيْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعَشْرَيْنَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعْهُنَ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعُلُوا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح، باب منه ماجاء في التسبیح والتكبیر والتحمید عند النمام، رقم: ٣٤١٣، الجامع الصحيح وموسن الترمذی، طبع دار الكتب العلمية

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۖ ۳۳ مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ ۳۳ مرتبہ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۖ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کوئی صاحب کہتے ہیں: کیا تم کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۖ ۳۳ مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ ۳۳ مرتبہ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۖ ۳۳ مرتبہ پڑھو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ان صاحب نے کہا: ہر کلمہ کو ۲۵ مرتبہ کرو اور ان کلمات کے ساتھ (۲۵ مرتبہ) لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ضافہ کر لو۔ چنانچہ صحیح کونی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو، یعنی اس کی اجازت فرمادی۔ (ترمذی)

(24) ﴿عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ آتَوْ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ وَالْتَّعْيِمِ الْمُقْبِمِ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلَّى، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَصَدِّقُونَ وَلَا تَنْصَدِقُ، وَيَعْتَقُونَ وَلَا تُعْتَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقُوكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ يَعْدُكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ. قَالُوا: بَلِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: تُسَيْخُونَ وَتُكَبَّرُونَ وَتَخْمَدُونَ فِي ذِبْرٍ كُلَّ صَلَاةٍ، ثلَاثًا وَثَلَاثَيْنَ مَرَّةً، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ قُرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالُوا: سَمِعْ إِخْرَوْنَا أَهْلَ الْأُمُوَالِ بِمَا فَعَلُنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

رواه مسلم، باب استحباب الذكر بعد الصلاة.....، رقم: ١٣٤٧

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ قراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کیا: مالدار بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے

گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں، وہ روزہ رکھتے ہیں (لیکن) وہ صدقہ فیتے ہیں ہم نہیں دے سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تھیں ایسی چیز نہ سکھا دوں کہ جس کی وجہ سے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کے درجوں کو حاصل کرو اور اپنے سے کم درج والے سے آگے بڑھنے رہو اور کوئی تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک کہ عمل نہ کر لے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خضور بتا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ۳۲، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (چنانچہ انہوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن مالداروں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچ کیا تو وہ بھی اس پر عمل کرنے لگے) فقراء مہاجرین نے دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا افضل ہے جسے چاہیں عطا فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿25﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنْ سُبْحَانَ اللَّهِ فِي ذِيْلِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثَةٌ، وَحَمْدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثَةٌ وَكَبَرُ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثَةٌ، فَإِنَّكَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ، وَقَالَ: تَعَالَى الْمَائِنَةُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رواه مسلم باب استحساب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفتة، رقم: ۱۳۵۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۲ مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھے، یہ کل ۹۹ مرتبہ ہوا، اور سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے ایک مرتبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سندھر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم)

﴿26﴾ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الْضَّمْرِيِّ أَنَّ أَمَّ الْحَكْمَ أَوْ ضَبَاعَةَ ابْنَتَيِ الرُّؤْبَرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا عَنْ إِخْدَاهُمَا أَنَّهَا قَاتَلَتْ: أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامًا فَذَهَبَتْ إِلَيْهَا وَأَخْبَرَتْهُ وَفَاطِمَةُ بْنُتُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامًا فَسَكَوَنَ إِلَيْهِ مَا لَخَرَ فِيهِ وَلَهُ اللَّهُ أَنْ

يَأْمُرُنَا بِشَيْءٍ مِّنَ السَّيْئِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَقْعُدُنَّ يَتَائِفَ بِذَرِّ، وَلِكُنْ سَادُلُكُنْ عَلَىٰ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنْ مِنْ ذَلِكَ، تُكَبِّرُنَّ اللَّهَ عَلَىٰ إِنْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثَيْنَ تُكَبِّرُهُ وَثَلَاثَانِ وَثَلَاثَيْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثَانِ وَثَلَاثَيْنَ تَحْمِيْدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

رواہ ابو داؤد، باب فی مواضع قسم الخمس رقم: ۲۹۸۷

حضرت فضل بن حسن ضریٰ سے روایت ہے کہ زیر بن عبد المطلب کی دو صاحبزادیوں میں سے حضرت ام حکم یا حضرت چبادر پیغمبری اللہ عنہما نے یہ واقعہ بیان کیا کہ بنی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ میں اور میری بہن اور نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ہم تینوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی مشکلات کا ذکر کر کے کچھ قیدی خدمت کے لئے مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خادم کے دینے میں تو بدر کے یتم تم سے پہلے ہیں البتہ میں تمہیں خادم سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد یہ تینوں کلے: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۖ ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد)

» 27) عن كعب بن عمجزة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: معقبات لا يتخيل قائلون أو فاعلهم: ثلاثاً وثلاثين تسبيحة، وثلاثاً وثلاثين تحميده، وأربعاء وثلاثين تكبيرة في ذيর كل صلاة۔ رواه مسلم، بباب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ۱۳۵۰

حضرت کعب بن عجرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں جن کا پڑھنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ وہ کلمات ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (مسلم)

» 28) عن السائب عن علي رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ لما روجه فاطمة بعث معه بحميله، ووسادة من Adam حشوها ليف، ورحى وسقاء، وجرتين، فقال على رضي الله عنه لفاطمة رضي الله عنها ذات يوم: والله لقد سنت حتى لقد اشتكت صدراني، قال: وقد جاء الله أباك بسببي فأنا مستخدميه، فقالت: وإن الله قد طحنت

حتیٰ مَجِلَّتْ يَدَائِی، فَاتَّتِ السَّبِیْلَیْلَهُ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ اَئِنْتَ بُنَیَّةً؟ قَالَ: حَتَّیٰ لِاسْلَمَ عَلَیْکَ وَاسْتَحْیَتْ اَنْ تَسْأَلَهُ وَرَجَعَتْ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ، قَالَتْ: اسْتَحْیَتْ اَنْ اَسْأَلَهُ، فَاتَّنَاهُ جَمِیْعًا، فَقَالَ عَلَیٰ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقَدَّ سَوْنُتْ حَتَّیٰ اشْتَكَّتْ صَدْرِی، وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا: قَدْ طَحَنْتْ حَتَّیٰ مَجِلَّتْ يَدَائِی، وَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِسَبِیْلِ وَسَعَةٍ فَاخْدِمْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَیْلَهُ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَا اغْطِیْکُمَا وَادْعُ اهْلَ الصَّفَةَ تُطْوَیْ بُطُونَهُمْ لَا اجْدُ مَا انْفَقُ عَلَیْهِمْ، وَلَکُنَّ ابْنَیْهِمْ وَانْفَقُ عَلَیْهِمْ اثْمَانَهُمْ، فَرَجَعَا فَاتَّاهُمَا النَّبِیْلَهُ، وَقَدْ دَخَلَ فِی قَطْنِیْقَتِهِمَا اِذَا غَطَّیْ رُؤُوسَهُمَا تَكَشَّفَتْ اَقْدَامُهُمَا وَاِذَا غَطَّیْ اَقْدَامَهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوسَهُمَا فَتَارَا، فَقَالَ: مَکَانُکُمَا ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَخْبِرُ کُمَا يَخِیرُ مِمَّا سَأَلْتُمْنَی؟ قَالَ: بَلَى، فَقَالَ: کَلِمَاتٍ عَلَمْنَیْهِنَّ جِنِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: تُسَبِّحَانَ فِی دُبِّرِ کُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا، وَتَخْمَدَانِ عَشْرًا، وَتُکَبِّرَا عَشْرًا، وَإِذَا أَوْتَمْا إِلَیٰ فِرَاشَکُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثَیْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثَیْنَ، وَكَبِرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثَیْنَ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا تَرْكَتُهُنَّ مُنْدَ عَلَمْنَیْهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَیْلَهُ وَآلِہِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْکَوَافِ: وَلَا نَیْلَةَ صِفَینَ، فَقَالَ: قَاتَلْکُمُ اللَّهُ يَا اهْلَ الْعَرَاقِ نَعَمْ، وَلَا نَیْلَةَ صِفَینَ۔

رواه احمد 1/106

حضرت سائب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر، ایک چڑی کا ساتھی جس میں بھور کی چھال بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، ایک منٹیزہ اور دو منکلے بھیجے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم! کنویں سے ڈول کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں درد ہو گیا، تمہارے والد کے پاس کچھ قیدی اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ان کے خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ہاتھوں میں بھی بھی چکلی چلاتے چلاتے گئے پڑ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پیاری بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ نے عرض کیا: سلام کرنے آئی ہوں اور شرم کی وجہ سے اپنی ضرورت نہ بتا سکیں اور یوں ہی واپس آ گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں تو شرم کی وجہ سے خادم نہ مانگ سکی۔ پھر ہم دونوں اکٹھے نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کنویں سے پانی کھینچتے کھینچتے میرے سینے میں تکلیف ہو گئی اور حضرت فاطمہ نے عرض کیا: بھی چلا چلا کر

میرے ہاتھوں میں گئے پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قیدی بھیجے ہیں اور پکھو سمعت عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں بھی ایک خادم دے دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! صدقہ والے بھوک کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ ان کے پیٹوں پر مل پڑے ہوئے ہیں ان پر خرچ کرنے کے لئے میرے پاس اور پکھو نہیں ہے اس لئے یہ غلام بیچ کران کی رقم کو صدقہ والوں پر خرچ کروں گا۔ یہ سن کر ہم دونوں واپس آگئے۔ رات کو، ہم دونوں چھوٹے سے ایک کبل میں لیٹے ہوئے تھے کہ جب اس سے سرڈھا لکھتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھا لکھتے تو سرکھل جاتا۔ اچاک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے ہم دونوں جلدی سے اٹھنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا: پانی جگہ لیئے رہوا رفرما یا تم نے مجھ سے جو خادم مانگا ہے کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دو؟ ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: یہ چند کلمات مجھے جریل اللہ نے سکھائے ہیں۔ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد لله، دس مرتبہ اللہ اکبر کہدیا کرو اور جب بستر پر لبو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکابر کہا کرو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہ چھوڑا۔ ابن گواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیؓ سے پوچھا (کیا آپ نے) جنگ صفین کی رات میں بھی ان کلمات کو پڑھنا چھوڑا؟ فرمایا: عراق والو! تم پر اللہ کی مار ہو، جنگ صفین کی رات کو بھی میں نے یہ کلمات نہیں چھوڑے۔ (منذہ)

﴿29﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ وَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَصْلَانَ لَا يَخْصِنُهُمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرُ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يَسِيرُ اللَّهُ ذُبْرُ كُلِّ صَلَوةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا، وَيَكْبُرُ عَشْرًا قَالَ: فَإِنَّ رَأَيْتُ النَّسَى عَلَيْهِ، يَقْدُهَا بِسِدِّهِ قَالَ: خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ، وَالْأَلْفَ وَخَمْسِيَّمِائَةً فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى إِلَى فَرَاسِهِ سَبَعَ وَحَمْدًا وَكَبَرَ مِائَةً، فَتُكْلُ مِائَةً بِاللِّسَانِ، وَالْأَلْفَ فِي الْمِيزَانِ، فَلَيَأْكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ الْقَيْنَ وَخَمْسِيَّمِائَةَ سَيِّئَةً، قَالَ: كَيْفَ لَا يَخْصِنُهُمَا؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ، وَهُوَ فِي صَلَوةٍ، فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتَّى شَفَلَهُ وَلَعْلَهُ أَنْ لَا يَقْعُلُ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجِعِهِ فَلَا يَرَاهُ بَيْوَمَهُ حَتَّى يَنَامُ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: حديث صحيح ۴/۵

حضرت عبد اللہ بن عمر و حنی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جو مسلمان بھی ان کی پابندی کرے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ وہ دونوں عادتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ایک یہ کہ ہر نماز کے بعد وہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَسُبْحَانَ رَبِّ الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ رَبِّ الْكَبِيرِ پڑھے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ کی الگیوں پر شمار فرمائے تھے کہ یہ (تینوں کلمات وسیع مرتبہ پانچ نمازوں کے بعد) پڑھنے میں ایک سو پچاس ہوئے لیکن اعمال کی ترازوں میں (وہ گناہ ہو جانے کی وجہ سے) پندرہ سو ہوئے گے۔ دوسرا عادت یہ کہ جب سونے کے لئے بستر پر آئے تو سُبْحَانَ اللَّهِ، السُّبْحَانُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ سو مرتبہ پڑھے (اس طور پر کہ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ، السُّبْحَانُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرے) یہ پڑھنے میں سو کلے ہو گئے جن کا ثواب ایک ہزار سو نیکیاں ہو گئیں (اب ان کی اور دن بھر کی نمازوں کے بعد کی کل میزان دو ہزار پانچ سو نیکیاں ہو گئیں) آپ نے ارشاد فرمایا: دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہوگا؟ یعنی اتنے گناہ نہیں ہوتے اور دو ہزار پانچ سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان عادتوں پر عمل کرنے والے آدمی کم ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وجہ سے کہ) شیطان نماز میں آکر کہتا ہے کہ فلاں ضرورت اور فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ اس کو ان ہی خیالات میں مشغول کر دیتا ہے تاکہ ان کلمات کے پڑھنے کا دھیان نہ رہے۔ اور شیطان بستر پر آ کر سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان کلمات کو پڑھے بغیر ہی سوچتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ ۳۰ ﴾ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا مَعَاذَا وَاللَّهُ أَنِّي لَأَجْبُكَ، فَقَالَ: أَوْصِيَكَ يَا مَعَاذَا لَا تَدْعُنَ فِي ذُبْرٍ كُلَّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعْتَنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ。 رواه ابو داود دباب في الاستغفار، رقم: ۱۵۲۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: معاذ، اللہ کی قسم! مجھ تم سے محبت ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد یہ پڑھنا چوڑنا: اللَّهُمَّ أَعْتَنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ترجمہ: اے اللہ! میری مد فرمائیے کہ میں آپ کا ذکر کروں اور آپ کا شکر کروں

اور آپ کی اچھی عبادت کروں۔ (ابوداؤد)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٍ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذَبْرٍ كُلَّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٌ، لَمْ يَمْتَعِنْ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رواه النسائي في عمل

اليوم والليلة، رقم: ۱۰۰، وفي رواية: وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

رواه الطبراني في الكبير والوسط بسانده واحداً جيداً، مجمع الروايد ۱۲۸/۱۰

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت تک روکے ہوئے ہے۔ ایک روایت میں آیت الکرسی کے ساتھ سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ (عمل اليوم والليلة، طبراني، مجمع الروايد)

﴿ 32 ﴾ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٍ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذَبْرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَىِ الصَّلَاةِ الْأُخْرَىِ.

رواه الطبراني واسناده حسن، مجمع الروايد ۱۲۸/۱۰

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد ”آیت الکرسی“ پڑھ لیتا ہے وہ دوسرا نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (طبراني، مجمع الروايد)

﴿ 33 ﴾ عَنْ أَبِي أَيُوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ جِنِّينَ يَضْرُفُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَذُنُوبِنِي كُلَّهَا، اللَّهُمَّ وَانْعَشْنِي وَاجْبِرْنِي وَاهْدِنِي بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِنِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَضْرُفْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رواه الطبراني في الصغير والوسط واسناده جيد، مجمع الروايد ۱۴۵/۱

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہیں نماز سے فارغ ہو کر بھی دعائی نگتے ہوئے شا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ خَطَايَايَ وَذُنُوبِنِي كُلَّهَا، اللَّهُمَّ وَانْعَشْنِي وَاجْبِرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِنِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَضْرُفْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ: ترجمہ: یا اللہ! میری تمام غلطیاں اور گناہ معاف

فرمائیے۔ یا اللہ! مجھے بلندی عطا فرمائیے، میری کی کو دو فرمائیے اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق نصیب فرمائیے اس لئے کہ اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے سکتا اور برے کاموں اور برے اخلاق کو آپ کے سوا اور کوئی دوسریں کر سکتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 34 ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَنِينَ دَخَلَ الْجَنَّةَ . رواه البخاري، باب فضل صلوة الفجر، رقم: ٥٧٤

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو محنتی نمازوں پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

فائدہ ۵: دو محنتی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ فجر محنتے وقت کے اختتام پر اور عصر محنتک کی ابتداء پر ادا کی جاتی ہے۔ ان دونوں نمازوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ فجر کی نمازنید کے غلبہ کی وجہ سے اور عصر کی نماز کار و باری مشغولیت کی وجہ سے پڑھنا مشکل ہوتا ہے لہذا ان دونمازوں کا اہتمام کرنے والا یقیناً باقی تین نمازوں کا بھی اہتمام کرے گا۔ (مرقاۃ)

﴿ 35 ﴾ عَنْ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَنْ يَلْجَعَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طَلْوَعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ عَرُوبِهَا، يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رواه مسلم، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، رقم: ۱۴۳۶

حضرت رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنایا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسلم)

﴿ 36 ﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَكَلِّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا خَدَّةَ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخْبِي وَيُمِيزُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرُ مَرَاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَحِى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ فِي حِزْرٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوفٍ وَ

حَرْسٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَسْعِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشَّرُكُ بِاللَّهِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب في ثواب كلمة التوحید رقم: ۳۴۷۴ ورواه النسائی فی عمل الیوم والليلة، رقم: ۱۱۷ وذكر بِسْمِهِ الْخَيْرُ مکان یُحْسِنُ وَیُمْنِیْتُ، وزاد فيه: وَكَانَ لَهُ بَعْلُ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَنْقَ رَقْبَةٍ، رقم: ۱۲۷ ورواه النسائی ايضاً فی عمل الیوم والليلة، من حديث معاذ، وزاد فيه: وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يَنْصُرُونَ مِنْ صَلَاتَ الْعَصْرِ أَغْطِيَ مِثْلَ ذَلِكَ فِی لَيْلَتِهِ، رقم: ۱۲۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح) دوز انو بیٹھتے ہوئے بات کرنے سے پہلے وس مرتبہ (یہ کلمات) پڑھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عصر کی نماز کے بعد بھی وس مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ تو اس کے لئے وس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، وس گناہ مٹا دیتے جاتے ہیں، وس درجے بلند کر دیتے جاتے ہیں، پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیتے ہیں اور اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر کلمہ پڑھنے پر اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی رات بھروسی ثواب ملتا ہے جو فجر کی نماز کے بعد پڑھنے پر دن بھر ملتا ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْسِنُ وَيُمْنِیْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ ایک روایت میں یُحْسِنُ وَيُمْنِیْتُ کی جگہ بِسْمِهِ الْخَيْرُ ہے ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، سارا ملک، دنیا و آخرت انہی کا ہے، انہی کے ہاتھ میں تمام تربھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ انہی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتے ہیں، وہی مارتے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (ترمذی، عمل الیوم والليلة)

﴿۳۷﴾ عَنْ جَنْدِبِ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذَمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَطْلَبُنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذَمَّتِهِ بِشَيْءٍ وَفَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذَمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ، ثُمَّ يَكْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ روایت مسلم، باب فضل صلاة العشاء رقم: ۱۴۹۴

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جاتا ہے (لہذا سے نہ ستاو) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمائیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندو ہے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے۔ (مسلم)

﴿38﴾ عَنْ مُسْلِمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيميِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَسَرَّ
إِلَيْهِ فَقَالَ: إِذَا أَنْصَرْتَ مِنْ حَلَّةَ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ
فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُثِبَ لَكَ جِوارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ
كَذَلِكَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي يَوْمِكَ كُثِبَ لَكَ جِوارٌ مِنْهَا.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۹

حضرت مسلم بن حارث تسلیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چیکے سے ارشاد فرمایا: جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو: "اللَّهُمَّ أَجْرِنِي
مِنَ النَّارِ" "یا اللہ! مجھ کو دوزخ سے محفوظ رکئے" جب تم اس کو پڑھ لو گے اور پھر اسی رات تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ فجر کی نماز کے بعد (مجھی) پڑھ لو اور اسی دل تمہاری موت آجائے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (ابوداؤد)

فائده: رسول اللہ ﷺ نے چیکے سے اس لئے فرمایا تاکہ سننے والے کے دل میں بات کی اہمیت رہے۔ (بذریعۃ الدین)

﴿39﴾ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَلِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟
قَالَ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا. رواه ابو داؤد، باب المحافظة على الصلوات، رقم: ۴۲۶

حضرت اُم فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔ (ابوداؤد)

﴿40﴾ عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! أَوْتُرُوا فَإِنَّ
اللَّهَ وَتَرْ يُحِبُّ الْوَتْرَ. رواه ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۶

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والویعنی

مسلمانو! وتر پڑھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہیں، وتر پڑھنے کو پسند فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: وتر بے جوڑ عدو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وتر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔ وتر پڑھنے کو پسند فرمانا بھی اس وجہ سے ہے کہ اس نماز کی رکعتوں کی تعداد طاقت ہے۔ (مجھ بخار الانوار)

﴿ 41 ﴾ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حَدَّافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعْمَ، وَهِيَ الْوَتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعَشَاءِ إِلَى طَلْوَعِ الْفَجْرِ. رواہ ابو داؤد، باب استحباب الوتر، رقم: ۱۴۱۸

حضرت خارجہ بن حداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں عطا فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿ 42 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِفَلَاثٍ بِصَوْمٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوَتْرَ قَبْلَ الْنَّوْمِ، وَرَكْعَتِي الْفَجْرِ. رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ ترجیح الصنجیح، مجمع الزوائد ۴/۶۰

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے جیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دور کعت سنت ادا کرنا۔ (طبرانی، صحیح البزار)

فائدہ: جنہیں رات کو اٹھنے کی عادت ہے ان کے لئے اٹھ کر وتر پڑھنا افضل ہے اور اگر اٹھنے کی عادت نہیں تو سونے سے پہلے ہی پڑھ لینے چاہیں۔

﴿ 43 ﴾ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا ظَهُورَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، إِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الظِّنَنِ

كموضع الرأس من الجسد.

رواه الطبراني في الأوسط والصغير وقال: تفرد به الحسين بن الحكم الجبري، الترغيب ٢٤٦/١

حضرت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امانت دار نہیں وہ کامل ایمان والا نہیں۔ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو نماز نہ پڑھے اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہی ہے جیسے سر کا درجہ بدن میں ہے یعنی جیسے سر کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز کے بغیر دین باتی نہیں رہ سکتا۔ (طبراني، ترغيب)

﴿ ٤٤ ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشَّرِكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ .

رواه مسلم، باب بيان اطلاق اسم الكفر، رقم: ٢٤٧

حضرت جابر بن عبد الرحمن رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر و شرک تک پہنچانے والا ہے۔ (مسلم)

فائدہ : علماء نے اس حدیث کے کئی مطلب بیان فرمائے ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ بے نمازی گناہوں کے کرنے پر بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفر میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ بے نمازی کے برے خاتے کا اندریشہ ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ ٤٥ ﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَفْتَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عَصْبَيَانُ . رواه البزار والطبراني في الكبير، وفيه: سهل بن محمود ذكره ابن

ابن حاتم وقال: روى عنه احمد بن ابراهيم الدورقي وسعدان بن بزيده، قلت: وروى عنه محمد بن عبد الله المخرمي ولم يتكلم فيه احد، وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢٦/٢

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں طے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت نار ارض ہوں گے۔ (برادر، طبراني، صحیح البخاری)

﴿ ٤٦ ﴾ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ السَّيِّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ فَاتَتْ الصَّلَاةُ ، فَكَانَ مَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ . رواه ابن حبان (واسناده صحيح) ٤/٣٣٠

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (ابن حبان)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عُمَرِ وَبْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَيِّئَاتِهِنَّ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشَرِ سَيِّئَاتِهِنَّ، وَفَرِّقُوهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ رواه ابو داؤد، باب متى يؤمر الغلام بالصلاۃ، رقم: ۴۹۵

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو۔ وہ سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو اور اس عمر میں پہنچ کر (ابن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستر و پر سلاو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مارائیک ہو کہ جس سے کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچے تیرچہرے پر نہ ماریں۔

باجماعت نماز

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَاتُّو الزَّكُوَةَ وَارْكُوْمَعَ الرَّاكِعِينَ﴾

[البقرة: ٤٣]

اللَّهُ تَعَالَى كَا ارْشَادَهُ: اُور نماز قَائِمَ کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع
کرو (یعنی باجماعت نماز پڑھو)۔
(بقرہ)

احادیث نبویہ

﴿48﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُغْفَرُ لَهُ مَذَى صَوْتِهِ،
وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً، وَيُكَفَّرُ
عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔
رواہ ابو داؤد، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۵۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موذن کے
گناہ وہاں تک معاف کر دیجے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اگر اتنی مسافت

تک کی جگہ اس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔ جانداروں بے جان جو موذن کی آواز سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گے۔ موذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: بعض علماء کے نزدیک پچیس نمازوں کا ثواب موذن کے لئے ہے اور اس کی ایک اذان سے پچھلی اذان تک کے درمیانی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (بذل البحور)

﴿49﴾ عَنْ أَبِي حُمَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُغْفَرُ لِلْمُؤْذِنِ مُتَهَبِّي أَذَانِهِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمَعَ صَوْتَهُ۔ رواه احمد و الطبراني في الكبير والبزار الا انه قال: وَيُجِيَّبُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيفَ، مجمع الروايات ۸۱/۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، ہر جاندار اور بے جان جو اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں۔ (مسند احمد بطرانی، بحق اثر و ابد)

﴿50﴾ عَنْ أَبِي صَعْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِي فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنِّي سَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ، وَلَا مَدْرَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جِنٌ، وَلَا إِنْسَانٌ إِلَّا شَهَدَ لَهُ۔ رواه ابن خزیمہ ۲۰۳/۱

حضرت ابو صعده رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: موذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن موذن کے لئے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

﴿51﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِلُونَ عَلَى الصَّفَتِ الْمُقْدَمِ، وَالْمُؤْدَنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدْ صَوْنِهِ، وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ۔ رواه النسائي، باب رفع الصوت بالاذان، رقم: ۶۴۷

حضرت براء بن عازب رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صاف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے
 ہیں۔ اور موذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں حتیٰ حد تک وہ اپنی آواز بلند
 کر کرے، جو جانداروں بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور موذن کو ان
 تمام نمازوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (نسائی)

فائدہ: بعض علماء نے حدیث شریف کے درسرے جملے کا یہ مطلب بھی بیان فرمایا ہے
 کہ موذن کے وہ گناہ جو اذان دینے کی وجہ سے اذان کی آواز پہنچنے کی جگہ تک کے درمیانی علاقے
 میں ہوئے ہوں سب معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ موذن کی
 اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے رہنے والے لوگوں کے گناہوں کو موذن کی
 سفارش کی وجہ سے معاف کر دیا جائے گا۔ (بذل الحجود)

﴿ ۵۲ ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: الْمُؤْذِنُونَ أَطْوَلُ
 النَّاسِ أَغْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
 رواه مسلم، باب فضل الاذان رقم: ۸۰۲

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے
 سنا: موذن قیامت کے دن سب سے زیادہ بھی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم)

فائدہ: علماء نے اس حدیث کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ چونکہ موذن
 کی اذان سن کر لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں لہذا نمازی تابع اور موذن اصل ہوا اور اصل
 چونکہ سردار ہوتا ہے اس لئے اس کی گردن بھی ہو گئی تاکہ اس کا سر نمایاں نظر آئے۔ دوسرا یہ کہ
 چونکہ موذن کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اس لئے وہ اپنے زیادہ ثواب کے شوق میں گردن اٹھا اٹھا
 کر دیکھے گا اس لئے اس کی گردن بھی نظر آئے گی۔ تیسرا یہ کہ موذن کی گردن بلند ہو گئی اس لئے
 کہ وہ اپنے اعمال پر نادم نہ ہو گا، اور جو نادم ہوتا ہے اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ چوتھا یہ کہ
 گردن بھی ہونے سے مراد یہ ہے کہ موذن میدان حشر میں سب سے ممتاز نظر آئے گا۔ بعض علماء
 کے نزدیک حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن موذن جنت کی طرف تیزی سے
 جائیں گے۔ (نووی)

﴿ ٥٣ ﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ أَذْنَ ثَنَتْنَى عَشْرَةَ سَنَةً وَجَهَتْ لَهُ الْجَهَةُ، وَكَبَّ لَهُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَتَأْذِيهِ سُتُونَ حَسَنَةً وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً. رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي ٢٠٥ / ١

حضرت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما برواية هي كعبa كريم عطية نے ارشاد فرمایا: جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اس کے لئے ہر اذان کے بعد میں سائٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اوقات کے بعد میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (مادر حاکم)

﴿ ٥٤ ﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهُؤُلُّهُمُ الْفَرَغُ الْأَكْثَرُ، وَلَا يَنْتَهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلَى كُلِّيْبٍ مِنْ مِثْلِهِ حَتَّى يُفَرَّغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَقِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ بِهِ، وَدَاعٍ يَدْعُونَ إِلَى الصَّلَواتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ.

رواه الترمذی باختصار، وقد رواه الطبرانی في الأوسط والصغير،

وفيه: عبد الصمد بن عبد العزيز المقری ذكره ابن حبان في الثقات، مجمع الزوائد ٨٥ / ٢

حضرت (عبد الله) ابن عمر رضي الله عنهما برواية هي كعبa كريم عطية نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا، نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔ جب تک مخلوق اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو وہ مُشك کے ٹیلوں پر تفرغ کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاکے لئے قرآن شریف پڑھا اور اس طرح امامت کی کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔ وسر اوہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضاکے لئے لوگوں کو نماز کے لئے بلا تا ہو۔ تیراؤہ شخص جو اپنے رب سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی اچھا معاملہ رکھے۔ (ترمذی، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ ٥٥ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: ثَلَاثَةٌ عَلَى لِكْبَانِ الْمُسْكِ. أَرَأَهُ قَالَ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَغْطِئُهُمُ الْأَوْلَوْنَ وَالآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يَتَأْذِي بِالصَّلَواتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَرَجُلٌ يَوْمٌ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَعَبْدٌ أَذَى حَقَّ اللَّهِ وَحْقَ مَوَالِيهِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب احاديث في صفة

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن مُشك کے ٹیلوں پر ہونگے۔ ان پر اگلے پچھلے سب لوگ رشک کریں گے۔ ایک وہ شخص جو دن رات کی پانچ نمازوں کے لئے اذان دیا کرتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی رہے۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاوں کا بھی حق ادا کرے۔ (ترمذی)

﴿ ۵۶ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْإِمَامُ صَاحِنٌ وَالْمُؤْذِنُ مُؤْتَمِنٌ، اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْأَنْيَةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْذِنِينَ.

رواه ابو داؤد باب ما يحب على المؤذن رقم: ۵۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ذمہ دار ہے اور مؤذن پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی فرماء اور مؤذنوں کی مغفرت فرماء۔ (ابوداؤد)

فائده: امام کے ذمہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نمازوں کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے جتنا ہو سکے امام کو ظاہری اور باطنی طور سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ان کے لئے دعا بھی فرمائی ہے۔ مؤذن پر بھروسہ کے جانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں اس پر اعتماد کیا ہے۔ لہذا مؤذن کو چاہئے کہ وہ صحیح وقت پر اذان دے اور چونکہ مؤذن سے بعض مرتبہ اذان کے اوقات میں غلطی ہو جاتی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا کی ہے۔ (بذر الجمود)

﴿ ۵۷ ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانُ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ رَحْمَةُ اللَّهِ: فَسَأَلَهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةُ وَتِلْأَثُونَ مِيلًا.

رواه مسلم، باب فضل الاذان رقم: ۸۵۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شیطان جب نماز کے لئے اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک دور جلا جاتا ہے۔ حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مقام روحاء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مدینہ سے جتنیں میل دور ہے۔ (سلم)

﴿58﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبِرُ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا تُوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَدْبِرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبَةُ أَقْبَلَ، حَتَّى تَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءَ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ: أَذْكُرْ كَذَّا، وَأَذْكُرْ كَذَّا، لِمَالِمَ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلٍ، حَتَّى يَظْلَمُ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى.

رواہ مسلم، باب فضل الاذان.....، رقم: ۸۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان باواز ہوا خارج کرتا ہوا پہلی پھر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پہر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ جب اقامت کی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے: یہ بات یاد کرو اور یہ بات یاد کرو۔ ایسی ایسی باتیں یادو دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (سلم)

﴿59﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْيَدَاءِ وَالصَّفَقِ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا.

(وهو جزء من الحديث) رواہ البخاری، باب الاستهمام فی الاذان، رقم: ۶۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صاف کا تواب معلوم ہو جاتا اور انہیں اذان اور پہلی صاف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری)

﴿60﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ بِأَرْضٍ قِيَ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَوْضُأْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً فَلْيَتَمَمْ، فَإِنْ أَقَامَ صَلَّى مَعَهُ مَلَكًا،

وَإِنْ أَذْنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ مَا لَا يُرَايِ طَرَفَاهُ۔ رواه عبد الرزاق في مصنفه ٥١٠/١

حضرت سلمان فارسي رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرے، پانی نہ ملے تو تمکم کرے۔ پھر جب وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دونوں (لکھنے والے) فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اگر اذان دیتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچے اللہ تعالیٰ کے شکروں کی یعنی فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد نماز پڑھتی ہے کہ جن کے دونوں کنارے دیکھنے میں جاسکتے۔

(مصنف عبد الرزاق)

﴿ ٦١ ﴾ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَى يَقُولُ: يَغْحَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُوَدَّنَ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظِرُوهُ إِلَيَّ عَبْدِنِي هَذَا يُوَدَّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَعْفَافُ مِنْيَ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ۔ رواه ابو داؤد، باب الاذان فی المسفر، رقم: ١٢٠٣

حضرت عقبہ بن عامر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارے رب اس بکری چڑانے والے سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو کسی پیاری کوئی پڑا ذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے اس بندے کو دیکھو اذان کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے سب میرے ذرکی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور جنت کا داخلہ طے کر دیا۔ (ابوداؤد)

﴿ ٦٢ ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَى: إِنَّمَا لَا تُرَدُّنَ أَوْ قَلَمَّا تُرَدُّنَ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحَمُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔ رواه ابو داؤد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ٢٥٤٠

حضرت سہل بن سعد رضي الله عنه وایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قتوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک اذان کے وقت دوسرے اس وقت جب گھسان کی لڑائی شروع ہو جائے۔ (ابوداؤد)

﴿ ٦٣ ﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَى قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ

يَسْمَعُ الْمُؤْذِنُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،
رَضِيَ اللَّهُ رَبِّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غَفِرَةٌ ذَنْبَهُ.

رواه مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم: ٨٥١

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے موذن کی اذان سننے کے وقت یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ
لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيَ اللَّهُ رَبِّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا تو
اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ترجمہ: میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ کو رسول مانے پر اور اسلام
کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کو رب مانے پر، محمد ﷺ کو رسول مانے پر اور اسلام
کو دین مانے پر راضی ہوں۔ (سلم)

﴿ 64 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَقَامَ بِالْأَنْوَافِ فَلَمَّا سَكَنَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ قَاتَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجاه هكذا وافقه النهی ٢٠٤/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔
حضرت بلاں رضی اللہ عنہ اذان دینے کھڑے ہوئے۔ جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یقین کے ساتھ ان جیے کلمات کہتا ہے جو موذن نے اذان میں کہے
وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متدرک حاکم)

فائہ ۵: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا وہی الفاظ درہائے جو موذن نے کہے۔ البتہ حضرت عرضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حَسَنَ عَلَى الصَّلَاةِ
اور حَسَنَ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كہا جائے۔ (سلم)

﴿ 65 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْذِنَينَ
يَفْضُلُونَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتُ فَسُلْ تُعْطَهُ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا سمع المؤذن، رقم: ٥٢٤

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذان کہنے والے ہم سے اجر و ثواب میں بڑھے ہوئے ہیں (کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ ہمیں بھی اذان دینے والی فضیلت مل جائے؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی کلمات کہا کرو جو موذن کہتے ہیں پھر جب تم اذان کا جواب دے چکو تو دعا مانگو (جو مانگو گے) وہ دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤْذِنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَىٰ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَىٰ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلَّوْا اللَّهُ لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزَلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْفَعُ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَا عَاءُ.

رواه مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه رقم: ٨٤٩

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب موذن کی آواز سنوتوا اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدے وہ رحمتیں بھیجتے ہیں پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک (خاص) مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے مخصوص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے کا وہ میری شفاقت کا حق دار ہو گا۔ (مسلم)

﴿ 67 ﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ النَّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدُّعَوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَتِ مُحَمَّدٌ نَّوْسِيلَةٌ وَفَضِيلَةٌ، وَأَبْعَثَهُ مَقَاماً مَّخْمُودَ بِالْذِي وَعَدَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه البخاری، باب الدعاء عند النداء، رقم: ٦١٤ ورواه البيهقي في سننه الكبير، وزاد في آخره: إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِنْعَادَ ٤١٠/١

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدُّعَوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، أَتِ مُحَمَّدٌ نَّوْسِيلَةٌ وَفَضِيلَةٌ، وَأَبْعَثَهُ مَقَاماً مَّخْمُودَ بِالْذِي وَعَدَهُ، إِنَّكَ

لَا تُخْلِفُ الْمَيْعَادَ، تَوْقِيمَتْ كَدَنْ اسْ كَلَّهْ مِيرِي شَفَاعَتْ وَاجِبْ هُوَيْ. تَرْجِمَهْ : اے اللہ اس پوری دعوت اور (اذان کے بعد) ادا کی جانے والی نماز کے رب! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ عطا فرمادیجئے اور فضیلت عطا فرمادیجئے اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، پیشک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (بخاری، بیہقی)

﴿68﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي: أَللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدُّغْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْضَ عَنْهُ رَضَا لَا تَسْخُطْ بَعْدَهُ، اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ دُغْوَتَهُ.

رواہ احمد ۳۳۷/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعائیں گے: أَللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدُّغْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْضَ عَنْهُ رَضَا لَا تَسْخُطْ بَعْدَهُ۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ ترجمہ: اے اللہ! اے اس مکمل دعوت (اذان) اور نفع دینے والی نماز کے رب، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرمائیے، اور آپ ان سے ایسے راضی ہو جائیں کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں۔ (مسند احمد)

﴿69﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّعَاءُ لَا يُرْدَدُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا: فَمَاذَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب في العفو والعافية، رقم: ۳۵۹۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامۃ کے درمیانی وقت میں دعا ردنیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا نانگیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی)

﴿70﴾ عَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تُوبَ بِالصَّلَاةِ فَتُسْخَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجْبَ الدُّعَاءُ.

رواہ احمد ۳۴۲/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے

اقامت کی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قول کی جاتی ہے۔
(مندراہم)

﴿71﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَإِنْ حَسْنَ وَضْوَءُهُ، ثُمَّ خَرَجَ غَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِاِخْدَاهِ حُطُوطِهِ حَسَنَةً، وَيُمْحَى عَنْهُ بِالْأُخْرَى سَيِّئَةً، فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ الْإِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ، فَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا بَعْدَكُمْ دَارًا قَالُوا: لَمْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ كُثْرَةِ الْخُطَا.

رواه الإمام مالك في الموطأ، جامع الوضوء ص ۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، توجہ تک وہ اس ارادے پر قائم رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں کوئی اقامت نے تو دوڑ کرنے پلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے بھتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ ابو ہریرہ! گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا: اس لئے کہ قدم زیادہ ہوں گے۔ (موطأ الإمام مالك)

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْفَاسِمِ عَلَيْهِ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقْلُلُ هَكَذَا، وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشیخین ولم يخر جاه ووافقه النبی ۱/۲۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد آتا ہے تو گھر واپس آنے تک اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور ارشاد فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (مترک حاکم)

فائدة ۵: مطلب یہ ہے کہ جیسے نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا درست نہیں، اور باوجہ ایسا کرنا پسندیدہ عمل نہیں اسی طرح جو گھر سے وضو کر کے نماز کے

اراوے سے مسجد آئے اس کے لئے بھی یہ مناسب نہیں کیونکہ نماز کا ثواب حاصل کرنے کی وجہ سے یہ شخص بھی گویا نماز کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہے۔

﴿73﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَحْمَةً اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَخْسِنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، لَمْ يُرْفَعْ قَدْمَهُ الْيَمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً، وَلَمْ يَضْعِفْ قَدْمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً، فَلَيُقْرَبَ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبْعَدَ، فَإِنَّ أَنَّى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غَفِرَ لَهُ فَإِنَّ أَنَّى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَوْا بَعْضًا وَبَقَى بَعْضٌ صَلَّى مَا أَذْرَكَ وَاتَّمَ مَا بَقَى، كَانَ كَذَلِكَ، فَإِنَّ أَنَّى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَوْا فَاتَّمَ الصَّلَاةَ، كَانَ كَذَلِكَ.

رواه ابو داؤد، باب ماجاء في الهدى في المشي الى الصلاة، رقم: ٥٦٣

حضرت سعید بن مسیبؓ ایک انصاری صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ یقُولُ کہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کیلئے نکلتا ہے تو ہر دو ایس قدم کے اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر بار ایس قدم کے رکھنے پر اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (اب اسے اختیار ہے) کہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے یا لمبے لمبے قدم رکھ۔ اگر یہ شخص مسجد آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور لوگ نماز کا کچھ حصہ پڑھ چکے ہیں اور کچھ باقی ہے تو اسے جتنی نمازل جاتی ہے اسے (جماعت کے ساتھ) پڑھ لیتا ہے اور باقی نماز خود کمکمل کر لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے اسے اور اگر یہ شخص مسجد آ کر دیکھتا ہے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور یہ اپنی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس پر بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابو داؤد)

﴿74﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةِ مَكْتُوبَةٍ فَأَبْخِرُهُ كَأَبْخِرِ الْحَاجِ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الصُّلُحِ لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَبْخِرُهُ كَأَبْخِرِ الْمُغْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلَى إِثْرٍ صَلَاةٌ لَا لَغْوٌ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عَلَيْهِنَّ. رواه ابو داؤد، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلوة، رقم: ٥٥٧

حضرت ابو امام رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ یقُولُ ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے

گھر سے اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے ارادے سے نکلتا ہے اسے احرام باندھ کر حج پر جانے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص صرف چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے مشقت انھا کر کر اپنی جگہ سے نکلتا ہے اسے عمرہ کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی فضول کام اور بے فائدہ بات نہ ہو، یعنی اونچے درجہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿75﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدٌ كُمْ فِي خَيْرِنَ وَضُوءَهُ وَيُسْبِغُهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يَرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَثِّشَ اللَّهُ أَلَيْهِ كَمَا يَتَبَثِّشُ أَهْلُ الْفَاقِبِ بِطَلَعِهِ. رواه ابن خزيمة في صحيحه ۳۷۴/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور وضو کمال درجتک پہنچا دیتا ہے۔ پھر صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کہ کسی دور گئے ہوئے رشتہ دار کے اچانک آنے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن خزيمة)

﴿76﴾ عَنْ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اتَى الْمَسْجِدَ، فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ، وَحَقُّ عَلَى الْمُزُورِ أَنْ يُكْرَمَ الزَّائِرِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحبیح، مجمع الزوائد ۱۴۹/۲

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے (اللہ تعالیٰ اس کے میزبان ہیں) اور میزبان کے ذمہ ہے کہ مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿77﴾ عَنْ حَابِيرٍ نَّبْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِيمَةَ أَنْ يَتَسْقَلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَتَسْقَلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِيمَةَ دِيَارَكُمْ أَتُكَبْثُ آثَارَكُمْ، دِيَارَكُمْ أَتُكَبْثُ آثَارَكُمْ.

رواہ مسلم، باب فضل كثرة الخطأ الى المساجد، رقم: ۱۵۱۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد بنوی کے اردوگرد پچھر زمین خالی پڑی تھی۔ بوسلمہ (حمدہ نیہہ متوارہ میں ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے) انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہم یہی چاہر ہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بوسلمہ وہیں رہو اتمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھ جاتے ہیں، وہیں رہو اتمہارے (مسجد تک آنے کے) سب قدم لکھ جاتے ہیں۔ (سلم)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَنَّ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَى مَسْجِدِي فَرِجْلٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً، وَرِجْلٌ تَحْطُّ عَنْهُ سَيِّئَةً حَتَّى يَرْجِعَ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ٤/٥٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلّم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے گھر واپس ہونے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر دوسرے قدم پر ایک برائی مٹاٹی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

﴿79﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسَلِّمٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطَلُّعُ فِيهِ الشَّمْسُ. قَالَ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْأَثْيَنِ صَدَقَةً، وَتَعْنَيُ الرَّجُلَ فِي ذَائِبَةٍ فَسَخْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَةً، صَدَقَةً، قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ حُطْوَةٍ تَمْسِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتَمْنِيْطُ الْأَذَى عَنِ الْطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

رواه مسلم، باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف عرق: ٢٣٣٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلّم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے ذمہ ہے کہ ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے اپنے بدن کے ہر جوڑ کی طرف سے (اس کی سلامتی کے شکرانے میں) ایک صدقہ ادا کرے۔ تمہارا داؤ آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لئے اٹھا کر صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتی بھی صدقہ ہے۔ (سلم)

﴿٨٠﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إن الله يرضىء للذين يدخلون إلى المساجد في الظلم بنور ساطع يوم القيمة.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و استادہ حسن، مجمع الروایں ۱۴۸/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندر ہیروں میں مساجد کی طرف جاتے ہیں، (چاروں طرف) پھیلنے والے نور سے مُوت فرمائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الروایں)

﴿٨١﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: المَشَاءُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلْمِ، أُولَئِكَ الْخَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللهِ.

رواہ ابن ماجہ و فی
استادہ اسماعیل بن رافع تکلم فیہ الناس، وقال الترمذی: ضعفه بعض اهل العلم و سمعت محمداً يعني البخاری يقول هو ثقة مقارب الحديث الترغیب ۲۱۳/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندر ہیروں میں بکثرت مسجدوں میں جانے والے لوگ، ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

﴿٨٢﴾ عن بُرِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَائِينَ فِي الظُّلْمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

رواہ ابو داؤد، باب ماجاء فی المشی إلی الصلوة فی الظلم، رقم: ۵۶۱

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندر ہیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنائیں۔ (ابوداکر)

﴿٨٣﴾ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إِلَّا أَذْلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ يَكْفُرُ الْخَطَايَا، وَيَنْزَلُكُمْ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِشْبَاعُ الْوُضُوءِ، أَوِ الْطَّهُورِ، فِي الْمَكَارِهِ، وَكَفْرُهُ الْخَطَايَا إِلَى هَذَا الْمَسَاجِدُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسَاجِدَ فَيُصَلِّي مَعَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ مَعَ

الإمام، ثم يُتَّسِّرُ الصَّلَاةُ الَّتِي بَعْدَهَا، إِلَّا قَاتَ الْمَلَائِكَةُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.

(الحديث) رواه بن حبان، قال المحقق: أسناده صحيح ١٢٧/٢

حضرت ابو سعيد خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نکیوں میں اضافہ فرماتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: طیعت کی ناگواری کے باوجود (مثلاً سردی کے موسم میں) اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسرا نماز کے انتظار میں رہنا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے پھر اس کے بعد والی نماز کے انتظار میں بیٹھ جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمادیجے، یا اللہ! اس پر رحم فرمادیجے۔ (ابن حبان)

﴿ ٨٤ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِلَا أَدْلُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُونُ اللَّهُ يَعْلَمُ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِنَّمَا الْوُضُوءَ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكُفْرَهُ الْخَطَاءُ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ.

رواہ مسلم، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم: ٥٨٧

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ رضي الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتالیے۔ ارشاد فرمایا: ناگواری و مشقتوں کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسرا نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی ربط ہے۔ (مسلم)

فائده: ”رباط“ کے مشہور معنی ”اسلامی سرحد پر دشمن سے حفاظت کے لئے پڑا و ڈالنے“ کے ہیں جو بڑا عظیم الشان عمل ہے۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ان اعمال کو رباط غالباً اس لحاظ سے فرمایا کہ جیسے سرحد پر پڑا و ڈال کر حفاظت کی جاتی ہے اسی طرح ان اعمال کے ذریعہ نفس و شیطان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ (مرقة)

﴿٨٥﴾ عَنْ غُفْرَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَ: إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَرْغُبُ الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ (أوْ كَاتِبَتْهُ) بِكُلِّ خُطْرَةٍ يَخْطُرُهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشَرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْغُبُ الصَّلَاةَ كَالْقَافِتَهُ، وَيُكَتَّبُ مِنَ الْمُصَلَّينَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ۔
رواه احمد ٤/١٥٧

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد آکر نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہر اس قدم کے بدله جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا العبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اور گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر واپس لوئے تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿٨٦﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى): يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَيْسَ رَبِّيَّ رَبِّيَّ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصُّ الْمَلَائِكَةُ؟ قُلْتُ: فِي الْكُفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ يَقْدِمُ الصَّلَاةُ، وَاسْتِأْنَاعَ الْوُضُوءُ فِي الْمُكَرُّهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلَيْسَ الْكَلَامُ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: سُلْ، قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِلَّالْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحَبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَقْفِرَنِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حَبَّكَ وَحَبَّ مَنْ يُعِيشُكَ وَحَبَّ عَمَلٍ يُقْرَبُ إِلَيْ حَبَّكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعْلَمُوهَا۔

(وهو بعض الحديث) رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن مسورة ص، رقم: ٢٢٣٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں) ارشاد فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مقرب فرشتے کوں نے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ان اعمال کے بارے میں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا: وہ اعمال کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جماعت کی نمازوں کے لئے چل کر جانا، ایک نماز کے بعد سے دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور ناگواری کے

باوجود (ملاسرو) کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور کونے اعمال کے افضل ہونے میں آپس میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرم بات کرنا اور رات کو جب لوگ سور ہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مانگو، میں نے یہ دعا مانگی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَخَبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرْ لِنِي
وَتَرْحَمْنِي، وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حَكْمَكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرَبُ إِلَيْكَ تَرْجِمَه: ”یا اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے، برا کیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس بات کا کہ آپ مجھے معاف فرمادیجئے، مجھ پر حرم فرمادیجئے اور جب آپ کی قوم کو آزمائش میں ڈالنے اور عذاب میں بٹلا کرنے کا فیصلہ فرمائیں تو مجھے آزمائے بغیر اپنے پاس بلاجیجئے۔ یا اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو آپ کی محبت سے مجھے قریب کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا حق ہے لہذا اسے سیکھنے کے لئے بار بار پڑھو۔

(ترمذی)

﴿87﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا ذَامَتِ
الصَّلَاةُ تَحْبِسَهُ، وَالْمَلَائِكَةُ تَقْوُلُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَرْحَمْهُ، مَا لَمْ يَفْعُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ
يُحْدِثُ.

رواه البخاری، باب اذا قال: احمد كم آمين رقم: ۳۲۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ شخص اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے اور اس پر حرم فرمائیے۔ (نماز پڑھنے کے بعد بھی) جب تک نماز کی جگہ باوضو بیخار رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔

(بخاری)

﴿88﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ بَعْدَ
الصَّلَاةِ، كَفَارٌ مِّنْ أَشَدَّهُ فَرْسَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، عَلَى كَشْحَهِ وَهُوَ فِي الرِّبَاطِ الْأَكْبَرِ.

رواه احمد والطبرانی فی الاوسط، واستاد احمد صالح، الترغيب ۲۸۴/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنے والا اس ختموار کی طرح ہے جس کا گھوڑا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیزی سے لے کر دوڑے۔ نماز کا انتظار کرنے والا (نفس و شیطان کے خلاف) سب سے بڑے مورچہ پر ہے۔ (منhadhī, طبرانی، ترغیب)

﴿ ٨٩ ﴾ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفَتِ الْمُقَدَّمِ، ثَلَاثًا، وَلِلثَّانِيَ مَرَّةً. رواه ابن ماجہ، باب فضل الصف المقدم، رقم: ۹۹۶.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صاف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ)

﴿ ٩٠ ﴾ عَنْ أَبِي أَسَمَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفَتِ الْأَوَّلِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى النَّانِي؟ قَالَ: وَعَلَى النَّانِي، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَوْوَا صَفُوفَكُمْ وَحَادُوا بَيْنَ مَنَاكِّمْ، وَلَيْتُوا فِي أَيْدِيِّ إِخْرَانِكُمْ، وَسَدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا يَبْتَكِمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذْفِ. يعنی۔ أولاد الصنآن الصغار۔ رواه احمد و الطبراني في الكبير و رجال احمد موثقون، مجمع الروايد ۲۵۲/۲

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی صاف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا دوسری صاف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دوسری صاف والوں کے لئے بھی یہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کاندھوں کو کاندھوں کی سیدھی میں رکھا کرو، صفوں کو سیدھا رکھنے میں اپنے بھائیوں کے لئے نرم بن جایا کرو اور صفوں کے درمیان خلا کو پر کیا کرو اس لئے کہ شیطان (صفوں میں خالی جگہ دکھ کر) تمہارے درمیان بھیڑ کے پھوں کی طرح گھس جاتا ہے۔ (منhadhī, طبرانی، مجمع الروايد)

فائدہ: بھائیوں کے لئے نرم بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صاف سیدھی کرنے کے لئے تم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے ہونے کو کہے تو اس کی بات مان لیا کرو۔

﴿ ٩١ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ

أَوْلَاهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا.

رواہ مسلم، باب تسویۃ الصفووف..... رقم: ۹۸۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوون میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صفائی کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صفائی کا ہے۔ عورتوں کی صفوون میں سب سے زیادہ ثواب آخری صفائی کا ہے اور سب سے کم ثواب پہلی صفائی کا ہے۔ (مسلم)

﴿ ۹۲ ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَحَلَّ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ، يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاعِكَنَا وَيَقُولُ: لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفَّوْفِ الْأَوَّلِ.

رواہ ابو داؤد، باب تسویۃ الصفووف، رقم: ۶۶۴

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفائی میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے، ہمارے سینوں اور کانہوں پر ہاتھ مبارک پھیر کر صفوون کو سیدھا فرماتے اور ارشاد فرماتے: (صفوں میں) آگے پیچے نہ رہو اگر ایسا ہوا تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے اختلاف پیدا ہو جائے گا اور فرمایا کرتے: اللہ تعالیٰ اگلی صفائی والوں پر حمتیں نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(ابوداؤد)

﴿ ۹۳ ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الظَّفَّوْفِ الْأَوَّلِ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُّ بِهَا صَفَّاً.

رواہ ابو داؤد، باب فی الصلوة تمام..... رقم: ۵۴۳

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اگلی صفوون سے قریب صفائی والوں پر حمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں جس کو انسان صفائی کی خالی جگہ کو پہنچانے کے لئے اٹھاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ ٩٤ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصْلُونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ. رواه ابو داؤد، باب من يستحب ان يلبي الامام في الصف رقم: ٦٧٦ حضرت عائشة رضي الله عنها روايت كرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿ ٩٥ ﴾ عَنْ أَبْنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمِرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْأَيْسَرِ لِقْلَةً أَهْلِهِ فَلَهُ أَخْرَانِ.

رواہ الطبرانی فی الكبير، وفیه: بقیة، وهو مدلیں و قد عنعنه، ولکنه ثقة، مجمع الزوائد ٢٥٧/٢ حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صفائح کی بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کھڑے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائده: صحابہ کرام ﷺ کو جب معلوم ہوا کہ صفائح کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کوشوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

﴿ ٩٦ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصْلُونَ عَلَى الَّذِينَ يَصْلُونَ الصُّفُوفَ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخر جاه ووافقه النهی ٢١٤/١ حضرت عائشة رضي الله عنها روايت كرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں کی خالی جگہیں پر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (مدرس حاکم)

﴿ ٩٧ ﴾ عَنْ أَبْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَصْلُ عَبْدٌ صَفَّا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ ذَرَجَةً، وَذَرَّثَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ أَبْرَارِ.

(وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الأوسط ولا باس باستاده، الترغيب ٣٢٢/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور فرشتے اس پر حشوں کو بکھر دیتے ہیں۔ (طبرانی، ترغیب)

(۹۸) عنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيَارُكُمُ الْإِنْسُكُمْ مَنَّا كَبَ فِي الصَّلَاةِ، وَمَا مِنْ خَطْوَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ خَطْوَةٍ مَّشَاهِرَةً رَجَلٌ إِلَى فُرْجَةٍ فِي الصَّفِيفِ فَسَدَّهَا.

رواه البزار باسناد حسن، وابن حبان في صحيحه

کلاہما بالشطر الاول، ورواه بعمامه الطبراني في الاوسط، الترغیب ۳۲۲/۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے موٹھے زم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کوپر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔

(بزار، ابن حبان، طبرانی، ترغیب)

فائده: نماز میں اپنے موٹھے زم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں یا سائیں کے نمازی اس کے لئے اپنے موٹھوں کو زم کر دیں تاکہ آنے والاصف میں داخل ہو جائے۔

(۹۹) عَنْ أَبِي حِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَدَ فُرْجَةً فِي الصَّفِيفِ غُفرَلَهُ.

رواه البزار و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۲۵۱/۲

حضرت ابو حیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صف میں خالی جگہ کوپر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

(۱۰۰) عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفَّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفَّا قَطَعَهُ اللَّهُ.

(وہ بعض الحدیث) رواه ابو داؤد، باب تسویۃ الصفواف، رقم: ۶۶۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملا دیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدة ۵: صفت ورثے کا مطلب یہ ہے کہ صفت کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صفت پوری نہ ہو سکے یا صفت میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اسے پرندہ کرے (مرقاۃ)

﴿101﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَوْوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔ رواه البخاري، باب اقامة الصفت من تمام الصلاة، رقم: ۷۲۳

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔ (بخاری)

﴿102﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمُكْتُوَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ، أَوْمَعَ الْجَمَاعَةِ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ۔ رواه مسلم باب فضل الوضوء والصلوة عقبة، رقم: ۵۴۹

حضرت عثمان بن عفان رض سے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کامل و ضوکرتا ہے پھر فرض نماز کے لئے چل کر جاتا ہے اور نماز بجماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (مسلم)

﴿103﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَعْجِبُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْجَمْعِ۔ رواه احمد و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۶۳/۲

حضرت عمر بن خطاب رض سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (منhadh، مجمع الزوائد)

﴿104﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَضْلُ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ وَحْدَةٍ بِضَعْفٍ وَعَشْرُونَ دَرَجَةً۔ رواه احمد ۳۷۶/۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیش درجے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (منhadh)

﴿105﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاةِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ ضَعْفًا.

(الحديث) رواه البخاري، باب فضل صلوة الجمعة، رقم: ٦٤٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا پنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بچیں درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری)

﴿106﴾ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَدِيَّةِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔ رواه مسلم، باب فضل صلوة الجمعة.....، رقم: ١٤٧٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلی کی نماز سے اجر و ثواب میں ستائیں درجے زیادہ ہے۔ (مسلم)

﴿107﴾ عَنْ قَبَاثِ بْنِ أَشْيَمَ الْلَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَوْمًا أَحَدُهُمَا صَاحِبَةُ أَرْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلَاةِ أَرْبَعَةِ تَنْرَى، وَصَلَاةُ أَرْبَعَةِ يَوْمٍ أَحَدُهُمَا أَرْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِيَّةِ تَنْرَى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَّةِ يَوْمٍ أَحَدُهُمَا أَرْكَى عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مائَةِ تَنْرَى۔ رواه البزار والطبراني في الكبير و رجال الطبراني موثقون، مجمع الروايد ١٦٣/٢

حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الروايد)

﴿108﴾ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَرْكَى مِنْ صَلَاةِهِ وَحْدَةً، وَصَلَاةُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَرْكَى مِنْ صَلَاةِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد، باب فی

حضرت ابو بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کا دوسرا کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز میں صحیح جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محظوظ ہے۔ (ابوداؤد)

﴿109﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الصَّلَاةُ فِي جَمَائِعٍ تَعَدِّلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاتًّا، فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاءٍ فَأَنْتُمْ رُكُوعُهَا وَسُجُونُهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاتًّا۔ رواه ابو داؤد، باب ماجاء في فضل المشي الى الصلوة، رقم: ٥٦٠

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے اور جب کوئی شخص جنگل بیان میں نماز پڑھتا ہے اور اس کا رکوع سجدہ بھی پورا کرتا ہے یعنی تسبیحات کو اطمینان سے پڑھتا ہے تو اس نماز کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر یعنی جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَا مِنْ شَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَنِو لَا تَقْعَدُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَخْوَدَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يُأْكِلُ الدَّيْنُ الْفَاسِدُ۔ رواه ابو داؤد، باب التشديد في ترك الجمعة، رقم: ٤٧٥

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان پوری طرح غالب آ جاتا ہے اس لئے جماعت سے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھو۔ بھیڑ یا اکیلی کبری کو کھا جاتا ہے (اور آدمیوں کا بھیڑ یا شیطان ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقَلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَشْعَدَ بِهِ وَجْهَهُ اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحَهُ فِي أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِنِي فَلَذَنَ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخْطُرُ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ۔ رواه البخاری، باب الغسل والوضوء في المخضب، رقم: ۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ نے دوسری بیویوں سے اس بات کی اجازت لی کہ آپ کی تیمارداری

میرے گھر میں کی جائے۔ انہوں نے آپؐ کو اس بات کی اجازت دے دی۔ (پھر جب نماز کا وقت ہوا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کا سہارا لے کر (مسجد جانے کے لئے اس طرح) نکلے کہ (کروڑی کی وجہ سے) آپؐ کے پاؤں زمین پر گھست رہے تھے۔ (بخاری)

﴿112﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى تَقُولَ الْأُغْرَابُ: هُوَلَاءُ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ، فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَا خَبِيْثُمْ أَنْ تَرْذَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ: وَآتَيْوْمِئَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في معیشة اصحاب النبي ﷺ، رقم: ۲۳۶۷

حضرت فضالہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے تو صاف میں کھڑے بعض اصحاب صفة بھوک کی شدت کی وجہ سے گرجاتے یہاں تک کہ باہر کے دیہاتی لوگ ان کو دیکھتے تو یوں سمجھتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر تمہیں وہ ثواب معلوم ہو جائے جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے تو تم اس سے بھی زیادہ تنگستی اور فاقہ میں رہنا پسند کرو۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ (ترمذی)

﴿113﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَانَمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَانَمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ رواہ مسلم، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، رقم: ۱۴۹۱

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

﴿114﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَقْلَ صَلَاةَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ۔

(الحدیث) رواہ مسلم، باب فضل صلاة الجمعة، رقم: ۱۴۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (سلم)

(115) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهِيجِ لَا سِقَافُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهَّمُوا وَلَوْ حَبُّوا﴾.

(وهو طرف من الحديث) رواه البخاري، باب الاستههام في الاذان، رقم: ٦١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے دوپہر کی گری میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ظہر کی نماز کے لئے دوڑتے ہوئے جاتے۔ اور اگر انہیں عشاء اور فجر، کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان نمازوں کے لئے مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھشت کرہی جانا پڑتا۔ (بخاری)

(116) ﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَائِعِهِ فَهُوَ فِي ذَمَّةِ اللَّهِ فَمَنْ أَخْفَرَ ذَمَّةَ اللَّهِ كَبَّةَ اللَّهِ فِي النَّارِ لَوْجَهَهُ﴾.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۲۹/۲

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے ہوئے شخص کو ستائے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندو ہے منہ جہنم میں پھینک دیں گے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

(117) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْتَيْتُنِي يَوْمًا فِي جَمَائِعِ يُذِيرِكُ التَّكْبِيرَ الْأُولَى كُبِّثَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ﴾.

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی فضل التكبیر الاولی، رقم: ۲۴۱

قال الحافظ المنذری: رواه الترمذی وقال: لا اعلم احدا رفعه الا ما روی مسلم بن قتيبة عن طعمة بن عمر وقال المسنی رحمة الله: ومسلم وطعمه وبقية رواه ثقات، الترغیب ۲۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

چالیس دن اخلاص سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جنم سے بری ہونے کا دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔ (ترنی)

﴿118﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَمِّمْتُ أَنْ آمَرْتُ فَيَجْمِعُ حُرَّمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ أَتَى قَوْمًا يُصَلِّونَ فِي بَيْتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عَلَّةً فَأُخْرِقُهُمْ عَلَيْهِمْ رواه ابو داؤد، باب التشديد في ترك الجماعة، رقم: ۵۴۹۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارا ایندھن اکٹھا کر کے لا کیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بغیر کسی غدر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (ابوداؤد)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْعَةَ فَاسْتَمَعَ وَانْصَتَ، غُفرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَمْعَةِ، وَزِيادةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَ الْحَضْرَى فَقَدْ لَعَنَاهُ رواه مسلم، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة، رقم: ۱۹۸۸۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپھی طرح وضو کرتا ہے، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آتا ہے، خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے لگناہ معاف کر دیجے جاتے ہیں۔ جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دوران خطبہ ان سے کھلیتا رہا (یا ہاتھ، چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھلیتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا (اور اس کی وجہ سے جمعہ کا خاص ثواب ضائع کر دیا)۔ (مسلم)

﴿120﴾ عَنْ أَبِي أَيُوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْسَلَ يَوْمَ الْجَمْعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طَيْبٍ إِنْ كَانَ عَنْدَهُ، وَلَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ شَيْءِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامَةً حَتَّى يُصْلِيَ كَائِنَتْ كُفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجَمْعَةِ الْأُخْرَى۔ رواه احمد ۴۲۰/۵۔

حضرت ابو ایوب النصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، اگر خوبیوں تو اسے بھی استعمال کرتا ہے،

اچھے کپڑے پہنتا ہے، اس کے بعد مسجد جاتا ہے۔ پھر مسجد آ کر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گرونوں کے اوپر سے بچلا گئنا ہو انہیں جاتا۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے اس وقت سے نماز ہونے تک خاموش رہتا ہے یعنی کوئی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿121﴾ عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ وَيَسْطَهِرُ مَا أُسْتَطَاعَ مِنَ الطَّهُورِ، وَيَدْهُنُ مِنْ ذَهْنِهِ أَوْ يَمْسُّ مِنْ طَيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ الشَّيْنِ، ثُمَّ يُصْلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفرَةً لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔ رواه البخاري، باب الدہن للجمعۃ، رقم: ۸۸۳۔

حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوبصورتی کرتا ہے پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد تکنی کر جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا اور جتنی توپیں ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دیتا ہے اس کو وجہ اور خاموشی سے ستتا ہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

﴿122﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجَمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمًا جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِنْدَمَا فَاغْسِلُو وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَالِ۔ رواه الطبراني في الأوسط والصغرى ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۸/۲

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن ارشاد فرمایا: مسلمانوں اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے لہذا اس دن غسل کیا کرو اور مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿123﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيُسْلُلُ الْحَطَاطِيَا مِنْ أَصْوُلِ الشَّعْرِ إِسْتِلَالًا۔ رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۷۷/۲

طبع مؤسسة المعارف بيروت

حضرت ابو امامہ صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن کا غسل گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے نکال دیتا ہے۔ (طبانی، مجمع الزوادر)

(124) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام: إذا كان يوم الجمعة وفقت الملائكة على باب المسجد يكتبون الأول فالاول، ومثل المهاجر كمثل الذي يهدي بذلة، ثم كالذي يهدي بقرة، ثم كتبنا، ثم دجاجة، ثم بيضة، فإذا خرج الإمام طروا صحفهم ويسمعون الذكر. رواه البخاري، باب الاستماع إلى الخطبة يوم الجمعة، رقم: ٩٢٩

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اوٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گایے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد والے کو مرغی، اس کے بعد والے کو اٹا اصدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے وہ رجڑ جن میں آنے والوں کے نام لکھنے گئے ہیں پیش دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

(125) عن يزيد بن أبي مريم رحمة الله قال: لحقني عبادية بن رفاعة بن رافع رحمة الله، وأنا ماشي إلى الجمعة فقال: أبشر، فإن خطاك هذه في سبيل الله، سمعت أبا عبيدين رضي الله عنه يقول: قال رسول الله عليه السلام: من أخبرت قدماء في سبيل الله فهو حرام على النار. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في

فضل من الغرب قديماً في سبيل الله، رقم: ١٦٣٢

حضرت یزید بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جا رہا تھا کہ حضرت عبادیہ بن رفاعة مجھے مل گئے اور فرمانے لگے: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں۔ میں نے ابو عبس صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسَّلَّدَ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم دوزخ کی آگ پر حرام ہیں۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ أُوسِ بْنِ أَوْسٍ التَّقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَغَرَ وَابْتَكَرَ وَمَسَّى، وَلَمْ يَرْكَبْ، وَذَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْعُجْ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حُطُوتَةِ عَمَلٍ سَنَةً أَجْرٌ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا.

رواه ابو داود، باب في الغسل للجمعة، رقم: ٣٤٥

حضرت اوس بن اوس رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنًا: جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے مسجد جاتا ہے، پیدل جاتا ہے سواری پر سوار نہیں ہوتا، امام سے قریب ہو کر بیٹھتا ہے اور توجہ سے خطبہ سنتا ہے اس دوران کی قسم کی بات نہیں کرتا، خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بد لے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔
(ابوداؤد)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَذَنَا، فَاقْرَبَ وَاسْتَمَعَ وَالْتَّصَّتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حُطُوتَةِ يَخْطُرُهَا أَجْرٌ قِيَامٌ سَنَةٌ وَصِيَامُهَا.
رواه احمد ٢٠٩٢

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرتا ہے، بہت سویرے جمعہ کے لئے جاتا ہے، امام کے بالکل قریب بیٹھتا ہے اور خطبہ توجہ سے سنتا ہے اس دوران خاموش رہتا ہے تو وہ جتنے قدم چل کر مسجد آتا ہے اسے ہر ہر قدم کے بد لے سال بھر کی تجدید اور سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔
(منhadh)

﴿128﴾ عَنْ أَبِي لَبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفُطْرِ وَفِيهِ خَمْسٌ حَلَالٌ: خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوْفِيقُ اللَّهِ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَّاً مَا وَفِيهِ تَقْوُمُ السَّاعَةِ مَاءً مِنْ مَلِكٍ مُقْرَبٍ وَلَا سَمَاءً وَلَا أَرْضًا وَلَا زَيْنًا وَلَا جِنَّاً وَلَا بَحْرًا إِلَّا وَهُنَّ يُشَفَّعُونَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.
رواه ابن ماجہ، باب في فضل الجمعة، رقم: ١٠٨٤

حضرت ابو بارہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سارے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الغیر کے دن سے بھی زیادہ مرتبہ والا ہے۔ اس دن میں پانچ (۱۵) باتیں ہوئیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہدا فرمایا، اسی دن ان کو زمین پر اتنا را، اسی دن ان کو موت دی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ بندہ اس میں جو چیز بھی مالکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں بشرط کہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرر فرشتے، آسمان، زمین، ہوا ہیں، پیاز، سندھر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں (اس لئے کہ قیامت جمعہ کے دن ہی آئے گی)۔
(ابن ماجہ)

﴿129﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسَ وَلَا تَغْرِبُ عَلَى يَوْمِ أَفْضَلِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ ذَآيَةٍ إِلَّا وَهِيَ تَغْرِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا هَذَيْنِ النَّقْلَيْنِ الْجِنْ وَالْإِنْسَنُ.
رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح ۵/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج کے طلوع و غروب والے دنوں میں کوئی بھی زن جمعہ کے دن سے افضل نہیں یعنی جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے۔ انسان و جنات کے علاوہ تمام جاندار جمعہ کے دن سے بھرا تے ہیں (کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے)۔
(ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا أُغْطَاهُ إِيمَانُهُ وَهِيَ بَعْدُ الْعَصْرِ.
رواه احمد، الفتح الربیانی ۱۲/۶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو مالکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرمادیتے ہیں اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔
(مسند احمد، الفتح الربیانی)

﴿١٣١﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ.

رواه مسلم، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، رقم: ١٩٧٥

حضرت ابو المؤمن اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے ساہد گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لیکن نماز کے ختم ہونے تک کا درسیانی وقت ہے۔

فائده ۵: جمعہ کے دن تبلیغات والی گھڑی کی تعین کے بارے میں اور بھی احادیث ہیں للہذا اس پورے دن زیادہ سے زیادہ دعا اور عبادت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (نووی)

سنن و نوافل

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَمِنَ الظَّلَالِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةً لَكُنْ عَسَى أَنْ يَعْثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُودًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۷۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے خطاب فرمایا: اور رات کے بعض حصے میں بیدار ہو کر تجد کی نماز پڑھا کریں جو کہ آپ کے لئے پانچ نمازوں کے علاوہ ایک زائد نماز ہے۔ امید ہے کہ اس تجد پڑھنے کی وجہ سے آپ کے رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیں گے۔ (بنی اسرائیل)

فائدہ : قیامت میں جب سب لوگ پریشان ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ کی سفارش پر اس پریشانی سے نجات ملے گی اور حساب کتاب شروع ہوگا۔ اس سفارش کے حق کو مقام محمود کہتے ہیں۔ (بیان القرآن)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ هُوَ الَّذِينَ يَسْتَوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴾ [الفرقان: ۶۴]

(اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ) وہ لوگ اپنے رب

کے سامنے سجدے میں اور کھڑے ہو کر رات گذارتے ہیں۔ (فرقان)

وقالَ تَعَالَى: ﴿تَسْجَافُهُمْ جُنُونُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَذْهَنُونَ رَبُّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعاً وَمَا رَأَفَهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ حَجَرَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ۶-۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید سے پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر، دعائیں لگھرتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان غزانہ غیب میں موجود ہے اس کی کسی شخص کو بھی خبر نہیں۔ یہ ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سجدہ)

وقالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَغَيِّبِينَ فِي حَسْنٍ وَعُيُونٍ أَحِدِيهِنَّ مَا أَتَهُمْ رَبُّهُمْ طَائِهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ الْأَيْلَ مَا يَهْمِجُونَ وَبِالآشْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [الثیرت: ۱۵-۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: متنی لوگ باغات اور چشمیں میں ہوں گے ان کے رب نے انہیں جو ثواب عطا کیا ہو گا وہ اسے خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ لوگ اس سے پہلے یعنی دنیا میں نیکی کرنے والے تھے۔ وہ لوگ رات میں بہت سی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت کی مشغولیت میں گزرتا تھا) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے۔ (ذاریات)

وقالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمَزَمَلُ قُمِ الْأَيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوْ أَنْقُصُهُ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ ذُذِعْلِهِ وَرَأَلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّ سَلْقَنِي عَلَيْكَ قَوْلًا تَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ الْأَيْلَ هِيَ أَشَدُّ وَطَأً وَأَقْوَمُ قَيْلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارَ سَبْحًا طَوِيلًا﴾ [المزمل: ۱-۷]

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا: اے چادر اور حنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمائیں (یعنی آدمی رات یا آدمی رات سے کچھ کم یا آدمی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمائیں)۔ اور (اس تہجد کی نماز میں) قرآن کریم کو شہر شہر کر پڑھا سکیجئے۔ (تہجد کے حکم کی ایک حکمت یہ ہے کہ رات کے اٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے طبیعت میں بھاری

کلام برداشت کرنے کی استعداد خوب کامل ہو جائے کیونکہ) ہم غفریب آپ پر ایک بھاری کلام (یعنی قرآن کریم) نازل کرنے والے ہیں۔ (دوسری حکمت یہ ہے کہ رات کا انہا نفس کو خوب چھلتا ہے اور اس وقت بات ٹھیک نہ کتی ہے (یعنی قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ خوبطمینان سے ادا ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جی لگتا ہے۔ (تیسرا حکمت یہ ہے کہ) آپ کو دن میں بہت سے مشاغل رہتے ہیں (جیسے تبلیغی مشغله لہذا رات کا وقت تو یکسوئی کے ساتھ عبادتِ الہی کے لئے ہونا چاہئے) (مزمل)

احادیث نبویہ

﴿۱۳۲﴾ عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَذَنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ إِلَّا ضَلَّ مِنْ رَحْمَتِهِ مَنْ يُصْلِيهِمَا، وَإِنَّ أَبْرَرَ لَيَدْرُ عَلَىٰ رَأْسِ الْعَبْدِ مَا ذَادَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ۔ قَالَ أَبُو الْنَّضْرِ: يَعْنِي الْفُرْقَانَ۔

رواه الترمذی، باب ما تقرب العبد الى الله بمثل ما خرج منه، رقم: ۲۹۱۱

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دور کعت نماز کی توفیق دے دیں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے بھلا نیاں اس کے سر پر بکھر دی جاتی ہیں۔ اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ کی ذات سے لکھتی ہے یعنی قرآن شریف۔ (ترمذی)

فائدہ ۵: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب قرآن کریم کی تلاوت سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿۱۳۳﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَنْبِرٍ فَقَالَ: مَنْ صَاحَبَ هَذَا الْقَنْبِرَ؟ فَقَالُوا: فَلَانُ فَقَالَ: رَكِعْتَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ هَذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله ثقات، مجمع الزوادی ۱/۶/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تھے

گذرے۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دور رکعتوں کا پڑھنا تمہاری دنیا کی باتی تمام حیزوں سے زیادہ پرندیدہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدة ۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقتضی یہ ہے کہ دور رکعت کی قیمت تمام دنیا کے ساز و سامان سے زیادہ ہے، اس کا صحیح علم قبر میں پہنچ کر ہو گا۔

(134) عن أبي ذئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ رَأْمَنَ الشَّتَاءَ، وَالْوَرْقَ يَتَهَافَطُ فَأَخْدَى بِعَصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرْقَ يَتَهَافَطُ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذِئْرٍ إِنِّي قُلْتُ لِبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَصْلِي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَطَ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَطُ هَذَا الْوَرْقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ۔ رواه احمد ۱۷۹/۵

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے، پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔ (مسند احمد)

(135) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَابَرَ عَلَى الشَّقَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعًا قَبْلَ الظَّهَرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظَّهَرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ رواه النساءی، باب ثواب من صلی فی اليوم والليلة ثنتي عشرة رکعة رقم: ۱۷۹۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتی ہیں: جو شخص بارہ رکعتیں پڑھنے کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دور رکعت ظہر کے بعد، دور رکعت مغرب کے بعد دور رکعت عشاء کے بعد اور دور رکعت فجر سے پہلے۔ (نسائی)

(136) عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ لم يكن على شيءٍ من النوافل أشد معاهاً منه على ركعتين قبل الصبح.

رواه مسلم، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، رقم: ١٦٨٦

حضرت عائشة رضي الله عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوافل (اور سننوں) میں سے کسی نماز کا انتظام یادہ اہتمام نہ تھا جتنا کہ فخر کی نماز سے پہلے دور کعت سنت پڑھنے کا اہتمام تھا۔ (مسلم)

(137) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ أنه قال في شأن الركعتين عند طلوع الفجر: لهم أصحاب إلى من الدنيا جميعاً.

رواه مسلم، استحباب رکعتی سنة الفجر، رقم: ١٦٨٩

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فخر کی دور کعت سننوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دور کعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

(138) عن أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من حافظ على أربع ركعات قيل الظهر و أربع بعدها حرم الله تعالى على الماء.

رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم: ١٨١٧

حضرت ام حبیبة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیتے ہیں۔

فائدة ۵: ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں سنت موکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتیں میں دور کعتیں سنت موکدہ ہیں اور ووغل ہیں۔

(139) عن أم حبيبة رضي الله عنها عن رسول الله ﷺ أنه قال: ما من عبد مؤمن يصلِّي أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النَّارُ أبداً إن شاء الله عز وجل.

رواه النسائي، باب الاختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، رقم: ١٨١٤

حضرت ام حبیبة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی

مَوْمَنْ بْنَ بَنْدَهُ ظَهِيرَ كَمَ بَعْدَ أَنْ جَارَ رَعْتَيْنِ پُرَّهَتَانِ هَبَّا بَعْدَهُ أَنْ جَهَنَّمْ كَمْ كَمْ آگَ إِنْشَاءَ اللَّهَ كَمْ بَهِيْ نَهِيْسِ چَحْوَيْهُ كَيْ -
(ترمذی)

﴿140﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْلَى أَرْبَعَ مَسَاجِدَ إِذَا دَرَأَ زَوَالَ الظَّهِيرَ قَبْلَ الظَّهِيرَ وَقَالَ: إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَبْوَابُ أَنَّ يَصْعَدَ لِنِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ . رواه الترمذی وقال: حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب، باب ماجاء في الصلاة عند الزوال، رقم: ۷۸، الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی

حضرت عبد الله بن سائب رضي الله عنه عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی)

فائده: ظہر سے پہلے کی چار رکعت سے مراد چار رکعت سنت موسوکدہ ہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک زوال کے بعد یہ چار رکعت ظہر کی سنت موسوکدہ کے علاوہ ہیں۔

﴿141﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعَ قَبْلَ الظَّهِيرَ بَعْدَ الزَّوَالِ تُخَسِّبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَةِ السَّعْدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهُ تَعَالَى السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَنْفِعُوا طَلَلَهُ عَنِ الْأَيْمَنِ وَالشَّمَائِلِ سُجْدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ﴾ [النحل: ۴۸] الآیة۔ کلُّهَا رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ومن

سورة النحل، رقم: ۳۱۲۸

حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: زوال کے بعد ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تجدی کی چار رکعتوں کے برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی شیخ کرتی ہے۔ پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: سایہ دار چیزیں اور ان کے سایے (زوال کے وقت) کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری طرف کو عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو وجودہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿142﴾ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحْمَ اللَّهُ أَمْرَا صَلَّى

قبل الغضير أربعاء

رواه أبو داؤد، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ١٢٧١

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر حرم فرمائیں جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿143﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْسَابًا غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ. رواه البخاري، باب تطوع قيام رمضان من الإيمان، رقم: ٣٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامًا، وَسَنَتُ لَكُمْ قِيَامًا فَمَنْ صَامَهُ وَفَعَلَهُ إِيمَانًا وَاحْسَابًا خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَيْوَمٍ وَلَدُنْهُ أَمْهَأْ. رواه ابن ماجہ، باب ماجاء فی قيام شهر رمضان، رقم: ١٣٢٨

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رمضان کے مہینہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کی تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں اس مہینے کے روزے رکھتا ہے اور تراویح پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں سے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿145﴾ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ الْأَزْدِيِّ أَوِ الْأَسْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيَا فَاطِمَةً إِنَّ أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَنِي فَأَكْثِرِ السُّجُودَ. رواه احمد ٨٢٤/٣

حضرت ابو قاطع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو قاطع! اگر تم مجھ سے (آخرت میں) ملنا چاہتے ہو تو سجدے زیادہ کیا کرو یعنی نمازیں کثرت سے پڑھا کرو۔ (مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا

يُحاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسَرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ قَرِينَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هُلْ لِغَبَدِي مِنْ تَطْرُعٍ؟ فَيُكَلِّمُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ان اول ما

يحاسب به العبد يوم القيمة الصلاة رقم: ۱۳۴

حضرت ابو هریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو وہ شخص کامیاب اور با مراد ہو گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہو گا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: وَيَكْحُوا كِيمِيرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے۔ اگر نفلیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان سے فرضوں کی کمی پوری فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہو گا یعنی فرض روزوں کی کمی نفل روزوں سے پوری کی جائے گی اور فرض زکوٰۃ کی کمی نفلی صدقات سے پوری کی جائے گی۔ (ترمذی)

(147) عن أبي أفيف رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: إن أبغضت أوزيلاني عندى لمؤمن حفيث الحاذ ذؤحط من الصلاة، أحسن عبادة ربها وأطاعة في السر وكأن غامضا في الناس لا يشار إليه بالاصابع، و كان رزقه حفاناً فصبر على ذلك ثم نظر يا ضعيفه فقال: عجلت ميتة قلت برأك يه قل تراة.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی الكفاف رقم: ۲۴۷

حضرت ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے ارشاد فرمایا: میرے دوستوں میں میرے نزدیک زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہمکا پچھکا ہو یعنی دنیا کے ساز و سامان اور اہل و عیال کا زیادہ بوجھنا ہو، نماز سے اس کو بڑا حصہ ملا ہو یعنی تو فل کثرت سے پڑھتا ہو، اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جس طرح ظاہر میں کرتا ہو اسی طرح) تنهائی میں بھی کرتا ہو، لوگوں میں گمانم ہواں کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں یعنی لوگوں میں مشہور نہ ہو، روزی صرف گزارے کے قابل ہو جس پر صبر کر کے عمر گزارو۔ پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے چینکی بجائی (جیسے کسی چیز کے جلد ہو جانے پر چینکی بجائے ہیں) اور ارشاد فرمایا: اسے موت جلدی آجائے نہ اس پر رونے والیاں زیادہ ہوں اور نہ میراث زیادہ ہو۔ (ترمذی)

﴿148﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحْمَةُ اللَّهِ أَعَزَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحْنَا خَيْرَ أَخْرَجُوا غَنَائِمَهُمْ مِّنَ الْمَتَاعِ وَالسَّبْنِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَاغُونَ غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ رَبَحْتُ رَبِيعًا مَارِبَعَ الْيَوْمَ وَمِثْلَهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ هَذَا الْوَادِيِّ قَالَ: وَنَحْكُ وَمَا رَبَحْتَ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَيْمَعُ وَأَبْتَاعُ حَتَّى رَبَحْتُ ثَلَاثَمَائَةً أُوقِيَّةً، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَنْتَكَ بِغَيْرِ رَجُلٍ رَبَحَ، قَالَ: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: رَجُلُ عَيْنَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

رواه ابو داؤد، باب في التجارة في الغزو، رقم: ۲۶۶۷ مختصر سنن ابی داؤد للمنذري

حضرت عبد اللہ بن سلمانؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ جب تحریر فتح کر کے تو لوگوں نے اپنا مال غنیمت نکالا جس میں مختلف سامان اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہوئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ خاص خدمت ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ یہاں تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی اتنا فرع نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے تجب سے پوچھا کہ لکتا کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا رہا اور بپھرتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی فرع میں بچا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین فرع حاصل کرنے والا شخص بتاتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فرع کیا ہے جسے اس آدمی نے حاصل کیا؟ ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد درکعت نفل۔ (ابوداؤد)

فائدہ: ایک اوقیہ چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً تین گرام چاندی کا ہوتا ہے۔ اس طرح تقریباً تین ہزار روپے چاندی ہوئی۔

﴿149﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَّةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامٌ. ثَلَاثَ غَقِيدَ يُضْرِبُ مَكَانًا كُلَّ غَقِيدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

فَإِنْ أَنْتَ قُدْكَرَ اللَّهُ انْحَلَّتْ عَقْدَةُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَقْدَةُ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عَقْدَةُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيْبَ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحَ حَبِيبَ النَّفْسِ كَشْلَانَ۔ رواه ابو داود، باب قیام اللیل، رقم: ۱۳۰ و فی روایة ابن ماجہ: فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيْبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ حَبِيبًا وَإِنْ لَمْ يَفْعُلْ، أَصْبَحَ كَسِلًا حَبِيبَ النَّفْسِ لَمْ يُصْبِحْ حَبِيبًا۔ باب ماجاء فی قیام اللیل، رقم: ۱۲۲۹

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گذاری پر تین گرہیں لگادیتا ہے ہرگرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ”اگھی رات بہت پڑی ہے سوتارہ“۔ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسرا گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر تجد پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ صحیح کوچست ہشاش پشاش ہوتا ہے اسے بہت بڑی خیر مل چکی ہوتی ہے اور اگر تجد نہیں پڑھتا تو ستر ہوتا ہے، طبیعت بوجھل ہوتی ہے اور بہت بڑی خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ابو داود، ابن ماجہ)

(150) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عليه السلام يقول: رجلان من أمته يقون أحدهما من الليل فيعالج نفسه إلى الظهور، وعليه عقد فيتوضاً، فإذا وضأ يذهب العقد، وإذا وضأ وجهه انحلت عقدة، وإذا وضأ رأسه انحلت عقدة، وإذا وضأ رجلية انحلت عقدة، فيقول رب عز وجل للذين وزراء الحجاب: انظروا إلى عبدي هذا يعالج نفسه ماسالني عبدي هذا فهو له۔ رواه احمد، الفتح الرباني، ۱/ ۴۰

حضرت عقبہ بن عامر رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے دو آدمیوں میں سے ایک رات کا اٹھتا ہے اور طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے اپنے آپ کو اس حال میں وضو پر آمادہ کرتا ہے کہ اس پر شیطان کی طرف سے گرہیں لگی ہوتی ہیں۔ جب وضو میں اپنے دنوں ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب چہرہ دھوتا ہے تو دوسرا گرہ کھل جاتی ہے، جب سر کا سچ کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، جب پاؤں کی دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں جو انسانوں کی نگاہوں سے او جھل ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو کہ وہ کس طرح مشقت اٹھا رہا ہے۔ میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگے گا وہ ابستے نے گا۔ (مسند احمد، الفتح الرباني)

(151) عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: من تعاشر من الليل فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دُعَا اسْتَجِيبْ، فَإِنْ تَوَضَّأْ وَصَلَّى قَبْلَتْ صَلَاتِهِ.

رواه البخاري، باب فضل من تعاشر من الليل فصلٍ، رقم: ١١٥٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی رات کو آنکھل جائے اور پھر وہ یہ پڑھ لے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اور اس کے بعد اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اسے اللہ میری مغفرت فرم دیجئے کہہ یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ پھر اگر دوسوکر کے نماز پڑھنے لگ جائے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔ (بخاری)

(152) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان النبي ﷺ إذا قام من الليل يسأله إذاً قَدْ حَدَّ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلَقَاءُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ، وَالنَّارُ الْحَقُّ، وَالبَّيْوَنُ الْحَقُّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقُّ، وَالسَّاعَةُ الْحَقُّ الَّلَّهُمَّ لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ آتَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَّمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا فَعَلْتُ وَمَا أَخْرَجْتُ وَمَا أَشْرَطْتُ وَمَا أَغْلَبْتُ، أَنْتَ الْمُقْدَمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخِرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ، قال سفيان: وزاد عبد الكري姆 ابو امية: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواه البخاري، باب التهجد بالليل، رقم: ١١٢٠

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ

الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقُولُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ
حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ إِنَّهُمْ لَكَ أَسْلَمُوا وَبِكَ آمَنُوا، وَعَلَيْكَ تَوْكِيدُهُ، وَإِلَيْكَ ابْتِئَهُ،
وَبِكَ خَاصَّتْهُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْنِي مَا فَدَمْتُ وَمَا أَخْرَثُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَغْلَثُ، أَنْتَ الْمُقْدِيمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخِرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا لَرَاهُ غَيْرُكَ تَرْجِعُهُ إِلَى اللَّهِ
تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کو اور جو مخلوق ان میں آباد ہے ان
کے سنبھالنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، زمین و آسمان اور ان کی تمام
مخلوقات پر حکومت صرف آپ ہی کی ہے۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان
کے روشن کرنے والے ہیں تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ زمین و آسمان کے بادشاہ
ہیں۔ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں، اصل وجود آپ ہی کا ہے، آپ کا وعدہ حق ہے (مُلْتَبِسْ)
آپ سے ملاقات ضرور ہوگی، آپ ہی کافر مان حق ہے، جنت کا وجود حق ہے، جہنم کا وجود
حق ہے، سارے انبیاء علیہم السلام برحق ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق (رسول) ہیں اور قیامت
ضرور آئے گی۔ اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے پیر دکر دیا، میں نے آپ کو دل سے مانا،
میں نے آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف متوجہ ہوا، (شہ ماننے والوں میں سے) جس سے
بھگڑا کیا آپ ہی کی مرد سے کیا اور آپ ہی کی بارگاہ میں فریاد لایا ہوں لہذا میرے ان گناہوں کو
معاف کر دیجئے جو اب سے پہلے کیے اور جو اس کے بعد کروں اور جو گناہ میں نے چھپا کر کیے اور
جو علانية کیے۔ آپ ہی توفیق دے کر وینی اعمال میں آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی توفیق
چھین کر پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبد نہیں۔ بھلانی کرنے کی طاقت اور برائی
سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ (بخاری)

﴿153﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ
رَمَضَانَ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُسْرَمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِنَسَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رواہ مسلم، باب فضل صوم المحرم، رقم: ۲۷۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان
المبارک کے بعد سب سے فضل روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے
فضل نمازوں کی (نماز تہجد) ہے۔ (مسلم)

﴿154﴾ عَنْ إِسَاسٍ فِي مَعَاوِيَةِ الْمَرْبُنِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: لَا يَدْعُ مِنْ صَلَوةِ بَيْتِنَا وَلَوْ حَلَبَ شَاءَ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَشَاءِ فَهُوَ مِنَ الْمُنْكَرِ.

رواه الطبراني في الكبير وفيه: محمد بن اسحاق وهو منلس وبقية

رجاله ثقات، مجمع الروايد ۵۲۱/۱۰، وهو ثقة، ۹۲۱/۱۰.

حضرت ایاس بن معاویہ مرنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو اگرچہ اتنی تھوڑی دیر ہی کے لئے ہو جتنی دیر میں مکری کا دودھ دہا جاتا ہے اور جنماز بھی عشاء کے بعد پڑھی جائے وہ تہجد میں شامل ہے۔ (طرانی، مجمع الروايد)

فائده ۵: سوکارٹھنے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک عشاء کے بعد سونے سے پہلے جو نفل پڑھ لئے جائیں وہ بھی تہجد ہے۔ (اعلاء السن)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّضِيِّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَضْلُ صَلَوةِ الْمَنِىلِ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَاءِيَّةِ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، مجمع الروايد ۵۱۹/۲۵

حضرت عبد اللہ الرضی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نفل نمازوں کی نفل نماز سے ایسی ہی افضل ہے جیسا کہ چھپ کر دیا ہوا صدقہ علائیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (طرانی، مجمع الروايد)

﴿156﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ الْلَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ فُرْجَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفُرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَا عَنِ الْأَثْمِ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخر جاه ووافقه الذهبي ۳۰۸/۱

حضرت ابو امام بالی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچ رہو گے۔ (متدرک حاکم)

﴿157﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُعِظُّهُمُ اللَّهُ، وَيُضْخِلُهُمُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ، وَيُسْتَبَشِّرُهُمُ الْمُذْنِيُّ إِذَا انْكَشَّفَتْ فِتْنَةً، قَاتِلٌ وَرَاءَهَا بِنَفْسِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِمَّا أَنْ

يُفْسَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُنْصَرَهُ اللَّهُ أَعْرُجُ وَيَكْفِيهِ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِيْ هَذَا كَيْفَ صَبَرَنِيْ بِنَفْسِهِ؟ وَالَّذِي لَهُ افْرَاةٌ حَسَنَةٌ، وَفِرَاشٌ لَيْئَنَ حَسَنَةٌ، فَيَقُولُ مِنَ الظَّلَلِ فَيَقُولُ: يَدْرِ شَهْوَتَهُ، وَيَدْكُرُنِيْ، وَلَوْ شَاءَ رَأَقَدَ، وَالَّذِيْ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ رَكْبَتْ فَسَهَرُوا ثُمَّ هَجَعُوا فَقَامَ مِنَ السَّجْرِ فِي ضَرَاءٍ وَسَرَاءٍ۔ راوی الطبرانی فی الكبير بنا سناد حسن، الترغیب ۱/۴۲۴

حضرت ابو درداء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خلص ایسے ہیں جن سے اللہ محبت فرماتے ہیں اور انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو جہاد میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکیا لڑتا رہے جبکہ اس کے سب ساتھی میدان چھوڑ جائیں پھر یا تو وہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں اور اسے غلبہ عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو دیکھو! میری خوشنودی کی خاطر کس طرح میدان میں جمارا ہا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کے پہلو میں خوبصورت بیوی ہو اور بہترین نرم بستر موجود ہو اور پھر وہ (ان سب کو چھوڑ کر) تجدید میں مشغول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دیکھو! اپنی چاہتوں کو چھوڑ رہا ہے اور مجھے یاد کر رہا ہے اگر چاہتا تو سوتارہ تبا۔ تیسرا وہ شخص ہے جو سفر میں قافلے کے ساتھ ہو اور قافلے والے رات دیتک جاگ کر سوچ کے ہوں۔ یہاں خیر شب میں طبیعت چاہے نہ چاہے ہر حال میں تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔

(طبرانی، ترغیب)

﴿158﴾ عَنْ أَبِي مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، أَعْدَدَهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَفْشَى السَّلَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَّمٌ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده قوله ۲۶۲/۲

حضرت ابو مالک اشتری صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔ یہ بالاخانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، خوب سلام پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سورہ ہوتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿159﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُحَمَّدُ: عِشْ مَا مِثْتَ فَإِنَّكَ مَيْتٌ، وَاعْمَلْ مَا مِثْتَ فَإِنَّكَ مَيْتُ مِنْ يَهُ، وَأَحِبْتَ مِنْ

ششت فلائق مفارقة، وأعلم أن شرف المؤمن قيام الليل، وعزّة استغناء عن الناس.

رواہ الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن، الترغیب ۴۳۱/۱

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل ﷺ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ جتنا بھی زندہ رہیں ایک دن موت آئی ہے۔ آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا بدله آپ کو دیا جائے گا۔ جس سے چاہیں محبت کریں آخر ایک دن اس سے جدا ہونا ہے۔ جان بیجھ کے مومن کی بزرگی تجد پڑھنے میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

(160) عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهم قال: قال لى رسول الله عليه السلام: يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقؤم من الليل فترك قيام الليل.

رواہ البخاری، باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه، رقم: ۱۱۵۲

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: عبد اللہ! تم فلاں کی طرح مت ہو جانا کہ وہ رات کو تجد پڑھا کر تھا پھر تجد چھوڑ دی۔

فائدة ۵: مطلب یہ ہے کہ بلا کسی عذر کے اپنے دینی معمول کو چھوڑنا اچھی بات نہیں ہے۔
(مظاہر حق)

(161) عن المطلب بن ربيعة رضي الله عنهمما أن رسول الله عليه السلام قال: صلاة الليل مشنى مشنى وإذا صلي أحدهم فليشهد في كل ركعتين ثم ليلحف في المسئلة ثم إذا دعا فليتسأكن ولبيأس ولتضيق فمن لم يفعل ذلك فذاك الخداع أو كالخداع.

رواہ احمد ۱۶۷/۱

حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز و دور کر کتیں ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ہر دور کتوں کے اخیر میں تکہید پڑھے۔ پھر دعائیں اصرار کرے، مسکن اخیار کرے، پی کی اور کمزوری کا انہصار کرے۔ جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ادھوری ہے۔ (سداحم)

فائدة: تشهد کے بعد دعاء نمازوں میں بھی اور سلام کے بعد بھی مانگی جا سکتی ہے۔

(162) عن حَدِيْقَةِ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ لَيْلَةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَقَمَتْ أَصْلَى وَرَأَةً يُحِيلُ إِلَى أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ، فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَقَلَّتْ إِذَا جَاءَ مَا تَهِيَّ رَكْعٌ، فَجَاءَهَا قَلْمَبُ يَرْكَعُ، فَقَلَّتْ إِذَا جَاءَ مَا تَهِيَّ آتِيَةَ رَكْعٍ، فَجَاءَهَا قَلْمَبُ يَرْكَعُ، فَقَلَّتْ إِذَا خَتَّمَهَا رَكْعٌ، فَخَتَّمَ قَلْمَبُ يَرْكَعُ، فَلَمَّا خَتَّمْ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، وَتَرَاثُمَ افْتَحْ أَلَّا عُمَرَانَ، فَقَلَّتْ إِنْ خَتَّمَهَا رَكْعٌ، فَخَتَّمَهَا وَلَمْ يَرْكَعْ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ افْتَحْ سُورَةَ الْمَائِدَةِ، فَقَلَّتْ: إِذَا خَتَّمَ رَكْعٌ، فَخَتَّمَهَا قَلْمَبُ يَرْكَعُ، فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ، وَيَرْجِعُ شَفَقَيْهِ فَاعْلَمُ اللَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَعَدَ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَمِ، وَيَرْجِعُ شَفَقَيْهِ فَاعْلَمُ اللَّهُ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا أَفْهَمُ غَيْرَهُ ثُمَّ افْتَحْ سُورَةَ الْأَنْعَامَ فَتَرَكَتْهُ وَدَهْبَثَ.

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ / ۲۴۷

حضرت حدیثہ بن یمأن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزار آپ مدینہ منورہ میں مسجد میں نمازوں پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپ کے پیچھے نمازوں پڑھنے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نمازوں پڑھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ سو آئیوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دوسو آئیوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دوسو آئیوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپ نے سورت ختم فرمائی تو اللہُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورہ ماائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا سورہ ماائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ نے سورہ ماائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ

نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپ کو جدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے سن اور آپ اپنے ہنٹوں کو ہلارہے تھے (جس کی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جس کو میں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا آیا (کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی مزید احتہان کر سکا)۔ (مصنف عبدالرازاق)

﴿163﴾ عَنْ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ لِلَّهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمِعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلْمِمُ بِهَا شَعْنِي، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُرْكِي بِهَا عَمَلِي، وَتَلِهَمُنِي بِهَارَشْدِي، وَتَرْدُ بِهَا الْفَقْتِي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَّا لَبِهَا شَرْفٌ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنَزْلَ الشَّهَدَاءِ وَعَيْشَ السَّعْدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْزَلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قُصْرَ رَأِيِّي وَضَعُفتْ عَمَلِي إِنْقَرْثُ إِلَيْ رَحْمَتِكَ، فَأَسْأَلُكَ يَا فَاطِمَةَ الْأَمْوَرِ، وَبِإِشَافَةِ الصُّدُورِ، كَمَا تُجْزِي بَيْنَ الْبُحُورِ، أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعْيِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْبُؤْرِ، وَمِنْ فَتْنَةِ الْقُبُورِ، اللَّهُمَّ مَا قُصْرَ عَنِّي رَأَيِّي وَلَمْ تَبْلُغْ نَيْسِي، وَلَمْ تَبْلُغْ مَسَالَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَذَّةِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَلَيْسَ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْحُلُوذِ مَعَ الْمُقْرَبَيْنَ الشَّهُودِ، الرَّكْعُ السُّجُودُ، الْمُؤْفِنَ بِالْغَهْوَدِ، أَنْتَ رَحِيمٌ وَذُوذٌ، وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَرِيدُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضْلَّيْنَ سِلْمًا لِأَوْلَيَّاَكَ وَعَدُوًا لِأَعْدَائِكَ نُحَبِّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاؤِكَ مَنْ خَالَقَكَ، اللَّهُمَّ هَذَا الدُّلَاعُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجَهَدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلِاثُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيِّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمْنِي، وَنُورًا عَنْ شَمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي تَشْرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي ذَمِّي، وَنُورًا فِي عَظَامِي، اللَّهُمَّ أَعْظُمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى تَعَطَّفَ الْعَزْ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي الَّذِي لَيْسَ الْمَجْدُ وَتَكْرَمُ

بِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِي لَا يَسْبِغُ التَّسْبِيحَ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْعِيْمَ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ۔ رواه الترمذى وقال: هذا حديث غريب،

باب منه دعاء: اللهم انى استملك رحمة من عندك..... رقم: ٣٤١٩

حضرت ابن عباس رضى الله عنهما روى بـهـ كـهـ رسول الله صـلـى اللـهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ اـيـكـ رـاتـ
تجددى نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے شا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمِعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلْمِ
بِهَا شَعْنِي، وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُنْزِّلِنِي بِهَا عَمَلِي، وَتَلْهِمُنِي
بِهَا رُشْدِي، وَتَرْدِدُ بِهَا الْفَتْنَى، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا
وَيَقِنًا لَّيْسَ بَعْدَهُ كُفُرٌ، وَرَحْمَةً أَنَّا بِهَا شَرِفَ كَرَمَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقِضَاءِ وَتَرْزِيلَ الشَّهَادَةِ وَعِيشَ السُّعَادَةِ، وَالنَّصْرَ
عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْزَلْتُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصَرَ رَأِيِّي وَضَعَفَ عَمَلِي
إِنْفَرَثَ إِلَيْ رَحْمَتِكَ، فَاسْأَلْكَ يَا قَاضِي الْأُمُورِ، وَيَا شَافِي الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ
بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ، أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْبُرُورِ، وَمِنْ فَتَّةِ
الْبُرُورِ. اللَّهُمَّ مَا قَصَرَ عَنْهُ رَأِيِّي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نَيْسِي، وَلَمْ تَبْلُغْ مَسَالَتِي مِنْ خَيْرِ
وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرِ أَنْتَ مَعْنَيْهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ
فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ ذَا الْجَلَلِ الشَّدِيدِ، وَالْأَنْرَاثِ الرَّشِيدِ،
أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخَلُودِ مَعَ الْمُقْرَبِينَ الشَّهِيدِ، الرَّئِسِ
السَّجِنُونِ، الْمُؤْفِسِينَ بِالْمَهْوِدِ، أَنْتَ رَحِيمٌ وَدُوَّدٌ، وَإِنَّكَ تَقْعُلُ مَا تُرِيدُ، اللَّهُمَّ
اجْعَلْنَا هادِينَ مُهَتَّمِينَ غَيْرَ حَالِينَ وَلَا مُضَلِّينَ سِلْمًا لِأَرْزِيَاتِكَ وَعَدْرًا لِأَعْذَابِكَ
تُحِبِّ بِحَيْكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَتُعَادِي بَعْدَ أَيْتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ
وَعَلَيْكَ الْأَجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلِانُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي
وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ يَدِي، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ بَعْنِي، وَنُورًا فِي
عَنْ شَمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمَعِي، وَنُورًا فِي
بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَغْرِي، وَنُورًا فِي تَشْرِي، وَنُورًا فِي لَحْبِي، وَنُورًا فِي دَمِي،
وَنُورًا فِي عَظَامِي، اللَّهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْظِمْ نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، سُبْحَانَ

الَّذِي تَعْطَفُ الْعَزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ اللَّذِي لَبَسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ اللَّذِي لَا يَنْسَغِي النَّسْبَيْتُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلَ وَالْعَمَّ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْأَنْكَارِمِ.

ترجمہ:- اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خاص رحمت مانگتا ہوں جس سے آپ میرے دل کو ہداوت نصیب فرمادیجئے اور اس کے ذریعے میرے کام کو آسان فرمادیجئے اور میری پریشان حالی کو اس رحمت کے ذریعہ دور فرمادیجئے اور میری غیر حاضری کے معاملات کی تکمیلی فرمادیجئے اور جو چیزیں میرے پاس ہیں ان کو اس رحمت کے ذریعہ بلندی اور عزت نصیب فرمادیجئے اور میرے عمل کو اس رحمت کے ذریعہ (شُرُك وریا) سے پاک فرمادیجئے اور میرے دل میں اس رحمت کے ذریعہ وہی بات ڈال دیجئے جو میرے لئے صحیح اور مناسب ہو اور جس چیز سے مجھے محبت ہو وہ مجھے اس رحمت کے ذریعہ عطا فرمادیجئے اور اس رحمت کے ذریعہ میری ہر برائی سے حفاظت فرمادیجئے۔ یا اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین نصیب فرمادیجئے جس کے بعد کسی قسم کا بھی کفر نہ ہو اور مجھے اپنی وہ رحمت عطا فرمائیے جس کے طفیل مجھے دنیا و آخرت میں آپ کی جانب سے عزت و شرف کا مقام حاصل ہو جائے۔ یا اللہ! میں آپ سے فیصلوں کی درشکنی، اور آپ کے ہاں شہیدوں والی مہمانی، اور خوش نصیبوں والی زندگی اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل ناقص ہے اور میرا عمل کمزور ہے میں آپ کی رحمت کا محتاج ہوں۔ اے کام بنانے والے اور دلوں کو شفادینے والے! جس طرح آپ اپنی قدرت سے (ایک ساتھ بہنے والے) سمندروں کو ایک دوسرے سے جدار کھٹتے ہیں (کہ کھارا میٹھے سے الگ رہتا ہے اور میٹھا کھارے سے الگ) اسی طرح میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ کی آگ سے اور اس عذاب سے جس کو دیکھ کر آدمی واویلا کرنے (موت کی دعاماً نگئے) لگے اور قبر کے عذاب سے دور کیجئے۔ یا اللہ! جس بھلائی تک میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل اس بھلائی کے حاصل کرنے میں کمزور رہا، اور میری نیت بھی اس تک نہ پہنچی، اور میں نے آپ سے اس بھلائی کی درخواست بھی نہ کی ہو جس کا آپ نے اپنی حقوق میں کسی بندے سے وعدہ فرمایا ہو یا کوئی انسی بھلائی ہو کہ اس کو آپ اپنے بندوں میں کسی کو دینے والے ہوں، اے تمام جہانوں کے پالنے والے! میں بھی آپ سے اس بھلائی کا خواہش

مند ہوں اور اس کو آپ کی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے مضبوط عہد والے اور نیک کاموں کے مالک اللہ! میں آپ سے عذاب کے دن امن کا، اور قیامت کے دن جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے مُقْرَب، اور آپ کے دربار میں حاضر رہنے والے، رکوع سجدے میں پڑے رہنے والے اور عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک آپ بڑے مہربان اور بہت محبت فرمانے والے ہیں اور بلاشبہ آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہمیں دوسروں کو خیر کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت یافتہ بنادیجئے، ایسا نہ کبھی کہ ہم خوب بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں۔ آپ کے دوستوں سے ہماری صلح ہو آپ کے دشمنوں کے ہم دشمن ہوں۔ جو آپ سے محبت رکھے، ہم آپ کی اس محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں اور جو آپ کا مخالف ہو، ہم آپ کی اس دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی کریں۔ اے اللہ! یہ دعا کرنا میرا کام ہے اور قبول کرنا آپ کا کام ہے اور یہ میری کوشش ہے اور بہر و سآپ کی ذات پر ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں نور ڈال دیجئے، اور میری قبر کو نورانی کرو دیجئے میرے آگے نور میرے پیچے نور، میرے دائیں نور، میرے باائیں نور، میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یعنی میرے ہر طرف آپ کا، ہی نور ہو، اور میرے کالوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے روئیں روئیں میں نور، میری کھال میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، اور میری ہڈی ہڈی میں نور ہی نور کر دیں۔ اے اللہ میرے نور کو بڑھا دیجئے، مجھ کو نور عطا فرمادیجئے اور میرے لئے نور مقدر فرمادیجئے۔ پاک ہے وہ ذات، عزت جس کی چادر ہے اور اس کا فرمان عزت والا ہے، شرافت و بزرگی جس کا لباس ہے اور اس کی بخشش ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے پاکی صرف اسی کی شایان شایان ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے فضل اور فتوؤں والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑے شرف و کرم والی ہے۔ اور پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال و اکرام کی مالک ہے۔

﴿164﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِحَمَاءَةٍ آتِهِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْفَالِقِينَ، وَمَنْ صَلَّى فِي لَيْلَةٍ بِمَائَةٍ آتِهِ فَانَّهُ يُكْتَبْ مِنَ الْفَالِقِينَ الْمُخْلِصِينَ.

رواہ الحاکم وقال: صحيح على شرط مسلم وموافقة الذہبی ۲۰۹/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

رات نماز میں سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو شخص کسی رات نماز میں دو سو آیات پڑھ لیتا ہے وہ اس رات مخلص عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے۔ (محدث حاکم)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعِشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُحْكَمْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةٍ آتَيْهِ كُتُبَ مِنَ الْقَانِتِينَ، وَمَنْ قَرَأَ بِالْفَآيَةِ كُتُبَ مِنَ الْمُقْطَنِطِرِينَ. رواه ابن خزيمة في صحيحه ۱۸۱/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تجد میں دس آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ اس رات غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ جو سو آیتیں پڑھ لیتا ہے اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوتا ہے اور جو ہزار آیتیں پڑھ لیتا ہے وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جن کو قسطار برآبر ثواب ملتا ہے۔ (ابن خزیمہ)

﴿166﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقِطْلَاءُ أَنَا عَشَرَ الْفَأْوِقِيَةُ، كُلُّ أُوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده حسن ۳۱۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسطار بارہ ہزار اُوْقیَة کا ہوتا ہے۔ ہر اُوْقیَة میں واسان کے درمیان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿167﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحْمَ اللَّهِ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَهُ فَصَلَّثُ، فَإِنْ أَبْتَ نَصْخَتْ فِي وَجْهِهَا الْمَاءُ، وَرَحْمَ اللَّهِ امْرَأَهُ قَامَتْ مِنَ اللَّيلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ رُؤْجَهَا فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبْتَ نَصْخَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءُ. رواه النساءی، باب الترغیب فی قیام اللیل، رقم: ۱۶۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تجد پڑھے پھر اپنی بیوی کو بھی جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہ اٹھی تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر جگا دے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت فرمائیں جو رات کو اٹھ کر تجد پڑھے پھر اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر

(نسلی)

فائضہ : اس حدیث کا تعلق ان میاں بیوی سے ہے جو تجد کا شوق رکھتے ہوں اور اس طرح اخھاناں کے درمیان ناگواری کا سبب نہ ہو۔
(معارف الحدیث)

﴿168﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَةً مِنَ الظَّلَلِ فَصَلِّ أَوْصَلِي رَمْعَتِينِ جَمِيعًا كُتُبَ فِي الدَّاِكِرِينَ وَالدَّاِكِرَاتِ.
رواه ابو داؤد، باب قيام الليل، رقم: ۱۳۰۹

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تجد کی (کم از کم) دور کعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار کثرت سے ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔
(ابوداؤد)

﴿169﴾ عَنْ عَطَاءِ رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَخْبِرْنِي بِأَغْجَبِ مَا رَأَيْتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَأَئِ شَانِهِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا؟ إِنَّهُ أَتَانِي لَيْلَةً فَدَخَلَ مَعَنِي لِحَافِنِي ثُمَّ قَالَ: ذَرِنِي أَتَعْبُدَ لِرَبِّي، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَبَكَى حَتَّى سَأَلَتْ دُمُوغَةَ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ رَأَكَعَ فَبَكَى، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَكَى، فَلَمْ يَرْأُ كَذَلِكَ حَسْنَى جَاءَ بِالْأَلَّافِ يُؤْذَنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا يُكِيِّكَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنِبِكَ وَمَا تَأْخَرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا، وَلَمْ لَا أَفْعُلْ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْلَّيْلَةِ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخِيَّلِ الْلَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتِي لَاوَلِي الْأَنْبَابِ﴾ الآیات۔

آخرجه ابن حبان في صحيحه اقامۃ الحجۃ من ۱۱۲

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنادیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمانے لگے: چھوڑو میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرمایا کہ بستر سے اٹھئے، وضوفرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا اور اس میں بھی اسی طرح

روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدے سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلاں رضی اللہ عنہ نے آکر صبح کی تمازک لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رورہے ہیں جب کہ آپ کے انگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گذار بندہ نہ ہوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿إِنْ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخِيَّلَافِ السَّلَيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَنْبَغِي لَأُولَئِي الْأَلْبَابِ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (این حجہ اقامۃ الحجۃ)

﴿170﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ امْرٍ إِلَّا تَكُونُ لَهُ صَلْوَةٌ بِلِيلٍ فَعَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرٌ صَلْوَتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ.

رواہ النسائی، باب من کان له صلاة بالليل..... رقم: ۱۷۸۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے (کسی رات) آکنہ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھدیتے ہیں اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک انعام ہے کہ بغیر تہجد پڑھنے اسے (اس رات) تہجد کا ثواب مل جاتا ہے۔ (نسائی)

﴿171﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلْغُ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْسُوِي أَنْ يَقُولَ، يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَعَلَيْهِ عِينَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ، كُتِبَ لَهُ مَائِنَةٌ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ رواہ النسائی، باب من اتی فراشہ وہو ینسوی القیام فنام، رقم: ۱۷۸۸

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لئے نست پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی لیکن وہ ایسا سویا کہ صبح ہی جا گا تو اس کو اس کی نیت پر تہجد کا ثواب ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے۔ (نسائی)

﴿172﴾ عَنْ مَعَاذِنِ بْنِ أَنَسٍ الْجَهْنَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مَصَلَّةٍ حِينَ يَنْصُرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْفُطْحِ حَتَّى يَسْتَحِي رَجُلُ الصُّلْحِ لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا

عَفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدَ الْمَخْرُورِ. رواه ابو داود، باب صلوة الشخصي، رقم: ١٢٨٧

حضرت معاذ بن انس حنفي رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دور کعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے کنाह معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿173﴾ عَنْ أَعْمَشِ بْنِ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْفَدَاءَ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسْ جِلْدَهُ النَّارُ.

رواہ البیهقی فی شعب الایمان / ۴۲۰

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو اس کی کھال کو (بھی) دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)

﴿174﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاجْرٌ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: تَأْمَةٌ تَأْمَةٌ تَأْمَةٌ.

رواہ الترمذی وقال:

هذا حديث حسن غريب، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس، رقم: ٥٨٦

حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دور کعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿175﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ آدَمَ لَا تَعْجِزُنَّ مِنْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ.

رواہ احمد و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۴۹۲/۲

حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے ادن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ ہو میں تمہارے دن بھر کے کام بنا دوں گا۔ (منhadم، مجمع الزوائد)

فائدہ: یہ فضیلت اشراق کی نماز کی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد چاشت کی نماز ہو۔

»176) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بعث رسول الله ﷺ بعثاً فاغطسوا الغينية، وأسرعوا الكرة، فقال رجل: يارسول الله، ما رأينا بعثاً قط أسرع كرة ولا أعظم غينية من هذا البُثِّ! فقال: لا أُخَبِّئُكُمْ بأسرع كرة منه، وأعظم غينية؟ رجلٌ توضأ في بيته فاخسَنَ الوضوءَ ثمَّ عمِدَ إلى المسجد فصلَّى فيه العدَّة، ثُمَّ عَقَبَ بِصَلَاةِ الصُّحُوةِ فقد أسرع الكرة، وأعظم الغينية.

رواه ابو یعلی ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۴۹۱/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھجا جو بہت سی جلد بہت سارا مال غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکرنیں دیکھا جو اتی جلدی اتنا سارا مال غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ غنیمت کانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح دسکر کے سجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کانے والا ہے۔ (ابو یعلی، مجمع الزوائد)

»177) عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي ﷺ انه قال: يُضْحِي على كُلِّ سُلَامٍ مِّنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِي مِنْ ذَلِكَ رَحْمَاتٌ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصَّحْنِ. رواه مسلم، باب استحبباب صلاة الصبح رقم: ۱۶۷۱

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ذمے اس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کی سلاقتی کے شکرانے میں روزانہ صبح کو ایک صدقہ ہوتا

ہے۔ ہر بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا صدقہ ہے، ہر بار لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے، ہر بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی
سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کے لئے چاشت کے وقت دور کعینیں پڑھنا کافی
ہو جاتی ہیں۔ (سلم)

(178) عَنْ بُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْأَنْسَانِ
شَلْثَمَانَةُ وَسَتُونَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ فَالْأُولَاءِ؛ وَمَنْ يُطِيقُ
ذَلِكَ يَأْتِيَ اللَّهَ؟ قَالَ: النَّجَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذَفَّنُهَا، وَالشَّنْعَةُ تَنْجِيْهُ عَنِ الظَّرِيفِ، فَلَمْ
لَمْ تَجِدْ فِرَّكَعَتَا الصُّصْحِيْنِ تُجْزِنَكَ . رواه ابو داود، باب فی امامۃ الاذی عن الطريق، رقم: ۵۲۴۲

حضرت یہ ریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے
ہوئے سن: آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس کے ذمہ ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی سلامتی کے
شکرانہ میں ایک صدقہ ادا کیا کرے۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے صدقے کون ادا
کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے غن کر دینا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے،
راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہشادینا بھی صدقہ ہے، اگر ان عملوں کا موقع نہ ملتے تو چاشت کی
دور کععت نماز پڑھنا ان سب صدقات کے بعد لئے تھارے لئے کافی ہے۔ (ابو داود)

(179) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفَظَ عَلَى شُفْعَةِ
الصُّصْحِيْنِ غُفرَثَ لَهُ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

رواہ ابن ماجہ، باب ماجہ فی صلوٰۃ الصُّصْحِی (ابن ماجہ)، رقم: ۱۲۸۲

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
چاشت کی دور کععت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کردیجے جاتے ہیں اگرچہ وہ
سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ابن ماجہ)

(180) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الصُّصْحِيْنِ
رَكْعَيْنِ لَمْ يُكَبِّثْ فِي الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعَ كَبِيْبَعَ مِنَ الْعَابِدِينَ، وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كَبِيْبَعَ
ذَلِكَ الْيَوْمُ، وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيَا كَبَيْبَعَ اللَّهِ مِنَ الْقَافِيْتَيْنَ، وَمَنْ صَلَّى ثِيَنَتِيْ عَشَرَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةَ إِلَّا لِلَّهِ مَنْ يَمْنُ بِهِ عَلَى عِبَادَةٍ وَصَدَقَةٍ، وَمَا مِنَ اللَّهَ عَلَى
أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يَلْهُمَهُ ذِكْرَهُ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ: موسی بن یعقوب الرمعی، ونقہ ابن معین
وابن حبان، وضعفه ابن المدینی وغيرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، من جمیع الروایات / ۴۹۴

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص
چاشت کے دو نفل پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا، جو
چار نفل پڑھتا ہے وہ عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے، جو چھ نفل پڑھتا ہے اس کے اس دن
کے کاموں میں مدد کی جاتی ہے، جو آٹھ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرمان برداروں میں لکھ
دیتے ہیں اور جو بارہ نفل پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتے ہیں۔ ہر دن
اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صدقہ اور احسان فرماتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اپنے
بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمادیں۔

(طبرانی، مجمع الروايات)

﴿181﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ
سَهْرَ رَكَعَاتٍ لَمْ يَكُلْمْ فِيمَا يَنْهَا سُوءُ خَدْنَ لَهُ بِعِيَادَةٍ ثُنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی هریرہ حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل النتروع، رقم: ۴۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب
کی نماز کے بعد چھر کتعین اس طرح پڑھتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے
بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

فائده: مغرب کے بعد دور کتعین سنت موکدہ کے علاوہ چار رکعت توافقی اور پڑھی
جائیں تو چھ ہو جائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت، مغرب کی دور کعت سنت موکدہ کے
علاوہ ہیں۔ (مرقاۃ، مظاہر حزن)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْبَلَالِ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَفْجِرِ: يَا
بَلَالُ، حَدَّثْنِي بِأَرْجُحِي عَمِلَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّ سَيْفَتُ ذَفَّ نَفْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِّكَ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَزْجِي عَنْدَنِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ لِلْيَلِ أَوْنَهَارِ إِلَّا

صلَّيْتُ بِذَلِكَ الظَّهُورَ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصْلَىٰ.

رواية البخاري، باب فضل الطهور بالليل والنهر، رقم: ١٤٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے جگر کی نماز کے وقت دریافت فرمایا: بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں خوبی سب سے زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تھمارے جو توں کی آہٹ رات خواب میں سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یادوں میں جب کسی وقت بھی دفعو کیا ہے تو اس دفعو سے اتنی نماز (فتحۃ اللہ عزیز) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی۔

(بخاری)

صلوة تشريح

﴿183﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّا! أَلَا أَغْطِيْكَ؟ أَلَا أَمْتَحِنَكَ؟ أَلَا أَجْبُوكَ؟ أَلَا أَفْعُلْ بِكَ عَشْرَ
خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيقَتَهُ خَطَاةً وَعَمَدَهُ،
صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً سِرَّةً وَعَلَانِيَةً. عَشْرَ خَصَالٍ. أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
فَاتِّحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ
رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهُوَى سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ
سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا قَدْلِكَ خَمْسَ وَسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلْ ذَلِكَ فِي أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ، إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعُلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ
مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي
عُمُرِكَ مَرَّةً.

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما روايت كرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رض سے فرمایا: عباس! میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطا یہ کروں؟ کیا ایک

ہدیہ نہ کروں؟ کیا ایک تھفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسا عمل نہ بتاؤں جب آپ اس کو کریں گے تو آپ کو دس فاکٹرے حاصل ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے لگلے، پچھلے، پرانے، نئے، غلطی سے کئے ہوئے، جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے، بڑے، چھپ کر کئے ہوئے، کھلم کھلا کیے ہوئے گناہ سب ہی معاف فرمادیں گے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت (صلوٰۃ اتسیع) پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں رکوع سے پہلے مُسَبَّحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قوم میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھے بیٹھے یہی کلمات دس مرتبہ کہیں۔ چاروں رکعت اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پھر ستر مرتبہ کہیں۔ (میرے پیچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔ اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں۔ (ابوداؤ)

(184) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: وجَهَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعْفَرَ بْنَ أَبي طَالِبٍ إِلَى بَلَادِ الْجَبَشِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ أَعْتَقَهُ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِلَا أَهْبَطْ لَكَ، إِلَا أَبْشِرُكَ إِلَّا أَمْتَحِلُّكَ إِلَّا أَتُحْفِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ: يَارَسُولَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ.

آخرجه الحاکم وقال: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه و ممیاً استدل به على صحة هذا الحديث استعمال الائمه من اتباع التابعين الى عصرنا هذا ایاہ و مواطتهم عليه و تعليمهم الناس منهم عبد الله بن المبارك رحمه الله، قال النهي: هذا اسناد صحيح لا غبار عليه ۳۱۹/۱

حضرت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب علیہ السلام کو جشن روانہ فرمایا۔ جب وہاں سے مدینہ طیبہ آئے تو آپ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوس دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک

خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تمہیں ایک تھنڈہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ پھر آپ نے صلاۃ لتسیح کی تفصیل بیان فرمائی۔ (مصدر حاکم)

(185) عن فضاله بن عبید رضي الله عنه قال: بينما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعداً إذ دخل رجل فصلى فقال: اللهم أغفرني وارحمني فقال رسول الله عليه وسلم: عجلت أيها المصلى إذا صليت فقلعشت فاخمد الله بما هو أهله وصل على ثم اذعه، قال: ثم صلي رجل آخر بعد ذلك فحمد الله وصل على النبي عليه السلام، فقال له النبي عليه السلام: أيها المصلى اذع تُحب. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن، باب في ايجاب الدعاء..... رقم: ٣٤٧٦

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف فرماتے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی: اللہم اغفرلئی وارحمنی اے اللہ میری مفترت فرمائیے، مجھ پر حرم فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی سے ارشاد فرمایا: تم نے دعا مانگئے میں جلدی کی، جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی شایان شان تعریف کرو اور مجھ پر درود بھجو پھر دعا مانگو۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک اور صاحب نے نماز پڑھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھجتا۔ آپ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا: اب تم دعا کرو کہ قبول ہوگی۔ (ترمذی)

(186) عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام مر بأغرايٰ، وهو يدعون في صلاته، وهو يقول: يامن لا تراء الغيبون، ولا تخاطل الطعون، ولا يصفه الاصحون، ولا تغيره الحوادث، ولا يخشى الدوائر، يعلم مثاقيل الرجال، ومكاييل البحار، وعدة قطر الامطار، وعدة ورق الأشجار، وعدة ما أظلم عليه الليل، وأشرق عليه النهار، ولا تواري منه سماء سماء، ولا أرض أرض، ولا بحر ما في قعره، ولا جبل ما في وغره، اجعل خير عمرى آخر، وخير عملى خواتيمه، وخير أيامى يوم الفاك فيه، فوكل رسول الله عليه السلام بالآغرايٰ رجلاً فقال: إذا صلي فائسى به، فلما صلي آتاه، وقد كان أهدى لرسول الله عليه السلام ذهب من بعض المعادين، فلما آتاه الآغرايٰ وهب له الذهب، وقال: ممن أنت يا آغرايٰ؟ قال: من بنى عامر بن صمعضة يا رسول الله، قال، هل تدرى

لَمْ وَهَبْتُ لَكَ الْدَّهَبَ؟ قَالَ: لِلرَّحْمَمْ بَيْنَا وَبَيْنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ لِلرَّحْمَمْ حَقًّا،
وَلِكُنْ وَهَبْتُ لَكَ الْدَّهَبَ بِخُسْنٍ شَاءَكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحيح غیر عبدالله بن

محمد بن ابی عبد الرحمن الاذری و هو ثقة، مجمع الزوائد. ۲۴۲/۱

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دیہات کے رہنے والے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز میں یوں دعائیں گے ہے: يَامِنْ لَا تَرَاهُ الْغَيْوُنْ، وَلَا تُخَالِطُ
الظُّنُونْ، وَلَا يَصْفُهُ الْوَاصْفُونْ، وَلَا تُغَيِّرُ الْحَوَادِثْ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرْ، يَعْلَمُ مَنَاقِيلَ
الْجِبَالِ، وَمَكَانِيلَ الْبَحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ
عَلَيْهِ الْلَّيْلُ، وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوازِي مِنْهُ سَمَاءُ سَمَاءً، وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا، وَلَا بَحْرٌ
مَا فِي قَعْدَرَةٍ، وَلَا جَبَلٌ مَافِي وَغَرَبَةٍ، إِنْجُلْ خَيْرُ عُمُرِنِي آخِرَةٍ، وَخَيْرُ عَمَلِنِي حَوَاطِيمَةٍ،
وَخَيْرُ أَيَّامِنِي يَوْمُ الْفَاقَ فِيهِ، ترجمہ: اے وہ ذات جس کو آنکھیں دیکھنیں سکتیں اور کسی کا
خیال و مگان اس تک پہنچنیں سکتا اور نہ ہی تعریف بیان کرنے والے اس کی تعریف بیان کر سکتے
ہیں اور نہ زمانے کی مصیبیں اس پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور نہ اسے زمانے کی آفتوں کا کوئی خوف
ہے، (اے وہ ذات) جو پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پیانے، بارش کے قطروں کی تعداد اور
درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتی ہے اور (اے وہ ذات جو) ان تمام چیزوں کو جانتی ہے جن پر
رات کا اندر چھا جاتا ہے اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے، نہ اس سے ایک آسمان و سرے آسمان
کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ
میں ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو چھپا سکتا ہے جو اس کی سخت چٹانوں میں ہے، آپ میری عمر
کے آخری حصہ کو سب سے بہترین حصہ بنادیجئے اور میرے آخری عمل کو سب سے بہترین عمل بنا
دیجئے اور میرا بہترین دن وہ بتا دیجئے جس دن میری آپ سے ملاقات ہو یعنی موت کا دن۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو فرمایا کہ جب یہ نماز سے فارغ ہو جائیں تو انہیں
میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ وہ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کان سے کچھ سوتا ہدیہ میں آیا ہوا تھا۔ آپ نے
انہیں وہ سوتا ہدیہ میں دیا۔ پھر ان دیہات کے رہنے والے شخص سے پوچھا: تم کس قبیلہ کے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ بنو عامر سے ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سونا میں نے تمہیں کیوں بدیر کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وجہ سے کہ ہماری آپ کی رشتہ داری ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں سونا اس وجہ سے بدیر کیا کہ تم نے بہت اچھے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائضہ: نقل نماز کے ہر کن میں اس طرح کی دعا میں پڑھی جاسکتی ہے۔

﴿۱۸۷﴾ عَنْ أَبِي سَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَذَنبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ ثُمَّ يَقُولُ فَيُصْلَى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ فَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ﴾ إِلَى آخر الآية

[آل عمران: ۱۳۵] [رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۲۱]

حضرت ابو بکر رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دور کعت پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ تَوْجِهُهُمْ: اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی بر اکام کر کے وہ اپنے اور ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برسے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ قبور سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

﴿۱۸۸﴾ عَنْ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا أَذَنَبَ عَبْدٌ ذَنْبَيْمَ تَوَحَّدَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى بَرَازٍ مِنَ الْأَرْضِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الدَّنْبِ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

حضرت حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جس شخص سے کوئی گناہ ہو اپھر اس نے اچھی طرح وضو کیا اور کھلے میدان میں جا کر دور کعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس گناہ

کی معافی چاہی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرمادیتے ہیں۔

(189) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم الناس استخاره في الأمور كما يعلمنا السورة من القرآن، يقول: إلهم إني أستخلك علماً فلئر كن وكتين من غير القراءة، ثم ليقل: اللهم إني أستخلك علماً، وأستقدر لك بقدرتك وأسائلك من فضلك العظيم، فإنك تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علام الغيب، اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لى في ديني ومعاشي وعاقبة أمري، أو قال: عاجل أمري وأجله، فاقدره لى ويسره لى ثم بارك لى فيه، وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لى في ديني ومعاشي وعاقبة أمري، أو قال: في عاجل أمري وأجله، فاضرفة عيني وأضرفني عنه، وأقدر لى الخير حيث كان ثم أرضني به، قال: ويسرى حبنته.

رواہ البخاری، باب ماجاء فی الطّریع مثی مثی، رقم: ۱۱۶۲

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے معاملات میں استخارہ کرنے کا طریقہ ایسے ہی اہتمام سے سکھاتے تھے جس اہتمام سے ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے (اور اس کے نتیجہ کے بارے میں فکر مند ہو تو اس کو اس طرح استخارہ کرنا چاہئے کہ وہ پہلے دونل پڑھے اس کے بعد اس طرح دعا کرے: اللهم إني أستخلك علماً، وأستقدر لك بقدرتك وأسائلك من فضلك العظيم، فإنك تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علام الغيب، اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لى في دیني ومعاشي وعاقبة أمري، (او قال: عاجل أمري وأجله)، فاقدره لى ويسره لى ثم بارك لى فيه، وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لى في دیني ومعاشي وعاقبة أمري، (او قال: في عاجل أمري وأجله)، فاضرفة عيني وأضرفني عنه، وأقدر لى الخير حيث كان ثم أرضني به، ترجمہ: بالله! میں آپ سے آپ کے علم کے ذریعہ خیر چاہتا ہوں، آپ کی قدرت کے ذریعہ قوت چاہتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ تو ہر کام کی قدرت رکھتے ہیں اور میں کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا آپ سب کچھ جانتے ہیں اور میں کچھ نہیں جانتا اور آپ ہی تمام پوشیدہ ہاتوں کو خوب اچھی طرح جانے والے ہیں۔ یا

اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادیجئے اور آسان بھی فرمادیجئے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے دیجئے۔ اگر آپ کے علم میں یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر نہ ہو تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھیے اور مجھے اس سے روک دیجئے اور جہاں بھی جس کام میں میرے لئے بہتری ہو وہ مجھے نصیب فرمادیجئے پھر مجھے اس کام سے راضی اور مطمئن کرو دیجئے۔ (دعائیں دونوں جگہ جب ”هَذَا الْأَمْرُ“ پر پہنچے تو اپنی ضرورت کا دھیان رکھ جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے)۔ (بخاری)

﴿190﴾ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ يَجْرِي رَدَاءً هَتَّى اتَّهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَتَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُهُ، فَإِنْ جَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آتَيَانِي مِنْ آياتِ اللَّهِ وَأَنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَرْبَطِ أَخِدِ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا هَتَّى يَكْشِفَ مَا بِكُمْ، وَذَلِكَ أَنَّ أَنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا تُشَاهِدُونَ لَهُ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

رواہ البخاری، باب الصلاة فی کسوف القمر، رقم: ۱۰۶۳

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گر ہن ہوا۔ آپ اپنی چادر گھینٹے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے انھیں دور کست نماز پڑھائی اور گر ہن بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے یہ گر ہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین و آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی و تاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اس لئے جب سورج اور چاند گر ہن ہوں تو اس وقت تک نماز اور دعائیں مشغول رہو جب تک ان کا گر ہن ختم نہ ہو جائے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گر ہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اس لئے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔ (بخاری)

﴿191﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى

المُصلَّى فَاسْتَسْقِي، وَحَوْلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

رواه مسلم، باب كتاب صلاة الاستقاء، رقم: ٢٠٧٠

حضرت عبد الله بن زيد مازن^{رض} فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعائیں کرنے کے لئے عید گاہ تشریف لے گئے، اور آپ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی چادر مبارک کو اٹھا (یہ گویا نیک قال تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حال اس طرح بدلتے ہیں)۔ (مسلم)

﴿192﴾ عن حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى.

رواه ابو داؤد، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، رقم: ١٣١٩

حضرت حدیفہ ^{رض} فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معقول مبارک تھا کہ جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ فوراً مازن میں مشغول ہو جاتے۔ (ابوداؤد)

﴿193﴾ عن مَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرْيَشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ بَعْضَ الصِّيقِ فِي الرِّزْقِ أَمْرَ أَهْلَكَ بِالصَّلُوةِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَأَمْرُ أَهْلَكَ بِالصَّلُوةِ﴾

اتحاف السادة المتقين عن مصنف عبدالرزاق وعبد بن حميد ١١/٣

حضرت معمر ایک قریشی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں پر خرچ کی کچھ نگی ہوتی تو آپ ان کو مازن کا حکم فرماتے اور پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿وَأَمْرُ أَهْلَكَ بِالصَّلُوةِ وَاضْطَرَبَ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا تَحْنُنْ نَرْزُقَكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْيَقْوِنِ﴾ ترجمہ: اپنے گھروں کو مازن کا حکم کیجئے اور خود بھی مازن کے پابند رہیے۔ ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو آپ کو ہم دیں گے، اور بہتر انجام تو پر ہیز گاری ہی کاہے۔

(مصنف عبدالرزاق، اتحاف السادة)

﴿194﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَشْلَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ كَانَثَ لَهُ حَاجَةً إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ فَلْيَتَرْضَأْ وَلْيُصْلَلْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُقْلِلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُؤْجَاتَ رَحْمَتِكَ وَغَزَّاتَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرِّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، أَسْأَلُكَ أَلَا تَدْعُ لِنِي ذَنْبًا إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هَمًَّا إِلَّا فَرَجَّهُ وَلَا حَاجَةً

هی لک رضا الا قضیتها لی، ثم یسأّل الله من امر الدنيا والآخرة ما شاء فانه يقلد رواه ابن ماجہ، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، رقم: ۱۳۴۸؛ قال ابوصیر: قلت: رواه الترمذی من طریق فائدہ به دون قوله. ثم یسأّل الله من امر الدنيا الی آخره رواه الحاکم فی المستدرک باختصار وزاد بعد قوله: وَعَزَّا إِمَّا مُغْفِرَتِكَ وَالْعَضْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَلَهُ شاهدٌ مِّنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ فی مسندہ من طریق فائدہ، مصباح الرجاجة ۲۴۶

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جس شخص کو کوئی بھی ضرورت پیش آئے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا خلوق میں کسی سے ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے پھر دور کعت نماز پڑھے پھر اس طرح دعا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُؤْجِباتَ رَحْمَتِكَ وَعَزَّا إِمَّا مُغْفِرَتِكَ وَالْغَفِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أُنْعَنٍ، أَسْأَلُكَ الْآتَدَعَ لِي ذَنْبِي إِلَّا غَفْرَتَهُ وَلَا هُمَا إِلَّا فَرَجْحَةٌ وَلَا حاجَةٌ هی لک رضا الا قضیتها لی ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی محبو نہیں وہ بڑے حلم والے اور بڑے کریم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں عرش عظیم کے مالک ہیں۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں۔ یا اللہ امیں آپ سے اُن تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور جن سے آپ کا مغفرت فرماتا یقینی ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے ہر ٹکی میں سے حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے اس بات کا بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑ دیجیے جس کو آپ بخشندہ دیں اور نہ کوئی فخر ہے آپ دور نہ فرمادیں اور نہ ہی کوئی ضرورت باقی چھوڑ دیجیے جس میں آپ کی رضا مندی ہو جائے آپ میرے لئے پورا نہ فرمادیں۔" اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں جو چاہیے مانگے اسے ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿195﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْبَخْرَيْنِ فِي تِجَارَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَّ رَكْعَيْنِي،

رواه الطبراني في الكبير و رجاله متوفون، مجمع الزوادی ۵۷۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھریں تجارت کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سفر سے پہلے) دور رکعت نفل پڑھ لینا۔ (طبرانی، مجمع الزادہ)

(196) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا دخلت منزلك فصل ركعتين ثم نعاشرك مدخل السوء، وإذا حرجت من منزلك فصل ركعتين ثم نعاشرك مخرج السوء. رواه البزار ورجاله موثقون، مجمع الروايات ٥٧٢/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو دور رکعت نماز پڑھ لیا کرو یہ دور رکعتیں تمہیں گھر میں داخل ہونے کے بعد کی برائی سے بچالیں گے۔ اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے دور رکعت پڑھ لیا کرو یہ دور رکعتیں تمہیں گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچالیں گے۔ (بخاری، مجمع الزادہ)

(197) عن أبي بن كعب رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف تقرأ في الصلاة، فقرأت عليه أم القرآن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ولدي نفس بيده ما أتنزل الله في التوزة ولا في الأنجليل ولا في القرآن مثلها وإنها لسبعين المثاني.

رواہ احمد، الفتح الربیانی ٦٥/١٨

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم نماز کے شروع میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے نہ تورات، نہ انجیل، نہ زبور اور نہ باقی قرآن میں اس جسمی کوئی سورت انتاری ہے۔ اور یہی وہ (سورہ فاتحہ کی) سات آیتیں ہیں جو ہر نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں۔ (مسند الحج، الفتح الربیانی)

(198) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه يقول: قال الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدى بصفتين، ولعبدى ماسال، فإذا قال العبد: «الحمد لله رب العالمين» قال الله تعالى: حمدتني عبدى، وإذا قال: «الرحمن الرحيم» قال الله تعالى: أنتى على عبدى، فإذا قال: «ملك يوم الدين» قال: مجدتني

عبدیٰ۔ وَقَالَ مَرْأَةٌ فَوَضَّلَ الْأَيْ عَبْدِيٰ فَإِذَا قَالَ: ﴿إِنَّكَ تَعْبُدُ وَإِنَّكَ نَسْتَعْنُ﴾ قَالَ: هَذَا بَيْتِنِي وَيَقِنَّ عَبْدِيٰ وَلَعَبْدِيٰ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ﴾ قَالَ: هَذَا لَعَبْدِيٰ وَلَعَبْدِيٰ مَا سَأَلَ۔

وهو جزء من الحديث، رواه مسلم، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة.....، رقم: ۸۷۸

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے (یہی آدھی سورت کا تعلق مجھ سے ہے اور دوسری آدھی سورت کا تعلق میرے بندے سے ہے) اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ ماں گے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے رب ہیں، تو اللہ تعالیٰ ارشاد الْعَالَمِينَ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خوبی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّجِيمُ﴾ جو بڑے ہمہ بیان نہایت حجم والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے منلک يَوْمَ الدِّينِ ”جو جزا اور سزا کے دن کے مالک ہیں“، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿إِنَّكَ تَعْبُدُ وَإِنَّكَ نَسْتَعْنُ﴾ ”هم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں“، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ﴾ ”ہمیں سیدھے راستے پر چلا دیجئے، ان لوگوں کے راستہ پر جن لوگوں پر آپ نے نظر فرمایا ہے، نہ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر آپ کا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے“، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سورت کا یہ حصہ خالص میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا وہ اسے مل گیا۔

(199) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ﴾ قَوْلُوا: آمِينُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَاقَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غَفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

رواہ البخاری، باب جهر المأمور بالتمامين، رقم: ۷۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام (سورہ فاتحہ کے آخر میں) **غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ**، کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے یعنی دونوں کی آمین کا وقت ایک ہوتواں کے پچھے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

(200) عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه عن رسول الله عليه وآله وسلينه (في حديث طوبيل): وإذا قال: غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ، فَقُولُوا آمِينَ، يُعْجِبُكُمُ الله.

رواه مسلم، باب التشهيد في الصلاة، رقم: ٩٠٤

حضرت ابو الموسی اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب امام **غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ** کہے تو آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے۔ (مسلم)

(201) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وسلينه : إِيْعَبُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَأَيْجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَحْدِثَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عَظَامٌ سَمَانٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَمَّا أَتَى يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ، خَيْرُهُ مِنْ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عَظَامٌ سَمَانٌ.

رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن.....، رقم: ١٨٧٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو وہاں تین حاملہ اونٹیاں موجود ہوں جو بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین آنٹیوں کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھتا ہے وہ تین بڑی اور موٹی اونٹیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: چونکہ عربوں کے نزدیک اونٹ تہایت پسندیدہ چیز تھی خاص طور سے وہ اونٹی جس کا کوہاں خوب گشت سے بھرا ہواں لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی مثال دی اور فرمایا کہ قرآن کریم کا پڑھنا اس پسندیدہ مال سے بھی بہتر ہے۔

(202) عن أبي ذئر رضى الله عنه قال: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً

او سجدة سجدة، رفع بها درجة وحط عنها خطوة۔ رواه كلة احمد والبزار بعنده باسانيد وبعضاها رجال الصحيح ورواه الطبراني في الأوسط، مجمع الروايات ۵۱۵/۲

حضرت ابو زرقي فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، مذکور طبرانی، مجمع الروایات)

﴿203﴾ عن رفاعة بن رافع الرزقي رضي الله عنه قال: كنا نصلى يوماً وراء النبي عليه السلام فلما رفع رأسه من الركعة قال: سمع الله لمن حمده، قال رجل: ربنا ولك الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركا فيه، فلما انصرف قال: من المتكلّم؟ قال: أنا، قال: رأيت بضعة وثلاثين ملائكة يتذرونها، أيهم يكتبهما أول؟ رواه البخاري، كتاب الأذان، رقم: ۷۹۹

حضرت رفاعة بن رافع رزقی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سراخایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمده اس پر ایک شخص نے کہا ربنا ولک الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركا فيه، آپؐ نے جب نماز ختم فرمائی تو دریافت فرمایا: کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں نے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتے دیکھے ہر ایک ان کلمات کا ثواب پہلے لکھنے میں دوسرا سے آگے بڑھ رہا تھا۔ (بخاری)

﴿204﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده، فقولوا: اللهم! ربنا لك الحمد، فإنه من وافق قوله قول الملائكة عفرله ما تقدم من ذنبه. رواه مسلم، باب التسميع والتحميد والتأميم، رقم: ۹۲۳

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمده کہے تو تم :اللهم! ربنا ولک الحمد کو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿205﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: أقرب ما يكون العبد

مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ مَسَاجِدُهُ، فَأَكْثُرُوا الدُّعَاءَ۔ رواه مسلم، باب ما يقال في الركوع والسجود، رقم: ١٠٨٣

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ نماز کے دوران مجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا (اس حالت میں) خوب دعائیں کیا کرو۔ (مسلم)

فائده: نفل نمازوں کے مجدوں میں خاص طور پر دعاوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔

﴿206﴾ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّابِطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَبَّ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَمَعَاهَا عَنْهُ بِهَا مَيْسَنةٌ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا ذَرَجَةً فَإِنْ شَكَرُوا مِنَ السُّجُودِ۔ رواه ابن ماجہ، باب ماجاء فی کثرة السجود، رقم: ١٤٢٤

حضرت عبادہ بن صامت **رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے مجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ضرور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ لہذا خوب کثرت سے مجدے کیا کرو یعنی نماز پڑھا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: إِذَا قَرَأَ أَنْ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، إِغْزَلَ الشَّيْطَانُ يُشْكِنُ، يَقُولُ: يَا أَبْنَى! أَمْرَأَنِي آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَأَلْجَأَهُ، وَأَمْرَنَتُ بِالسُّجُودِ فَأَيَّثَ فَلَى النَّارِ۔

رواہ مسلم، باب بیان اطلاق اسم الکفر..... رقم: ٢٤٤

حضرت ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابن آدم مجدہ کی آیت تلاوت کر کے مجدہ کر لیتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو مجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور اس نے مجدہ کیا تو وہ جنت کا مستحق ہو گیا۔ اور مجھے مجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور میں نے مجدہ سے انکار کیا تو میں جہنم کا مستحق ہو گیا۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي حَدِيثِ طَوْيَلٍ: إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَارَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مِنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمْ

الملائكة أَن يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، مَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَن يَرْحَمَهُ، مَمَنْ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعْرُفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرُفُونَهُمْ بِأَثْرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ مِنْ أَنَّ أَدْمَ أَلَا أَثْرَ السُّجُودِ، حَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثْرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ رواه مسلم، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: ٤٥١

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے اور یہ ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے جن کو چاہیں دوزخ سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ جن لوگوں نے دنیا میں شرک نہ کیا ہوا اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہو انہیں دوزخ کی آگ سے نکال لیں۔ فرشتے ان لوگوں کو سجدہ کے نشانات کی وجہ سے پہچان لیں گے۔ آگ سجدوں کے نشانات کے علاوہ تمام حسم کو جلا دے گی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر سجدہ کے نشانات کو جانا حرام کر دیا ہے اور یہ لوگ (جن کے بارے میں فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا) جہنم کی آگ سے نکال لئے جائیں گے۔ (مسلم)

فائده: سجدہ کے نشانات سے مراد وہ سات اعضاء ہیں جن پر انسان سجدہ کرتا ہے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر اور پیشانی (تاک سمیت)۔ (نووی)

(209) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان رسول الله عليه يعلمُنا الشهادة كما يعلمنا السورة من القرآن رواه مسلم، باب التشهد في الصلاة، رقم: ٩٠٣

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم ہمیں تشهد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (مسلم)

(210) عن خفاف بن ايماء بن رحضة الغفارى رضي الله عنه قال: كان رسول الله عليه إذا جلس فى آخر صلاة يشير باصبعه السبابة، و كان المشركون يقولون يسحر بها، وكذبوا ولهم التوحيد رواه احمد مطولا، والطبراني في الكبير و رجاله ثقات، مجمع الزوائد / ٢٣٣

حضرت خفاف بن ايماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کریم صلی اللہ علیہ وسالم جب نماز کے اخیر میں یعنی تعدد میں بیٹھتے تو اپنی شہادت کی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے۔ مشرکین کہتے تھے یہ اس اشارہ

سے (الْعَيَادُ بِاللَّهِ) جادو کرتے ہیں، حالانکہ وہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ اس سے توحید کا اشارہ فرماتے تھے یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

(211) عَنْ نَافِعٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكُنَيْهِ وَأَشَارَ بِأصْبَعِهِ وَأَتَعَهَّبَ صَرْرَةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِهِ أَشَدُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْعَدِيدِ يَعْنِي السَّبَابَةَ .
رواه احمد/219

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھنٹوں پر رکھے اور (شہادت کی) انگلی سے اشارہ فرمایا اور انگلی پر کھلی۔ پھر (نماز کے بعد) فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: یہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لو ہے سے زیادہ سخت ہے یعنی تشهید کی حالت میں شہادت کی انگلی سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا شیطان پر نیز وغیرہ چیکنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد)

خشوی خضوع

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ حَفِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلْوَةِ الْوُسْطَىٰ فَوَقُومُوا لِللهِ قَنْتِيْنَ ﴾

[آل بقرة: ۲۳۸]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: تمام نمازوں کی اور خاص طور پر درمیان والی نماز یعنی نماز عصر کی پابندی کیا کرو اور اللَّهُ تَعَالَى کے سامنے با ادب اور نیاز مند ہو کر کھڑے رہا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَاسْتَعِنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلْوَةِ طَ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَشِعِينَ ﴾

[آل بقرة: ۴۵]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد لیا کرو۔ یہیک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوی ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ (بقرہ)

فائده : صبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے اور اللَّهُ تَعَالَى کے تمام احکام پورے کرے۔ نیز تکلیفوں کو برداشت کرنا بھی صبر ہے۔ (کشف الرحمان)

آیت شریفہ میں دین پر عمل کرنے کے لئے صبر اور نماز کے ذریعے سے مدعا حکم دیا گیا ہے۔ (فتح الہم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ تَهْمَمُهُمْ حُشْعُونَ﴾ [المؤمنون: ۲۰، ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **بِئْقَاتٍ وَهُدًى إِيمَانٍ وَالَّذِي كَامِيَابٌ ہو گے جو اپنی نماز میں خشوع و مخصوص کرنے والے ہیں۔** (مؤمنون)

احادیث نبویہ

﴿212﴾ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرٍ إِعْلَمُ بِخَصْرُهُ صَلَادَةٌ مَكْتُوبَةٌ، فِي حِسْنٍ وَصُوَرَّهَا وَحْشُوْعُهَا وَرَكْعُهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَالِمٌ يُؤْتَ كَبِيرَةً، وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ.

رواه مسلم، باب فضل الوضوء..... صحيح مسلم ۲۰۷ / ۱ طبع دار الحجارة للتراث العربي

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آئے پر اس کے لئے اچھی طرح و شکر کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ کناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے بیچھے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم)

فائده: نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور اعضاء میں سکون ہو۔ اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ بندے کی چلکے پر، رکوع میں پیروں کی انگلوں کی طرف، سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو۔

(بيان القرآن، شرح سنن أبي داود للعنسي)

﴿213﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَالِيلِ الْجَهْنَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ

وَضُوءٌ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُرُ فِيهِمَا غُفْرَالَهُ مَا تَقْلَمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواه ابو داؤد، باب کراہیۃ الوسوسة..... برقم: ۹۰۵

حضرت زید بن خالد چنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی طرح و ضور کرتا ہے پھر درکعت اس طرح پڑتا ہے کہ اس میں کچھ بھولنا نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ رہتا ہے تو اس کے پچھے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(214) عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَهْنَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأْ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ فِي صَلَاةٍ مَا يَقُولُ إِلَّا أُنْفَلَ كَيْوَمْ وَلَدَنَةً أُمَّةٍ مِنَ الْعَطَّالِيَّا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔ (الحدیث) رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح وله طرق

عن ابی اسحاق ولم يخرجا ووافقه النہی ۲۹۹/۲

حضرت عقبہ بن عامر چنی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی کامل و ضور کرتا ہے پھر اپنی نماز میں اس طرح دھیان سے کھڑا ہوتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو نماز سے اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا جیسے اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جتنا تھا۔ (متدرک حاکم)

(215) عَنْ حُمَرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَشَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْيَمْنَقِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيَسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيَسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ تَوْضَأَ نَحْرًا وَضُوئِيَّ هَذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْرًا وَضُوئِيَّ هَذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفْرَالَهُ مَا تَقْلَمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ غَلَمَانُنَا يَقُولُونَ: هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغَ مَا يَعْوَضُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت حران صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی ملنگا یا اور وضو کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹکوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کی کی اور تاک صاف کی پھر اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے

دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹھوٹوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص میرے اس طریقے کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دور رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیجے جاتے ہیں۔ حضرت ابن شہابؓ نے فرمایا: ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لئے کامل ترین وضو ہے۔ (سلم)

(216) عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من توضأ فأشسن الوضوء، ثم قام فصلى ركعتين أو أربعاء. شك سهل. يحسن فيما الركوع والخشوع، ثم استغفر لله غفر له. رواه أحمد واستاده حسن، مجمع الروايد ٥٦٤/٢.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دور رکعت پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (منhadīth مجمع الروايد)

(217) عن عقبة بن عامر الجعفري رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَحْسِنُ الوضوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

رواہ ابو داؤد، باب کراہیۃ الوضوہ۔ عرقہ: ۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دور رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اس کے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

(218) عن جابر رضي الله عنه قال: جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! أي الصلاة أفضل؟ قال: طول الافتءة. رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح ٥٤/٥

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نماز میں قیام لمبا ہو۔ (ابن حبان)

(219) عنْ مُغِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّثَ قَدْمَاهُ فَقَيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لِكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنِّكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَذَّا شَكُورًا؟
رواء البخاري، باب قوله: ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك رقم: ٤٨٣٦

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں اتنا لب) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے انگلے پچھلے گناہ (اگر ہوں گی تو) معاف فرمادیے (پھر آپ اتنی مشقت کیوں انجاتے ہیں؟) ارشاد فرمایا: کیا (اس بات پر) میں شکرگز اربندہ نہ ہوں۔ (بخاری)

(220) عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُتْصِرِّفُ وَمَا كَسِبَ لَهُ إِلَّا عَشْرُ صَلَاتٍ يَتَسْعَهَا ثُمَّنَاهَا سَادِسَهَا خَمْسَهَا رَبِعَهَا ثَلَاثَهَا نِصْفَهَا.....
رواء ابو داود، باب ماجاء في نقصان الصلوة، رقم: ٧٩٦

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسوائی حصہ لکھا جاتا ہے اسی طرح بعض کے لئے نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، ہتھائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداود)

فائدة: حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ جس قدر نماز کی ظاہری شکل اور اندر و نی کیفیات ثابت کے مطابق ہوتی ہیں اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔ (بدل الجھود)

(221) عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَاةُ مُشْتَنِي، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رُكُونٍ، وَتَضَرُّعُ، وَتَخْشَعُ، وَتَسَاكِنُ ثُمَّ تَقْعُنُ بِنَيْدِيكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ تَقُولُ: يَارَبِّ يَا رَبِّ ثَلَاثَةُ فِيمَنْ لَمْ يَقْعُلْ كَذَلِكَ فَهَيَ خَدَاجٌ .
رواء احمد / ٤٦٧

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: نماز کی دو دور کعینیں اس طرح پڑھو کہ ہر دور کعتوں کے اخیر میں تکشید پڑھو۔ نماز میں عاجزی، سکون اور مسکنث کا اظہار کرو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کو دعا کے لئے اپنے رب کے سامنے اس طرح اٹھاؤ کر دنوں ہاتھوں کی تخلییاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں۔ پھر تین بار یا رب یا رب کہہ کر دعا کرو۔ جس نے اس طرح نہ کیا اس کی نماز (اجرو ثواب کے حاظہ سے) ناقص ہوگی۔ (مسند احمد)

﴿222﴾ عن أبي ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَزَّ الَّلَّهُ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاةٍ مَالِمٌ يَلْتَفِثُ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ أَنْصَرَفَ عَنْهُ.

رواہ النسائی، باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ، رقم: ۱۱۹۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ (نسائی)

﴿223﴾ عن حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصْلِي أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْقُبَ أَوْ يُعْدِدَ حَدَّتْ سُوْرَةً .

رواہ ابن ماجہ، باب المصلى یتنضم، رقم: ۱۰۲۳

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدی جب نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے یا (نماز میں) کوئی ایسا عمل کر لے جو نماز کے خشوی کے خلاف ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿224﴾ عن أبي ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسِحَ الْحَصْنِيَ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهُهُ . رواہ الترمذی وقال: حدیث ابی ذر حدیث حسن،

باب ماجاء فی کراہیہ مسح الحصینی.....، رقم: ۳۷۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو نماز کی حالت میں بلا ضرورت تنکریوں پر ہاتھ پھیرے کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ابتدائے اسلام میں مجدوں کے اندر صفوں کی جگہ سکریاں پچھائی جاتی تھیں۔ کبھی کوئی سکری کھڑی رہ جاتی جس کی وجہ سے سجدہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار سکریاں ہٹانے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متوجہ ہونے کا ہے۔ سکریاں ہٹانے یا اس قسم کے کسی دوسرے کام میں متوجہ ہونے کی وجہ سے رحمت سے محرومی نہ ہو جائے۔

(225) عن سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعْنَا رُؤُوسَنَا مِنَ السُّجُودِ أَنْ نَطْمَئِنَ عَلَى الْأَرْضِ جُلُونَسَا وَلَا نَسْوُفَرْ غَلَى أَطْرَافِ الْأَقْدَامِ . رواه بتمامه هکذا الطبرانی فی الكبير واستاده حسن، وقد تکلم

الازدي وابن حزم فی بعض رجاله بما لا يقدح، مجمع الروايد ۲۵/۲

حضرت سره ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہنماز کی حالت میں سجدہ سے سراٹھائیں تو اٹینا سے زمین پڑیں، پنجوں کے مل نہ پڑیں۔ (طبرانی، صحیح البخاری)

(226) عن أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَتُهُ الْوَفَاءُ قَالَ: أَحَدَثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَعْبُدَ اللَّهَ كَانَكُمْ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكُ، وَأَغْدِدُ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتِيَ، وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُسْتَجَابُ، وَمَنْ أَسْتَطَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلَاةَ الْعِشَاءَ وَالصَّبْحَ وَلَوْ حَبَّاً فَلِيَفْعُلْ .

رواہ الطبرانی فی الكبير والرجل الذى من النخع لم اجد من ذکرہ

وقد ورد من وجه آخر و سعاد جابر او في الحاشية: وله شواهد يتفقى به، مجمع الروايد ۱۵/۲

حضرت ابوذر داء ﷺ نے انتقال کے وقت فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر یہ دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیا کرو (اپنے آپ کو زندوں میں نہ سمجھو کہ پھر نہ کسی بات سے خوش نہ کسی بات سے رنج) مظلوم کی بد دعا سے اپنے آپ کو چھاتے رہو کیونکہ وہ فوراً قبول ہوتی ہے۔ جو تم میں سے عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کے لئے

زمین پر گھست کر بھی جا سکتا ہوتا سے گھست کر جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے۔

(طبرانی، مجمع البڑا در)

﴿227﴾ عَنْ أَنِّيْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى صَلَاتَةً مُؤَدِّعًا كَائِنَكَ تَرَاهُ، فَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.

(الحدیث روایہ ابو محمد الابراهیمی فی کتاب

الصلوة و ابن النجاشی عن ابن عمر و هو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۶۹/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرح نماز پڑھا کرو جو سب سے رخصت ہونے والا ہو یعنی جس کو مگان ہو کر یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اور اس طرح نماز پڑھو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ حالت پیدا نہ ہو سکتی تو کم یہ کیفیت ضرور ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ (جامع الصغیر)

﴿228﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَيْنَأَ نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ السَّجَادَةِ، سَلَّمَنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدْ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْنَأَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَدَّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

رواہ مسلم، باب تحریم الكلام فی الصلاة، رقم: ۱۲۰۱

حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (ابتدائے اسلام میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کر لیا کرتے تھے اور آپؐ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم سجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے (پہلی عادت کے مطابق) آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپلے ہم آپؐ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے تھے آپؐ ہمیں جواب دیتے تھے (لیکن اس مرتبہ آپؐ نے جواب نہ دیا) آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں صرف نماز ہی کی طرف مشغول رہنا چاہئے۔ (سلم)

﴿229﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِنِي وَفِي صَدْرِهِ أَرْبَاعَ كَارْبَلَةَ الرَّحْمَى مِنَ الْبَكَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رواہ ابو داؤد، باب البکاء فی الصلاة، رقم: ۹۰۴

حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل

آرہی تھی جیسے جلی کی آواز ہوتی ہے۔
(ابوداؤد)

﴿230﴾ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا قَالَ: مَثْلُ الصَّلَاةِ الْمُكْتُوبَةِ كَمَثْلِ الْمُبَيْزَانِ مَنْ أَوْفَى اسْتَوْفَى .

رواء البیهقی هکذا ورواه غیرہ عن الحسن مرسلا وہ الصواب، الترغیب ۱/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کی مثال ترازو کی سی ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتا ہے اسے پورا اجر ملتا ہے۔
(تبلیغی، ترغیب)

﴿231﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي دَهْرٍ شَرِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُرْسَلًا (قَالَ) لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ عَنْدِ عَمَلًا حَتَّى يُخْرِصَ قُلْبَهُ مَعَ بَذَنِهِ . اتحاف السادة ۲/۳، قال المنبری: رواه محمد بن نصر المرزوقي فی كتاب الصلاة هکذا مرسلا ووصله ابو منصور الدبلومی فی مستند الفردوس من حدیث ابی ابین کعب والمرسل اصح، الترغیب ۱/۴۶

حضرت عثمان بن ابی دہر شریک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جس میں وہ اپنے بدن کے ساتھ دل کو بھی متوجہ رکھتا ہے۔
(اتحاف)

﴿232﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ أَثْلَاثٍ: الظَّهُورُ ثُلُثٌ، وَالرُّكُونُ ثُلُثٌ، وَالسُّجُودُ ثُلُثٌ، فَمَنْ أَذَاهَا لِتَعْقِيْهَا قُبِّلَتْ مِنْهُ، وَقُبِّلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَمَنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ صَلَاةُ رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ . رواه البزار و قال: لا نعلم له مرفوعا الا عن الحميرة بن مسلم، قلت: و المغيرة ثقة واستاده حسن، مجمع الروايد ۲/۴۵

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں۔ یعنی نماز کا پورا ثواب ان تین حصوں کے صحیح ادا کرنے پر ملتا ہے۔ پاکی حاصل کرنا تھا انی حصہ ہے، رکوع تھا انی حصہ ہے اور سجدہ تھا انی حصہ ہے۔ جو شخص نماز آداب کی روایت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی نماز قبول کی جاتی ہے اور اس کے سارے اعمال بھی قبول کئے جاتے ہیں۔ جس کی نماز (صحیح نہ پڑھنے کی وجہ سے) قبول نہیں ہوتی اس کے دوسرے اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔
(بزار، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَبَصَرَ بِرَجُلٍ يُصْلِى، فَقَالَ: يَا أَفْلَانَ أَتَقْرَأُ اللَّهَ، أَخْسِنْ صَلَاتَكَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أَرَاكُمْ، إِنِّي لَا رَأَيْتُ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، أَخْسِنُوا صَلَاتَكُمْ وَأَتَمُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُودَكُمْ .

رواه ابن خزيمة / ٣٢٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے ایک صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہیں آواز دے کر فرمایا: یا فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! نماز کو اچھی طرح سے پڑھو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم کو نہیں دیکھتا؟ میں اپنے یچھے کی چیزوں کو بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو اچھی طرح پڑھا کرو، رکوع اور سجدوں کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ (ابن خزیم)

فائده: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یچھے کی چیزوں کو بھی دیکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجزیات میں سے ہے۔

﴿234﴾ عَنْ وَائِلِ بْنِ حِجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ فَرَأَ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ، رواه الطبراني في الكبير و استناده حسن مجمع الزوائد ٣٢٥ / ٢
حضرت واکل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو (باتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے اور جب سجدہ فرماتے تو انگلیاں ملا لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿235﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُتَمِّمُ رُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَخْطَأَهُ عَاجِلًا أَوْ آجِلًا .

اتحاف السادة المتقين عن الطبراني في الكبير ٢١ / ٣

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: جو شخص دور کعت اس طرح پڑھتا ہے کہ اس کا رکوع اور سجدہ پورے طور پر کرتا ہے (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ فوراً (کسی مصلحت کی وجہ سے) پکھ دیتے کے بعد ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (طبرانی، اتحاف)

﴿236﴾ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي لَا يُتَمِّمُ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مُثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمَرَّةَ وَالْتَّمَرَيْنِ لَا تُغْبَيَانِ

عَنْهُ شَيْئًا.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۰۳/۲

حضرت ابو عبد اللہ الشافعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو پورے طریقے پر کوئی نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھوکنگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک دو بھوکریں کھائے جس سے اس کی بھوک دو نہیں ہوتی اسی طرح اسی نماز کسی کام نہیں آتی۔ (طبرانی، ابو یعلی، مجمع الزوائد)

(237) عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَلْيَى مُحَمَّدَ قَالَ: أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَرَى فِيهَا حَاشِعًا .

رواہ الطبرانی فی الکبیر و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۲۶/۲

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے خسوس اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ تمہیں امت میں ایک بھی خسوس والانہ ملے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(238) عَنْ أَبِي قَاتَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامُ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرْفَةُ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتَمَّمُ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا، أَوْ لَا يُقْيِمُ صَلَبَةً فِي الرُّكُونِ وَلَا فِي السُّجُودِ .

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط و رجالہ رجالہ الصحیح، مجمع الزوائد ۳۰۰/۲

حضرت ابو ققادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ انماز میں سے کس طرح چوری کر لیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

(239) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامُ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَقْيِمُ صَلَبَةً بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ .

رواہ احمد، الفتح الربیعی ۲۶۷/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی

(مسند احمد، الفتح الرباني)

کمر کو سیدھا نہ کرے۔

﴿240﴾ عن عائشة رضي الله عنها قالت: سأله رسول الله ﷺ عن الألتفات في الصلاة قال: هو اختلاس يخليه الشيطان من صلة الرجل.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماذ کر فی الالتفات فی الصلاة، رقم: ۵۹۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا آدمی کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿241﴾ عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ليستهمن أقوام يرقصون أبصارهم إلى السماء في الصلاة، أولًا ترجع إليهم.

رواه مسلم، باب النهي عن رفع البصر.....، رقم: ۹۶۶

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بازاً جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اوپر نہ رہ جائیں گی۔ (مسلم)

﴿242﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فدخل رجل فسلم على النبي ﷺ فردا، فقال: إرجع فصل فانك لم تصل، فرجع فصل كاما صلي، ثم جاء فصل فسلم على النبي ﷺ فقال: إرجع فصل فانك لم تصل، ثلاثا، فقال: واللذي يعذك بالحق ما أحسن حسنة، فلعنني، فقال: إذا قمت إلى الصلاة فكير، ثم أفرأ ما تيسر معك من القرآن، ثم ارجع حتى تطمئن زاكعا، ثم ارفع حتى تغتسل قائما، ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا، ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلاتك كلها. رواه البخاري، باب وجوب القراءة لللامام والماموم في الصلوات كلها.....، رقم: ۷۵۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو

کیونکہ تم نے نمازوں پر بھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسی ہی نمازوں پر بھ کرائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر سلام کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نمازوں پر بھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہواں ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نمازوں پر بھکتا آپ مجھے نماز سکھائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو بکیر کہا کرو پھر قرآن مجید میں سے جو پچھتم پڑھ سکو پڑھو۔ پھر کوئی میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو۔ پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو یہ سب کام اپنی پوری نمازوں میں کرو۔ (بخاری)

وضو کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيهِكُمْ إِلَى الْمَرَاقِقِ وَانسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

[المائدہ: ٦]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: ایمان والواجب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے منہ کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو اپنے سروں کا سخ کر لیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔
(نامہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾

[التوبہ: ١٠٨]

اور اللَّهُ تَعَالَى خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔
(توبہ)

احادیث نبویہ

﴿243﴾ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلَّاً الْمُبِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَلَّاً. أَوْ تَمَلَّاً. مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّرْفُ ضَيْاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لِكَ أَوْ عَلَيْكَ. (الحدیث) روایہ مسلم، باب فضل الوضو، رقم: ۵۳۴.

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضوآدھا ایمان ہے۔ الحمد للہ کہنا (اعمال کے) ترازوکو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ آسمان وزمین کے درمیان کی خالی جگہ کو ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے یعنی اگر اس کی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہو گا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہو گا۔ (مسلم)

فائہ ۵: اس حدیث شریف میں وضو آدھا ایمان اس لئے فرمایا ہے کہ ایمان سے دل کے کفر و شرک کی ناپاکی دور ہوتی ہے اور وضو سے اعضاء کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا ایک معنی یہ ہے کہ نماز گناہ اور بے حیائی سے روکتی ہے جس طرح نور انہیں کو دور کرتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے نمازی کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہو گا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرہ پر تروتازگی ہو گی۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ نماز قبر اور قیامت کے اندر ہیروں میں روشنی ہے۔ صدقہ کے دلیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مال انسان کو محجوب ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کو خرچ کرتا ہے اور صدقہ کرتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے ایمان میں سچا ہونے کی علامت اور دلیل ہے۔ صبر کے روشنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صبر کرنے والا شخص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے والا، نافرمانی سے رکنے والا اور تکلیفوں کو برداشت کرنے والا اپنے اندر ہدایت کی روشنی لئے ہوئے ہے۔ (نووی، مرقاۃ)

﴿244﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي عَلَيْهِ يَقُولُ: تَبَلُّغُ الْحِلْيَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَلْعَلُ الْوَضُوءُ. (الحدیث) روایہ مسلم، باب تبلیغ الحلیۃ.....، رقم: ۵۸۶.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مومن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچ گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچ گا وہاں تک زیور پہنچایا جائے گا۔ (مسلم)

(245) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ أَمْثَنَهُمْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرَا مُحَاجِلِينَ مِنْ آثارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطْبِلَ عُرَتَةً فَلْيَفْعُلْ﴾ رواه البخاري، باب فضل الوضوء والغر المحجلون..... رقم: ۱۳۶.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں وصلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے لہذا جو شخص اپنی روشنی کو بڑھانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بڑھائے۔ (بخاری)

فائدة ۵: مطلب یہ ہے کہ وضو اس اہتمام سے کیا جائے کہ اعضاء وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (ظاہر حق)

(246) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: مَنْ تَوَضَّأَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ الْوُضُوءُ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَهْتَ أَظْفَارِهِ﴾ رواه مسلم، باب خروج الخطايا.....، رقم: ۵۷۸.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنتوں اور آداب و محببات کا اہتمام کیا) تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

فائدة ۶: علماء کی تحقیق یہ ہے کہ وضو، نمازوں غیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اس لئے وضو نمازوں غیرہ عبادات کے ساتھ توبہ واستغفار کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کے گناہ کبیرہ بھی معاف فرمادیں تو دوسرا بات ہے۔ (نووی)

(247) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: لَا

یُشَبِّعُ عَنْدَ الْوُضُوءِ إِلَّا غَرَّ اللَّهُ لَهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرَ.

رواه البزار و رجاله موثقون والحديث حسن ان شاء الله، مجمع الزوائد ١/٥٤٢

حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو بندہ کامل و ضوکرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

(248) عن عمرَ بْنِ الخطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِعُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فَتَحَثُّ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الْمَمَانِيَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيْمَانِهَا شَاءَ . رواه مسلم، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٥٥٣، وفي رواية لمسلم عن عقبة بن عامر الجهنمي رضي الله عنـهـ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (الحديث)، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٥٥، وفي رواية لا بن ماجه عنـ آنسـ بن مالـكـ رضـيـ اللـهـ عـنـهـ: ثـمـ قـالـ ثـلـاثـ مـرـأـتــ، بـابـ ماـيـقـالـ بـعـدـ الـوضـوءـ، رقم: ٤٦٩ـ،ـ وفي رواية لاـبـيـ دـاؤـدـ عـنـ عـقـبـةـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـ: فـأـخـسـنـ الـوـضـوءـ ثـمـ رـفـعـ نـظـرـةـ إـلـىـ السـمـاءـ بـابـ ماـيـقـالـ إـذـاـ توـضـأـ رقم: ١٧٠ـ،ـ وفي رواية للترمذـيـ عـنـ عـمـرـ بـنـ الخطـابـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـ مـنـ تـوـضـأـ فـأـخـسـنـ الـوـضـوءـ ثـمـ قـالـ: أـشـهـدـ أـنـ لـاـ إـلـهـ إـلـاـ اللـهـ وـحـدـهـ لـاـ شـرـيكـ لـهـ وـأـشـهـدـ أـنـ مـحـمـدـ عـبـدـهـ وـرـسـولـهـ (ال الحديث) بـابـ فـيـ ماـيـقـالـ بـعـدـ الـوضـوءـ، رقم: ٥٥ـ.

(الحديث) باب فی ما يقال بعد الوضوء، رقم: ٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص (ستبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے) اچھی طرح وضو کرے پھر اشہد ان لآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھے اس کے لئے یعنی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جهنمی رضي الله عنه کی روایت میں اشہد ان لآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کا پڑھنا مذکور ہے۔ حضرت آنس بن مالک رضي الله عنه کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضي الله عنه سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات

کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقش کئے گئے ہیں: أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُعْتَصِمِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْطَهِرِينَ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے قبر کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

(249) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: من توضأ ثم قال: سبحانك اللهم وبحمدك لا إله إلا أنت استغفرك وتائب إليك سبب في رق ثم طبع بطابع قلم يكسر إلى يوم القيمة۔ (وهو جزء من الحديث) رواه الحاكم وقال

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخر جاه وافقه الذهبي ۱/۶۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سبّحانك اللهم وبحمدك لا إله إلا أنت استغفرك وتائب إليك پڑھتا ہے تو ان کلمات کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر مهر لگادی جاتی ہے جو قیامت تک نہیں توڑی جائے گی یعنی اس کے ثواب کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جائے گا۔ (مدرس حاکم)

(250) عن ابن عمر رضي الله عنهمَا عن النبي عليه السلام قال: من توضأ وأحدة فليلك وظيفة الوضوء التي لا بد منها، ومن توضأ أثنتين فله كفلان، ومن توضأ ثلاثة فذلك وضوئي ووضوء الآباء قبلني۔ رواه احمد ۲/۹۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو میں ایک ایک مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ فرض کے درجے میں ہے اور جو شخص وضو میں دو دو مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں اور جو شخص وضو میں تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھوتا ہے تو یہ میر اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔ (مسند احمد)

(251) عن عبد الله الصنابحي رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: إذا توضأ العبد المؤمن فلم يمضمض خرجت الخطايا من فيه، فإذا استشر خرجت الخطايا من آنفه، فإذا

غسل و وجہہ خرجت الخطایا من و وجهہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیه، فإذا غسل
یدیه خرجت الخطایا من يدیه حتی تخرج من تحت اظفار يدیه، فإذا مسح برأسه
خرجت الخطایا من رأسه حتی تخرج من اذنيه، فإذا غسل رجلیه خرجت الخطایا
من رجلیه حتی تخرج من تحت اظفار رجلیه، ثم كان مشیة إلى المسجد و صلاته
نافلة له۔

رواه النسائي، باب مسح الاذنين مع الراس..... رقم: ١٤٣.

وفي حديث طوبيل عن عمرو بن عبسة السلمي رضي الله عنه ووفيه مكان (ثم) كان
مشية إلى المسجد وصلاته نافلة فإن هو قام فصلى، فحمد الله وأثنى عليه، ومجددة
باليديه هو له أهل، وفرع قلب الله، إلا انصرف من خطيبته كهيئته يوم ولادته أمم

رواه مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسة: رقم: ١٩٣٠

حضرت عبد اللہ صنابھی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ و حل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ و حل جاتے ہیں۔ جب پچھرہ دھوتا ہے تو چھرے کے گناہ و حل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ و حل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ و حل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ و حل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لئے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔

(تائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبّس سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور بزرگی پیان کرتا ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو (تمام فکروں سے) غالی کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جانتا ہو۔

(مسلم)

فائدہ: پہلی روایت کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضو سے تمام جسم کے

گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے سے تمام باطنی گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔

(کشف المخاء)

﴿252﴾ عن أبي أمامة رضي الله عنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيمَانَ رَجُلٍ قَامَ إِلَى وُضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيهُ نَزَّلَتْ حَطِينَةٌ مِّنْ كَفَّيهِ مَعَ أَوَّلِ قُطْرَةٍ، فَإِذَا مَضَمضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَّلَتْ حَطِينَةٌ مِّنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قُطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَّلَتْ حَطِينَةٌ مِّنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قُطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِيمٌ مِّنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَلَةٌ وَمِنْ كُلِّ حَطِينَةٍ كَهْيَنَةٌ يَوْمَ وَلَيْلَتْهُ أُمَّةٌ، قَالَ: فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا ذَرْجَتَهُ وَإِنْ قَدِ فَعَدَ سَالِمًا .

رواه الحمد ۲۶۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرنے کے لئے امتحان ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوتا ہے تو اس کی ہتھیلوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھٹر جاتے ہیں۔ پھر جب کلی کرتا ہے، تاک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھٹر جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے کان اور آنکھ کے گناہ پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ ہی جھٹر جاتے ہیں۔ پھر جب ہاتھوں کو کہیوں تک اور پیروں کو ٹھنڈوں تک دھوتا ہے تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جانا ہو۔ پھر جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے درج بلند کر دیتے ہیں اور اگر بیٹھا رہتا ہے (نماز میں مشغول نہیں ہوتا) تو بھی گناہوں سے پاک صاف ہو کر بیٹھا رہتا ہے۔

﴿253﴾ عَنْ أَنْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَهِيرٍ كَيْبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . رواه ابو داؤد، باب الرجل يجدد الوضوء.....، برقم: ۶۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص وضو ہونے کے باوجود تازہ وضو کرتا ہے اسے دل نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو

سے کوئی عبادت کر لی ہو۔ (بدل الجھود)

(254) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: لو لا أن أشُق على أمتي لأمرتهم بالسوال عنده كل صلوة. رواه مسلم، باب السواك، رقم: ٥٨٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ سے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت سواک کرنے کا حکم دیتا۔ (سلم)

(255) عن أبي أيوب رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه: أربع من سنت المرسلين: الحسنه والتعطير والسوال والنکاح. رواه الترمذی و قال: حدیث ابی ايوب

حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی فضل التزویج والحدث علیه، رقم: ١٠٨٠

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیا کا ہونا، خوشبو لگانا، سواک کرنا اور زکاح کرنا۔ (ترمذی)

(256) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله عليه عليه: عشر من الفطرة: قص الشارب، وأغفاء اللبخة، والسوال، وأستنشاق الماء، وقص الأظفار، وغسل البراجم، وتتف الإبط، وحلق العانة، وانتقاد الماء قال زكرياء: قال مضعن: ونسيث العاشرة، إلا أن تكون المضمضة. رواه مسلم، باب حصال الفطرة، رقم: ٦٠٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: موچھیں کاشنا، ڈاڑھی بڑھانا، سواک کرنا، تاک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑوں کو (اور اسی طرح جسم میں جہاں جہاں میں جھتا ہے مثلا کان اور ناک کے سوراخ اور بغلوں وغیرہ کا) اہتمام سے دھونا، بغل کے بال اکھیرنا، زیر ناف بال موٹڈنا اور پانی سے استخخارنا۔ حدیث کے راوی حضرت مصعب فرماتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا۔ میرا آمان ہے کہ دسویں چیز کی کرنا ہے۔ (سلم)

(257) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي عليه عليه: قال: السواك مطهرة للفم مرضاه للربت. رواه النسائي، باب الترغيب في السواك، رقم: ٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساوک من کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی)

﴿258﴾ عن أبي أمامة رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَا جَاءَ لِنِيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَطُّ الْأَمْرَنِيْ بِالسَّوَالِكِ، لَقَدْ حَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مُقْدَمَ فِيَّ۔ رواه الحمد ۲۶۳/۵

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل ﷺ میرے پاس آئے مجھے مساوک کرنے کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندر یہ ہونے لگا کہ مساوک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑوں کو چھیل نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

﴿259﴾ عن عائشة رضي الله عنها أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَرْفَدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيُسْتَقْطِعُ الْأَلْأَيْسَوَكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔ رواه ابو داؤد، باب المسواک لمن قام بالليل، رقم: ۵۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دن یا رات میں جب بھی سوکار گھٹتے تو ضوکرنے سے پہلے مساوک ضرور فرماتے۔ (بخاری، مسلم، ابو داؤد) (ابو داؤد)

﴿260﴾ عن علي رضي الله عنه قال: قال رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصْلِي قَامَ الْمَلَكَ خَلْفَهُ فَيُسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَيَذُوْمُهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. حَتَّى يَضْعَفَ فَاهُ عَلَى فِيهِ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ، فَطَهَرُوا أَفْوَاهُكُمْ بِالْقُرْآنِ۔ رواه البزار و رجاله ثقات، مجمع الروايد ۲۶۵/۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مساوک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر انہا منزد ہو دیتا ہے قرآن کریم کا جو بھی لفظ اس نمازی کے منڈ سے نکلا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح یہ فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منڈ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف سترے رکھو یعنی مساوک کا اہتمام کرو۔ (بخاری، مجمع الروايد)

﴿261﴾ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: رَكْعَانِ بِسَوَالِكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سَوَالِكِ۔ رواه البزار و رجاله موثقون، مجمع الروايد ۲۶۳/۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساوک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مساوک کئے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔

(262) عنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا قَامَ لِتَهَجِّدَ، يَشُوَّصُ فَاهَ بِالسَّوَاكِ.
رواه مسلم، باب المسواك، رقم: ٥٩٣.

حضرت خدیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تجد کے لئے اٹھتے تو مساوک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم)

(263) عنْ شُرَبِيعَ رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَلَّتْ: يَا نِيَّةَ كَانَتْ
بِنِيَّةً الْمُسَوَّكَةَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ.
رواه مسلم، باب المسواك، رقم: ٥٩٠.

حضرت شریع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مساوک کرتے تھے۔ (مسلم)

(264) عنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَهْنَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَخْرُجُ
مِنْ بَيْتِهِ لِشَيْءٍ وَمِنَ الصَّلَوَاتِ حَتَّى يَسْتَأْكِ.
رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجاله، موثقون، مجمع الزوائد ۲۶۶

حضرت زید بن خالد جہنمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے کسی نماز کیلئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مساوک نہ فرمائیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(265) عنْ أَبِي حِيْرَةَ الصُّبَاحِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْوَقْدَ الْدِيْنِ أَتَوَادُّ رَسُولَ
اللَّهِ عَلَيْهِ فَرَوْدَنَا الْأَرَاكَ نَسْتَأْكِ بِهِ، فَقَلَّنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْدَنَا الْجَرِينَدُ، وَلِكَانَ نَقْلُ كَرَامَتَكَ
وَعَطْيَتَكَ.
(الحدیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۲۶۸

حضرت ابو حیرہ صبّاح ؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ نے ہمیں یہ لوگو کے درخت کی لکڑیاں مساوک کرنے کے لئے تو شہ میں دیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس (مساوک کیلئے) کچھ لوگو کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں لیکن، ہم آپ کے اس اکرام اور عطا کی کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

مسجد کے فضائل و اعمال

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا يَعْمَرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمْنَ بِالْهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَأَتَى الرَّزْكَ وَلَمْ يَخْشِ إِلَّا اللَّهُ لَفَ قَعْسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾

[التوبه: ١٨]

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نماز کی پابندی کی اور رزکوں کو دی اور (اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کیا کہ) سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور سے نہ ڈرے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَنِي بَيْوَتٍ أَذْنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسْبِحُ لَهُ فِيهَا بِالْقُلُوبِ وَالْأَصَالِ○ رِجَالٌ لَا تُلْهِنُهُمْ بِعِجَارَةٍ وَلَا يَبْغُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا الرَّزْكُ لَا يَخَافُونَ بِمَا تَنَقَّلُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾ [النور: ٣٦، ٣٧]

(اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں کا حال بیان فرمایا کہ) وہ ایسے گھروں میں جا کر

عبادت کیا کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان گھروں میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی قسم کی خرید غافل کرتی ہے نہ کسی قسم کی فروخت، وہ لوگ ایسے دن یعنی قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل پٹ جائیں گے اور بہت سی آنکھیں اٹک جائیں گی۔ (نور)

فائدہ : ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اور ان کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہو جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بلکہ دوار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔ (بیان القرآن)

احادیث نبویہ

﴿266﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحَبُّ الْبَلَادِ إِلَيَّ اللَّهِ تَعَالَى مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبَلَادِ إِلَيَّ اللَّهِ أَسْوَاقُهَا.

رواہ مسلم، باب فضل الجلوس فی مصلاہ۔ رقم: ۱۵۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محظوظ مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (سلم)

﴿267﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْمَسَاجِدُ بَيْوُثُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ تُضْنِي إِلَّا هُنَّ أَهْلُ السَّمَاءِ كَمَا تُضْنِي إِنْجُومُ السَّمَاءِ لَا هُنَّ أَهْلُ الْأَرْضِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد/ ۲/ ۱۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجذ میں میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ یہ آسمان والوں کیلئے ایسے جگتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے جھکتے ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿268﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ، تَبَّأَ اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح ٤٨٦/٤

حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیتے ہیں۔
(ابن حبان)

﴿269﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعْدَ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ.

رواه البخاری، باب فضل من غدا الى المسجد..... رقم: ٦٦٢

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمانی کا انتظام فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَيِّلِ اللَّهِ . رواه الطبراني في الكبير، وفيه: القاسم ابو عبد الرحمن ثقة وفيه اختلاف، مجمع الزوائد ١٤٧/٢

حضرت ابو امامہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح اور شام مسجد جانا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے میں داخل ہے۔ (بلبرانی، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْوَذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ: أَفَطَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظْ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ٤٦٦

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ” میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات کی اور اس کی ن

ختم ہونے والی بادشاہت کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود ہے، جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے (یعنی شخص) پورے دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿272﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَلْفَ الْمَسْجِدَ أَلْفَهُ اللَّهُ رَوَاهُ الطَّبِيرَانِيُّ فِي الْأَوْسْطَ وَفِيهِ: أَبْنَ لَهْبَيْةَ وَفِيهِ كَلَامٌ، مَجْمُونُ الزَّوَادِ، ۱۳۵/۲

حضرت ابوسعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (طرانی، مجمع الزوادر)

﴿273﴾ عَنْ أَبِي الْلَّزَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَسْجِدُ يَبْنِي كُلُّ تَقْيَىٰ، وَتَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بِنَيَّةً بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ، وَالْجَوَازُ عَلَىِ الصِّرَاطِ إِلَىِ رَضْوَانِ اللَّهِ إِلَىِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبِيرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسْطَ وَالبَزَارِ وَقَالَ: اسْنَادُهُ حَسْنٌ، قَلْتُ: وَرِجَالُ الْبَزَارِ كَلَمِهِمْ رِجَالُ الصَّحِيفَ، مَجْمُونُ الزَّوَادِ، ۱۳۴/۲

حضرت ابوورداء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر شخص کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو اسے راحت دوں گا، اس پر رحمت کروں گا، پہلی صراط کا راستہ آسان کر دوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔ (طرانی، بزار، مجمع الزوادر)

﴿274﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْإِنْسَانَ كَلِيلُ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَّةَ وَالنَّاجِيَّةَ، فَإِنَّمَا كُمُّ وَالشَّعَابَ، وَعَلَيْنِكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ رواه احمد ۲۲۲/۵

حضرت معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیریا ہے بکریوں کے بھیریے کی طرح کوہ ہر لاسی بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریڑ سے دور ہو، الگ تھلک ہو، اس لئے گھائیوں میں عیحدہ تھہر نے سے بچو۔ اجتماعیت کو، عام لوگوں میں رہنے کا اور مسجد کو لازم پکڑو۔ (مسند احمد)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَغْنَمُ الْمَسْجِدَ فَأَثْبِطُوَاهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: هُوَ الَّذِي يَغْنِمُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ أَمْنٍ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمُ الْآخِرِ》 رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة التوبه، رقم: ٣٠٩٣.

حضرت ابوسعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو
بکثرت مسجد میں آنے والا دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
﴿إِنَّمَا يَعْمَرُ مَسْجِدُ اللَّهِ مِنْ أَمْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرِ﴾ ترجمہ: مسجدوں کو وہی لوگ آباد
کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿276﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ
الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَاللَّذِكْرِ، إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ كَمَا يَبَشَّشُ أَهْلُ الْعَائِبِ بِعَائِبِهِمْ، إِذَا
رَوَاهُ أَبْنَ مَاجَهَ، بَابُ لِزُومِ الْمَسَاجِدِ وَانتِظارِ الصلوةِ، رقم: ٨٠٠.

حضرت ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان نماز
اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مساجد کو اپنا ٹھکانہ بنایتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے
ہیں جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی گم شدہ کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)
فائدہ : مساجد کو ٹھکانہ بنایتے سے مراد مساجد سے خصوصی تعلق اور مساجد میں کثرت
سے آتا ہے۔

﴿277﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٌ كَانَ يُوَطِّنُ
الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عَلَةٌ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَا كَانَ، إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا يَبَشَّشُ أَهْلُ
الْعَائِبِ بِعَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے
مسجد کو ٹھکانہ بنایا ہو اتحا لیعنی مساجد میں کثرت سے آتا جاتا تھا پھر وہ کسی کام میں مشغول ہو گیا یا
بیماری کی وجہ سے رک گیا، پھر وہ بارہ مساجد کو اسی طرح ٹھکانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر ایسے
خوش ہوتے ہیں جیسے کہ گھر کے لوگ اپنے کھونے ہوئے کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن حزمیۃ)

﴿278﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِالْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا،
الْمَلَائِكَةَ جُلَسَاً وَهُمْ، إِنَّ غَايُوا يَقْتَدُونَهُمْ، وَإِنَّ مَرِضُوا عَادُوهُمْ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ

أَعْنَوْهُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ الْجَلِيلُسُ الْمَسْجِدُ عَلَى ثَلَاثٍ خَصَّاً: أَخْ مُسْتَفَادٌ، أَوْ كَلِمَةٌ مُحَكَّمَةٌ، أَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ.
رواه احمد / ۲۱۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت مسجدوں میں بحث رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ پیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے۔ کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿279﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : أَمْرَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ بِبَنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ ، وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ .
رواه ابو داؤد، باب اتخاذ المساجد في الدور، رقم ۴۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکانوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور اس بات کا بھی حکم فرمایا: مساجد کو صاف ستر کر کھا جائے اور ان میں خوبی بساں جائے۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةَ كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذَى مِنَ الْمَسَاجِدِ فَتُوَرِّقَتْ فَلَمْ يُؤْذِنِ النِّبِيُّ عَلَيْهِ بِدُفْفيَهَا ، فَقَالَ النِّبِيُّ عَلَيْهِ : إِذَا مَاتَ لَكُمْ مَيْتٌ فَأَذْنُونِي ، وَصَلِّ عَلَيْهَا ، وَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُهَا فِي الْجَنَّةِ لِمَا كَانَتْ تَلْقُطُ الْقَذَى مِنَ الْمَسَاجِدِ .
رواه الطبراني في الكبير و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد / ۲۱۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسجد سے کوڑا کر کٹ اٹھاتی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہیں دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے دیا کرو۔ آپ نے اس عورت کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا اس لئے کوہ مسجد سے کوڑا کر کٹ اٹھاتی تھی۔ (طبرانی، صحیح البزار)



علم و ذکر

علم

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیٰ سے براہ راست استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر پورا کرنے کی غرض سے اللہ والا علم حاصل کرنا یعنی اس بات کی تحقیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس حال میں کیا چاہتے ہیں۔

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُنَزِّلُنَا وَيُعْلَمُكُمُ الْحَكِيمُ وَالْحَكِيمَةُ وَيُعْلَمُكُمُ مَا لَمْ تَكُونُوا تَغْفَلُونَ﴾ [آل عمران: ۱۵۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس طرح (ہم نے کعبہ کو قبلہ مقرر کر کے تم پر اپنی نعمت کو کمل کیا اسی طرح) ہم نے تم لوگوں میں ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا جو تم ہی میں سے ہیں وہ تم کو ہماری

آیات پڑھ پڑھ کرتا تھا ہے، تم کو نفس کی گندگی سے پاک کرتے ہیں، تم کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں، اور اس قرآن کریم کی مراد اور اپنی سنت اور طریقہ کی (بھی) تعلیم دیتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جن کی تم کو خوبی نہ تھی۔ (قرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَمْكَ مَا لَمْ تَعْلَمْ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴾ [النساء: ١١٣]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل (نساء) ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَقُلْ رَبِّ زَدْنِي عِلْمًا ﴾ [طہ: ١١٤]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: اور آپ یہ دعا سمجھئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھاد سمجھئے۔ (طہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاوَدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا حَ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا
عَلَى كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [النساء: ١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بلاشبہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا اور اس پر ان دونوں نبیوں نے کہا کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ (انہل)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ حَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ ﴾

[العنکبوت: ٤٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، (یہیں) انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعَالَمُوْا ﴾ [فاطر: ٢٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو ان کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (فاطر) [۹]

وقالَ تَعَالَى: ﴿فَلْ يَسْتَوِيَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (زمرا)

وقالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَlisِ فَافْسُحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ وَإِذَا قِيلَ أَنْشُرُوا فَانْشُرُوا يَرْزُقُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الْعِلْمَ دَرَجَتٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ حَسْبُكُمْ﴾ [المجادلة: ۱۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والوں جب تم سے یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں رسولوں کے بیٹھنے کے لئے گنجائش کرو تو تم آنے والے کو جگہ دے دیا کرو اللہ تعالیٰ تم کو جنت میں کھلی جگہ دیں گے۔ اور جب کسی ضرورت کی وجہ سے تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کو اسی طرح دوسرے احکامات کو، ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم (علم دین) دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کریں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔ (جادله)

وقالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَلِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: ۴۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور سچ میں جھوٹ کو نہ ملاو اور جان بوجھ کر حق کو (یعنی شرعی احکام کو) نہ چھاؤ جبکہ تم جانتے ہو۔ (بقرہ)

وقالَ تَعَالَى: ﴿أَتَأْمَرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْهَسُونَ الْفَسَدَمْ وَأَنْتُمْ تَتَلَوَّنَ الْكِبَرَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ۴۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا (غصب ہے کہ) تم، لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر بھی نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (جس کا تقاضا یہ تھا کہ تم علم پر عمل کرتے تو)

پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

(بقرہ)

[مود: ۸۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَخَالِفُكُمْ إِلَى مَا أَنْهَكُمْ عَنْهُ﴾

حضرت شعیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے فرمایا: (اور میں جس طرح ان باتوں کی قسم کو تعلیم کرتا ہوں، خود بھی تو اس پر عمل کرتا ہوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تمہیں منع کروں میں خود اسے کروں۔ (ہود)

احادیث نبویہ

﴿۱﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَثَلُ الْفَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبَلَتِ الْمَاءَ، فَأَبْتَسَتِ الْكَلَأَ وَالْغُسْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتِ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسُ فَشَرِبُوا وَسَقُوا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِثُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَعَمَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَقِيلَ وَعْلَمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبِلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أَرْسَلْتَ بِهِ.

رواہ البخاری، باب فضل من علم و علم، رقم: ۷۹

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر خوب بر سے۔ (اور جس زمین پر بارش بر سی وہ تین طرح کی تھی) (۱) اس کا ایک نکڑا عمده تھا جس نے پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا، پھر خوب گھاس اور سبزہ اگایا۔ (۲) زمین کا ایک (دوسرا) نکڑا اخت تھا (جس نے پانی کو جذب تو نہیں کیا لیکن) اس کے اوپر پانی جمع ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا۔ انہوں نے خود بھی پیا، جانوروں کو بھی پلا یا اور کھیتوں کو بھی سیراب کیا۔ (۳) وہ بارش زمین کے ایسے نکڑوں پر بھی بر سی جو چیل میدان ہی تھے جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی گھاس اگائی۔

(ای طرح لوگ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی مثال) اُس شخصی کی ہے جس نے دین

میں سمجھ حاصل کی اور جس ہدایت کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے اس ہدایت سے نفع پہنچایا، اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا، (دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے خود تو فائدہ نہیں اٹھایا مگر دوسرا لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا)، (تیسرا مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف سراہا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ (بخاری)

﴿ ۲ ﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في تعليم القرآن، رقم: ۲۹۰۷

حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی)

﴿ ۳ ﴾ عَنْ بُرِيَّةِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أَلْيَسْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْءُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُؤْكَسِي وَالَّذِي هُوَ خَلَقَ لَا يَقُولُنِي بِمَا كُسِّيَّا هُدًى؟ فَقَالُوا يَا رَبَّنَا وَلَدُكَمَا الْقُرْآنَ۔

رواہ الحاکم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه النهی

۵۶۸/۱

حضرت بریدہ اسلئی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے، اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جو نور کا بنا ہوا ہوگا اس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے؟ ارشاد ہوگا: تمہارے پنج کے قرآن شریف پڑھنے کے بدالے میں۔

(مستدرک حاکم)

﴿ ۴ ﴾ عَنْ مَعَاذِ الْجَهْنَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فِيهِ أَلْيَسْ وَالَّذِي هُوَ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بَيْتِ الدُّنْيَا،

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا أَنْكُمْ بِالَّذِي عَمِلْتُمْ بِهِمْ.

رواہ ابو داؤد، باب فی ثواب قراءة القرآن، رقم: ۱۴۵۳

حضرت معاذ جنی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرنے کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے پارے میں کیا مگان ہے جو خود قرآن شریف پر عمل کرنے والا ہو یعنی جب والدین کے لئے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہو گا۔ (ابوداؤد)

﴿٥﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَلْزَمَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبِيهِ غَيْرُ اللَّهِ لَا يُؤْخَذُ إِلَيْهِ لَا يُنْهَى لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَعْجَدْ مَعَ مَنْ وَجَدَهُ وَلَا يَجْهَلْ مَعَ مَنْ جَهَلَهُ وَفِي جُوْفِهِ كَلَامُ اللَّهِ.

رواہ الحاکم و قال: صحيح الاستاد، الترغیب ۲/۳۵۲

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا گواں کی طرف وہی نہیں پہنچی جاتی۔ حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کر غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ سے پیش آئے یا چاہلہ نہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جکہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لئے ہوئے ہے۔ (متدرک حاکم، ترغیب)

﴿٦﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعِلْمُ عِلْمَانٌ: عِلْمُ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ الْأَنْافِعُ، وَعِلْمُ عَلَى الْلِّسَانِ فَذَاكَ حَجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

رواہ الحافظ ابوبکر الخطیب فی تاریخہ باسناد حسن، الترغیب ۱/۱۰۳

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم و طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ علم ہے جو دل میں اترجمے وہی علم نافع ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہو یعنی عمل اور اخلاق سے خالی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم

ہونے کی) دلیل ہے یعنی یہ علم الزام دیگا کہ جانے کے باوجود عمل کیوں نہیں کیا۔ (تغیب)

﴿7﴾ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصَّفَةِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُحِبُّ أَنْ يَغْذُو كُلَّ يَوْمٍ إِلَيْنَا بَطْخَانًا أَوْ إِلَيَّ الْمُفْتَقِرِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَافَقَنِ كَوْمَاظِينَ، فِي غَيْرِ أَثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحْمٍ؟ فَقَلَّا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْتَ بِذَلِكَ قَالَ: إِنَّمَا يَغْذُو أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَقْلُمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَيْرَتَهُ، مِنْ نَافَقَنِ، وَلَدَاثَ حَيْرَتَهُ مِنْ ثَلَاثَ، وَأَرْبَعَ حَيْرَتَهُ مِنْ أَرْبَعَ، وَمِنْ أَعْدَادَ هُنَّ مِنَ الْأَبْلَى؟

(رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ القرآن..... رقم: ۱۸۷۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ صفة میں بیٹھے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صحیح بازار بٹخان یا عقیق میں جائے اور دو عمرہ اور عینیاں بغیر کسی گناہ (مثلاً چوری وغیرہ) اور بغیر قطع رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا صحیح کے وقت مسجد میں جا کر قرآن کی دو آیتوں کا سیکھنا یا پڑھنا دو اونٹیوں سے، تین آیتوں کا تین اونٹیوں سے اور چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آیتوں کی تعداد اونٹیوں اور اونٹوں کی تعداد سے افضل ہے مثلاً ایک آیت ایک اونٹی اور ایک اونٹ دو نوں سے افضل ہے۔

﴿8﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَقْرَأُهُ فِي الْبَيْنَ، وَإِنَّمَا أَنَا قَارِئٌ وَاللَّهُ يُعْظِّمُ.

(الحدیث) رواہ البخاری، باب من يرد الله به خيرا۔ رقم: ۷۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اُسے دین کی بحاجت عطا فرماتے ہیں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جبکہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف کے دوسرے جملہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم علم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس علم کی سمجھ، اس میں غور و فکر اور اُس کے مطابق عمل کی توفیق دینے والے ہیں۔ (مرقاۃ)

﴿9﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمَهُ الْكِتَابِ۔ رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ اللهم علمه الكتاب، رقم: ۷۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: يَا اللَّهُ إِنَّمَا قَرَأَ آنَّ كَلِمَةَ عَظَمَةٍ مَادِبَحَتْ (بخاری)

﴿10﴾ عَنْ أَبِي زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَبْثَثَ الْجَهْلُ، وَيُشَرِّبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزَّنَافِ۔ رواه البخاري، باب رفع العلم وظهور الجهل، رقم: ۸۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ علم الہمالیا جائے گا، چہالت آجائے گی، شراب (کھلم کھلا) پی جائے گی۔ اور زنا پھیل جائے گا۔ (بخاری)

﴿11﴾ عَنْ أَبْنَى عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَبْيَأُ أَنَا نَائِمٌ أَبْيَثُ بِقَدْحٍ لَبِنَ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى لَأَرَى الرَّوْيَ يَخْرُجُ فِي أَطَافِيرِنِي، ثُمَّ أَغْطَيْتُ فَضْلَنِي يَعْنَى عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوْلَهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ۔ رواه البخاري، باب اللبن، رقم: ۷۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سورہ تaha کہ (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا یالہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس سے اتنا پیا کہ میں اپنے ناخنوں تک سے سیراٹی کے (آثار) نکلتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا چاہو اور دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ ارشاد فرمایا: علم۔ یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے بھرپور حصہ ملے گا۔ (بخاری)

﴿12﴾ عَنْ أَبْنَى سَعِيدِ الْعَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَئِنْ يَشْبَعَ

المُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ، حَتَّىٰ يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۶

حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکوم بھلائی (یعنی علم) سے بھی سیر نہیں ہوتا۔ وہ علم کی باتوں کو سن کر سیکھتا رہتا ہے۔ (یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے) اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ ۱۳ ﴾ عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا ذِرٍ! لَانْ تَعْدُو فَتَعْلَمُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُعْلَمَ مِائَةً رَكْعَةً، وَ لَانْ تَغْدُو فَتَعْلَمُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عَمِيلٌ بِهِ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُعْلَمَ الْفَرَكَ رَكْعَةً.

رواه ابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، رقم: ۲۱۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! اگر تم صحیح جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سورکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لو خواہ وہ اس وقت کا عمل ہو یا نہ ہو (مثلاً قسم کے مسائل) تو ہزار رکعات نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ ۱۴ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِنِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَعْلَمُهُ أَوْ يُعْلَمُهُ، فَهُوَ بِمِنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَيْلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمِنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَنَاعَ غَيْرِهِ.

رواه ابن ماجہ، باب فضل العلماء..... رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد یعنی مسجد نبوی میں صرف کسی خیر کی بات کو سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (تواب میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسرے کے ساز و سامان کو دیکھ رہا ہو (اور ظاہر ہے کہ دوسرے کی چیزوں کو دیکھنے سے اپنا کوئی قائد نہیں)۔ (ابن ماجہ)

فائدة ۵: حدیث شریف میں مذکورہ فضیلت تمام مساجد کے لئے ہے کیونکہ مساجد، مسجد

(اتجاح الحاجہ)

نبوی کی تابع ہیں۔

﴿15﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُكُمْ أَحَادِيثُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقَهُواً۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح على شرط مسلم ۲۹۴/۱

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب کہ ساتھ مساتھ ان میں دین کی سمجھی ہو۔
(ابن حبان)

﴿16﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّاسُ مَعَادُنَ كَمَعَادِ الْدَّهْبِ وَالْفِضَّةِ، فَعِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُواً۔

(الحدیث) رواه احمد ۵۳۹/۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ کانوں کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ اسلام لانے سے پہلے بہتر ہے وہ لوگ اسلام کے زمانہ میں بھی بہتر ہیں جب کہ ان میں دین کی سمجھی ہو۔ (مسند احمد)

فائدہ: اس حدیث شریف میں انسانوں کو کانوں کے ساتھ شبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح مختلف کانوں میں مختلف معنیات ہوتی ہیں بعض زیادہ قیمتی جیسے سونا چاندی، بعض کم قیمتی جیسے چونا اور کوئلہ اسی طرح مختلف انسانوں میں مختلف عادات و صفات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض اونچے درجہ کے ہوتے ہیں اور بعض کم درجہ کے ہوتے ہیں۔ پھر جس طرح سونا چاندی جب تک کان میں پڑا رہتا ہے اس کی قیمت وہ نہیں ہوتی جو کان سے نکلنے کے بعد ہوتی ہے اسی طرح جب تک آدمی کفر کی ظلمت میں چھپا رہتا ہے خواہ اس کے اندر کتنی ہی سخاوت ہو، کتنی ہی شجاعت ہو اس کی وہ قیمت نہیں ہوتی جو اسلام لانے کے بعد دین کی سمجھی بوجھ حاصل کر لینے سے ہوتی ہے۔
(منظار حسن)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي أَسَمَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِينَدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا، أَوْ يُعْلَمَ، كَانَ لَهُ كَاجِرٌ حَاجٌ تَامًا حَجَّتَهُ۔

رواه الطبراني في الكبير و رجاله موثقون كلهم، مجمع الروايات ۲۲۹/۱

حضرت ابو امامہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خیر کی بات سمجھنے یا سکھانے ہی کے لئے مسجد جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿١٨﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلِمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا.
الحادیث) رواہ احمد ۲۸۳/۱.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ، ان کے ساتھ آسانی کا برداشت کرو اور سختی کا برداشت کرو۔ (مسند احمد)

﴿١٩﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِسُوقَ الْمَدِينَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا وَقَالَ: يَا أَهْلَ السُّوقِ مَا أَعْجَزَكُمْ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمْ هُنَّا، إِلَّا تَذَهَّبُونَ فَتَخَلُّوْنَ نَصِيبُكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوا: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوا سَرَاجِاً، وَوَقَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَهُمْ حَتَّى رَجَعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَقَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَلَدَخَلْنَا فَلَمْ نَرِفِيهِ شَيْئاً يُقْسِمُ^۱ إِنْقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ؛ وَمَا رَأَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدًا؟ قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! قَوْمًا يُصْلُوْنَ، وَقَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَقَوْمًا يَذَّاكِرُونَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَيَحْكُمُ فَذَاكَ مِيرَاثُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۱/۳۳۱

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرتے ہوئے پھر گئے اور فرمایا: بازار والو! تمہیں کس چیز نے عاجز ہا دیا ہے؟ لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: تم یہاں بیٹھئے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ کیا تم جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنا حصہ لیتا نہیں چاہئے؟ لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں۔ لوگ دوڑے ہوئے مسجد میں گئے۔ ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے واپس آنے کے انتظار میں وہیں پھرے رہے یہاں تک کہ لوگ واپس آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا بات ہوئی کہ تم واپس آگئے؟ انہوں نے عرض کیا: ابو ہریرہ ہم مسجد کے، جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی ہوئی نہیں دیکھی۔ حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے مسجد میں کسی کو نہیں

ویکھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال و حرام کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پروفوس ہے، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 20 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَبْنَى مَسْعُودَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعْدِ خَيْرٍ فَقَهَهُ فِي الدِّينِ، وَأَلْهَمَهُ رُشْدَةً .

رواه البزارو الطبراني في الكبير ورجالة موثقون، مجمع الروايد ۳۲۷/۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور صحیح بات اس کے دل میں ڈالتے ہیں۔ (یار طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَبِي وَاقِدِ الْجَيْشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ لِلَّاجِئُونَ فَأَقْبَلَ إِنْشَانٌ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَهُ وَاحِدَةً، قَالَ: فَوَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَ أَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخْبَرُكُمْ عَلَى النَّفَرِ النَّلَاثَةِ؟ إِمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَوَاهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَسْتَخِيَّ فَأَسْتَخِيَّ اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَغْرَضَ فَأَغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ .

رواه البخاری، باب من قعد حيث ينتهي به المجلس رقم: ۶۶

حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف فرماتھے اور لوگ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں تین آدمی آئے، دوسروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک صاحب کو حلقة میں خالی جگہ نظر آئی وہ اس جگہ بیٹھ گئے، دوسرے صاحب لوگوں کے بیچے بیٹھ گئے اور تیسرا آدمی (جیسا کے اور گذر) پشت پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلقة سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی جگہ بنائی یعنی حلقة میں بیٹھ گیا تو اللہ

تعالیٰ نے اسے (اپنی رحمت میں) جگہ دے دی۔ دوسرے نے (حلقة کے اندر بیٹھنے میں) شرم محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے ساتھ حیا کا معاملہ فرمایا یعنی اپنی رحمت سے محروم نہ فرمایا اور تیسرے نے بے رخی کی، اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے رخی کا معاملہ فرمایا۔ (بخاری)

﴿22﴾ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ رَحْمَةً اللَّهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهُمْ كُمْ وَجَاهَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَعْلَمُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَأَسْتَوْصُوْهُمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَاهَا قَالَ مَرْحُبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رواه الترمذی، باب ماجاء في الاستیلاء.....، رقم: ۲۶۵۱

حضرت ابوہارون عبدیؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا: تمہارے پاس لوگ مشرق کی جانب سے دین کا علم سیکھنے آئیں گے۔ لہذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلانی کا معاملہ کرنا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوہارون عبدیؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعیدؓ ہمیں دیکھتے تو فرماتے: خوش آمدید ان لوگوں کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی۔ (ترمذی)

﴿23﴾ عَنْ وَالِّهِ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَأَدْرِكَهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ.

رواه الطبرانی فی الكبیر و رجاله موثقون، مجمع الزوائد / ۳۲۰ / ۱

حضرت والیہ بن اسقعؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی تلاش میں لگے پھر اس کو حاصل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو اجر لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص علم کا طالب ہو لیکن اس کو حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک اجر لکھ دیتے ہیں۔ (طریقی، مجمع الزوائد)

﴿24﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَكَبِّرًا عَلَى بُرْدَلَهُ أَخْمَرَ، فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي جِئْتُ أَطْلَبُ الْعِلْمَ، فَقَالَ مَرْحُبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَدَعْفَةِ الْمَلَائِكَةِ بِأَجْيَانِهَا ثُمَّ يَرَكِبُ بَغْضَهُمْ بَغْضًا حَتَّى يَلْغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحْجُومِهِ لِمَا يَطْلَبُ.

رواه الطبرانی فی الكبیر و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد / ۳۴۳ / ۱

حضرت صفوان بن عسال مرادی ﷺ فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت اپنی سرخ دھاریوں والی چادر پر یہ لگائے تشریف فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کو خوش آمدید ہو! طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور پھر اس کثرت سے آکر اور پتلے جمع ہوتے رہتے ہیں کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ اس علم کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جس کو یہ طالب علم حاصل کر رہا ہے۔
(طرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 25 ﴾ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكْمَ الصَّحَافِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ عَزَّوَ جَلَّ لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِفَضْلِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِي وَحْلَمِي فِينَكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ فِينَكُمْ وَلَا أَبْلَيَ

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواه ثقات، الترغیب ۱/۱

حضرت ثعلبہ بن حکم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کئے لئے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرماؤ گے تو علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنے علم اور حلم یعنی زمی اور برداشت سے تمہیں اسی لئے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتا ہیوں کے باوجود تم سے درگزر کروں اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گھنگھا رہو تمہیں بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔
(طرانی، ترغیب)

﴿ 26 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمُلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْبَحَحَّهَا رِضَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالْحِيَّاتُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لِيَنَاءَ الْبَنَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأُنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأُنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخْدَهَا أَخْدَهَ بِحَظِّ وَافِرٍ۔ رواہ ابو داؤد، باب فی فضل العلم، رقم: ۳۶۴۱

حضرت ابو درداء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی

وجسے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں یعنی علم حاصل کرنا اُس کے لئے جنت میں داخلہ کا ایک سبب بن جاتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پروں کو پھرخادیتے ہیں۔ عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات اور مجھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی فضیلت عابد پر الٰہی ہے جیسے چودہ ہویں رات کے چاند کو سارے ستاروں پر فضیلت ہے۔ بلاشبہ علماء انبياء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبياء علیہم السلام دینار اور درهم (مال و دولت) کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہذا جس شخص نے علم دین حاصل کیا اس نے (اس میراث میں سے) بھرپور حصہ لیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَمَوْتُ الْعَالَمِ مُصِيبَةٌ لَا تُجْزِي وَثَلَمَةٌ لَا تُسَدِّدُ وَهُوَ نَجْمٌ طَمِيسٌ، مَوْتٌ قَبِيلَةٌ يَسِيرُ مِنْ مَوْتٍ إِلَى مَوْتٍ﴾ (وہ بعض الحدیث) رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۲/ ۲۶۴.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہو سکتا اور عالم ایسا ستارہ ہے جو (موت کی وجہ سے) بے نور ہو گیا۔ ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درج کی ہے۔ (بیہقی)

﴿ 28 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ كَمَثَلُ النَّجُومِ فِي السَّمَاءِ يَهْتَدِي بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النَّجُومُ أَوْ شَكَرَ أَنْ تَضَلِّلَ الْهَدَاءَ. رواہ احمد ۳/ ۱۵۷.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کی مثل ان ستاروں کی طرح ہے جن سے نکلی اور تری کے اندر ہیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جب ستارے بے نور ہو جاتے ہیں تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں۔ (مندرجہ)

فائدة ۵: مراد یہ ہے کہ علماء کے نہ ہونے سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

﴿ 29 ﴾ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ أَشَدُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِي عَابِدٍ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی)

فائده ۵: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں کو دھوکہ دینا آسان ہے، پورے دین کی کھجور کھنے والے ایک عالم کو دھوکہ دینا مشکل ہے۔

﴿ 30 ﴾ عَنْ أَبِي أَنَّافَةَ الْبَاهْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكْرُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْأُخْرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: إِنَّ اللَّهَ وَمَا لَنَّكُمْ وَأَهْلُ السَّمُونَ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمَلَةُ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوَوتُ لَيَصْلُوْنَ عَلَى مُعْلِمِ النَّاسِ الْغَيْرِ۔ رواه الترمذی

وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۵

حضرت ابو امامہ باہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معنوی شخص پر۔ اس کے بعد تی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو بھلانی سکھلانے والے پراللہ تعالیٰ، ان کے فرشتے، آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ جیوٹی اپنے میں میں اور مجھلی (پانی میں اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجنی اور دعائیں کرتی ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 31 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذُكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالْأَهْ وَعَالِمٌ أَوْ مُعْلِمٌ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب منه حديث ان الدنيا ملعونة، رقم: ۲۳۲۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سفوا دینا اور دینا میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے،

البُعْد اللَّهُ تَعَالَى كَا ذَكَرَ اُوْرُوهُ چِيْزِيں جو اللَّهُ تَعَالَى سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کریں سب چیزیں اللَّهُ تَعَالَى کی رحمت سے دوئیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿32﴾ عَنْ أَبِي سَحْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعْذُّ عَالَمًا أَوْ مُعَلِّمًا أَوْ مُسْتَعِيْعًا أَوْ مُجَبَاً وَلَا تَكُنْ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ رواه الطبراني في ثلاثة والبزار و رجاله موثقون، مجمع الزوادی ۳۲۸

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: تم یا تو عالم ہو، یا طالب علم ہو، یا علم توجہ سے سننے والے ہو، یا علم والوں سے محبت کرنے والے ہو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو رہہ ہاں ک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغرض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوادی)

﴿33﴾ عَنْ أَبْنِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا حَسْدَ إِلَّا فِي النِّسَاءِ؛ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَةً عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا. رواه البخاری، باب انفاق المال في حقه، رقم: ۱۴۰۹.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: حسد و شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرتا کسی پر جائز ہوتا تو یہ شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضاوارے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فعلے کرتا ہوا اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿34﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الخطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَذْكَرَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بِيَاضِ الشَّيْبِ، شَدِيدٌ سَوَادُ الشَّفَرِ، لَا يَرِيَ عَلَيْهِ أَثْرَ السَّفَرِ، وَلَا يَغْرِفُهُ مَنَا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَدَرَ رُكْبَتِيهِ إِلَى رُكْبَتِيهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَحْجُجَ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتُ، قَالَ: فَعَجِّلْنَا لَهُ، يَسْعَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْأَيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَا لَيْكَهُ،

وَكُتُبِهِ وَرَسُولِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنُ بِالْقُدْرَةِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي
عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَائِنَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي
عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنِ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ:
أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةَ رَبِّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَّاةَ الْعَرَاءَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَيْانِ،
قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثَ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ اتَّدَرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جَرِينُلُ، أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ دِينُكُمْ.

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام.....: رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچا نمک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ
تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے)
اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے
ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے
محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان
میں سے) یہ ہے کتم (دل و زبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی
کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے
روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ
نے حج فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ
جاننا نہ ہو) اور پھر قصد یقین بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے
بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو،
ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین
رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے حج فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان
کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو
گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو وصیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں ذکر ہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ کب آئے گی)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتاویجھے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جتنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کچھ نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رض فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جریل صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تمہارے پاس تھا را دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

فائدہ ۵: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جتنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماوں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماوں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اٹا ان پر اس طرح حکم چلا جائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جتنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی کچھ اپنے اپنے مکانات بنانے میں ہو گی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿35﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةً اللَّهُ قَالَ: شَيْءٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي نَعْيٍ إِنْرَأِيْلَ، أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يَصْلَى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصْنُومُ النَّهَارَ وَيَقْوُمُ اللَّيْلَ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ هَذَا الْعَالَمِ الَّذِي يَصْلَى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصْنُومُ النَّهَارَ وَيَقْوُمُ اللَّيْلَ كَفْضَلُهُ عَلَى أَذْنَانِ كُمْ رَجَلًا۔

حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نبی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی بتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی بتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿36﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِصَ وَعَلِمُوهُنَا النَّاسَ فَإِنِّي أَمْرُ مَقْبُوْضَ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيْقَبْضُ حَتَّىٰ يَخْتِلِفَ الرِّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَا نَمَّا يُعْبِرُ هُمَا بِهَا۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲۵۵

حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (تینیق)

﴿37﴾ عَنْ أَبِي أُمَّةَ الْأَبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحدیث) رواه احمد ۵/ ۲۶۶

حضرت ابو امامہ باہلی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے واپس لیے جانے اور اٹھائیے جانے سے پہلے علم حاصل کرو۔ (منhadar)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ مَمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بِعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُضْحِفًا وَرَثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهَرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم: ۲۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صاحب اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنایا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مشاؤفت کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماج)

(39) ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلْمَةٍ أَخَادَهَا ثَلَاثَةٌ حَتَّىٰ تَفَهَّمُهُ﴾ (الحديث)، رواه البخاري، باب من اعاد الحديث..... رقم: ۹۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائفہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

(40) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبضُ الْعِلْمَ إِنْتَرَاغًا يَتَزَعَّدُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّىٰ إِذَا لَمْ يَقِنْ عَالَمٌ إِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهْلًا، فَسُئِلُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاضْلُوا وَأَضَلُّوا﴾ (رواہ البخاری، باب كيف يقبض العلم؟ رقم: ۱۰۰)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سدار بنا لیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوی دیں گے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی مگر ادا کر دیں گے۔ (بخاری)

(41) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَنْغُضُ كُلَّ

جَعْفُرِيٌّ جَوَاظٌ سَخَابٌ بِالْأَسْوَاقِ، جِيفَةٌ بِاللَّيْلِ، حِمَارٌ بِالنَّهَارِ، عَالِمٌ بِأُمُورِ الدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِأُمُورِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح على شرط مسلم ۲۷۴/۱

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں پیچھے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جانے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَلَّتْ يَارَسُولَ اللَّهِ أَتَنِي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوْلَهُ آخِرَةً فَحَدِيثِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعَةً، قَالَ: أَتَقِنَ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث ليس استناده بمتصص وهو

عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۳

حضرت یزید بن سلمہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ذرہ ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور یہی حدیثیں یاد رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ذرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَاهُوا بِالْعُلَمَاءِ وَلَا تُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخْيِرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ۔ رواه ابن ماجہ، باب الافتقاء بالعلم والعمل به، رقم: ۲۵۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جانا، بیوقوفوں سے جگڑنے یعنی ناس بمحظوظ اور مجلسیں جانا کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائده: «علم کو مجلسیں جانا کے لئے حاصل نہ کرو»، اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَيْءَ عَنْ عِلْمٍ فَكُتِمَ الْجَمَةُ اللَّهُ يُلْجِمُ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه ابو داود، باب كراهة منع العلم، رقم: ۳۶۰۸

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (بوجود جانے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مذہبی آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداود)

﴿45﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِدِّثُ بِهِ كَمَلَ الْذِي يَكْنِي الْكَنْزَ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ۔

رواہ الطبرانی فی الأوسط و فی استادہ ابن لهيعة، الترغیب ۱/۱۲۲

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔

﴿46﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَغْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (وہ قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعیة، رقم: ۶۹۰۶

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: "إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَغْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ رہے اور ایسے نفس سے جو سرہنہ ہو اور اسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْزُوْلُ قَدْمًا عَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَنْفَادَ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَنْزَنَ الْكَسْبَةِ وَفِيمَا أَنْفَدَهُ وَعَنْ جِنْسِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ۲۴۱۷

حضرت ابو بزرہ سلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی بجائے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدِبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ: مَثُلُ الَّذِي يَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسُى نَفْسَهُ كَمَثَلُ السَّرَّاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَعْرِفُ نَفْسَهُ۔ رواه الطبراني في الكبير و استناده حسن ان شاء الله تعالى، الترغيب ١٢٦ / ١

حضرت جندب بن عبد الله ازدي رضی اللہ عنہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سمجھائے اور اپنے آپ کو جلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چیز کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رُبُّ حَامِلِ فَقَهْ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعِهِ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهَلُهُ، إِنَّ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِنْ لَمْ يَنْهَاكَ فَلَنْسَتْ تَقْرَأَهُ۔ رواه الطبراني في الكبير وفي شهر بن حوشیب وهو ضعیف وقد وثق، مجتمع الزوائد ٤٤٠ / ١

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجہ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجہ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہو گے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، صحیح الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَامَ لِيَلَةَ بِمَكَّةَ مِنَ الظَّلَلِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هُلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْحَاطِبٍ، وَكَانَ أَوَّلَهَا، فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ، وَحَرَضْتَ وَجْهَنَّمَ وَنَصَّخْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَ الْأَيْمَانُ حَتَّى يُرَدَّ الْكُفُرُ إِلَى مَوَاطِينِهِ، وَلَيَخَاصِّنَ الْبَحَارِ بِالْأَسْلَامِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَعْلَمُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُونَهُ وَيَقْرَؤُنَهُ وَيَقُولُونَ: قَدْ قَرَأْنَا وَعِلْمَنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنَّا؟ (نَعَمْ)

قالَ لِأَصْحَابِهِ فَهَلْ فِي أُولَئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولَئِكَ؟ قَالَ أُولَئِكَ مِنْكُمْ وَأُولَئِكَ وَقُوَّةُ النَّارِ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الخشوعية التابعة لم أرمن و ثقها ولا جرحها، مجمع الزوائد ١٩١/١ طبع مؤسسة المعرف، بيروت و هند مقبولة. تقرير التهذيب

حضرت عبد الله بن عباس رضي الله عنهما روايت كرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکران میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رض جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ نے پہنچا دیا) آپ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب ابھارا اور آپ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سندھ کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے، ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہو گا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رض نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایعدھن ہیں۔

(طبراني، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ تَذَكَّرَ يَنْزَعُ هَذَا بَأْيَةً وَيَنْزَعُ هَذَا بَأْيَةً فَجَرَحَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَنَا يَقْفَأُونَ فِي وَجْهِهِ حَتَّى الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هُؤُلَاءِ بِهَذَا بَعْثُمْ إِمْرُتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْنَا بَعْدِنِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ روah الطبراني في الاوسط و رجاله ثقات الثبات، مجمع الزوائد ٣٨٩/٢

حضرت انس رض روايت كرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جگہ کسی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (بھگتوں) کے لئے دنیا میں بھیج گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد بھگتوں نے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گرد نیں مار کر کافرنہ بن جانا (کہ عمل کفرتک پہنچا دیتا ہے) (طہرانی، مجمع الفروان)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّمَا الْأَمْوَارُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتِّعْنَاهُ وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيْرُهُ فَاجْتَبِيهِ وَأَمْرٌ أَخْتَلَفَ فِيهِ قَرْدَهُ إِلَى عَالَمِهِ

رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجاله موثقون، مجمع الزوائد / ۳۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فعل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جانے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طریقی، بحث از وابد)

﴿53﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ قَالَ: إِنَّكُمُ الْحَدِيثُ عَنِي إِلَّا
مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبُوأْ مَقْعِدَةً مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ
فَلْيَتَبُوأْ مَقْعِدَةً مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن باب ماجاء فى الذى يفسر القرآن برأيه رقم: ٢٩٥١

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمھیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپناٹھکانہ دوزخ میں بنالیتا جائیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپناٹھکانہ دوزخ میں بنالیتا جائے۔

٥٤) عن جندب رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: من قال في كتاب الله

قرآن کریم اور حدیث شریف

سے اثر لینا

آیات قرآنیہ

قالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَي الرَّسُولِ تَرَى أَغْيَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدُّمْعِ
بِمَا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدۃ: ٨٣]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے ناثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو بیچاں لیا۔ (ماں دہ)

وقالَ تَعَالَى ﴿وَإِذَا قِرَئَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانصِتُوا لِعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [الاعراف: ٢٠٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ

بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ. رواه ابو داؤد، باب الكلام في كتاب الله بلا علم، رقم: ٣٦٥٢

حضرت جنديب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تو بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائده : مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر انقاوہ صحیح بھی ہو جائے تو بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے امت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر حم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿قَالَ فَإِنِّي أَتَعْغِبُنِي فَلَا تَسْئَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ دُخْرًا .﴾ [الكهف: ٢٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موی ﷺ سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے تعلق میں خود ہی نہ بتا دوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَيَشْرُبُ عِبَادُ الَّذِينَ يَسْتَعْمِلُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّمَعُونَ أَخْسَنَةً طَاؤْلِكَ الَّذِينَ هَذَا هُمُ اللَّهُ وَأُولُوكُهُمْ أُولُوا الْأَيَّابِ .﴾ [آل زمر: ١٧، ١٨]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجئے جو اس کلام الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَخْسَنَ الْحَدِيثَ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّا قَبْلَهُ تَقْشِيرُ مِنْهُ جُلُوذُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ حَتَّمَ تَلِيمُ جُلُوذُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ .﴾ [آل زمر: ٢٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام اسی کتاب ہے جس کے مضمین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار درہائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کاپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل زرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ رَأَيْتَ عَلَيَّ، قُلْتَ: إِنْ رَأَيْتَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزَلَ؟ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأَ عَلَيْهِ سُورَةَ الْإِسْمَاءِ حَتَّىٰ بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ

هُوَلَاءِ شَهِيدًا ﴿۱﴾ قَالَ: أَمْسَكِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرَّقَانِ.

رواه البخاری، باب فكيف إذا جئنا من كُلِّ امة بشهد..... الآية، رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا لَكَ عَلَى هُوَلَاءِ شَهِيدًا“ ترجمہ: اس وقت کیا حال ہوگا جب ہرامت میں سے ایک گواہ لاکیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنا کیں گے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہو تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿٥٦﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَلَغَّ بِهِ التَّنَيِّ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ: إِذَا قُضِيَ اللَّهُ الْأَمْرُ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْبَحِ حَصْنَهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَانَهُ سَلِيلَةُ عَلَى صَفَرَانِ فَإِذَا فَرَغَ عَنْ قُلُونِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ.

رواه البخاری، باب قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده الا ممن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بہت درعب کی وجہ سے کافی اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلاتے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے عکنے پھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿٥٧﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَنِي العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةَ فَحَدَّثَ ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَنِي عَاصِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُنَكِّنُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هَذَا يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو. زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ فِي

قَلِيلٌ مِنْ قَالُ حَبَّةٌ مِنْ كَبَّهٌ اللَّهُ لَوْجِهٗ فِي النَّارِ۔

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رجال الصحیح ، مجمع الزوائد ۱/ ۲۸۲

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ مزودہ (پیاڑی) پر حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاصیؓ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دریا آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبد اللہ بن عمر وؓ کی چلے گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر وؓ کی گئے دہائی روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابو عبد الرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر وؓ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما بھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سناء: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد طبرانی، مجمع الزوائد)



ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوصار میں اللہ تعالیٰ کے وصیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ لَا وَهَدَىٰ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ○ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فِي ذَلِكَ فَلَيَقِرِّبُوا إِلَيْهِ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ [يونس: ٥٨، ٥٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدرجہ باہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (پوس)

وقالَ تَعَالَى : ﴿فَلْ نَرَأَكَ رُوحُ الْقَدْسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِتُبَشِّرَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًىٰ وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ﴾ [الحل: ۱۰۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجھے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبریل ﷺ آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمائیں داروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (خعل)

وقالَ تَعَالَى : ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

[بنی اسرائیل: ۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرمار ہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وقالَ تَعَالَى : ﴿أَتَلْ مَا أُوحَى إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتنا ری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجھے۔ (عنکبوت)

وقالَ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتَلَوَّنَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

سِرًا وَعَلَيْهِ يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُرُّ﴾ [فاطر: ۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علائیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً اسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان مک享ے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا احرثہ واب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وقالَ تَعَالَى : ﴿فَلَا أُفِسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لِقَسْمٍ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٍ إِنَّهُ

لِقُرْآنٍ كَرِيمٍ فِي كِتَابٍ مَكْتُوبٍ لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾

تَسْرِيْلٌ مِنْ رَبِّ

الْعَلَمِيْنَ ۗ اَفَبِهِنَا الْحَدِيْثُ اَتَّمُ مُذَهِّنُونَ ۚ ﴿٧٥﴾ [الواقعة: ٧٩ - ٧٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چینے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح حفظ میں درج ہے۔ اس لوح حفظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات بحث ہو۔ (واقع)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَوْأَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَابِشًا مُنْصَدِّعًا مِنْ خَشْبَةٍ﴾ [الحشر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر تم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور بچت جاتا۔ (حشر)

احادیث نبویہ

﴿58﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي، وَمَسَأَلَنِي أَغْطِيَتُهُ أَفْضَلَ مَا أُغْطِيَ السَّائِلِينَ، وَأَفْضَلُ كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضَلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ٢٩٢٦

حضرت ابوسعید رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا میں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعا میں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام حقوق پر فضیلت ہے۔ (ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرَ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُونَ

إِلٰي اللّٰهِ بِشَنٰءِ الْفَضَالِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنٰى الْقُرْآنَ۔

رواه الحاکم و قال: هذا حديث صحيح الاستاد لم يخرجاه وافقه النهي ۵۵۵/۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (متدرک حاکم)

(۶۰) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشْفَعٌ وَمَا حَلَّ مُصْدَقًا لِمَنْ جَعَلَهُ أَمَانَةً فَادَّهُ إِلَى الْحَيْثَةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ﴾

رواه ابن حبان و استاد جید ۲۳۱/۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم اسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قول کی گئی اور ایسا بھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا بھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پہنچا پہنچے ذال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گردایتا ہے۔ (ابن حبان)

فائده: ”قرآن کریم ایسا بھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا بھگڑا تسلیم کر لیا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبة کرتا ہے کہ میراث حق کیوں نہیں ادا کیا۔

(۶۱) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ عَنِ الْمُعْبَدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَنِّي رَبِّ مَنْعَتُهُ الطَّعَامُ وَ الشَّهْوَةُ فَشَغَفَنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنْعَتُهُ الْنَّوْمُ بِاللَّيْلِ فَشَغَفَنِي فِيهِ، قَالَ: فَيَشْفَعُانِ لَهُ﴾

رواه احمد والطبراني في الكبير و رجال الطبراني رجال الصحيح، مجمع الروايات ۴۱۹/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر ورضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نسافانی خواہش پوری کرنے سے روک رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دنوب اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، جمیع الرواہ)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهِذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَنْهَا بِآخَرِينَ۔ رواہ مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۱۸۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يُنْهِي ذِرَّةً فِي الْقُرْآنِ، وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرُ لَكَ فِي السَّمَااءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواہ البیهقی فی شب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي التَّنْتِينِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَنْفَقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ رواہ مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن..... رقم: ۱۸۹۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رثک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿٦٥﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثُلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثُلُ النَّمَرَةِ، رَبِيعُهَا طَيْبٌ وَطَعْمُهَا طَيْبٌ، وَمَثُلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثُلُ النَّمَرَةِ، لَا رَبِيعٌ لَهَا وَطَعْمُهَا حَلْوٌ، وَمَثُلُ الْمُسَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثُلِ الْحَظْلَةِ، لَيْسَ لَهَا رَبِيعٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

رواه مسلم، باب فضيلة حافظ القرآن، رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو موسیٰ قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوتے کی طرح ہے جس کی خوبیوں کی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو موسیٰ قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال بھور کی طرح ہے جس کی خوبیوں کو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوبیوں اور پھول کی ہے کہ خوبیوں کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائیں کی طرح ہے کہ خوبیوں کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔

(مسلم)

فائدة: اندرائیں خربوزہ کی ٹکل کا ایک چھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت سُلیمانی ہوتا ہے۔

﴿٦٦﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَلَّهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَثْنَالِهَا لَا أَقُولُ لَمْ حَرْفٌ وَلِكِنْ لِلْفَ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ۔

رواه الترمذی، و قال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في من قرأ حرفًا، رقم: ۲۹۱۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدله ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا آنہم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تین نیکیاں ملیں گی۔

(ترمذی)

﴿٦٧﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، فَاقْرَءُوهُ فَإِنْ مَثَلَ الْقُرْآنَ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَخْشُوِّ مَشْكَانًا يَقُولُ حَ

رَبِّكُمْ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثْلُ مَنْ تَعْلَمَهُ فَيُرْقَدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَتْلِ جَرَابٍ أُوْكَى عَلَى
مِسْكٍ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب: ماجاء في سورة البقرة و آية الكرسي، رقم: ۲۸۷۶.

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف یکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تجدی میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی ہی ہے جو مسک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوبی تمام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اس کے سینے میں ہے وہ سو جاتا ہے یعنی اس کو تجدی میں پڑھتا اس کی مثال اس مسک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

فائده: قرآن کریم کی مثال مسک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مسک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

(68) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ اللَّهُ بِهِ فَإِنَّهُ سَيِّجٌ وَّ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ﴾

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليس الله به، رقم: ۲۹۱۷

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

(69) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْعُخْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَسَيْدَ بْنَ حَصَنَ، بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِزْبَدَةٍ، إِذْ جَاءَتْ فَرْسَةٌ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا، قَالَ أَسَيْدٌ: فَحَشِيَّتْ أَنْ تَطَأَ يَدَهُ، فَقَعَدَتْ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَلَةِ فَوْقَ رَأْسِيْ، فِيهَا أَمْغَالُ السُّرُجِ، غَرَجَثَ فِي الْجَوَّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهُ يَسِّمَا آنَ الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبُدِي، إِذْ جَاءَتِ فَرَسِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَاءَتِ ابْنَ اِيْصَارًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَاءَتِ ابْنَ اِيْصَارًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَقَرَأْتُ، وَكَانَ يَحْمِنُ قَرْبًا مِنْهَا، حَشِيْثَ اَنْ تَطَافَ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظَّلَّةِ، فِيهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجْتُ فِي الْجَوْهَرَتِيْنِ مَا اَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَعِمُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبَحَتْ بِرَاهِا النَّاسُ، مَا تَسْتَيْرُ مِنْهُمْ.

رواه مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ١٨٥٩

حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ پنے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان کی گھوڑی اچلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھرا چھلی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے پچے بیجی کو (جو وہیں قریب تھا) پکیں نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چاخوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضامیں اٹھی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظر وہی سے او جھل ہو گئی۔ میں صحیح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچانک میری گھوڑی اچلنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا گھوڑی پھرا چھلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر چل دیا کیونکہ میرا لڑکا بھی اگھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں بیجی کو چل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چاخوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضامیں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظر وہی سے او جھل ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننا آئے تھا اگر تم صحیح تک پڑھتے رہے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

﴿70﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِّنْ ضَعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتُ بِعَضٍ مِّنَ الْعَرْبِ، وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَضَعَّفُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكَثُرَتْ نَسْتَمْعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أَمْتَنِي مِنْ أَمْرِي أَنْ أَضِرَّ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُطْنًا لِيُعْدَلَ بِنَفْسِهِ فِيمَا تَمَّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَذِهَا، فَسَحَّلُوْا وَبَرَّأُوْا وَجُوْهُهُمْ لَهُ، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِيْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْشِرُوْ بِأَمْعَشَرَ صَعَالِيْكُ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ خَمْسِيَّةٌ سَيِّةٌ.

رواہ ابو داؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کپڑا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑلی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہو گئے۔ آپ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ٹھہرنا کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر ہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقہ بنانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقہ بنانے کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پیچانا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے فقراء مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کتم

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہو گا۔

(ابوداؤد)

فائده: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پہچانے اور باقی لوگوں کو نہ پہچاننے کی وجہ شاید یہ ہو گی کہ رات کا اندر ہیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہچان لیا۔
(بنل الجمود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَرَزٍ فَإِذَا قَرَأْتُمْهُ فَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَقَبَّاكُوا، وَتَغْنُوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَعَفَّنْ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔
رواه ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، رقم: ۱۳۳۷۔

حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکر و بے قراری (پیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو روا کرو، اگر روانہ آئے تو روئے والوں جیسی شکل بنا لو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے لیکن ہماری کامل ابتداء کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔
(ابن ماجہ)

فائده: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغفی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هِرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذْنَ لِنَبِيٍّ حَسَنَ الصَّوْتُ يَعْنِي بِالْقُرْآنِ۔
رواه مسلم، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش (سلم) الحانی سے پڑھتا ہے۔

﴿73﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: رَبِّوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَرِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔
رواه الحاکم ۵۷۵/۱۔

اور مُنْهَبٌ هُبَّہ کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں مُنْهَبٌ هُبَّہ کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہو گا جہا تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ ۵: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر تدریک ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

﴿77﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهُرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السُّفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَسْتَغْفِعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرٌ إِنَّمَا الْأَجْرُ لِمَنْ يَعْمَلُ.

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذی یستغفی فیہ، رقم ۱۸۶۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن ہے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان مُعَزَّز فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دو اجر ہے۔ (مسلم)

فائدہ ۶: اٹکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد رہ ہو یکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہو سکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی اٹکتا ہو یکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَارَبِّ حَلَمِي فِيلِبُسْ تَاجُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ زِدْهَ، فِيلِبُسْ حَلَّةُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ أَرْضِهِ عَنْهُ، فَيُرْضِي عَنْهُ فَيَقُولُ لَهُ إِفْرَاً وَازْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذی و قال : هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذی

لیس في جوفه من القرآن كالبیت الخرب، رقم: ۲۹۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (الله تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

جا سیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگاسکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر پڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے تھہر تھر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) پڑھتا جائے گا۔ (مسند احمد، فتح الربانی)

فائده ۵: قرآن کریم کا کمزوری کی وجہ سے رنگ بد لے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آنا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی حلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو کمزور بنالیا تھا۔ (انجاح الحاج)

﴿80﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ أَهْلِيَنْ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ هُمْ يَأْرِسُوْلُ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ.

رواه الحاکم، وقال النبی: روی من ثلاثة اوجه عن انس هذا اجودها ۱/۵۵۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کو وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (مترک حاکم)

﴿81﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْعَرْبِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه شيء..... رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعِدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَمْرٍ إِ

حضرت ابو درداء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (سلم)

(۸۶) عن ثوبان رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: من قرأ العشر الأولى من سورة الكهف فإنه عصمه له من الدجال

رواہ النسائی فی عمل الیوم واللیلة، رقم: ۹۴۸ قال المحقق: هذا الاستناد رجاله ثقات

حضرت ثوبان صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچا ہو گا۔ (عمل الیوم واللیلة)

(۸۷) عن علي رضي الله عنه مرفوعاً: من قرأ سورة الكهف يوم الجمعة فهو مغصون إلى ثمانية أيام من كل فتنة، وإن خرج الدجال عصمه منه.

التفسیر لابن كثير عن المختار للحافظ الضياء المقدسي

حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمجمہ تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تشریف ابن کثیر)

(۸۸) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وسلم: سورة البقرة فيها آية سيدة آي القرآن لا تقرأ في بيته وفيه شيطان إلا خرج منه، آية الكسرى.

رواہ الحاکم وقال صحيح الاستناد، الترغیب ۳۷۰/۲

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت جیسے ہی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (مدرس حاکم، ترغیب)

(۸۹) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: وكلئي رسول الله عليه وسلم يحفظ ركوة رمضان، فأتاني آتٍ فجعل يخوض من الطعام، فأخذته وقلت: لا رفعتك إلى رسول الله

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر حرم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلبہ برنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت متند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر حرم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر حرم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلبہ برنا لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگرچہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

إِنَّ سَيَّامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيٍّ الْكُرْسِيِّ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في سورة البقرة و آية الكرسي، رقم: ٢٨٧٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔
(ترمذی)

﴿٩٢﴾ عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَنِّ عَامَ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يَقْرَأُهُ أَنَّ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَأُهَا شَيْطَانٌ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في آخر سورة البقرة رقم: ٢٨٨٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔
(ترمذی)

﴿٩٣﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّافَهُ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في آخر سورة البقرة، رقم: ٢٨٨١

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔
(ترمذی)

فائده: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر بُرائی سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نووی)

﴿٩٤﴾ عَنْ فَضَالَةِ بْنِ عَيْنَدٍ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ

کے رفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گا ہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گا ہوں کوئی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گا ہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (مسلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَشِيَ مِنْكُمْ أَنَّ لَا يَسْتَقِطَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْنَ مِنْ أَوَّلِهِ، وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُولَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِ الْلَّيْلِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَهِيَ أَفْضَلُ.

رواه الترمذی، باب ماجاء في كراهيۃ النوم قبل الورث، رقم: ۴۵۵

حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ کے گا اس کورات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وتر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کورات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیرات میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَخْذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأْ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ مَلِكًا فَلَا يَقْرَبَهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَ مَتَّى هَبَ.

رواه الترمذی، كتاب الدعوات، رقم: ۳۴۰۷

حضرت شداد بن اوس رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف دہ جیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أُغْطِيَتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّبْعَ وَأُغْطِيَتُ مَكَانَ الرَّبِيعَ الْمَبْيَنَ وَأُغْطِيَتُ مَكَانَ الْأَنْجِيلِ الْمَبَانِيَ وَفُضِّلَ بِالْمَفَضِّلِ.

رواه احمد ۴۱۰۷

﴿103﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ إِذَا قَالَ أَخْدُوكُمْ أَمِينٌ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ أَمِينٌ فَوَاقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى خُفْرَةً لَمَّا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ رواه البخاري، باب فضل التامين، رقم: ۷۸۱۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿104﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْيَتِيمَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

رواہ مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة فی بيته.....، رقم: ۱۸۲۴۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿105﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ إِفْرَءُ وَالْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ إِفْرَءُ وَالزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةُ وَسُورَةُ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا غَيَابَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرِ صَوَافِقَ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا إِفْرَءُ وَالْبَقَرَةُ وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْدَهَا بَرَكَةً وَتَرْكَهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِعُهَا الْبَطْلَةُ قَالَ مَعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطْلَةَ السَّحَرَةُ۔

رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، رقم: ۱۸۷۴۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران جودوں والوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے دہار کے دو ٹکڑے ہوں یادو سایبان ہوں یا قطار باندھ پرندوں کے دوغوں ہوں، یہ دنوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کھف کو (حرف کی صحیح اداگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کوہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک فوریں جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دس آیات کی حلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پاسکے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿108﴾ عن جابر رضي الله عنه أن النبي عليه السلام كان لا ينام حتى يقرأ الـتـ تـزـيلـ، وـتـبارـكـ الـذـي بـيـدـهـ الـمـلـكـ.
رواه الترمذی، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الـتـ تـزـيلـ (جو کسمیں پارے میں ہے) اور تـبارـكـ الـذـي بـيـدـهـ الـمـلـكـ نہ پڑھ لیتے۔

﴿109﴾ عن جـنـدـبـ رـضـيـ اللـهـ عـنـهـ قـالـ: قـالـ رـسـوـلـ اللـهـ عـلـيـهـ الـسـلـامـ: مـنـ قـرـأـ يـسـ فـي لـيـلـةـ اـيـغـاءـ وـجـهـ اللـهـ غـفـرـ لـهـ.
رواه ابن حیان (ورجاله ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یسین کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ابن حیان)

﴿110﴾ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: قال: سمعت رسول الله عليه السلام يقول: مـنـ قـرـأـ الـوـاقـعـةـ كـلـ لـيـلـةـ لـمـ يـفـقـرـ.
رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴۹۱/۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فخر نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: إِن سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثَتُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غَفَرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.
(رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن ، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۱)

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سرکی طرف سے آتا ہے تو سرکھتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کیا۔ (مشترک حاکم)

(114) عن ابن عمر رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله عليه عليه السلام: من سرّه أن ينظر إلى يوم القيمة كأنه رأى عين فليقرأ: "إذا الشمسُ كُوَرَثٌ" و "إذا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" و "إذا السَّمَاءُ انشَقَتْ".

رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة "إذا الشمس كورت"۔ رقم: ۳۳۲۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کامنظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "إذا الشمسُ كُوَرَثٌ" و "إذا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" و "إذا السَّمَاءُ انشَقَتْ" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

(115) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه عليه السلام: إذا زلزلت تعدل نصف القرآن، و قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن، و قل يا أيها الكفرون تعدل ربع القرآن.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ "إذا زلزلت" اور ہے قرآن کے برابر ہے، سورہ قل "هو الله أحد" ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قل "يا أيها الكفرون" چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فاسدہ : قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ "إذا زلزلت" میں آخرت کی زندگی کا موزار انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت اور ہے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قل "هو الله أحد" کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

وَالْفُتْحُ؟ قَالَ: بَلِّي، قَالَ: رُبُّ الْقُرْآنَ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا يَهُهَا الْكُفَّارُونَ؟ قَالَ: بَلِّي،
قَالَ: رُبُّ الْقُرْآنَ، قَالَ: أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ؟ قَالَ: بَلِّي، قَالَ: رُبُّ الْقُرْآنَ،
قَالَ: تَزَوَّجُ تَزَوَّجُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم، ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تھامی کے برابر ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا جاء نصر اللہ وَالْفُتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے پوچھا: کیا تمہیں فُلْ يَا يَهُهَا الْكُفَّارُونَ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کرو شادی کرو۔ (ترمذی)

فائہ ۵: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔ (غارضة الاحوزی)

(119) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقْبَلَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَجْهَتْ، فَسَأَلَهُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَرَدْتُ أَنْ اذْهَبَ إِلَى الرَّجُلِ فَأَبْشِرُهُ ثُمَّ فَرَقْتُ أَنْ يَفْوَتِنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَثْرَثُ الْغَدَاءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ.

رواہ امام مالک فی الموطأ مالک ماجاء فی قراءۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، ص ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری شادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) اخیر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا صحیح محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿123﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفِيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا أَسْطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَدِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعُلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹنے تو دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پھر کہ ہتھیلیوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سراور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

﴿124﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُلْ، فَلَمْ أَفْلِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَفْلِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقَلَّتْ: مَا أَقْوَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَذَتَيْنِ، حِينَ تُصْبِحُ، حِينَ تُمْسِي وَ حِينَ تُضْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، تَكْفِيكُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح رقم: ۵۰۸۲

حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: سچ و شام قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھے اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندر ہیرا ہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ ”قُلْ أَخُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَخُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمانے لگے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جیسی دو سورتوں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہو۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سن۔ (ابوداؤد)

فائدہ ۵: جُنْحَفَة اور آبواء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ میں دو مشہور مقام تھے۔
(بذریعہ)

﴿128﴾ عَنِ الْوَأْسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْثُ الْبَيْ عَلَيْهِ يَقُولُ: يُشْوَتِي بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ يِه، تَقْدِمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ۔ (الحدیث) رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، رقم: ۱۸۷۶۔

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

البَتَّةُ اللَّهُ تَعَالَى كَاذِكْرًا أَوْ رُوْدًا چِزِيزِ جَوَالِ اللَّهُ تَعَالَى سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کریے سب چیزیں اللَّهُ تَعَالَى کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ أَبِي سَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعْذُ عَالَمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَقِيمًا أَوْ مُحْجَّاً وَلَا تَكُنْ الْخَامِسَةَ فَهَذِهِكَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ تُغْيِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ رواه الطبراني في الثلاثة والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزواد ۱/ ۳۲۸

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم ہنو، یا طالب علم ہنو، یا علم توجہ سے سنتے والے ہنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے ہنو (ان چار کے علاوہ) پانچوں قسم کے مت بنو رہے ہاں ک ہو جاؤ گے۔ پانچوں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بعض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوادی)

﴿ 33 ﴾ عَنْ أَبْنِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي النَّبِيِّينَ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَةً عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حُكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيُ بِهَا وَيَعْلَمُهَا۔ رواه البخاری، باب اتفاق النبال في حقه، رقم: ۱۴۰۹۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد و شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و اے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطالب فیصلے کرتا ہوا اور اسے رسول کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الخطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بِيَاضِ الْيَابِ، شَدِيدٌ سَوَادِ الشَّغْرِ، لَا يَرِي عَلَيْهِ أَثْرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَ أَحَدٍ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتِيهِ إِلَى رُكْبَتِيهِ، وَرَضَعَ كَفْنَيْهِ عَلَى فَخْدَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحْجُجَ النَّبِيَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتُ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ، وَيَصِدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَا لَمْ يَكُنْ

البَتْهَ اللَّهُ تَعَالَى كَا ذِكْرًا أُوْرُوهُ چِيْزِيْں جَوَ اللَّهُ تَعَالَى سے قَرِيبٌ کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کریں سب چیزیں اللَّهُ تَعَالَى کی رحمت سے دو نہیں ہیں۔ (ترنی)

﴿32﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعْذُّ عَالَمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُحِاجًا أَوْ لَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَهَذِهِكَ وَالْخَامِسَةُ أَنْ تُغْضِضَ الْعِلْمَ وَأَهْلَهُ رواه الطبراني في الشافعية والبزار ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/٣٢٨

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سنتے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچوں تم کے مت بنورہ ہاک ہو جاؤ گے۔ پانچوں تم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿33﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي النَّشِينِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَسْلَطَةَ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِيقِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا۔ رواه البخاری، باب اتفاق الصال في حقه، رقم: ١٤٠٩

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد و شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ و شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اسے رسول کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿34﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَبْتَأِنَّ حَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بِيَاضِ الْيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّفَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ الْأَثْرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَ أَحَدٍ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى فَخْدَهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقْيِيمُ الصَّلَاةِ، وَتَؤْتِيَ الرِّزْكَأَمَّا وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحْجُجَ الْبَيْتَ إِنْ أَسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتُ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَكَ، يَسْأَلُكَ رَبِّكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،

وَكُتُبِهِ وَرَسُولِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُوْمَنَ بِالْقُدْرِ حَيْرَهُ وَشَرَهُ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي
عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَائِنَكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي
عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِالْأَعْلَمِ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ اهْمَارِ اتْهَاهِ؟ قَالَ:
أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةَ رَبِّهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاظَةَ الْعَرَاءَ، الْعَالَةَ، رِغَاءَ الشَّاءِ، يَعْطَاؤُونَ فِي الْبَيْانِ،
قَالَ: لَمْ أُنْطَلِقْ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لَنِي: يَا عُمَرُ اتَّدَرِي مِنَ السَّائِلِ؟ قُلْتُ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلٌ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

رواہ مسلم، باب بیان الایمان والاسلام.....: رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آجیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، ناس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہر حال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھنے آپ کے گھنوں سے ملا لئے اور اپنے دنوں ہاتھ اپنی دنوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل و زبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لا تک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے حج فرمایا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر توجہ ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا ہو) اور پھر قدمیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور ابھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے حج فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں ذکیر ہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے (کہ کب آئے گی)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کچھ نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رض فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دریوقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر اجانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جریل صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو تمہارے پاس تھا را دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائده: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماوں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماوں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُنماں پر اس طرح حکم چلا میں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی وجہ پر اوچے اوچے مکانات بنانے میں ہو گی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿35﴾ عَنْ الْحَسَنِ رَحْمَةً اللَّهُ قَالَ: سَعْلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنْيِ إِسْرَائِيلَ، أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي عَلَمِ النَّاسِ الْخَيْرِ، وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَضْلُ هَذَا الْعَالَمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي عَلَمِ النَّاسِ الْخَيْرِ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلُهِ عَلَى أَذْنَاهُ كُمْ رَجَلًا.

حضرت حسنؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی بتائیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی بتائیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا الیسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (داری)

﴿36﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوهُ النَّاسُ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهُ النَّاسُ وَتَعْلَمُوا الْفَرَائِصَ وَعَلِمُوهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَمْرُو مَقْبُوضَ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الرِّجَالُ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَحْدَدُنِي مَنْ يُخْبِرُهُمَا بِهَا۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲۵۵/۲

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دشمن ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿37﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! حَدُّدُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يَقْبَضَ الْعِلْمَ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحدیث) رواه احمد ۵/۲۶۶

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے واپس لیے جانے اور اٹھائیے جانے سے پہلے علم حاصل کرلو۔ (مسند احمد)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ مَمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدِ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُضْحِفًا وَرَثَةً أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّيِّلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّةٍ وَحَيَاةٍ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجہ، باب ثواب معلم النّاس الخیر، رقم: ۲۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا ہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنایا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مشائخ قفت کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿ 39 ﴾ عَنْ آنِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَيْهِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثَةٌ حَتَّى تَفَهَّمَ۔ (الحدیث)، رواہ البخاری، باب من اعاد الحدیث..... رقم: ۹۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائده: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 40 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِنْتَرَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ يَنْقَعِقُ عَالَمٌ إِنْتَخَدَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَاحًا، فَسُتُّلُوا فَاقْتُلُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔ (رواہ البخاری، باب کیف یقبض العلم) رقم: ۱۰۰

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو پناہ دار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوی دیں گے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿ 41 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ يَغْضُضُ كُلَّ

جَعْفَرِيٌّ جَوَاظٌ سَخَابٌ بِالْأَسْوَاقِ، جِيفَةٌ بِاللَّيْلِ، حَمَارٌ بِالنَّهَارِ، خَالِمٌ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح على شرط مسلم ۲۷۴ / ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیختنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنَسِّيَ أُولَئِكَ آخِرَةً فَحَدَّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جِمَاعَةً، قَالَ: أَتَقِنَ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحديث ليس استاده بمتصل وهو

عندی مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ۲۶۸۳

حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے کمی حدشیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ذرہ ہے کہ آخری حدشیں تو مجھے یاد رہیں اور یہی حدشیں یاد رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَاهُو بِهِ الْعُلَمَاءُ وَلَا تُمَارُو إِبْرَاهِيمَ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَغْيِرُوا إِبْرَاهِيمَ السُّفَهَاءَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَالنَّارُ النَّارُ۔ رواه ابن ماجہ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ۲۵۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتنا، بیوقوفوں سے جگڑنے یعنی ناس کو جھوک عوام سے الحضن اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائده: "علم مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو" اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من سُئلَ عن عِلْمٍ فَكَتَمَهُ الْجَمَةُ اللَّهُ يُعْلَمُ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه أبو داود، باب كراهة منع العلم، رقم: ٣٦٥٨

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جانے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مذہب میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثُلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَلَ الَّذِي يَكْتُبُ إِلَيْهِ الْكُنْزُ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ.

رواہ الطبرانی فی الأوسط و فی استناده ابن لهيعة، الترغیب / ۱۲۲

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عن زيد بن أرقم رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُونُكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعیة، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُونُكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" ترجمہ: یا اللہ امیں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیرہ ہو اور ایسی دعا سے جو بقول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عن أبي بُرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزُولُنِي عَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُسَأَلَ عَنْ خُمُرَةٍ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمٍ فِيمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالٍ مِنْ أَنِّي أَكْسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمٍ فِيمَا أَبْلَاهُ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابو بُرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حاب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترنی)

(48) ﴿عَنْ جَنْدِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَثُلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسُى نَفْسَهُ كَمَثُلِ الْبَرَاجِ يُضْنِي لِلنَّاسِ وَيَعْرِقُ نَفْسَهُ﴾ رواه الطبراني في الكبير و أسناده حسن ان شاء الله تعالى، الترغيب ١٢٦

حضرت جندب بن عبد الله ازدي رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سمجھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خد عمل نہ کرے) اس چراش کی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

(49) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَبُّ حَامِلِ فِيقَهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهَلُهُ، إِنَّ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكُ، فَإِنْ لَمْ يَنْهَاكُ فَلَنْسِتَ تَقْرِئَةً﴾ رواه الطبراني في الكبير و فيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، مجتمع الروايد ٤٤٠

حضرت عبد الله بن عمرو رضي الله عنهم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجہ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجہ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہو گے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برا بیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

(50) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ أَنَّهُ قَامَ لَيْلَةَ بَمَكَّةَ مِنَ الْلَّيلِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابُ، وَكَانَ أَوَّلَهُ، فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ، وَحَرَضْتَ وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَ الْأَيْمَانُ حَتَّى يُرَدَّ الْكُفَّارُ إِلَى مَوَاطِيهِ، وَلَتُخَاصِّنَ الْبَحَارَ بِالْإِسْلَامِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَعْلَمُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ يَعْلَمُونَهُ وَيَقْرَءُونَهُ وَيَنْوِلُونَ: قَدْ قَرَأْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْا؟ (لَمْ

قَالَ لِأَصْحَابِهِ فَهَلْ فِي أُولَئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ أُولَئِكَ؟ قَالَ أُولَئِكَ هُنْكُمْ وَأُولَئِكَ وَقُوَّذُ النَّارِ.

رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ ثقات إلا أن هند بنت الحارث الختیعیۃ التابعیۃ لم أر من وثقها ولا جرحها، مجمع الزوائد. ۱/۱۹۱ طبع مؤسسة المعرفة، بيروت و هند مقبولة۔ تقریب التهذیب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی یارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ نے پہنچا دیا) آپ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب ابھارا اور آپ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کرو گے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہو گا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہو سکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برا بر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا ز رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طریقی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ آنِسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاهَى كُلُّ رَجُلٍ يَنْزَعُ هَذَا بَابًا وَيَنْزَعُ هَذَا بَابًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَمَا يَفْقَأُ فَيْ وَجْهِهِ حَبَّ الرُّؤْمَانِ قَقَالَ: يَا هُوَلَاءِ بِهَذَا بَعْثُمْ أَمْ بِهَذَا أَمْرُكُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْنَ بَعْدِنِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات الثبات، مجمع الزوائد ۱/۲۸۹

حضرت آنس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جگہ کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

الصلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کا چہرہ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نجودیے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گرد نیں مار کر کافرنہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر نک پہنچا دیتا ہے) (طریقی، مجمع الزوائد)

(52) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيْرُهُ فَاجْتَهِيهِ، وَأَمْرٌ أَخْتِلَفُ فِيهِ قَرْدَهُ إِلَى عَالَمِهِ﴾

رواه التیرتیبی فی الكبیر و رجاله موثقون، مجمع الروايات ۳۹۰ /

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لائل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امور تین ہی تم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہواں کی چیزوں کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہواں سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہواں کو اس کے جانے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طریقی، مجمع الزوائد)

(53) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقْرُأُ الْحَدِيثَ عَنِ الْأَمْلَامِ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مَتَعْقِدًا فَلَيُتَبَوَّأْ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلَيُتَبَوَّأْ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن باب ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه رقم: ۲۹۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں اختیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف خلط حدیث منسوب کی اسے اپناٹھکاند ورزخ میں بنا لیتا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے پچھاہا سے اپناٹھکاند ورزخ میں بنا لیتا چاہیے۔ (ترمذی)

(54) ﴿عَنْ جُنْدِلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف

سے اثر لینا

آیات قرآنیہ

قَالَ تَعَالَى : ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيَ الرَّسُولِ تَرَى أَغْيَانَهُمْ نَفِيسٌ مِّنَ الدَّمْعِ
مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدۃ: ۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوادیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (ماں دہ)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَإِذَا قِرَئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لِعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ﴾

[الاعراف: ۲۰۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ

برائیہ فاصابَ قَدْ أَحْطَأَ
رواه ابو داؤد، باب الكلام في كتاب الله بلا عالم، رقم: ٣٦٥٢

حضرت جنبد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہوتا بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور شہیدی علمائے امت کی طرف رجوع کیا۔ (ظاہر حق)

تم پر حم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: «قَالَ فَإِنْ أَتَبْعَغَنِي قَلَّا تَسْتَهِلُنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَخْدِنَّ لَكَ مِنْهُ دِكْرًا». [الكهف: ٧٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ ﷺ سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتا دوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالَى: «فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَعْمِلُونَ الْفَوْلَ فَيَتَبَعُونَ أَحْسَنَهُ طَوْلَكَ الَّذِينَ هَذَا هُمُ اللَّهُ وَأَوْلَئِكَ هُمُ الْأُلَيَّابِ». [آل زمر: ١٨، ١٧]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجے جو اس کلام الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل دالے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالَى: «اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثَ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَثَانِي تَفَشِّعُ مِنْهُ جَلُوذُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ حَتَّى تَلِئُنَ جَلُوذُهُمْ وَقُلُوذُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ». [آل زمر: ٢٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے ہمترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرا لی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَرَا عَلَيْكَ أَنْتُ نَزُول؟ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأَ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغَتْ «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى

هُوَلَاءُ شَهِيدًا فَقَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَنِيَّةَ تَذَرِّفَانِ۔

رواہ البخاری، باب فکیف إذا جتنا من مُکَلَّا امة بشہید.....آلیۃ، رقم: ۴۵۸۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجَئْنَا بِكَ عَلَى هُوَلَاءَ شَهِيدًا“ ترجمہ: اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لا کیں گے اور آپ گواپی امت پر گواہ بنا کیں گے تو آپ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہو تو ودیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْتِيَ لَعْنَهُ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ إِذَا قُضِيَ اللَّهُ الْأَمْرُ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْبَحِهَا خُضْعًا لِقَوْلِهِ كَانَةَ سِلْسِلَةً عَلَى صَفَوَانِ فَإِذَا فَرَغَ عَنْ قَلْوَبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا إِنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ أَعْلَمُ الْكَيْبِيرُ۔

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ و لاتفاق الشفاعة عندہ الا لمن اذن لها الآية، رقم: ۷۴۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بیت ورعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح شانی دیتا ہے جیسے عکنے پھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَقِيَ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَنْكِنُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا يَنْكِنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ هَذَا يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَأَيْمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَرَكَاتَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي

قَلِبُهُ مُشْفَاقٌ حَبَّةٌ مِنْ كَبِيرٍ كَبَّهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و رجالہ رحال الصحیح ، مجمع الزوائد ۲۸۲/۱

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ مزدہ (پھاڑی) پر حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں پکھدیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ چلے گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابو عبد الرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ صاحبِ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سننا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبیر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چھرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)



ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشَفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ لَا وَمَدْيَ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ○ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فِي ذَلِكَ فَلَيَقْرَرْ حُواطٌ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ [يونس: ٥٨، ٥٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (انجھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل و مہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدر جہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدْسٍ مِّنْ رَبِّكَ يَا لِلْحَقِّ يُبَشِّرُ الَّذِينَ آتَيْنَا وَهُدًىٰ وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ [النحل: ١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجھے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبریل ﷺ آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن فرمایہ داروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (غل)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَنَزَّلْ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

[بنی اسرائیل: ۸۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرماتے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَقْلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَبِ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر انتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجھے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتَلَوَّنَ كِتَبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

سِرًا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لِنَ تَبُورُ﴾ [فاطر: ۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَبٍ مَكْتُوبٍ لَا يَمْسِهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ تَسْرِيْلٌ مِنْ رَبِّ

العلمين ☆ أَفْبَهُلَا الْحَدِيثَ أَتُمْ مُذْهَنُونَ ﴿٧٩-٨٥﴾ [الواقعة]

اللہ تعالیٰ کا رشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس لوح محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسی بابت سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وقال تعالى: «لَوْأَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاسِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ

[الحشر: ٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و بحث ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور یہ ثابت ہے۔ (حضرت)

احادیث نبویہ

(58) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنِ ذِكْرِنِي، وَمَسَأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ الْفَضْلَ مَا أَعْطَيْتُ السَّائِلِينَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَىٰ سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلُ اللَّهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ.﴾

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۲۶

حضرت ابو سعید رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا میں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعا میں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔
(ترمذی)

59) عن أبي ذر الغفارى رضى الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: إنكم لا ترجعون

إِلَى اللَّهِ يَسْعَى أَفْضَلُ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد لم يخرجاه ووافقه النہیٰ / ٥٥٥

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ زوایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کافر ب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مذکور حاکم)

﴿٦٠﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشْفَعٌ وَمَا حَلَّ مُصْدَقًا
مَنْ جَعَلَهُ أَمَانَةً قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهِيرَهِ سَاقَهُ إِلَى الدَّارِ

رواه ابن حبان واسناده جيد) ٣٢١/١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے زوایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قول کی گئی اور ایسا بھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا بھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گردایتا ہے۔ (ابن حبان)

فائدہ: ”قرآن کریم ایسا بھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا بھگڑا تسلیم کر لیا گیا“، اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالہ کرتا ہے کہ میراث کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿٦١﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُونَ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَئِ رَبِّ مَنْعَةُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةُ فَشَفَعَنِي فِيهِ،
وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنْعَةُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعَنِي فِيهِ، قَالَ: فَيَشْفَعُونَ لِلَّهِ

رواه احمد والطبراني فی الکبیر و رجال الطبراني رجال الصحيح، مجمع الروايد ٤١٩/٣

حضرت عبد اللہ بن عمر ورضی اللہ عنہما سے زوایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

(62) ﴿عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهِلَا الْكِتَابِ أَقْرَأَهَا وَيَنْهَى بِهِ آخَرِينَ﴾ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن.....رقم: ۱۸۹۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

(63) ﴿عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَأَبِي ذِرٍ): عَلَيْكِ بِتَلَاقِ الْقُرْآنِ، وَذَكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذَكْرُ لَكَ فِي السَّمَااءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ﴾ (وهو جزء من الحديث) رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲۴۲ / ۴

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہو گا اور زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہو گا۔ (بیہقی)

(64) ﴿عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي الشَّتَّىِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلَ وَآتَاهُ النَّهَارَ وَرَجُلٌ مَالًا، فَهُوَ يَنْفَقُهُ آتَاهُ اللَّيْلَ وَآتَاهُ النَّهَارَ﴾ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن.....رقم: ۱۸۹۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)

﴿65﴾ عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه قال: قال رسول الله عليه مثيل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الآية طيبة، ريحها طيب وطعمها طيب، ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة، لا ريح لها وطعمها حلو، ومثل المُنافق الذي يقرأ القرآن مثل الرمانة، ريحها طيب وطعمها مر، ومثل المُنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة، ليس لها ريح وطعمها مر۔ رواه مسلم، باب فضيلة حافظ القرآن، رقم: ۱۸۶۰

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو موسمن قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال چکوتے کی طرح ہے جس کی خوبیوں بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ۔ اور جو موسمن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال بھجور کی طرح ہے جس کی خوبیوں نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوبیوں اور پھول کی سی ہے کہ خوبیوں اچھی اور مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوبیوں کچھ نہیں اور مزہ کڑوا۔ (مسلم)

فائہ ۵: اندرائن خربوزہ کی شکل کا ایک پھل ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقہ میں بہت تلقین ہوتا ہے۔

﴿66﴾ عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يقول: قال رسول الله عليه مثيل من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها لا أقول لهم حرف ولكن ألف حرف ولا م حرف وميم حرف۔

رواہ الترمذی، و قال: هذَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيفٍ غَرِيبٍ، بَابِ مَاجِعَةِ فِي مَنْ قَرَأَ حُرْفًا، رقم: ۲۹۱۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدله ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا آدم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے یعنی یہ تین حروف ہوئے اس پر تین نیکیاں ملیں گی۔ (ترمذی)

﴿67﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه مثيل: تعلموا القرآن، فاقرءوه فليكن مثل القرآن لمن تعلمه فقراء وقام به كمثل جواب مخشوش مسگا يقول

رِبْحَةٌ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلٌ مِنْ تَعْلِمَةٍ قَيْرَقْدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَلٌ جِرَابٌ أُوْكَى عَلَى مِسْكٍ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب: ملائكة في صورة البقرة و آية الكرسي، رقم: ۲۸۷۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن شریف یکھو پھر اس کو پڑھو، اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف یکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تہام مکان میں پھیلتی ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم اس کے سینے میں ہے وہ سوچتا ہے یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

فائده: قرآن کریم کی مثال مشک کی ہے اور حافظ کا سینہ اس تھیلی کی طرح ہے جس میں مشک ہو۔ لہذا قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا حافظ اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ کھلا ہو۔ اور تلاوت نہ کرنے والا مشک کی بند تھیلی کی طرح ہے۔

﴿68﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ قَرَا الْقُرْآنَ فَلِيَسْأَلْ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِدُ إِلَيْهِ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب من قرأ القرآن فليس الله به، رقم: ۲۹۱۷۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص قرآن مجید پڑھے اسے قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرتا چاہے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔ (ترمذی)

﴿69﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُصَيْرَ، بَيْنَمَا هُوَ لِلَّهِ يَقْرَأُ فِي مِرْنَدِهِ، إِذْ جَاءَ ثَقَرَّةً، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَ ثَخْرَةً، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَ ثَأْصَةً، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِبَتْ أَنْ تَطَأَ يَحْنَى، فَقَعَتْ إِلَيْهَا، فَإِذَا مُثْلِلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوَّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَعَدَوْثٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

(70) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَرُ بَعْضًا مِنَ الْمُعْرِيِّ، وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصِيرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُطْنًا لِيُعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِيِّنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْشِرُوكُمْ بِأَمْعَشَرِ صَعَالِيِّكُمُ الْمُهَاجِرِينَ يَا لُورَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ خَمْسِيَّةُ سَنَةٍ﴾

رواہ ابو داؤد، باب فی القصص، رقم: ۳۶۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فقراء مہاجرین کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا (ان لوگوں کے پاس اتنا کچرا بھی نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانپ لیں) بعض نے بعض کی آڑی ہوئی تھی۔ اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر تلاوت کرنے والے صحابی خاموش ہو گئے۔ آپ نے سلام کیا پھر دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تلاوت کرنے والے ہمارے سامنے تلاوت کر رہے تھے ہم اللہ کی کتاب کی تلاوت توجہ سے سن رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے میری امت میں ایسے لوگ بنائے کہ ان میں مجھے ہٹھرنے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر ہیں (کسی سے قریب کسی سے دور نہ ہوں) پھر سب کو اپنے ہاتھ مبارک سے حلقة بنائے کر بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ سب حلقة بنائے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مند کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجلس والوں میں میرے علاوہ کسی کو نہیں پیچانا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے فقراء مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری ہو اور اس بات کی بھی کہ تم

اللَّهُ يَبْيَسْمَا أَنَا الْبَارِحَةُ مِنْ جَوْفِ الْلَّيْلِ أَفْرَأَ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَاءَتِ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَقَرَأَثُ، ثُمَّ جَاءَتِ ابْنَ ايْصَادًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَقَرَأَثُ، ثُمَّ جَاءَتِ ابْنَ ايْصَادًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِفْرَا ابْنَ حُضِيرًا قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَخْسِنُ قَرْنَيْنِ مِنْهَا، خَشِنَيْتُ أَنْ تَطَاهُ، فَرَأَيْتُ مُثْلَ الظَّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجْتُ فِي الْجَوَحِ حَتَّىٰ مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تُلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَعِمُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَا ضَبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَرَّ مِنْهُمْ.

رواء مسلم، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، رقم: ۱۸۵۹

حضرت ابوسعید خدري رض فرماتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رض نے باڑے میں ایک رات قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ اچاک ان کی گھوڑی اچلنے لگی۔ انہوں نے اور پڑھا وہ گھوڑی اور اچلنے لگی۔ وہ پڑھتے رہے گھوڑی پھرا چھلی۔ حضرت اسید رض فرماتے ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں میرے پچے سیکھی کو (جو وہ قریب تھا) کچل نہ ڈالے، اس لئے میں گھوڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ بادل کی طرح کی چیز فضایں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوچل ہو گئی۔ میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں گذشتہ رات اپنے باڑے میں قرآن پڑھ رہا تھا اچاک میری گھوڑی اچلنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں پڑھتا رہا پھر بھی وہ اچھلتی رہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر میں اٹھ کر جل دیا کیونکہ میرا لڑکا بھی گھوڑی کے قریب ہی تھا مجھے یہ خطرہ ہوا کہ گھوڑی کہیں بھی کوچل نہ ڈالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے جس میں چراغوں کی طرح کچھ چیزیں روشن ہیں پھر وہ چیز فضایں اٹھتی چلی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوچل ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے تمہارا قرآن سننے آئے تھے اگر تم صبح تک پڑھتے رہتے تو اور لوگ بھی ان کو دیکھ لیتے، وہ فرشتے ان سے چھپے نہ رہتے۔ (مسلم)

مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہو گا۔

(ابوداؤد)

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پیچانے اور باقی لوگوں کو نہ پیچانے کی وجہ شاید یہ ہو گی کہ رات کا اندر ہیرا تھا اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ چونکہ آپ سے قریب تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیچان لیا۔
(بذل الحمدود)

﴿71﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحَزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ قَبَّلُوكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوْ فَقَبَّاكُوا، وَتَغْفِلُوا بِهِ فَمَنْ لَمْ يَتَغَفَّلْ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، رقم: ۱۳۳۷۔

حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ قرآن کریم فکرو بے قراری (بیدا کرنے) کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اگر روئانہ آئے تو روئے والوں جیسی شکل بیالو۔ اور قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھو کیونکہ جو شخص اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری کامل اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: علماء نے اس روایت کے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کی برکت سے لوگوں سے مستغثی ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

﴿72﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا أَذِنَ لِبَنِي حَسَنٍ الصَّوْتَ يَتَغَفَّلْ بِالْقُرْآنِ۔

رواہ مسلم، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۴۵۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ (مسلم)

﴿73﴾ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: زَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حَسَنًا۔

رواہ الحاکم ۱/ ۵۷۵۔

حضرت مسیح^{صلی اللہ علیہ وسلم} روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اچھی آواز سے قرآن شریف کو مردین کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کریم کے حسن کو بڑھادیتی ہے۔ (مسندر حاکم)

﴿74﴾ عنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِيرُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِيرِ بِالصَّدَقَةِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب من فراء القرآن فليس بالله به، رقم: ۲۹۱۹

حضرت عقبہ بن عامر^{رضی اللہ علیہ وسلم} فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کریم آواز سے پڑھنے والے کا ثواب علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والے کا ثواب چھپ کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فائہ ۵: اس حدیث شریف سے آہستہ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ریا کا شبہ ہو، اگر ریا کا شبہ نہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کا اندریشہ بھی نہ ہو تو دوسری روایات کی وجہ سے بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کہ یہ دوسرے کے لئے ترغیب کا ذریعہ بنے گا۔ (شرح الطہی)

﴿75﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَا يُنْهِي مُوسَى: لَوْ رَأَيْتَنِي وَآتَاكَ أَسْتَعِمُ قِرَائِكَ الْأَوَّلَةَ لَقُدْ أُوْتِيَ مِنْ مَزَامِرًا مِنْ مَزَامِرِ إِلَيْ دَاؤَدَ.

رواه مسلم، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم: ۱۸۵۲

حضرت ابوالموی^{رضی اللہ علیہ وسلم} روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے گذشتہ رات دیکھ لیتے جب میں تمہارا قرآن توجہ سے سن رہا تھا (تو یقیناً خوش ہوتے) تم کو حضرت داؤد^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔

﴿76﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقَالُ يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَأْرِقْ وَرَتِلْ كَمَا كُنْتُ تُرِيلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مُنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةِ تَقْرِئُ بِهَا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذى ليس فى جوفه من القرآن،..... رقم: ۲۹۱۴

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا

اور شہر شہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں شہر شہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مقام وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: صاحبِ قرآن سے حافظِ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر مدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

(77) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاهُرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَسْتَغْفِعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرٌ﴾

رواه مسلم، باب فضل الماهر بالقرآن والذی يتتعنت فيه، رقم ۱۸۶۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن جسے یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو اس کا حشر قیامت میں ان معزّہ زفراں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔ اور جو شخص قرآن شریف کو ایک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوسرے اجر ہے۔ (سلم)

فائدہ: ائکنے والے سے مراد وہ حافظ ہے جسے قرآن شریف اچھی طرح یاد نہ ہو لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہو۔ نیز اس سے مراد وہ دیکھ کر پڑھنے والا بھی ہو سکتا ہے جو دیکھ کر پڑھنے میں بھی ایکتا ہو لیکن صحیح پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو، ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک اجر تلاوت کا ہے دوسرا اجر بار بار اٹکنے کی وجہ سے مشقت برداشت کرنے کا ہے۔ (طبی، مرقاۃ)

(78) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَحْمِنُ صَاحِبُ الْقُرْآنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَارَبِّ حَلَّهُ فَيُلْبِسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ زِدْهَ، فَيُلْبِسُ حَلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَارَبِّ ارْضِ عَنْهُ، فَيَرْضِي عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِقْرَأْ وَأَرْقْ وَبِزَادٍ بِكُلِّ آثِيَةٍ حَسَنَةً﴾

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذی

لیس فی جوفه من القرآن كالبیت الخرب، رقم: ۲۹۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ و سلم سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا

اس کو جوڑا اعطافہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ پھر درخواست کرے گا اے میرے رب! اور پہنائیے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جائیے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس سے کہا جائے گا: قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے دربوں پر چڑھتا جا اور (اُس کے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیک بڑھادی جائے گی۔

(ترمذی)

﴿79﴾ عَنْ بُرِيْنَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَسْأَلُ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاهِدِ فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرَفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرَفُكَ، فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرَفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرَفُكَ، فَيَقُولُ: آنَا صَاحِبُ الْقُرْآنِ الَّذِي أَظْمَانَتُكِ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَنِيْكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَتِهِ فَيُغْطِي الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْمُلْكُ بِشَمَائِلِهِ وَيُؤْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالْدَّاهِ حُلُّتَنِ لَا يَقُولُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولُ لَهُنَّا هُنْدِهُ؟ فَيُقَالُ: بِاَخْذِنَّكَ لَكِمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ: إِقْرَا وَاصْعَدْ فِي درجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرْفَهَا فَهُوَ فِي صُعُودِ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا۔

رواہ احمد، الفتح الریانی، ۶۹/۱۸۔

حضرت بریہہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جس وقت قرآن والا اپنی قبر سے نکلے گا تو قرآن اس سے اس حالت میں ملے گا جیسے کمزوری کی وجہ سے رنگ بدلنا ہوا آدمی ہو اور صاحب قرآن سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن دوبارہ پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گری کی دوپہر میں بیساکھا اور رات کو جگایا (یعنی قرآن کے حکم پر عمل کی وجہ سے تم نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قرآن کی حلاوت کی) ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور آج تم اپنی تجارت سے سب سے زیادہ نفع حاصل کرنے والے ہو۔ اس کے بعد صاحب قرآن کو دا میں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اور با کیس ہاتھ میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دوایے جوڑے پہنائے

جائیں گے جن کی قیمت دنیا والے نہیں لگاسکتے۔ والدین کہیں گے: ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچے کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر پڑھتا جا۔ چنانچہ جب تک وہ قرآن پڑھتا رہے گا چاہے روانی سے پڑھے چاہے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے وہ (جنت کے درجوں اور بالا خانوں پر) پڑھتا جائے گا۔ (منداحم، فتح الربانی)

فائدہ: قرآن کریم کا مکروری کی وجہ سے رنگ بد لے ہوئے آدمی کی شکل میں قرآن والے کے سامنے آتا درحقیقت یہ خود قرآن والے کا ایک نقشہ ہے کہ اس نے راتوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور دن میں اس کے احکام پر عمل کر کے اپنے آپ کو مکرور بنالیا تھا۔ (نجاح الحاجۃ)

﴿80﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسُلْطَانِهِ: إِنَّ الَّذِينَ أَهْلَكُوا نَفْسَهُمْ مَنْ هُمْ بِأَنْسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ۔

رواه الحاکم، وقال النہی: روی من ثلثة اوجه عن انس هذا اجدوها ۱/۵۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن شریف والے کو وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (مترک حاکم)

﴿81﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسُلْطَانِهِ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْغَرْبِ۔

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ان الذي ليس في جوفه شيء..... رقم: ۲۹۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے یعنی جیسے مکان کی رونق و آبادی رہنے والے سے ہے ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم کو یاد رکھنے سے ہے۔ (ترمذی)

﴿82﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسُلْطَانِهِ: مَا مِنْ أَمْرٍ إِ

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَهُ إِلَّا لَفِي اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجَدَمٌ.

رواه ابو داؤد، باب التشديد فيمن حفظ القرآن رقم: ۱۴۷۴

حضرت سعد بن عبد الله رضي الله عنه رواية کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بخلاف تزوہ مقامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں اس حال میں آئے گا کہ کوڑھ کے مرض کی وجہ سے اس کے اعضاء جھٹرے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ : قرآن کو بخلافینے کے کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کیہ کر بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ زبانی نہ پڑھ سکے۔ تیسرا یہ ہے کہ اس کی تلاوت میں غفلت کرے۔ چوتھا یہ ہے کہ قرآنی احکامات کو جانے کے بعد اس پر عمل نہ کرے۔ (بذریعۃ الحجود، شرح من ابن داود للعنی)

﴿83﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْقَهُ مِنْ قُرْآنًا فَمَنْ فَيَقْهَهُ فَأَقْلَلُ مِنْ ثَلَاثَةِ.

رواه ابو داؤد، باب تحزیب القرآن ، رقم: ۱۳۹۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو تین دن سے کم میں ختم کرنے والا اسے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (ابوداؤد)

فائدہ : رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد عوام کے لئے ہے، چنانچہ بعض صحابہ ﷺ کے بارے میں تین دن سے کم میں ختم کرنا بھی ثابت ہے۔ (شرح الطیفی)

﴿84﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَةَ آيَاتِ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ غَصِّمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل سورة الكهف، رقم: ۲۸۸۶

حضرت ابو درداء رضي الله عنه رواية کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھ لیں وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔ (ترمذی)

﴿85﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَظَ عَشْرَ آيَاتِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ غَصِّمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَفِي رَوَايَةِ مِنْ أَخْرِ الْكَهْفِ.

رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف و آیة الكرسي، رقم: ۱۸۸۳

حضرت ابو درداء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیتوں کے یاد کرنے کا ذکر ہے۔ (مسلم)

﴿86﴾ عَنْ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ لَهُ مِنَ الدَّجَالِ.

رواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم: ٩٤٨ قال المحقق: هذا الاستدلال على ثبات

حضرت ثوبان صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری دس آیتوں پڑھ لے تو یہ پڑھنا اس کے لئے دجال کے فتنے سے بچا ہو گا۔
(عمل اليوم والليلة)

﴿87﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْقُوزًا: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَغْصُومٌ إِلَى ثَمَائِيَّةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ، وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَالُ عَصْمَ مِنْهُ.

التفسير لابن كثير عن المختار للحافظ الضياء المقدسي

حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص محمد کے دن سورہ کہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک یعنی اگلے جمعہ تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿88﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: سُورَةُ الْبَقْرَةِ فِيهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيٍ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ، آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الحاكم وقال صحيح الاستدلال، الترغيب ٣٧٠/٢

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن شریف کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ آیت چیز ہے کی کسی گھر میں پڑھی جائے اور وہاں شیطان ہو تو فوراً نکل جاتا ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔ (متدرک حاکم برغیب)

﴿89﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّمِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ زَكْوَةَ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَا رَفِعْنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

عَلَيْهِ، قَالَ: إِنِّي مُحَاجِجٌ وَعَلَىٰ حَاجَةَ شَدِيدَةٍ، قَالَ فَخَلَقَتْ عَنْهُ، فَاصْبَحَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارَحةَ؟ قَالَ: قُلْتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحْمَتَهُ فَخَلَقَتْ سَيِّلَةً قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَغُزُ فَعَرَفَتْ أَنَّهُ سَيَغُزُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ: "إِنَّهُ سَيَغُزُ" فَرَصَدَتْهُ، فَجَعَلَ يَخْتُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخْدَثَتْهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ، قَالَ دَعَنِي فَانِي مُحَاجِجٌ وَعَلَىٰ عِيَالٍ، لَا أَغُزُ، فَرَحْمَتَهُ فَخَلَقَتْ سَيِّلَةً، فَاصْبَحَتْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلْتُ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ، شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحْمَتَهُ فَخَلَقَتْ سَيِّلَةً، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَغُزُ فَرَصَدَتْهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَخْتُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخْدَثَتْهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ إِنَّكَ تَرْعَمُ لَا تَغُزُ ثُمَّ تَغُزُ، قَالَ: دَعَنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَقْعُدُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ : مَاهُنْ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ" (البقرة: ٢٥٥) حَتَّى تَخْتَمِ الْآيَةُ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُضْبَحَ، فَخَلَقَتْ سَيِّلَةً، فَاصْبَحَتْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارَحةَ؟ قُلْتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَقَتْ سَيِّلَةً، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ : قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوْلَاهَا حَتَّى تَخْتَمِ الْآيَةُ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ" وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُضْبَحَ، وَكَانُوا أَخْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُدْثَلَاثٌ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ۔ روایہ البخاری، باب اذا وكل رجلا فترك الوکيل شيئا..... رقم: ٢٣١١ وفى روایۃ الترمذی عن ابی ابی القاسم الانصاری رضی اللہ عنہ اقر اہا فی بیتک فلا یقربک شیطان ولا غیرہ۔ رقم: ٢٨٨٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطری کی نگرانی پر مجھے مقرر فرمایا تھا۔ ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھ پھر کر غلام ہینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اس نے کہا میں ایک محتاج ہوں میرے اوپر میرے اہل و عیال کا بوجھ ہے اور میں سخت ضرور تمنہ ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صحیح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کل

رات کیا کیا؟ (اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقع کی خبر دے دی تھی) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر حرم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبار رہنا اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں لگا رہا۔ (وہ آیا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں ضرورت مند ہوں میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے اب آئندہ میں نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر حرم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صحیح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے پھر فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے اپنی شدید ضرورت اور اہل و عیال کے بوجھ کی شکایت کی اس لئے مجھے اس پر حرم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوشیار رہنا! اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں پھر اس کی تاک میں رہا۔ (وہ آیا) اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ یہ تیسرا اور آخری موقع ہے، تو نے کہا تھا آئندہ نہیں آؤں گا مگر تو پھر آگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صحیح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے چند ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائیں گے تو میں نے اس مرتبہ بھی اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمات کیا تھے میں نے کہا کہ وہ یہ کہہ گیا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں صحابہ کرام ﷺ کے کاموں پر بہت زیادہ حریص تھے۔ (اس لئے آخری مرتبہ خیر کی بات سن کر اسے چھوڑ دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو اگر چہ وہ جھوٹا ہے لیکن تم سے سچ بول گیا۔

ابو ہریرہ! تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کہا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان تھا (جو اس طرح مکروہ فریب سے صدقات کے مال میں کی کرنے آیا تھا)۔ (بخاری)

حضرت ابوالیوب النصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ شیطان نے یوں کہا: تم اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کر تمہارے پاس کوئی شیطان جن وغیرہ نہ آئے گا۔ (بنی)

﴿٩٠﴾ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ اتَّدْرِي أَىٰ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ اتَّدْرِي أَىٰ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّهُ الْحَقُّ الْقَيْوُمُ» قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: وَاللَّهِ إِلَيْهِنَّكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ، رواه مسلم، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم ١٨٨٥ وفی روایة: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ لَهَا لِسَانًا وَشَفَقَتْنِ تَقْدِيسُ الْمَلِكِ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.

قُلْتُ: هَوَى الصَّحِيفَ بِالْخَصَارِ، رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٩/٧

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوالمنذر (یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور ان کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا: ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيْوُمُ» (آیت الکرسی) آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا (گویا اس جواب پر شاباشی دی) اور ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! تجھے علم مبارک ہو۔ (مسلم)

ایک روایت میں آیت الکرسی کے بارے میں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبیلے میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان اور وہونٹ ہیں جو عرش کے پائے کے پاس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

﴿٩١﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ شَيْءٍ مَسَامٌ وَ

إِنَّ سَيِّنَمِ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيٍّ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و آیۃ الكرسی، رقم: ۲۸۷۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپر اور بالاتر ہوتی ہے) اور قرآن کریم کی چوٹی سورہ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن شریف کی ساری آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت الکرسی ہے۔
(ترمذی)

﴿92﴾ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَفَبَ كَتَبَ كَتَبَاهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَنِّ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتِينِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ، وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَأُهَا شَيْطَانٌ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی آخر سورۃ البقرۃ رقم: ۲۸۸۲

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ختم فرمایا۔ یہ آیتیں جس مکان میں تین رات تک پڑھی جاتی رہیں شیطان اس کے نزدیک بھی نہیں آتا۔
(ترمذی)

﴿93﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقْرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی آخر سورۃ البقرۃ، رقم: ۲۸۸۱

حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔
(ترمذی)

فائده: دو آیتوں کے کافی ہو جانے کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا پڑھنے والا اس رات ہر برائی سے محظوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو آیتیں تجدید کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (نووی)

﴿94﴾ عَنْ فَضَالَةِ بْنِ عَبْدِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ

فَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنْطَارٌ وَالْقُنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(الحادیث) رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوست وفیہ اسماعیل بن

عیاش ولکنه من روایته عن الشامین وھی مقبولة، مجمع الزوائد ۲/۴۷

حضرت فضال بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رات دس آیات کی تلاوت کرے اس کے لئے ایک قحطار لکھا جاتا ہے اور قنطرہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿95﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ووافقه النہی ۱/۵۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (متدرک حاکم)

﴿96﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةً آيَةً كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ۔ (وهو بعض الحدیث) رواہ الحاکم وقال: هذا حديث

صحيح على شرط الشیخین ولم يخرجاه ووافقه النہی ۱/۸۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ (متدرک حاکم)

﴿97﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَأَغْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَذْخُلُونَ بِاللَّيلِ، وَأَغْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَزَمَّنَ لَهُمْ حِينَ تَرْلُوْنَ بِالنَّهَارِ۔ (الحدیث)

رواہ مسلم، باب من فضائل الأشعرین رضی الله عنهم، رقم: ۶۴۰۷

حضرت ابو موسی رضی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں اخشر قوم

کے رفقاء سفر کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز کو پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ اپنے کاموں سے واپس آکر رات کو اپنی قیام گا ہوں میں قرآن شریف پڑھتے ہیں اور رات کو ان کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سے ان کی قیام گا ہوں کوئی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن میں، میں نے انہیں ان کی قیام گا ہوں پر اترتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ (سلم)

﴿98﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَيِّنِ عَلَيْهِ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَقِطُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْ مِنْ أَوْلَاهُ، وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُولَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَهِيَ أَفْضَلُ۔

رواه الترمذی، باب ماجھاء غنی کراہیہ النوم قبل الور، رقم: ۴۵۵

حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ کے گا اس کورات کے شروع میں (سونے سے پہلے) وہر پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جس کورات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو اسے اخیر رات میں وہر پڑھنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے میں قرآن کریم کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت تلاوت کرنا افضل ہے۔ (ترمذی)

﴿99﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخْدُودَ مَضْجَعَةً يَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَلَا وَكَلَّا اللَّهُ مَلِكًا فَلَا يَقْرَأُهُ شَيْءٌ يُؤْذِنُهُ حَتَّى يَهْبَتْ مَقْتَى هَبَّ۔

رواه الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۰۷

حضرت شداد بن اوس صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بستر پر جا کر قرآن کریم کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ بیدار ہو اس کے بیدار ہونے تک کوئی تکلیف وہ چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ (ترمذی)

﴿100﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيِّنَ عَلَيْهِ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: أُغْطِيْتُ مَكَانَ التُّرْزَأَةِ السَّبَعَ وَأُغْطِيْتُ مَكَانَ الرَّبُّورِ الْمُبَيِّنَ وَأُغْطِيْتُ مَكَانَ الْأَنْجِيلِ الْمَثَانِيَ وَفُضِّلَ بِالْمُفَضَّلِ۔

رواه احمد ۱۰۷/۴

حضرت واشلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بد لے میں قرآن کریم کے شروع کی سات سورتیں اور زبور کے بد لے میں "مئین" یعنی اس کے بعد کی گیا رہ سورتیں اور انجیل کے بد لے میں "مشائی" یعنی اس کے بعد کی میں سورتیں ملی ہیں اور اس کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں "مُفَضَّل" مجھے خاص طور پر دی گئی ہیں۔
(مندرجہ)

﴿101﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ نَقِيضاً مِنْ فُوقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتَحَ الْيَوْمُ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا يَوْمُهُ، فَنَزَّلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكُ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزُلْ قَطُّ إِلَّا يَوْمُهُ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورِنِيْنِ أُوْبِيْنِهِمَا لَمْ يُوْنَهُمَا نِيْنِيْ قَبْلَكَ، فَاتَّحِ الْكِتَابَ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأْ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أَغْطِيْنَاهُ. رواه مسلم، باب فضل الفاتحة..... رقم: ۱۸۷۷

حضرت ابن عباس رضي الله عنهم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان سے کچھ کھڑکا نہیں کھلا تھا۔ انہوں نے سراخایا اور کہا یہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا ہے، یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا تھا۔ اس فرشتے نے حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: خوشخبری ہو آپ کو دونور دیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے تھے۔ ایک سورہ فاتحہ و سرے سورہ بقرہ کی آخری (دو) آیات۔ آپ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔

فائدہ: یعنی اگر تعریفی جملہ ہے تو تعریف کرنے کا ثواب ملے گا، اور اگر دعا کا جملہ ہے تو دعا قبول کی جائے گی۔
(مسلم)

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبْنِ عَمِيرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي فَاتَّحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواه الدارمي ۵۳۸/۲

حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔
(دارمی)

(103) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ أَمِينٌ، وَقَاتَ السَّمَاءَ فِي السَّمَاءِ: أَمِينٌ، فَوَافَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، غُفْرَةً لَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ دُنْيَهُ۔ رواه البخاري، باب فضل التامين، رقم: ۷۸۱

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (سورہ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

(104) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بَيْوَنَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْهَا لَيْلَةَ الْمِيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ۔ رواه مسلم، باب استحباب الصلاة النافلة في بيته.....، رقم: ۱۸۲۴

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناو لیعنی گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد رکھو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم)

(105) ﴿عَنْ أَبِي أَسَمَّةَ الْبَاهْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِقْرَءُ وَا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، إِقْرَءُ وَا الزَّهْرَاءِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَانَهُمَا عَمَّا تَنَاهَى، أَوْ كَانَهُمَا عَيَّا بَيْانًا، أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانًا مِنْ طَيْرِ صَوَافِ، تَحَاجَجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، إِقْرَءُ وَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِعُهَا الْبَطْلَةُ، قَالَ مَعَاوِيَةُ: بِلَغْنِي أَنَّ الْبَطْلَةَ السَّحْرَةُ۔ رواه مسلم، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم: ۱۸۷۴

حضرت ابو امامہ باہلی رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: قرآن مجید پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کرائے گا۔ سورہ بقرہ اور آل عمران جو دونوں روشن سورتیں ہیں (خاص طور سے) پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا اپنے سماں میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے وہ ابر کے دنکڑے ہوں یادو سماں ہوں یا قطار باندھے پرندوں کے دنگوں ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے لئے

سفارش کریں گی۔ اور خصوصیت سے سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا، یاد کرنا اور سمجھنا برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا محرومی کی بات ہے۔ اور اس سورت سے غلط قسم کے لوگ فائدہ نہیں اٹھاسکتے۔ معاویہ بن سلامؓ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ غلط قسم کے لوگوں سے مراد جادوگر ہیں یعنی سورہ بقرہ کی تلاوت کا معمول رکھنے والے پرکھی کسی جادوگر کا جادو نہیں چلے گا۔

(مسلم)

﴿106﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَذُرْوَتُهُ، تَرَدَّ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا، وَاسْتُخْرِجَتْ «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَوُصِّلَتْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَ «يَسَ» قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهَ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَالْدَّارُ الْآخِرَةُ إِلَّا غُفْرَانٌ وَأَفْرُوهَا عَلَى مَوْتَائِكُمْ.

رواه احمد ۲۶/۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی چوٹی یعنی سب سے اوپنجا حصہ سورہ بقرہ ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی فرشتے اترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانے سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورہ بقرہ کے ساتھ ملادیا گیا یعنی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اور سورہ یسین قرآن کریم کا دل ہے۔ اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ لہذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو)۔

(مسند احمد)

فائدہ ۵: حدیث شریف میں سورہ بقرہ کو قرآن کریم کی چوٹی غالباً اس وجہ سے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول اور عقائد اور شریعت کے احکام کا جتنا تفصیلی بیان سورہ بقرہ میں کیا گیا ہے اتنا اور اس طرح قرآن کریم کی کسی دوسری سورت میں نہیں کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

﴿107﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أَنْتَ رَأَيْتَ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسْلِطُ عَلَيْهِ.

(الحدیث) رواه الحاکم و قال: هذا حدیث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذہبی ۱/۵۶۴

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ کھف کو (حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ) اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ کریمہ تک نور بن جائے گی۔ جس شخص نے اس سورت کی آخری دو آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پاسکے گا۔ (متذکر حاکم)

﴿108﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْآمِ تَنْزِيلَهُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بَيْدَهُ الْمُلْكُ۔
رواه الترمذی، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورہ الام سجدة (جو ایک سویں پارے میں ہے) اور تبارک اللہی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

﴿109﴾ عَنْ جُنَاحِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ يَسٌ فِي لَيْلَةٍ ابْتَغَاهُ وَجْهَ اللَّهِ غُفرَانًا۔
رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۳۱۲/۶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورہ یتین کی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھی تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

﴿110﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةً لَمْ يَقْرَبْ زَلْزَلًا۔
رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴۹۱/۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے: جس شخص نے ہر رات سورہ واقعہ پڑھی اس پر فرنہیں آئے گا۔ (بیہقی)

﴿111﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ تَلَاقُونَ أَيَّةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بَيْدَهُ الْمُلْكُ۔

(رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے وہ سورہ "تبارک الذی" ہے۔ (ترمذی)

(112) عن ابن عباس رضي الله عنهم قال: ضرب بعض أصحاب النبي عليهما خبأه على قبر وهو لا يحسب الله قبر، فإذا فيه قبر انسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها، فاتى النبي عليهما ف قال: يا رسول الله انت صررت خبائى وانا لا أحسب الله قبر فإذا فيه انسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها، فقال النبي عليهما: هي المانعة، هي المنجية تنجيه من عذاب القبر.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۰

حضرت ابن عباس رضي الله عنهم سے روایت ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک اس جگہ کسی کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک میں نے اس جگہ کسی کو سورہ تبارک الذی آخر تک پڑھتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (ترمذی)

(113) عن ابن مسعود رضي الله عنده: يُوتى الرَّجُلُ فِي قَبْرٍ وَفُوتَى رِجْلًا فَتَقُولُ رِجْلًا لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبَلْتُ سَيِّلٌ كَانَ يَقُولُ يَقْرَأُ بِي سُورَةُ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُوتَى مِنْ قِبْلِ صَدَرِهِ أَوْ قَالَ بَطْنِهِ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبَلْتُ سَيِّلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةُ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُوتَى رَأْسَهُ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبَلْتُ سَيِّلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةُ الْمُلْكِ، فَهُوَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْنَبَ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجه وافقه النھبی ۴۹۸/۲

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں آدمی پر چیزوں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو سینہ یا پیٹ کہتا ہے میری طرف سے تیرے لئے

آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کھاتا ہے کہ تیرے لئے میری طرف سے آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ یہ سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہیں کہ) یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی ہے۔ تورات میں اس کا نام سورہ ملک ہے۔ جس شخص نے اس کو کسی رات میں پڑھا اس نے بہت زیادہ ثواب کمایا۔ (متدرک حکم)

(114) عن ابن عمر رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله عليه عليه السلام: من سرَّه أن يُنظر إلى يوم القيمة كأنه رأى عينَ فليقرأ: "إذا الشمس كورث" و "إذا السماء انفطرت" و "إذا السماء انشقت".

رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة "إذا الشمس كورث"۔ رقم: ٣٢٣٣

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اسے سورہ "إذا الشمسم كورث" و "إذا السماء انفطرت" و "إذا السماء انشقت" پڑھنی چاہئے (اس لئے کہ ان سورتوں میں قیامت کا بیان ہے)۔ (ترمذی)

(115) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه عليه السلام: إذا زلزلت تعذر نصف القرآن، و قل هو الله أحد تغدى ثلاث القرآن، و قل يا لها الكافرون تعذر ربع القرآن.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ إذا زلزلت آدھے قرآن کے برابر ہے، سورہ قل هو الله أحد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ قل يا لها الكافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ : قرآن کریم میں انسان کی دنیا اور آخرت کی زندگی کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ إذا زلزلت میں آخرت کی زندگی کا موثر انداز میں بیان ہے اس لئے یہ سورت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ سورہ قل هو الله أحد کو ایک تہائی قرآن کے برابر اس لئے فرمایا کہ قرآن کریم میں بنیادی طور پر تین قسم کے مضمون مذکور ہیں: واقعات، احکامات، توحید۔ سورہ

فُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِّنْ تَوْحِيدِكَابیان نہایت عمدہ طریقے پر کیا گیا ہے۔ سورہ فُلْ یَا يَهُوا الْكُفَّارُونَ چوتھائی قرآن کے برابر اس طور پر ہے کہ اگر قرآن کریم میں توحید، نبوت، احکام، واقعات یہ چار مضبوط سمجھے جائیں تو اس سورت میں توحید کا بہت اعلیٰ بیان ہے۔

بعض علماء کے نزدیک ان سورتوں کے آدھے، تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت پر آدھے تہائی اور چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کے برابر اجر ملے گا۔ (ظاہر حق)

﴿116﴾ عَنْ أَبْنَى عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا يَسْتَطِعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ الْفَآتِيَةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِعْ ذَلِكَ! قَالَ: إِنَّمَا يَسْتَطِعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ الْهَاكُمُ التَّكَافُرَ.

رواه الحاکم وقال: رواة هذا الحديث كلهم ثقات و عقبة هذا غير مشهورو وافقه النبی / ۵۶۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ قرآن شریف کی ایک ہزار آیتیں پڑھ لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے، ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ "الْهَاكُمُ التَّكَافُرَ" پڑھ لیا کرے (کہ اس کا ثواب ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے)۔ (مسدر حاکم)

﴿117﴾ عَنْ تَوْقِيلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِتَوْقِيلٍ: إِفْرَاً «فُلْ یَا يَهُوا الْكُفَّارُونَ» تُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتِمَهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الْشَّرِّكِ. رواه ابو داؤد، بات ما يقول عند النوم، رقم ۵۰۰۵

حضرت توفیلؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: سورہ فُلْ یَا يَهُوا الْكُفَّارُونَ پڑھنے کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ہوئے سوجایا کرو کیونکہ اس سورت میں شرک سے براءت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿118﴾ عَنْ آتِسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ: هَلْ تَرَوْجُحَتْ يَا فُلَانْ؟ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا أَنْزَوْجُ بِهِ قَالَ أَيْسَ مَعْكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قَالَ: بَلَى، قَالَ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ، قَالَ: أَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

وَالْفُتْحُ؟ قَالَ: بَلِّي، قَالَ: رَبُّ الْقُرْآنَ، قَالَ: أَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا يَهُوا الْكُفَّارُونَ؟ قَالَ: بَلِّي، قَالَ: رَبُّ الْقُرْآنَ، قَالَ: أَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ؟ قَالَ: بَلِّي، قَالَ: رَبُّ الْقُرْآنَ، قَالَ: تَرَوْجُ تَرَوْجٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاه فی اذا زلزلت، رقم ۲۸۹۵

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے ایک صحابی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شادی نہیں کی اور نہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ میں شادی کر سکوں یعنی میں غریب آدمی ہوں۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) تھاں قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا جاءَ نَصْرُ اللَّهُ وَالْفُتْحُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے۔ پوچھا: کیا تمہیں سورہ اذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ یاد نہیں؟ عرض کیا: جی یاد ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن (کے برابر) ہے، شادی کرو شادی کرنو۔ (ترمذی)

فائہ ۵: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جب تمہیں یہ سورتیں یاد ہیں تو تم غریب نہیں بلکہ غنی ہو لہذا تمہیں شادی کرنی چاہئے۔
(عارضة الاحزوی)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَقْبَلَتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ زَجْلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، فَسَأَلَهُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرَّجُلِ فَأَبْشِرْهُ ثُمَّ فَرِيقْتُ أَنْ يَفْوَتِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْرَثْتُ الْغَدَاءَ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ.

رواہ امام مالک فی الموطأ مالک ماجاه فی قراءة قُل هو اللہ احمد، ص ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن کر ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا واجب ہو گئی؟ ارشاد فرمایا: جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان صاحب کے پاس جا کر یہ خوشخبری سنادوں پھر مجھے ڈر ہوا کہ رسول اللہ

علیہ السلام کے ساتھ دوپہر کا کھانا نجھوٹ جائے تو میں نے کھانے کو ترجیح دی (کہ آپؐ کے ساتھ کھانا سعادت کی بات ہے) پھر ان صاحب کے پاس گیا تو ویکھا کہ وہ جا پکے تھے۔ (مالک)

(120) عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: أبغذر أحدكم أن يقرأ في ليله ثلاث القرآن؟ قالوا: وكيف يقرأ ثلاث القرآن؟ قال: قل هؤ الله أحد، يعدل ثلاث القرآن.

رواہ مسلم، باب فضل قراءة قل هو الله احد، رقم: ۱۸۸۶.

حضرت ابو درداء علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ علیہ السلام نے عرض کیا: ایک رات میں تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قل هؤ الله أحد تہائی قرآن کے برادر ہے۔ (سلم)

(121) عن معاذ بن جعفر رضي الله عنه صاحب النبي عليه السلام عن النبي عليه السلام قال: من قرأ "قل هؤ الله أحد" حتى يختمها عشر مرات بتني الله قسرا في الجنة، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخطَّابِ رضي الله عنه: إِذَا أَسْتَكْثَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ علية السلام: اللَّهُ أَكْفَرُ وَأَطِيبُ.

رواہ احمد ۴۳۷/۳

حضرت معاذ بن انس جہنمی علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس مرتبہ سورہ قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک محل بنا دیں گے۔ حضرت عمر علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ پھر تو میں بہت زیادہ پڑھا کروں گا رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ اور بہت عمدہ ثواب دینے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(122) عن عائشة رضي الله عنها أن النبي عليه السلام بعث رجلا على سرية وكان يقرأ لأصحابه في صلاته فيختم بـ "قل هؤ الله أحد" فلما رجعوا ذكروا ذلك للنبي عليه السلام فَقَالَ: سَلُوهُ لَأَيْ شَيْءٍ يَضْطَعُ ذَلِكُ؟ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لَأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَإِنَّهُ أَحَبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النبِيُّ علیه السلام: أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ.

رواہ البخاری، باب ماجاء في دعاء النبي علیہ السلام..... رقم: ۷۳۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے ایک شخص کو شکر کا امیر

بنایا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے اور (جو بھی سورت پڑھتے اس کے ساتھ) آخر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں رحمان کی صفات کا بیان ہے اس لئے اسے زیادہ پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

(123) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَنَهُ ثُمَّ نَفَقَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَا بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لئے لیٹتے تو دونوں ہاتھیلوں کو ملاتے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پڑھ کر ہاتھیلوں میں دم فرماتے، پھر جہاں تک آپ کے ہاتھ مبارک پہنچ سکتے ان کو جسم مبارک پر پھیرتے، پہلے سراور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ یہ میں مرتبہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

(124) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، فَلَمْ أَقْلِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَلَمْ أَقْلِ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: مَا أَقْلُوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُوَعَذَّبُ، حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، تَكْفِلُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

حضرت عبد اللہ بن خبیب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ (مجھ سے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں چپ رہا، پھر ارشاد فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ ارشاد فرمایا: صبح و شام قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تِينَ مَرْتَبَةٍ پڑھ لیا کرو یہ سورتیں ہر (تکلیف دینے والی) چیز سے تمہاری حفاظت کریں گی۔ (ابوداؤد)

فاضلہ: بعض علماء کے نزدیک ارشاد ہنبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ نہ پڑھ سکتیں وہ کم از کم یہ تین سورتیں صحیح شام پڑھ لیا کریں یہی ان شاء اللہ کافی ہوں گی۔ (شرح الطہی)

﴿125﴾ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ! إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأْ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ، وَلَا أَبْلَغَ عَنْهُ، مِنْ أَنْ تَقْرَأْ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفْوَتَكَ فِي صَلَاتِهِ فَافْعُلْ. رواه ابن حبان (واسناده قوي) ۱۵۰/۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورہ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ محظوظ اور اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی اور کوئی سورت نہیں پڑھ سکتے۔ لہذا جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو نماز میں پڑھنا مت چھوڑو۔ (ابن حبان)

﴿126﴾ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا تَرَأَيْتُ اثْرَلَتِ الْلَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ! "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ".

رواہ مسلم، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ۱۸۹۱

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات جو آستین مجھ پر نازل کی گئیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان جیسی آیات دیکھنے میں نہیں آئیں۔ وہ سورہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (مسلم)

﴿127﴾ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسْرِيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيتَنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْوَذُ بِ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" وَهُوَ يَقُولُ: يَا عَقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذْ مُتَعَوِّذًا بِمِثْلِهِمَا قَالَ: وَسَمِعْتَهُ يَتُوَمَّا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ.

رواہ ابو داؤد، باب فی المعوذتين، رقم: ۱۴۶۳

حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جھہ اور ابواء کے درمیان بیچل رہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندر ہمراہم پر چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے لگے اور مجھ سے ارشاد فرمائے گئے: عقبہ تم بھی یہ دو سورتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ کسی پناہ لینے والے نے ان جھیں دوسروں کی طرح کسی چیز سے پناہ نہیں لی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو ان دو سورتوں کی طرح ہے۔ اس خصوصیت میں یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔ حضرت عقبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو امامت کرتے وقت ان دونوں سورتوں کو پڑھتے ہوئے سن۔ (ابوداؤد)

فائہ ۵: صحفة اور أبواء مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں دو مشہور مقام تھے۔
(بیتل الجھود)

﴿128﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُشْوِنِي بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدِيمَةُ سُورَةِ الْبَقْرَةِ وَآلِ عُمَرَانَ۔ (الحدیث) رواہ مسلم، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، رقم: ۱۸۷۶

حضرت نواس بن سمعان کلابی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: قیامت کے دن قرآن مجید کو لایا جائے گا اور وہ لوگ بھی لائے جائیں گے جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور آل عمران (جو قرآن کی سب سے پہلی سورتیں ہیں) پیش پیش ہوں گی۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ (بقرہ)

یعنی دنیا و آخرت میں میری عنایات اور احسانات تمہارے ساتھ رہیں گے۔

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَّعْلُ إِلَيْهِ تَبَشِّلًا﴾ [المزمل: ۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ اپنے رب کے نام کو یاد کرتے رہا کیجئے اور ہر طرف سے لتعلق ہو کر انہی کی طرف متوجہ رہئے۔ (مزمل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُ الْفُلُوزُ﴾ [الرعد: ۲۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خوب سمجھو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو طمیان ہوا کرتا ہے۔ (رعد)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ [العنکبوت: ۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ (حکیمت)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقَنْدَأً وَعَلَى جُنُوبِهِمْ﴾

[آل عمران: ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جتندوہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹھے، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا ذَكَرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ أَبْيَاءَ كُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا﴾ [البقرة: ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَإِذَا ذَكَرْتَكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَذُوْنَ الْجَهَرِ مِنَ الْقُولِ بِالْغَدُوِ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ [الاعراف: ۲۰۵]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور صبح و شام اپنے رب کو دل میں عاجزی، خوف اور پست آواز سے قرآن کریم پر حکمر یا استیج کرتے ہوئے یاد کرتے رہیے، اور غافل نہ رہیے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَمَا تَكُونُ فِي شَانٍ وَمَا تَنْلُو أَمْنَهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كَثَا عَلَيْكُمْ شَهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ﴾ [یوسف: ۶۱]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّجِيمِ الَّذِي يَرَكِ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلِبُكَ فِي السُّجُلِدِينَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [الشعراء: ۲۱۷ - ۲۲۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ، اس زبردست رحم کرنے والے

پر بھروسہ رکھیئے جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ تجدیکی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو دیکھتا ہے جب آپ نمازوں میں ہوتے ہیں۔ بیٹھ کر وہی خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ ﴾ [الجديد: ٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں جہاں کہیں تم ہو۔ (حدید)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ فَقِيلَ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴾

[الزخرف: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پھر ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (زخرف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَيْحِينَ ۝ لَلَّبَثُ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يَعْنَوْنَ ﴾

[الصفات: ١٤٣، ١٤٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر یونس ﷺ مجھلی کے پیٹ میں بھی اور مجھلی کے پیٹ میں جانے سے پہلے بھی، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مجھلی کے پیٹ سے نکلا نصیب نہیں ہوتا (یعنی مجھلی کی غذا بن جاتے۔ مجھلی کے پیٹ میں حضرت یونس ﷺ کی تسبیح لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْخِذُكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ تھی)۔ (صفات)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسَوْنَ وَحِينَ تُضَبِّحُونَ ﴾ [الروم: ١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالَى : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُو اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

[الاحزاب: ٤٢، ٤١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والوں! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح

(ازاب)

بیان کیا کرو۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَكُتَهُ يُصْلُونَ عَلَى النَّبِيِّ طَيَاً يُهَا الَّذِينَ امْنَوْا صَلُوْا عَلَيْهِ وَسَلَمُوا تَسْلِيْمًا﴾ [الاسراء: ٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (ازاب: ۵۶)

(یعنی اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اپنے نبی کو نوازتے ہیں اور اس خاص رحمت کے بھیجنے کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانو! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس خاص رحمت کے نازل ہونے کی دعا کیا کرو اور آپ پر کثرت سے سلام بھیجا کرو۔)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا لِذُنُوبِهِمْ قَدْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ وَلَمْ يَصْرُوْا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ○ أُولَئِكَ جَزَأُوهُمْ مَغْفِرَةً مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا طَوْعَنَمْ أَجْرُ الْعَمَلِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۳۶، ۱۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تقوے والوں کی صفات میں سے یہ ہے کہ وہ لوگ جب کھلم گھڑا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اور کوئی بربی حرکت کر کے خاص اپنی ذات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اسی لحر اللہ تعالیٰ کی عظمت و عذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور بربے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی جانب سے بخشنش اور ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہیں بہہ رہی ہیں، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشور ہیں گے۔ اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال: ۳۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے

(انفال)

والے ہوں اور پھر ان کو عذاب دیں۔

وقالَ تَعَالَى: ﴿فَإِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِعِهْدَةٍ لَمْ تَأْتُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا آئَنَ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النحل: ۱۱۹]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: پھر یہیک آپ کا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد وہ توبہ کر لیں اور اپنے اعمال درست کر لیں تو یہیک آپ کا رب اس توبہ کے بعد برا بخشنا والا، نہایت مہربان ہے۔ (عمل)

وقالَ تَعَالَى: ﴿لَوْلَا قَسْتَغْفِرُونَ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [النمل: ۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر حرم کیا جائے۔ (عمل)

وقالَ تَعَالَى: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِيَّاهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الشورى: ۳۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم بھلائی پاؤ۔

(نور)

وقالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ [التحريم: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے چے دل سے توبہ کرو (کروں) میں اس گناہ کا خیال بھی نہ رہے۔ (تحریم)

احادیث نبویہ

(129) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما رفعه إلى النبي ﷺ قال: ما عمل آدمي عملاً أنجلى له من العذاب من ذكر الله تعالى، قيل: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال:

وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَن يَضْرِبَ بِسَيِّفِهِ حَتَّىٰ يَنْقُطَعَ.

رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط و رجالہما رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۷۱۱۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جہاد بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں مگر یہ کہ کوئی ایسی بہادری سے جہاد کرے کہ توار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے پھر تو یہ عمل بھی ذکر کی طرح عذاب سے بچانے والا ہو سکتا ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿130﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا عِنْدَكُمْ عَبْدِنِي بِنِي، وَإِنَّمَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرْنِي فَإِنْ ذَكَرْنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرْنِي فِي مَلِإِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلِإِ خَيْرِ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقْرَبَ إِلَيَّ شَيْءًا تَقْرَبَتِ الْأَنْيَةُ ذِرَاعَاهُ، وَإِنْ تَقْرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقْرَبَتِ إِلَيْهِ يَمَاغَاهُ، وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِيَ إِتِيمَةً هَرَوْلَةً.

رواہ البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ و بحث رکم اللہ نفسه ۲۶۹۴۱۶ طبع دار ابن کثیر بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کے ساتھ دیساںی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہترین فرشتوں کے مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف ایک باشست متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری)

فائده: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اعمال صالح کے ذریعہ جتنا زیادہ میرا قرب حاصل کرتا ہے میں اس سے زیادہ اپنی رحمت اور مدد کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

﴿131﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّمَا

مَعَ عَبْدِنِي إِذَا هُوَ ذَكَرْنِي وَتَحْرِكْتُ بِي شَفَّتَاهُ۔ رواه ابن ماجه، باب فضل الذكر، رقم: ٣٧٩٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں بلٹتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

﴿132﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَىٰ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ تَشَبَّهُ بِهِ، قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاه فی فضل الذکر، رقم: ٣٣٧٥

حضرت عبد اللہ بن بشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام تو شریعت کے بہت سے ہیں (جن پر عمل تو ضروری ہے ہی لیکن) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیجے جس کو میں اپنا معمول بنا لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہر وقت تر ہے۔ (ترمذی)

﴿133﴾ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلِمَةٍ فَأَرْقَتْ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلِيهِ السَّلَامُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَىِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! قَالَ: أَنَّ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَىٰ۔ رواه ابن السنی فی عمل اليوم والليلة، رقم: ۲، وقال المنافق: اخرجه البزار كما في کشف الاستار ولفظه: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَفْضَلِ الْأَعْمَالِ وَأَقْرِبِهَا إِلَىِ اللَّهِ۔ الحدیث و خشن الہیشمی استادہ فی مجمع الرواائد ۷۴/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آخری گفتگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے وقت ہوئی وہ تھی کہ میں نے پوچھا تمام اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ تعالیٰ کے زندگی کیا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے سب سے افضل عمل اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب دلانے والا عمل بتائیے۔ ارشاد فرمایا: تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خر ہو (اور یہ کی وقت ہو سکتا ہے جب زندگی میں ذکر کا اہتمام رہا ہو)۔ (عمل اليوم والليلة، بزار، مجمع الرواائد)

فائدة ۵: جدائی کے وقت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

یعنی کامیر بنا کر بھیجا تھا اس موقع پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔

(134) عن أبي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أَنْتُمْ كُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزَّ كَا هَا عِنْدَ مَلِئِكَمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دُرْجَاتِكُمْ، وَخَيْرُكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الْذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرُكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَلَيْكُمْ فَتَضْرِبُونَا أَغْنَافَهُمْ وَيَضْرِبُونَا أَغْنَافَهُمْ؟ قَالُوا: بَلٌ، قَالَ: ذُكْرُ اللَّهِ تَعَالَى۔

رواه الترمذی، باب منه کتاب الدعوات، الرقم: ۲۳۷۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والا، سونے چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خروج کرنے سے بھی بہتر اور جہاد میں تم و شہروں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑا ہوا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور بتائیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

(135) عن ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَ مِنْ أَغْطِيَهُنَّ فَقَدْ أَغْطَى خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدْنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ خَوْنَانِيْ فِي تَفْسِيْهَا وَلَا مَالِهِ.

رواه الطبریاني فی الكبير والاوسط و الرجال الاوسط رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۵/۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اسکی ہیں جس کو دنیا و آخرت کی ہر خیل میں شکر کرنے والا اول، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدhn اور اسکی بیوی جو نہ اپنے نفس میں خیانت کرے یعنی پاک و امن رہے اور نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے۔ (طرابی، بحیث الزوائد)

(136) عن أبي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا اللَّهُ مَنْ يَمْنُ بِهِ عَلَى عِبَادَهِ وَصَدَقَهُ، وَمَا مَنَّ اللَّهُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه الطبراني فی الكبير، وفيه: موسى بن يعقوب الزمعي، وثقة ابن معين وابن حبان، وضعفة ابن المديني وغيره، وبقيمة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۴۹

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن رات بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کر سکتا۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

﴿137﴾ عن حنظلة الأسيءِي رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وصحبه: والذى نفسى بيدها إن لون تذمرون على ما تكونون عندي، وفي الذكر، لصافحتكم الملائكة على فرشتم، وفي طريقكم، ولكن، يا حنظلة! ساعة وساعة ثلاثة مرات.

رواه مسلم، باب فضل دوام الذكر،..... رقم: ۶۹۶

حضرت حنظله اُسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارا حال ویسا رہے جیسا میرے پاس ہوتا ہے اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرنے لگیں لیکن حنظله بات یہ ہے کہ یہ کیفیت بکھی بکھی ہوتی ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی یعنی انسان کی ایک ہی کیفیت ہر وقت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وصحبه: ليس يتعسر أهل الجنة على شيء إلا على ساعة مرأة بهم لم يذكروا الله عزوجل فيها.

رواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان و هو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۲/۴۶۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔ (طبرانی، بیہقی، جامع صغیر)

﴿139﴾ عن سهل بن حنيف رضي الله عنه قال: قال النبي عليه وآله وصحبه: أدوا حق المجالس: أذكرو الله كثيراً. (الحدیث) رواه الطبرانی فی الکبیر و هو حدیث حسن، الجامع الصغیر ۱/۵۳

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجلسوں کا حق ادا کیا کرو (اس میں سے ایک یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کران میں کثرت سے

کرو۔
(طبرانی، جامع صغير)

﴿140﴾ عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: ما من راكب يخلو في مسيرة باليه و ذكره إلا ردة ملك، ولا يخلو بغيره و نحوه إلا ردة شيطان.
رواہ الطبرانی و استناده حسن، مجمع الزوائد ۱۸۵/۱۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتا ہے تو فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جو شخص بیہودہ اشعار یا کسی اور بیکار کام میں لگا رہتا ہے تو شیطان اُس کے ساتھ رہتا ہے۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿141﴾ عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام: مثل الذي يذكر ربه والذى لا يذكر ربه مثل الحى والميت. (رواہ البخاری، باب فضل ذکر الله عزوجل، رقم: ۶۴۰۷ و فی روایة لمسلم: مثل الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكُرُ اللَّهُ فِيهِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُذْكُرُ اللَّهُ فِيهِ مثُلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ).
باب استحباب صلاة النافلة في بيته.....، رقم: ۱۸۲۳

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی ویران ہے۔
(بخاری، مسلم)

﴿142﴾ عن معاذ رضي الله عنه عن رسول الله عليه السلام أن رحمة سالمة فقال: أى الجهاد أعظم أجرا؟ قال: أكثرهم الله تبارك وتعالى ذكرًا قال: فما الصائمين أعظم أجرا قال: أكثرهم الله تبارك وتعالى ذكرًا، ثم ذكر لنا الصلوة والزكوة والحج و الصدقة كل ذلك ورسول الله عليه السلام يقول: أكثرهم الله تبارك وتعالى ذكرًا فقال أبو بكر رضي الله عنه لعمرا رضي الله عنه: يا أبا حفص! ذهب الدايرون بكل حير، فقال رسول الله عليه السلام: أجل۔
رواہ احمد ۴۸۳/۳

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سے جہاد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ ارشاد فرمایا: جس جہاد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سب سے زیادہ ہو۔ پوچھا: روزہ داروں میں سب سے زیادہ اجر کے ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر اسی طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ افضل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابو حفص! ذکر کرنے والے ساری خیر و بھلائی لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ (متداхراً)

فائڈ ۵: ابو عقیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتبیت ہے۔

﴿١٤٣﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّقَ الْمُفْرَدُونَ،
قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسْتَهْرِفُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضْعُفُ الدُّكْرُ عَنْهُمْ
أَنْقَالُهُمْ فِي آتَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَفَّافًا.

رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن غريب، باب سبق المفردون.....، رقم: ٣٥٩٦

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُفْرَدٌ لوگ بہت آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رض نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مُفْرَدٌ لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مرثیہ والے، ذکر ان کے بوجھوں کو پلا کر دیگا، چنانچہ وہ قیامت کے دن تک چیلکے آئیں گے۔ (ترمذی)

﴿١٤٤﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حَجَرِهِ دَرَاهِمٌ يُقْسِمُهَا، وَآخِرُ يَدْكُرُ اللَّهَ كَانَ ذِكْرُ اللَّهِ أَفْضَلَ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجاله و ثقاوہ، مجمع الزوائد ٧٢/١٠

حضرت ابوالمویٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو قسم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے والا) افضل ہے۔ (طریقی، مجمع الرواکم)

¹⁴⁵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ

فَقَدْ بِرِئَ مِنَ النِّفَاقِ۔ رواه الطبراني في الصغير وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٥٧٩/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر شدت سے کرے وہ نفاق سے بری ہے۔ (طبرانی، جامع صیری)

﴿146﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْكُرَنَّ اللَّهُ قَوْمٌ عَلَى الْفُرُشِ الْمَهَدَّةِ يُذَحِّلُهُمُ الْجَنَّاتُ الْعُلَىِ۔

رواہ ابو یعلیٰ و استادہ حسن، مجمع الرؤاہد ٨٠/١٠

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتے ہیں۔ (ابویعلیٰ، مجمع الرؤاہد)

﴿147﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءً۔ رواہ ابو داؤد، باب فی الرجل ب مجلس متربع، رقم: ٤٨٥٠

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو چار زانو بیٹھ جاتے ہیاں تک کہ سورج آجھی طرح نکل آتا۔ (ابوداؤد)

﴿148﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَانَّ أَفْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْعَدَافِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ أَرْبَعَةَ مِنْ وَلِدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَانَّ أَفْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيَّ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ أَرْبَعَةَ۔ رواہ ابو داؤد، باب فی الفقصص، رقم: ٣٦٦٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں صحیح کی نماز کے بعد سے آفتاب نکلنے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل صلی اللہ علیہ وسالم کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، اسی طرح میں عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے حضرت اسماعیل صلی اللہ علیہ وسالم کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت اسماعیل اللہ علیہ السلام کی اولاد کا ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ عربوں میں افضل اور شریف ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔
(ابوداؤ)

﴿149﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةً يَطْغُونَ فِي الظَّرْقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الدِّينِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلْمُوا إِلَى حَاجِجَكُمْ، فَيَحْفُونَهُمْ بِأَجْيَاجِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسَّاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلٌ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عَبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يَسْبِحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيُمَجِّدُونَكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونَنِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَنِي الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ يَارَبِّ مَارَأَوْهَا، قَالَ فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ آتَهُمْ رَأْوَهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ آتَهُمْ رَأْوَهَا كَانُوا أَشَدَّ عَيْنَاهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمْ يَتَعَرَّدُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا، وَاللَّهِ يَارَبِّ مَارَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُولُ: فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلِكُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ: هُمُ الْجُحَسَاءُ لَا يَسْتَغْفِلُونَ.

رواه البخاري، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ السلام را بیت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے۔ جو راستوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پایتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: وہ آپ کی پا کی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض

کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمبا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے رب انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھائی کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتے ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے: یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

(150) عن أنسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ حِلْقَ الدِّكْرِ، فَإِذَا آتَوْا عَلَيْهِمْ وَحْفَوْا بِهِمْ، ثُمَّ بَعْثُوا رَأْذَهُمُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعَزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَقُولُونَ: رَبِّنَا أَتَيْنَا عَلَى عِبَادَةِ مِنْ عِبَادَكَ يَعْظَمُونَ لِآدَاءِكَ، وَيَقُولُونَ كَتَابَكَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَسْأَلُونَكَ لِآخْرَتِهِمْ وَدُنْيَاِهِمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: خَشُونُهُمْ رَحْمَمَنِي، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ، إِنِّي فِيهِمْ فَلَمَّا أَنْتَنِيَهُمْ إِنَّمَا اعْتَقَهُمْ إِعْتِاقًا، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشُونُهُمْ رَحْمَمَنِي، فَهُمُ الْجَلَسَاءُ لَا يَشْفَى بِهِمْ حَلِيْسُهُمْ.

رواه البخاري من طريق زائدة بن أبي الرقاد، عن زياد التميمي، و

كلاهما وثق على ضعفة، فعاد هذا استاده حسن، مجمع الزوائد ١٠/٧٧

حضرت أنس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّكَ رَحْمَمَنِي كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے

پھر نے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے۔ جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے اور ان کو گھیر لیتی ہے تو اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجنی ہے۔ وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے: ہمارے رب! ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن، ایمان، اسلام) کی بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں، آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرود شریف بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت اور دنیا کی بھلانی آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔ (بزار، مجع الزوارہ)

(151) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا بِذُكْرِ رَبِّهِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مَنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُوْمُكُمْ مَغْفُورٌ لَكُمْ، فَقَدْ بَدَلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ﴾

رواه احمد و ابو یعلی والبزار والطبرانی فی الاوسط، وفيه: ميمون

المرئی، وثقة جماعة، وفيه ضعف، وبقية رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد. ٧٥/١

حضرت انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں، اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ جتنے بخشانے ائمہ جاؤ تھماری برائیوں کو نیکیوں سے بدلتا گیا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابو یعلی، بزار، مجع الزوارہ)

(152) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْحَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِداَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَزْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتُهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِّيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَّلْتُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرْهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ﴾

رواه مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن.....، رقم: ٦٨٥٥

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما وآنہا حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو

فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، لیکن ان پر نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ (سلم)

(153) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَعْشَنَّ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ الْنُّورُ عَلَى مَنَابِرِ الْمُلُوُّقِ، يَعْطِيهِمُ النَّاسُ، لَيُسُوَا بِالنَّبِيَّ إِلَّا شَهِدَاءُ الْمُتَحَابُونَ فِي اللَّهِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادِ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَدْكُرُونَهُ﴾

رواہ الطبرانی و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۷۷/۱۰

حضرت ابو درداء رض را دعایہ را ایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ متبویوں کے مبڑوں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے گھنٹوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو بیچاں لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(154) ﴿عَنْ عَمْرُو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَكُلُّنَا يَدْيِيهِ يَمِينٌ رِجَالٌ لَيُسُوَا بِالنَّبِيَّ، وَلَا شَهِدَاءُ، يَغْشَى بَيْاضُ وُجُوهِهِمْ نَظَرَ النَّاطِرِينَ، يَعْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشَّهِيدَاءُ بِمَقْعِدِهِمْ، وَفَرِبِّهِمْ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ جُمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ، فَيَسْتَقْوُنَ أَطَابِ الْكَلَامُ، كَمَا يَسْتَقْنَى أَكْلُ النَّمْرِ أَطَابِيَّةً﴾

رواہ الطبرانی و رجالہ موثقون، مجمع الزوائد ۷۸/۱۰

حضرت عمرو بن عيسیہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: رحمٰن کے داہنی طرف۔ اور ان کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ ندوی ہوں گے نہ شہید، ان کے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی

ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوتے تھے اور یہ سب اس طرح چھانت چھانت کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے بھوریں کھانے والا (بھوروں کے ڈھیر میں سے) اچھی بھوریں چھانت کر نکالتا رہتا ہے۔ (طبرانی، صحیح البزار)

فائدہ: حدیث شریف میں رحمان کے دامنی طرف ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے یہاں خاص مقام ہوگا۔ رحمان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں کا مطلب یہ ہے کہ جیسے دامن ہاتھ خوبیوں والا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی ذات میں خوبیاں ہی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا ان پر رشک کرنا ان لوگوں کے اس خاص عمل کی وجہ سے ہوگا اگرچہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور شہداء کا درجہ ان سے کہیں زیادہ ہوگا۔ (مجموع بخار الانوار)

﴿155﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُسْيِنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَّلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَعْضِ آيَاتِهِ هُوَ أَضَبْرُ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهِمْ بِالْغَلْوَةِ وَالْعُشْيِ﴾ الآیہ، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ فَوَجَدَ قَوْمًا يَدْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهُمْ ثَابِرَ الرَّأْسِ وَجَاثُ الْجَلْدِ وَذُو الشَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمَّا رَأَاهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مَنْ أَمَرَنِي أَنْ أَضَبِّرَ نَفْسِي مَعَهُمْ. تفسیر ابن کثیر ۳/۸۵

حضرت عبد الرحمن بن سهل بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ آپ پر یہ آیت اتری ﴿وَأَضَبْرُ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهِمْ بِالْغَلْوَةِ وَالْعُشْيِ﴾ ترجمہ: اپنے آپ کوان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صحیح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں لکھ۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں لکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لکنگی ان کے پاس ہے) جب نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھے گئے اور ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم

(تفسیر ابن کثیر)

فرمایا ہے۔

﴿156﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرَمَةِ مَجَالِسِ الدِّكْرِ؟ قَالَ: خَيْرَمَةٌ مَجَالِسُ الدِّكْرِ الْجَنَّةُ.

رواه احمد و الطبرانی و استاد احمد حسن، منجمع الزوائد، ۷۸/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ذکر کی مجالس کا کیا اجر و انعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر و انعام جنت ہے جنت۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرْمِ، فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الدِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رواه احمد باستادین واحدھما حسن و ابو یعلی کذلیک، منجمع الزوائد ۷۵/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔

(مسند احمد، ابو یعلی، مجمع الزوائد)

﴿158﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حَلْقُ الدِّكْرِ.

رواه الترمذی، وقال هذا

حدیث حسن غریب، باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنى، رقم: ۳۵۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقہ۔

﴿159﴾ عَنْ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ

اَصْحَابِهِ قَالَ: مَا أَجْلَسْتُكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا إِلَيْاسْلَامِ، وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: أَللَّهُمَّ مَا أَجْلَسْتُكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهُمَّ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ ثِقَةً لَكُمْ، وَلِكُنَّهُ أَتَانِي جَرِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمُلَائِكَةَ.

رواه مسلم، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: ٦٨٥٧

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تین چھوٹا سمجھ کر قسم نہیں لی بلکہ بات یہ ہے کہ جریں صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنائے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمائے ہیں۔ (مسلم)

(160) ﴿عَنْ أَبْنِي رَزْنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَارَةُ: إِلَّا أَذْلُكُ عَلَى مِلَائِكَهَا الْأَمْرُ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ؟ عَلَيْكِ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الْدُّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكِ لِسَانَكِ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ﴾

(الحادیث) روایت البیهقی فی شعب الایمان، مشکوکة المصایب رقم: ٥٠٢٥

حضرت ابو زین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤ! جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلو؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھا کرو۔ اور تہائی میں بھی یعنیا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو۔ (تہییق، مشکوکة)

(161) ﴿عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جُلْسَاتِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ كُمُّ اللَّهِ رُؤُتُهُ وَرَأَدَ فِي عَمَلِكُمْ مُنْطَقَهُ، وَذَكَرَ كُمُّ بِالآخِرَةِ عَمَلَهُ﴾

روایت ابو یعلی و فیہ مبارک بن حسان، وقد وثق وبقیۃ رجالہ رحال الصحیح، مجمع الزوائد ۳۸۹/۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ہمارے

لئے کس شخص کے پاس بیٹھنا بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئیں، جس کی بات سے تمہارے عمل میں ترقی ہو اور جس کے عمل سے تمہیں آخرت یاد آجائے۔
(ابو علی، مجمع الزوائد)

﴿162﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعْذِّبْهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الحاکم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه و لافقه النهی ٤/٢٦٠

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے کچھ آنزوں میں پر گر پڑیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔
(مدرک حاکم)

﴿163﴾ عَنْ أَبِي الْأَمَامَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءًا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثْرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دُمٌ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِمَّا الْأَثْرَانِ فَأَثْرَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَثْرَانِ فِي فَرِيقَتِهِ مِنْ فَرِيقَتِهِ اللَّهِ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل المرابط، رقم: ١٦٦٩

حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دونٹانوں سے زیادہ کوئی چیز محظوظ نہیں۔ ایک آنکھ کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہے جائے۔ اور دونٹانوں میں ایک اللہ تعالیٰ کے راستے کا کوئی نشان (جیسے نجم، غبار یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلنے کا نشان) اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے کسی فریض کی ادائیگی میں پڑ گیا ہو (جیسے مسجد یا فرج وغیرہ کا کوئی نشان)۔
(ترمذی)

﴿164﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظْهِرُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌ نَسَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعْلَقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلٌ لَمَّا كَانَ شَافِعًا فِي اللَّهِ، اجْتَمَعَ عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَعَنَهُ امْرَأَةٌ ذَاتٌ مَنْصِبٍ وَجَمَالٌ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَفَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تَفْقِي بِمِيمِهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَالِيًّا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

رواه البخاری، باب الصدقة باليمين، رقم: ١٤٢٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سامنے میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سامنے کے علاوہ کوئی سامنے نہ ہوگا۔ (۱) عادل بادشاہ۔ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہو (۴) دو ایسے شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتے ہوں ان کے لئے اور جدا ہونے کی بندیدیتی ہو۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی اونچے خاندان والی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے: میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ باسیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تھا میں میں کرے اور آنسو بہنگیں۔ (بخاری)

(165) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصْلُوَا عَلَى نِسِيمِهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ بَرَّةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ﴾ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في القوم بجلسون

ولا يذكرون الله، رقم ۳۲۸۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن خسارہ کا سبب ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے ان کو عذاب دیں چاہے معاف فرمادیں۔ (ترمذی)

(166) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعُدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمُؤْتَمِرَةِ وَمَنْ اصْطَبَعَ مَضْجِعًا لَا يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمُؤْتَمِرَةِ﴾ رواه ابو داؤد، باب كراہیہ ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم: ۴۸۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو وہ مجلس اس کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ اور جو شخص لیٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو یہ لیٹنا بھی اس کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ (ابو داؤد)

(167) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعُدًا لَا يَذْكُرُونَ

اللَّهُ فِيهِ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ أُذْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثُّوَابِ۔

رواه ابن حبان و استاده صحيح ۲۵۲/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کو قیامت کے دن (ذکر اور درود شریف کے) ثواب کو دیکھتے ہوئے اس مجلس پر افسوس ہو گا۔ اگرچہ وہ لوگ (اپنی دوسری نیکیوں کی وجہ سے) جنت میں داخل بھی ہو جائیں۔ (ابن حبان)

﴿168﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُولُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مَثْلِ جِينِقَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً۔

رواه ابو داؤد، باب کراہیہ ان یقوم الرجل من مجلسه ولا یذكر الله، رقم: ۴۸۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی اسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا (بد بودار) مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن افسوس کا ذریعہ ہو گی۔ (ابو داؤد)

فائده: افسوس کا ذریعہ اس لئے ہو گی کہ مجلس میں عموماً کوئی فضول بات ہو ہی جاتی ہے جو پکڑ کا سبب بن سکتی ہے البتہ اس میں اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا جائے تو اس کی وجہ سے پکڑ سے بچاؤ ہو جائے گا۔ (بدل الحمور)

﴿169﴾ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْسِبَ كُلُّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَأْلَةٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبَ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةً؟ قَالَ: يُسْبِحُ مِائَةَ تَسْبِيحةً فَيُكْتَبُ لَهُ الْأَلْفُ حَسَنَةٍ، وَتُحَطُّ عَنْهُ الْأَلْفُ حَاطِيَةً۔

رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعا، رقم: ۶۸۵۲

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے سے عاجز ہے؟ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا: ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کاملاً ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھے اس کے لئے ایک ہزار

نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿170﴾ عَنْ شَعِيرَةِ بْنِ شَبَّابِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا تَذَكَّرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحُ وَالْتَّهْلِيلُ وَالتَّحْمِيدُ يَنْعَطِفُنَ حَوْلَ الْعَرْشِ، لَهُنَّ دَوِيًّا كَذَوِي النَّجْلِ، تُذَكَّرُ بِصَاحِبِهَا، أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَرَأُ لَهُ، مَنْ يُذَكَّرُ بِهِ؟ رواه ابن ماجہ، باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۹

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن چیزوں سے تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سبحان اللہ، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ہیں۔ یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گھومتے ہیں۔ ان کی آواز شہدی مکہ میں بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ اس طرح یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی تمہارا یہی شہد کر رہا رہے؟ (ابن ماجہ)

﴿171﴾ عَنْ يُسَيْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْتَّسْبِيحِ وَالْتَّهْلِيلِ وَالْعَقْدِيْسِ وَإِغْيَدِنَ بِالْأَنَاءِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُسْتَقْطَفَاتٌ وَلَا تَغْفَلُنَ فَتَسْبِيْنَ الرَّحْمَةَ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في فضل التسبیح.....، رقم: ۳۵۸۲

حضرت یسرہ رضی اللہ عنہما راویت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) اور تہلیل (لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) اور تقدیس (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا مشا شسبحان الملک القدوس کہنا) لازم کرو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا (کہ ان سے کیا عمل کئے اور جواب کے لئے) یونہ کی طاقت وی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا ورنہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرلوگی۔ (ترمذی)

﴿172﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غَرَسَثَ لَهُ نَخْلَةً فِي الْجَنَّةِ۔

رواہ البزار و اسنادہ جید، مجمع الزوائد ۱۱۱/۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک بخور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

(۱۷۳) عَنْ أَبِي ذِرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا أَصْطَفَاهُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ.

رواہ مسلم، باب فضل سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ، رقم: ۶۹۲۵

حضرت ابوذر گنجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: افضل کلام کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: افضل کلام وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ وہ سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ ہے۔ (مسلم)

(۱۷۴) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ مائَةُ مَرَّةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مائَةُ الْأَلْفِ حَسَنَةٍ وَأَرْبَعًا وَعِشْرِينَ الْأَلْفَ حَسَنَةٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ؟ قَالَ: بَلَى، إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَجِدُ بِالْحَسَنَاتِ لُؤْلُؤًا وَضَعْثَافَةً عَلَى جَنَّلِ الْأَقْلَمَةِ، ثُمَّ تَجِدُ بِالْعَيْمَ فَتَذَهَّبُ بِإِنْكَلَمْ، ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ.

رواہ الحاکم و قال: صحيح الاستاد، الترغیب ۴۲۱/۲

حضرت ابو طلحہ گنجی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ جو شخص سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چونیں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ صحابہ گھر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قيامت میں) ہلاک نہیں ہو سکتا (کہ نیکیاں زیادہ ہیں رہیں گی)؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اس لئے کہ) تم میں سے ایک شخص اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر پہاڑ پر کھوئی جائیں تو وہ دب جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں وہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کی چاہیں گے مدد فرمائیں گے اور ہلاک ہونے سے بچائیں گے۔ (متدرک حاکم، ترغیب)

(175) ﴿عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا أُخْرِكَ بِأَحَبِ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِأَحَبِ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَبَ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. رواه مسلم، باب فضل سبحان الله وبحمده رقم: ٦٩٢٦ والترمذی الا انه قال: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ای الكلام احب الى الله، رقم: ٣٥٩٣.

حضرت ابوذر رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتاؤ صحیح کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ" ہے۔ (مسلم)

دوسری روایت میں سب سے زیادہ پسندیدہ کلام "سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ" ہے۔

(ترمذی)

(176) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَسَتْ لَهُ تَحْلِةً فِي الْجَنَّةِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضائل سبحان الله وبحمدہ رقم: ٣٤٦٥

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس کے لئے جنت میں ایک بھوجوار خات لگادیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(177) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلْمَاتُ حَسِينَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى الْلِسَانِ تَقْتَلُهَا فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ. رواه البخاری، باب قول الله تعالى و نضع المواريثين القسط ل يوم القيمة رقم: ٧٥٦٣

حضرت ابو هریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت حبوب، زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت ہی وزنی ہیں۔ وہ کلمات

سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ہیں۔ (بخاری)

(178) عن صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْ أَرْبَعَةَ آلَافِ نَوَاءً أَسْتَخِبُ بِهِنَّ فَقَالَ: يَا بُنْتَ حُسَيْنِ! مَا هَذَا؟ قَالَتْ: أَسْتَخِبُ بِهِنَّ، قَالَ: قَدْ سَخَّنْتُ مُنْذُ قُلْتُ عَلَى رَأْسِكَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا قُلْتُ: عَلِمْتُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فُولَنِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ.

رواہ الحاکم فی المستدرک و قال: هذاندیث صحيح ولم يخرجاه و اثقة الذهن ۱۴۷۵

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میرے سامنے چار ہزار چھوڑ کی گھٹلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حسینی کی بیٹی (صفیہ)! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ان گھٹلیوں پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیں۔ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ کہا کرو یعنی جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں ان کی تعداد کے برابر میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

(179) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْلَحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زَلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتَ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، لَوْرُ وَرَنَتْ بِمَا قُلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوْرَنَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةُ عَرْشِهِ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ.

رواہ مسلم، باب التسبیح اول النہار و عند النوم، رقم: ۲۹۱۳

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے اور یہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی ہوئی (ذکر میں مشغول تھیں) نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اسی حال میں ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین

مرتبہ کہے۔ اگر ان کلمات کو ان سب کے مقابلہ میں تولا جائے جو تم نے صحیح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ کلے بھاری ہو جائیں۔ وہ کلے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدُ خَلْقِهِ وَرَضَا نَفْسِهِ وَزِنَةُ عَرْشِهِ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کے لکھنے کی سیاہی کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا ہوں“۔ (مسلم)

(180) عن سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَمْرَأَةً وَبَيْنَ يَدِيهَا نَوْيٍّ أَوْ حَصْنٍ. تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: أَخْبِرْكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ.

رواہ ابو داؤد، باب التسبیح بالحضور، رقم: ۱۵۰۰۔

حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابی رضی اللہ عنہما کے پاس گیا جن کے سامنے گھٹھلیاں یا لکھریاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس عمل سے زیادہ آسان ہیں؟ اس کے بعد یہ کلمات بتائے: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا هُوَ خَالِقٌ، ”میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان اس نے پیدا کی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جو آسمان اور زمین کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والے ہیں“ پھر فرمایا: اللہ اکبیر اسی طرح، الْحَمْدُ لِلَّهِ اسی طرح اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کوئی اسی طرح پڑھو یعنی ان کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ اور عَدَدُ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ اور عَدَدُ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ اور عَدَدُ مَا هُوَ خَالِقٌ ملادو۔ (ابوداؤد)

(181) عن أبي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآتَاهَا جَالِسٌ أَحَدُكُمْ شَفَتَيْكَ فَقَالَ: بِمَ تُحِرِّكُ شَفَتَيْكَ؟ قَالَ: أَذْكُرُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّوْ قَالَ: إِنَّا أَخْبُرُكَ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ، ثُمَّ دَأْبَتِ الظَّلَلُ وَالنَّهَارُ لَمْ تَبْلُغْهُ؟ قَالَ: بَلِي، قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا فِي كِتَابِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى خَلْقَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ سَمْوَاتِهِ وَأَرْضِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذَلِكَ.

رواہ الطبرانی من طریقین و اسناد احمد هما حسن، مجمع الروایت ۱۰۹/۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا میرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اپنے ہونٹ کس وجہ سے ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتا دوں کہ اگر تم ان کو کہہ لو تو تمہارا دن رات مسلسل ذکر کرنا بھی اس کے ثواب کوہ پہنچ سکے؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتا لاد بحثے۔ ارشاد فرمایا: یہ کلمات کہا کرو: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا فِي كِتَابِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى خَلْقَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ سَمْوَاتِهِ وَأَرْضِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کے ساتھ یہ کلمات کہا کرو: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا فِي كِتَابِهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ مَا أَحْصَى خَلْقَهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرُ عَدَدُ مَا أَحْصَى خَلْقَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءُ سَمْوَاتِهِ وَأَرْضِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ مَا فِي كِتَابِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ مَا أَحْصَى خَلْقَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءُ مَا فِي خَلْقَهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءُ سَمْوَاتِهِ وَأَرْضِهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدُ كُلِّ شَيْءٍ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر ہے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کی تعداد کے برابر ہے اس کی

خلوق نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان چیزوں کے بھردنے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھردنے کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھردنے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھردنے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے ہر چیز پر۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کی کتاب میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جسے اس کی مخلوقات نے شمار کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ان چیزوں کے بھردنے کے برابر جو مخلوقات میں ہیں، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے آسمانوں اور زمینوں کے خلا کو بھردنے کے برابر، اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز کے شمار کے برابر اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ہے ہر چیز پر۔
(طبرانی، صحیح البزار)

﴿182﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَنْ يُذْعَنُ إِلَيْ الْجَنَّةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ.

رواہ الحاکم و قال: صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ و واقفۃ الذہبی: ۵۰۲/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جنت کی طرف بلاۓ جانے والے وہ لوگ ہوں گے جو خوشحالی اور تنگی (دونوں حالتوں میں) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔
(متدرک حاکم)

﴿183﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضِي

عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فِي حَمَدَةِ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فِي حَمَدَةِ عَلَيْهَا۔

رواہ مسلم، باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الاكل والشرب، رقم: ۶۹۳۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندھ سے بے حد خوش ہوتے ہیں جو لفڑ کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (مسلم)

(184) عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: كَلِمَاتَ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا نَاهِيَةٌ دُرْنَ الْعَرْشِ، وَالْأُخْرَى تَمَلَّأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

رواہ الطبرانی ورواته الى معاذ بن عبد الله ثقة سوی ابن لهيعة و الحديث هذا شواهد، الترغیب ۴۳۴/۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ و ملکے ہیں، ان میں سے ایک (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو عرش سے پہلے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا (اللَّهُ أَكْبَرُ) زمین و آسمان کے درمیان خلا کو (نوریا اجر سے) بھر دیتا ہے۔

(185) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنْيِ سَلَيْمٍ قَالَ: عَدَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي يَدِي. أَوْ فِي يَدِهِ: التَّسْبِيحُ نَصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلُأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

(الحديث) رواہ الترمذی وقال: حديث حسن، باب فيه حديثان التسبیح نصف المیزان، رقم: ۹۱۵۳

قپیلہ بن سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان باقول کو میرے ہاتھ یا اپنے دست مبارک پر گن کرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ كَهْنَا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور الْحَمْدُ لِلَّهِ كَهْنَا پورے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کا ثواب زمین و آسمان کے درمیان کی خالی جگہ کوہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

(186) عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: لَا أَذْلُكُ عَلَى بَابِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قَلَّتْ: بَلِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

رواہ الحاکم وقال: صحيح على شرطهما ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۴/۲۹۰

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤ؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیے! ارشاد فرمایا: وہ دروازہ لا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔ (محدث حاکم)

(187) عَنْ أَبِي الْيَوبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أُسْرَى بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَرَّ أَمْتَكَ فَلَيُكْثِرُوا مِنْ غَرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ، وَأَرْضَهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: وَمَا غَرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

رواه احمد و رجال احمد رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الرحمن

بن عمر بن الخطاب وهو ثقة لم يتكلم فيه احد و ثقة ابن حبان ، مجمع الروايد ۱۱۹ / ۱۰

حضرت ابوالیوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مراجع کی رات حضرت ابراہیم اللطیف کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا: جبریل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جبریل اللطیف نے عرض کیا: محمد ﷺ ہیں۔ ابراہیم اللطیف نے فرمایا: آپ اپنی امت سے کہیے کہ وہ جنت کے پودے زیادہ سے زیادہ لگائیں اس لئے کہ جنت کی مٹی عمدہ ہے اور اس کی زمین کشادہ ہے۔ پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: لا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ (مسند احمد، مجمع الروايد)

(188) عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْكَلَامَ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا يَصُرُّكُ بِإِيمَنَنِكَ بِذَنَاتِكَ (وهو جزء من الحديث)۔ رواه مسلم باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة.....، رقم: ۵۰۱، وزاد احمد: أَفْضَلُ الْكَلَامَ بَعْدَ الْقُرْآنِ أَرْبَعٌ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ ۲۰۰ / ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار کلے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو۔ (اور جس کو چاہو بعد میں پڑھو کوئی حرج نہیں) (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے افضل ہیں اور یہ

قرآن کریم، ہی کے کلمات ہیں۔

(منداحم)

(١٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ اقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

^{٦٨٤٧} رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم:

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ششان اللہ،
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا
 ہے (کیونکہ ان کا اجر و ثواب باقی رہے گا اور دنیا اپنے تمام ساز و سامان سمیت ختم ہو جائے گی)۔
 (مسلم)

(١٩٠) عن أبي سلمي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عليه السلام يقول: بخ بخ، خمس ماتقلهان في الميزان: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، والولد الصالح يترافق للمسلم في حتسبيه.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد وافقه الذهبي ٥١١/١

حضرت ابوالسلیمان صلی اللہ علیہ وسالم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: واه واه! پانچ چیزوں اعمال نامہ کے ترازوں میں کتنی زیادہ وزنی ہیں۔ (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) سُبْحَانَ اللَّهِ (۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ (۴) اللَّهُ أَكْبَرُ (۵) کسی مسلمان کا نیک لڑکا فوت ہو جائے اور وہ شواب کی امید پر صبر کرے۔ (مندرجہ ذیل)

(191) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من قال: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، كَتَبَ لَهُ بَكْلُ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.
 (وهو جزء من الحديث) رواه الطبراني في الكبير وال الأوسط و رجالهما

رجال الصنحيم غير محمد بن منصور الطوسي، وهو ثقة، مجمع الزوائد ١٠٦/١

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص سب سچان اللہ، الحمد لله، لا إله إلا الله، اللہ اکبر پڑھے، ہر حرف کے بعد اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھوادی جائیں گی۔ (طرافی، مجمع الرواائد)

﴿192﴾ عَنْ أُمِّ هَانِيِّ بَنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرْبِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ ذَاتُ يَوْمٍ، فَقَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَدَكُبُرُثَ وَضَعْفُثَ، أَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمُرْبِي يَعْمَلُ أَعْمَلُ وَأَنَا جَارِلَةٌ؟ قَالَ: سَبِّحِي اللَّهُ مائَةً تَسْبِيْحَةً، فَإِنَّهَا تَعْدُلُ لَكِ مائَةَ رَقْبَةٍ تَعْقِيشَهَا مِنْ وَلْدِ إِنْسَانِ عَيْنِي، وَاحْمَدِي اللَّهُ مائَةً تَحْمِيدَةً فَإِنَّهَا تَعْدُلُ مائَةَ فَرِسٍ مُسَرِّحَةً مُلْجَمَةً تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَبِيرِي اللَّهُ مائَةً تَكْبِيرَةً، فَإِنَّهَا تَعْدُلُ لَكِ مائَةَ بَدْنَةً مُقْلَدَةً مُفَبَّلَةً، وَهَلَّلِي اللَّهُ مائَةً، قَالَ أَبْنُ خَلْفٍ: أَخْسِبْهُ قَالَ: تَمَلَّا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ إِلَّا أَنْ يَأْتِي بِمَثْلِ مَا أَتَيْتَ. قَلَتْ: رَوَاهُ ابْنُ ماجَهَ بِالْخَصَارِ وَرَوَاهُ احْمَدُ وَالطَّرَانِي فِي الْكَبِيرِ وَلَمْ يَقُلْ أَخْسِبْهُ. وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسِطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: قَلَّتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَبُرُثَ سَبِّيْنَ، وَرَقْ عَظِيمَنِي فَلَدَنِي عَلَى عَمَلٍ يُذْخَلِنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: بَخْ بَخْ، لَقَدْ سَأَلْتَ، وَقَالَ خَيْرُ لَكِ مِنْ مائَةِ بَدْنَةٍ مُقْلَدَةٍ مُبَجَّلَةٍ تَهْدِيْهَا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى: وَقَوْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مِائَةَ مَرَّةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِمَّا أَطْبَقْتَ عَلَيْهِ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلُ مِمَّا رَفَعَ لَكِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَلْتَ أَوْرَادُ وَاسْتَنِدُهُمْ حَسْنَةً، مَجْمُعُ الزَّوَالِدِ ۖ ۱۰۸/۱ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: قَوْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَرُكْ ذَنْبًا، وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ.

وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ووافقه الذهبي ١/٥١٤

حضرت أم هاني رضي الله عنها فرماتي ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں، کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ پیشے پیشے کرتی رہا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ سُورَتِهِ پُرْحَاكِرُو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم اولاد اساعیل میں سے سو غلام آزاد کرو۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُورَتِهِ پُرْحَاکِرُو اس کا ثواب ایسے سو گھرڑوں کے برابر ہے: جن کی پر زین کسی ہوئی ہوا اور لگام لگی ہوئی ہو انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لئے دے دو۔ اللَّهُ أَكْبَرُ سُورَتِهِ پُرْحَاکِرُو اس کا ثواب ایسے سو اونٹوں کو ذبح کئے جانے کے برابر ہے: جن کی گردوں میں قربانی کا پہنچ پڑا ہوا ہو۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُورَتِهِ پُرْحَاکِرُو، اس کا ثواب تو آسمان اور زمین کے درمیان کو پھر دیتا ہے اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو البتہ اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام هانی رضی الله عنها فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میں بوزٹھی ہو گئی ہوں اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، کوئی ایسا عمل بتلا دستجھے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذاہ وَا ذَمَّ نے بہت اچھا سوال کیا، اور فرمایا کہ اللہ اکبُر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ تمہارے لئے ایسے سواونٹوں سے بہتر ہے جن کی اگر دن میں پہنچ پڑا ہوا ہو، جبoul ڈلی ہوئی ہوا اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں۔ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سو مرتبہ پڑھا کرو وہ تمہارے لئے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو آسمان وزمین نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اس دن تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو۔ البته اس شخص کا عمل بڑھ سکتا ہے جس نے یہ کلمات استنے ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کرو، یہ کسی گناہ کو نہیں چھوڑتا، اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔
(ابن ماجہ، مندرجہ طرقی، مستدرک حاکم، صحیح البزاد)

﴿193﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ عَوْسَاءً فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟ قَالَ: غَرَاسًا لِي، قَالَ: إِلَّا أَذْلُكَ عَلَى غَرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يَغْرِسُ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رواه ابن ماجہ باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم میرے پاس سے گزرے اور میں پودے لگا رہا تھا فرمایا: ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اپنے لئے پودے لگا رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تصحیح اس سے بہتر پودے نہ تداولوں؟ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا إِلَهَ أَكْبَرُ کہنا، ان میں سے ہر کلے کے بد لے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔
(ابن ماجہ)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَاحُكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ عَذْوَ حَضْرَ؟ فَقَالَ: حُذُو جُنَاحُكُمْ مِنَ النَّارِ، قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُ يَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدِمَاتٍ، وَمُسْتَأْخِرَاتٍ، وَمُسْجِيَاتٍ وَمُجْبَيَاتٍ وَهُنَّ الْأَقِيَاثُ الصَّالِحَاتُ۔

مجمع البحرين فی زوائد المعجمین: ٣٢٩/٧: قال المحدث اخربه

الطبراني فی الصغیر و قال الهیشی فی المجمع و رجاله رجال الصحيح غیر داود بن بلال و هو ثقة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: دیکھو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھان لے لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا کوئی دشمن آگیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچاؤ کے لئے ڈھان لے لو۔ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کہا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن اپنے کہنے والے کے آگے، پیچے، دائیں، بائیں سے آئیں گے اور اس کو نجات دلانے والے ہوں گے اور یہی وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔
(مجمع البحرين)

فائده: حدیث شریف کے اس جملہ "یہ کلمات اپنے پڑھنے والے کے آگے سے آئیں گے" کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ کلمے آگے بڑھ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کریں گے "اور دائیں بائیں پیچے سے آتے" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی عذاب سے حفاظت کریں گے۔

﴿195﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَفَضُّلُ الْخَطَايَا كَمَا تَفَضُّلَ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. رواه احمد ١٥٢/٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کی وجہ سے گناہ ایسے جھرتے ہیں جیسے (سردی میں) درخت سے پتے جھرتے ہیں۔

﴿196﴾ عَنْ عُمَرَ أَنَّ يَعْنِي: أَيْنَ حُصِّنُونَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا يَسْتَطِعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلْ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدِ عَمَلَاتِهِ؟ قَالُوا: بَلْ رَسُولُ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَعْمَلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدِ عَمَلَاتِهِ؟ قَالَ: كُلُّكُمْ يَسْتَطِعُهُ، قَالُوا: بَلْ رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ.

رواہ الطبرانی و البزار و رجالہما رجال الصحيح، مجمع الزوائد: ١٠٥

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احمد پھر اڑ کے برا بر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احمد پھر اڑ کے برا بر کون عمل کر سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سائل ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ (کا ثواب) أَحَدٌ سَبَبَ إِلَيْهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَا ثَوَابٍ أَحَدٌ سَبَبَ إِلَيْهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَا ثَوَابٍ أَحَدٌ سَبَبَ إِلَيْهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کا ثواب احمد سے بڑا ہے۔ (طباطبائی، بزار، صحیح البر و الدل)

(197) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَأْتُمْ بِرِيَاضَ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الْمَسَاجِدُ، قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ رواه الترمذی
وقال: حديث حسن غريب، باب حديث في اسماء الله الحسنى مع ذكرها تمامًا، رقم: ۳۵۰۹

حضرت ابو ہریرہؓ روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باخوبی پر گزرو تو خوب چرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باخوبی کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجیدیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کا پڑھنا۔ (ترمذی)

(198) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ الْحَذْرَانيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ اضطَفَنِي مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً، وَحُكِّتَ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: أَكْبَرُ فَمِيلَ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِيمَلَ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُكِّتَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً۔ رواه الترمذی في عمل اليوم والليلة، رقم: ۸۴۰

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار لکھے چھتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ۔ جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہتا ہے اس کے لئے میکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اس کی میکیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ جو شخص اللَّهُ أَكْبَرُ کہتا ہے اس کے لئے بھی

بھی اجر ہے۔ جو شخص لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اس کے لئے بھی بھی اجر ہے۔ جو شخص دل کی گہرائی سے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے اس کے لئے تین نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تین گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (عمل اليوم والليلة)

﴿199﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اسْتَغْفِرُوا مِنْ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُلْمَةُ، قِيلَ وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْكَبِيرُ وَالثَّهْلِيلُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيمُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواه الحاکم وقال: هذا اصح اسناد المصربيين ووافقه النجفي ٥١٢/١

حضرت ابو عیز خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقیات صالحات کی کثرت کیا کرو۔ کسی نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ دین کی بنیادیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ بنیادیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر کہنا) تکلیل (لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا) تسیع (شَهَادَةُ اللَّهِ كہنا) تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ كہنا) اور لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔ (محدث حاکم)

فَسَادَهُ: باقیات صالحات سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جن کا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو ملت اس نے فرمایا ہے کہ یہ کلمات دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ (انج اربابی)

﴿200﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُنَّ الظَّالِمُونَ الصَّالِحَاتُ، وَهُنَّ يَخْطُلُنَ الْحَطَابَيَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ۔

رواه الطبرانی بأسناد من في أحد هما: عمر بن راشد اليماني، وقد وثق

على ضعفه وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الروايات - ١٠٤/١

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔ یہ باقیات صالحات ہیں اور یہ گناہوں کو اس طرح منادیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم

میں) پتے جھوڑتے ہیں، اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوادر)

(201) عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه السلام: ما على الأرض أحد يقول: لا إله إلا الله و الله أكبير ولا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ إِلَّا كُفَّرَ عَنْهُ خطأً وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رواه الترمذی وقال: هنا حديث حسن غريب، باب ماجنة في فضل التسبیح والتکبیر والتحمید، رقم: ۳۴۶۰ وزاد الحاکم: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

وقال الذہبی: حاتم ثقہ، وزیادته مقبولہ ۱/۰۲۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو شخص بھی لا إله إلا الله، وَالله أكبير، ولا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ پڑھتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاؤ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔

(متذکر حاکم)

(202) عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالله أكبير، ولا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ، قَالَ اللَّهُ أَسْلَمَ عَبْدِي وَأَسْتَسْلَمَ.

رواہ الحاکم و قال: صحيح الاسناد و وافقه النبی ۱/۰۲۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سا: جو شخص (دل سے) سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالله أكبير، ولا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ کہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ فرمانبردار ہو گیا اور اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دیا۔ (متذکر حاکم)

(203) عن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما أئمه شهداء على النبي صلوات الله عليهما آله قال: من قال: لا إله إلا الله، وَالله أكبير، صدقة ربها و قال: لا إله إلا أنا و أنا أكبير، وإذا قال: لا إله إلا الله وحده وحده قال: يقول الله: لا إله إلا أنا و أنا وحدي، وإذا قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك لك، قال الله: لا إله إلا أنا وحدي لا شريك لك لين، وإذا قال: لا إله إلا الله لـه المـلـك وـلـه الـحـمـد، قال الله: لا إله إلا أنا لـيـه الـمـلـك وـلـيـه الـحـمـد، وإذا قال: لا

اللهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي
وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ قَاتَهَا فِي مَرْضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ.

رواہ الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ما يقول العبد اذا مرض، رقم: ٣٤٣٠

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے ہیں" تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا أَكْبَرُ "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں" اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلے ہیں" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا وَأَنَا وَحْدَنِي "میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں" اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا وَحْدَتِ لَا شَرِيكَ لَنِي "میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرے کوئی شریک نہیں ہے" اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلَّهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں انہی کے لئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں انہی کے لئے ہیں" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا لَيَ الْمُلْكُ وَلَيَ الْحَمْدُ "میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت ہے اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں" اور جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نکیوں پر لگانے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا آنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِنِي" میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہوں سے بچانے اور نکیوں پر لگانے کی قوت مجھ ہی کو ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص بیماری میں ان مذکورہ کلمات یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلَّهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کو پڑھے اور پھر مر جائے تو جہنم کی آگ اسے چکھے گی جسکی نہیں۔ (ترمی)

﴿204﴾ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ خَاصِّمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ أَلَّا سَمِعَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا قَالَ عَنِّيْ قَطُّ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مُخْلِصًا بِهَا رُوحَهُ، مُصْلِّيًّا بِهَا قُلُبَهُ لِسَانَهُ إِلَّا فِتْنَتُهُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ حَتَّى يَنْظُرَ اللَّهَ إِلَيْهِ فَإِنَّهَا وَحْدَهُ نَظَرَ اللَّهِ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيهِ سُولَهُ۔

رواه النسائي في عمل اليوم والليلة، رقم: ۲۸

حضرت یعقوب بن عاصم دو صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اس طور پر کہے کہ اس کے اندر اخلاص ہوا درل زبان سے کہے ہوئے کلمات کی تصدیق کرتا ہو تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت پڑ جائے تو وہ اس کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے دیں۔

(عمل اليوم والليلة)

(205) عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرْفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلِّتَ آتَاهُ الْبَيْتُونَ مِنْ قَبْلِنِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب في دعاء يوم عرفة، رقم: ۳۵۸۵

حضرت عمرو بن شعيب^{رض} اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ترمذی)

(206) رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَادَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرًا حَسَنَاتٍ۔ روایت الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۴۸۴

ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس پر دس حمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ

دیتے ہیں۔

(ترمذی)

﴿207﴾ عَنْ عُمَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى مِنْ أَعْتَنِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ .

رواہ النسائی فی عمل الیوم اللیلة رقم: ۶۴

حضرت عمر الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص دل کے خلوص کے ساتھ مجھ پر درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے بدلتے میں دس درجے بلند فرماتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ منادیتے ہیں۔ (عمل الیوم واللیلة)

﴿208﴾ عَنْ آنِسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ آتِيَّاً عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَ فَقَالَ : مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيْكَ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَّا صَلَّيْتَ آنَّا وَمَلَائِكَتِي عَلَيْهِ عَشْرًا .

رواہ الطبرانی عن ابی ظلال عنہ، ابو ظلال وثق، ولا يضر في المتابعات، الترغیب ۴۹۸/۲

حضرت آنس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ جبریل عليه السلام اپنے رب کی جانب سے میرے پاس آبھی یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ دوسرے زمین پر جو کوئی مسلمان آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور میرے فرشتے اس کے لئے دس مرتبہ دعاۓ مغفرت کریں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿209﴾ عَنْ أَبْنَيِ أَمَاسِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثِرُوا عَلَى مِنْ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ صَلَاةً أَمَّنِي تُعْرَضُ عَلَى فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَى صَلَاةٍ كَانَ أَفْرَيْهُمْ مِنْ مَنْ لَمْ

رواہ البیهقی باسناد حسن الا ان مکحولاً قیل: لم يسمع من ابی امامۃ، الترغیب ۵۰۳/۲

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر

ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمہ کو مجھ پر بھیں کیا جاتا ہے۔ لہذا جو شخص جتنا زیادہ میرے اوپر درود بھیجے گا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) درجہ کے حافظ سے اتنا ہی زیادہ قریب ہو گا۔ (بیہقی، ترغیب)

﴿210﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِنَيْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۴۸۴

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ اتنی ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ (ترمذی)

﴿211﴾ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا ذَهَبَ فِي اللَّيلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ، اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَبَعَّهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أَبُي قَلْثُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكُمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ: مَا شِئْتَ قَالَ قَلْثُ: الرُّبُع؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زَدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَلْثُ: فَالِّضْفُ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، وَإِنْ زَدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ قَلْثُ: فَالثَّالِثُنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زَدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَلْثُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاةً كُلُّهَا؟ قَالَ: إِذَا تُكْفِي هَمْكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنبُكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی الترغیب فی ذکر اللہ، رقم: ۲۴۵۷

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے وقت ہائی گذر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تجدد کے لئے) اٹھتے اور فرماتے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آپنی اور اس کے بعد آنے والی چیز آپنی (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آگیا)۔ موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے، موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آگئی ہے۔ اس پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں میں اپنی دعا اور ادا کار کے وقت میں سے درود شریف کے لئے لکھتا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا کروں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تھائی کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کرو یہے جائیں گے۔ (ترمذی)

(212) عن رَوْقَعِ بْنِ ثَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَاتَ: اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَثَ لَهُ شَفَاعَتِي۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والکبیر واسانیدهم حسنة، مجمع الزوائد، ۲۵۴/۱۰

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بسیجیں: اللہم انزله المقعده المقربه عندک یوم القيامتہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

ترجمہ: اے اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس خاص مقام قرب میں جگہ دیجئے۔

(213) عن كعب بن عجرة رضي الله عنه قال: سألا راسؤل الله عليه وآله وسليمه فقلنا: يا راسؤل الله! كيف الصلاة علىكم أهل البيت؟ فإن الله قد علمتنا كيف نسلام، قال: فقلوا: اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صلينت على إبراهيم و على آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما باركت على إبراهيم و على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ۳۲۷۰

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر ہم پر دو کس طرح بسیجیں اللہ تعالیٰ نے سلام بسیجیے کا طریقہ تو (آپ کے ذریعے سے) ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (کہ ہم تشهد میں السلام علیک ایہا النبی و رحمة الله و برکاتہ کہہ کر آپ پر سلام بسیجیا کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اللہم

صلی اللہ علی مُحَمَّدٍ وَ عَلَی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیتْ عَلَی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ عَلَی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتْ عَلَی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد علیہ السلام کے گھروالوں پر رحمت نازل فرمائے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے ستحق، بزرگی والے ہیں۔ یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر برکت نازل فرمائے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر برکت نازل فرمائی، یقیناً آپ تعریف کے ستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

(214) عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه انهم قالوا: يا رسول الله: كيف نصلى عليك؟ فقال رسول الله عليه السلام: قلوا: اللهم صل على محمد و آزواجه وذراته كما صلئت على آل إبراهيم، وبارك على محمد و آزواجه وذراته كما باركت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد۔ رواه البخاري، كتاب الأحاديث الانبية، رقم: ٣٢٦٩

حضرت ابو حمید ساعدی علیہ السلام سے روایت ہے کہ صحابہ علیہم السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کرو: اللهم صل علی مُحَمَّدٍ وَ آزْوَاجِهِ وَ ذُرَيْثَهِ كَمَا صَلَّیتْ عَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آزْوَاجِهِ وَ ذُرَيْثَهِ كَمَا بَارَكْتْ عَلَی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! محمد علیہ السلام پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر رحمت نازل فرمائے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی نسل پر برکت نازل فرمائے جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھروالوں پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ آپ تعریف کے ستحق، بزرگی والے ہیں۔ (بخاری)

(215) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قلنا: يا رسول الله! هذا السلام

عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: قُوْلُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ
إِبْرَاهِيمَ.

رواه البخاري، باب الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ٦٣٥٨.

حضرت ابو سعيد خدری رض فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے
کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا (کہ ہم تَشَهَّدُ مِنَ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّكَاتُهُ
کہہ کر آپ پر سلام بھیجا کریں) اب ہمیں یہ بھی بتا دیں کہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہا کرو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

ترجمہ: یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے جیسے کہ
آپ نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد ﷺ کے
گھروں پر برکت نازل فرمائے جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں پر برکت نازل فرمائی۔ (بخاری)

(216) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُخْكَالَ بِالْمُكَبَّلِ
الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَيُقْلِلُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَرْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَدُرْبِّيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

رواه ابو داؤد، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد الشهد، رقم: ٩٨٢.

حضرت ابو ہریرہ رض نبی کریم ﷺ کا ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ
جب وہ ہمارے گھرانے پر درود پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیاس میں ناپا جائے تو وہ ان
الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَرْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
وَدُرْبِّيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

ترجمہ: یا اللہ! نبی محمد ﷺ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر جو کہ مؤمنین کی
ماکیں ہیں اور آپ کی نسل پر اور آپ کے سب گھروں پر رحمت نازل فرمائے جیسے کہ آپ نے

حضرت ابراہیم ﷺ کے گھروالوں پر رحمت نازل فرمائی۔ آپ تعریف کے مسحت، عظمت والے ہیں۔ (ابوداؤد)

(217) ﴿عَنْ أَبِي ذِئْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا عَبْدِي مَا عَبَدْتَنِي وَرَجُوتَنِي فَإِنَّمَا خَافَ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِينَكَ، وَيَا عَبْدِي إِنَّ لَقِيَتِنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً مَالَمْ تُشْرِكْ بِنِي لَقِيَتُكَ بِقُرْبَابِهَا مَغْفِرَةً﴾ (الحادیث) رواہ احمد ۱۵۴/۵

حضرت ابوذر رض پندوایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھر پور مغفرت کر دوں گا۔ (مسند احمد)

(218) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا أَبْنَاءَ آدَمَ إِنَّكُمْ مَآذَعُوتُنِي وَرَجُوتُنِي غَفْرَثَ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِينَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا أَبْنَاءَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتِ ذُنُوبُكُمْ عَنَّ الْسَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفِرْتُنِي غَفْرَثَ لَكَ وَلَا أُبَالِي.﴾

(الحادیث) رواہ الترمذی، و قال: هذا حديث حسن غريب، باب الحديث القدسی: يَا ابْنَ آدَمَ اتَّكَ مادعوتني رقم: ۳۵۴۰

حضرت انس بن مالک رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! بے شک توجہ تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ (ترمذی)

(219) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ

ذُنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتَ ذُنْبًا فَاغْفِرْلِي، فَقَالَ رَبِّهُ أَعْلَمُ عَبْدِنِي أَنَّ لَهُ رَبِّيَا يغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفْرَتْ لِعَبْدِنِي ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذُنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتَ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعْلَمُ عَبْدِنِي أَنَّ لَهُ رَبِّيَا يغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفْرَتْ لِعَبْدِنِي ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبْتَ ذُنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اذْنَبْتَ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعْلَمُ عَبْدِنِي أَنَّ لَهُ رَبِّيَا يغْفِرُ الذُّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفْرَتْ لِعَبْدِنِي ثَلَاثَ قَلْيَمَلْ مَا شَاءَ.

رواه البخاري، باب قول الله تعالى 'يريدون ان يدلوا كلام الله، رقم: ٧٥٠٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سننا: کوئی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب آپ مجھے معاف فرمادیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سامنے) فرماتے ہیں کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر کپڑا بھی کر سکتا ہے (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکارہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر کپڑا بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ پھر وہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گناہ سے رکارہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہو کر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا آپ اس کو بھی معاف کر دیجئے، تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر کپڑا بھی کر سکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔ بندہ جو چاہے کرے یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے میں اس کی توبہ قبول کرتا رہوں گا۔ (بخاری)

(220) ﴿عَنْ أَمِ عِصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِنِي ذُنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُؤْكَلُ بِإِخْصَاءِ ذُنْبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفِرَ اللَّهُ مِنْ ذُنْبِهِ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقَظْهُ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي

حضرت اُم عصمه عوصیر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے وہ اس گناہ کو لکھنے سے تین گھنٹی یعنی کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ اگر اس نے ان تین گھنٹیوں کے دوران کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ لی تو وہ فرشتہ آخرت میں اسے اس گناہ پر مطلح نہیں کرے گا اور نہ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اسے عذاب دیا جائے گا۔ (متدرک حکم)

(221) عن أبي أمامة رضي الله عنه عن رسول الله عليه وسلم قال: إن صاحب الشمال ليزدِقْنَ الْقَلْمَ سِئَ سَاعَاتٍ عن العبدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِءِ أو الْمُسْنِءِ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْهَا الْقَاهَا، وَلَا كُثِيتْ وَاحِدَةٌ.

رواه الطبراني بسانید و رجال احدها و نقوا، مجمع الزوائد ۳۴۶/۱۰

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بامیں طرف کا فرشتہ گنہگار مسلمان کے لئے چھ گھنٹیاں (کچھ دیر) قلم کو (گناہ کے) لکھنے سے اٹھائے رکھتا ہے یعنی نہیں لکھتا۔ پھر اگر یہ گنہگار بندہ نادم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگ لیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ورنہ ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(222) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله عليه وسلم قال: إن العبد إذا أخطأ خطيئة تكث في قلبه نكحة سوداء فإذا هو نزع واستغفر وتاب سقط قلبه، وإن عاد زيدا فيها حتى تغلق قلبه، وهو الران الذي ذكر الله ﷺ كلاماً قبل سنه رآن على قلوبهم ما كانوا يكسرون [المطففين، ۱۴]

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة ويل للمطففين، رقم: ۳۳۲۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اس نے اس گناہ کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی اور توبہ کر لی تو (وہ سیاہ نقطہ ختم ہو کر) دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے گناہ کے بعد توبہ و استغفار کے بجائے مزید گناہ کیے تو دل کی سیاہی اور بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ دل پر چھا جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے

”کَلَّا بْلَى سَخْرَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“ میں ذکر فرمایا۔ (ترمذی)

﴿223﴾ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: ما أصر من استغفروا أن غاد في اليوم سبعين مرة. رواه أبو داود، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۱۴

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اڑنے والا شامنہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔ (ابوداؤد)

فائہ ۵: مطلب یہ ہے کہ جس گناہ کے بعد نہ امت ہوا اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پاکا ارادہ ہو تو وہ قابل معافی ہے اگرچہ گناہ مباراکہ سرزد ہو جائے۔ (بند الجھود)

﴿224﴾ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه السلام: من نزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ومن كل هم فرجاً ورزقاً من حيث لا يحتسب. رواه أبو داود، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۱۸

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ٹیکنی سے نکلنے کا راستہ بنادیتے ہیں، ہر ٹم سے اسے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

﴿225﴾ عن الزبيدي رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: من أحب أن تسره صحيحة فليكتنز فيها من الاستغفار. رواه الطبراني في الأوسط و الرجال ثقات، مجمع الزوائد، ۳۴۷/۱۰

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اسے کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿226﴾ عن عبد الله بن بشر رضي الله عنه يقول: قال النبي عليه السلام: طوبى لمن وجد في صحيحته استغفارًا كثيرًا. رواه ابن ماجه، باب الاستغفار، رقم: ۲۸۱۸

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامے میں زیادہ استغفار پائے۔ (ابن ماجہ)

(227) عَنْ أَبِي ذِرَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مَذْنُوبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَأَسْلَمْتُنِي الْمَغْفِرَةَ فَأَعْفَرُ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي دُزُونَدَرَةَ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَأَسْتَغْفِرُنِي بِقُدْرَتِنِي غَفَرْتُ لَهُ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَذَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدَى أَهْدَيْتُكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِي أَرْزَقْتُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمِيتَكُمْ، وَأَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبٍ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي. لَمْ يَرِدْ فِي مُلْكِيْ جَنَاحٌ بِعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمِيتَكُمْ، وَأَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا، فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا يَلْفَظُ أَفْنِيَّتَهُ مَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِيْ إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَعَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ عَطَائِيْ كَلَامٌ إِذَا أَرْدَثْ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ.

رواه ابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ، رقم: ۴۲۵۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندو! تم میں سے ہر شخص کنہگار ہے سوائے اس کے جسے میں بچالوں لہذا مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا، اور جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ میں معاف کرنے پر قادر ہوں مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں۔ اور تم سب گراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اور تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں لہذا مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے پچھلے، بنا تات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں پھر یہ سارے اس شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتا ہے یہ بات میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے بر ابر بھی زیادتی نہیں کر سکتی۔ اور اگر یہ سب اکٹھے ہو کر کسی ایسے شخص کی طرح ہو جائیں جو سب سے زیادہ کنہگار ہو تو یہ چیز بھی میری بادشاہی میں

محمرے کے پر کے برا بر کی نہیں کر سکتی۔

اگر تمہارے زندہ، مردہ، اگلے، پچھلے، بنا تات اور جمادات (بھی انسان بن کر) جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مانگنے والا اپنی خواہشات کو آخری حد تک مانگ لے تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے۔ یہ اس لئے کہ میں بہت سخی ہوں، بزرگی والا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے۔ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو اس چیز کو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جادہ ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ)

﴿228﴾ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الصَّابِطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ اسْتَغْفِرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمَنَاتِ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمَنَةٍ حَسَنَةً.

رواہ الطبرانی و استناده جید، مجمع الزوائد ۳۵۲/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے بد لے ایک تکلی لکھ دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿229﴾ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَصَافَحُوهُ وَحَمِدُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرُوهُ عَفْرَ لَهُمَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی المصالحة، رقم: ۵۲۱

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (مثلاً أَلْحَمَنَّ اللَّهَ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿230﴾ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ تَقُولُونَ يُفْرِجُ رَجُلٌ اِنْفَلَقَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ، تَجْرِي زِمَانُهَا بِأَرْضٍ فَقَرِئَ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذْلٍ شَجَرَةٍ، فَتَعلَقَ زِمَانُهَا،

فَوَجَدُهَا مُتَعْلِقَةً بِهِ؟ قَلَّا: شَدِيدًا، يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ: أَمَا، إِنَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ، مِنْ الرَّجُلِ بِرَاحَتِهِ.

رواه مسلم، باب في الحض على التوبة والفرح بها، رقم: ٦٩٥٩

حضرت براء بن عازب رضي الله عنهما رواية كرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹی کی سنان جنگل میں اپنی نکیل کی رہی گھستی ہوئی تکل جائے، جہاں نہ کھانا ہونا پانی، اور اس اونٹی پر اس شخص کا کھانا اور پانی رکھا ہوا ہو اور وہ اس اونٹی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے پھر وہ اونٹی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گذرے تو اس کی نکیل درخت کے تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُنُو، اللَّهُكَ قُمْ! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ایسے ختم حال میں مایوس ہونے کے بعد) سواری کے مل جانے سے ہوتی ہے۔ (مسلم)

(231) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ: إِنَّ أَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَادَةٍ، فَانْفَلَّتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَرَابٌ، فَأَيْسَ مِنْهَا، فَاتَّى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، فَذَأْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَيَسِّرْهُ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَحَدَ بِخَطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللَّهُمَّ أَتَتْ عَيْنِي وَأَنَا رَبِّكَ، أَخْطَطْتُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ.﴾

رواه مسلم، باب في الحض على التوبة والفرح بها، رقم: ٦٩٦٠

حضرت انس بن مالک رضي الله عنه رواية كرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو خوشی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی سواری کے ساتھ جنگل بیلبان میں ہو اور سواری اس سے چھوٹ کر چل جائے جس پر اس کا کھانا پینا بھی رکھا ہوا ہو پھر وہ اپنی سواری کے ملنے سے نا امید ہو کر کسی درخت کے سامنے میں آکر لیٹ جائے۔ اب جب کہ وہ اپنی سواری کے ملنے سے بالکل نا امید ہو چکا تھا کہ اچانک اسے وہ سواری کھڑی نظر آئے تو وہ فوراً اس کی نکیل پکڑ لے اور خوشی کے غالب میں غلطی سے

یوں کہہ جائے یا اللہ! آپ میرے بندے ہیں اور میں آپ کارب ہوں۔ (سلم)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَشَدُ فَرَحَا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دُوَيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَمَّا رَأَيْتُهُ عَلَيْهَا طَعَامَةٌ وَشَرَابَةٌ فَنَامَ فَاسْتَيقْطَعَ وَقَدْ ذَهَبَتْ قَطْلَبَاهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطْشُ ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَانَّمَا حَتَّى أَمْوَاتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيُمُوتَ فَاسْتَيقْطَعَ وَعِنْدَهُ رَاحْلَتُهُ عَلَيْهَا زَادَةٌ وَطَعَامَةٌ وَشَرَابَةٌ فَإِنَّ اللَّهَ أَشَدُ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحْلَتِهِ وَزَادَهُ.

رواه مسلم، باب في الحض على التوبه والفرح بها، رقم: ٦٩٥٥

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی ہلاکت والے جنگل میں سواری پر جائے جس پر اس کا کھانا پینا رکھا ہوا رہہ (سواری سے اتر کر) سو جائے اور جب آنکھ کھلے اور دیکھے کہ سواری کیہیں جا چکی ہے تو وہ اس کوڑھونڈتا رہے ہیں تک کہ جب اسے (سخت) پیاس لگ لے کہہ کر میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا اور میں وہاں سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں گا چنانچہ وہ بازو پر سرکھ کر لیٹ جاتا ہے تا کہ مر جائے پھر وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے جس پر اس کا تو شہ اور رکھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو (ناماہید ہونے کے بعد) اپنی سواری اور تو شہ (کمل جانے) سے ہوتی ہے۔ (سلم)

﴿233﴾ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُرُ يَدَهُ بِاللَّيلِ لِيُرَبِّ مُسِينَ النَّهَارِ، وَيَسْطُرُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيُرَبِّ مُسِينَ اللَّيلِ حَتَّى تَظْلَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

رواه مسلم، باب قبول التوبه من الذنب.....، رقم: ٦٩٨٩

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات بھرا پنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار رات کو توبہ کر لے، اور دن بھرا پنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار دن میں توبہ کر لے (اور یہ سلسہ جاری رہے گا) یہاں تک سورج مغرب سے نکلے۔ (اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی)۔ (سلم)

(234) عن صفوان بن عسال رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: إن الله عزوجل جعل بالمغرب باباً عرضة ميسرة سبعين عاماً للتوبه لا يغلق حتى تطلع الشمس من قيله۔ (وهو قطعة من الحديث) رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل التوبه، رقم: ۳۵۳۶

حضرت صفوان بن عسال رضي الله عنه نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب ایک دروازہ توبہ کے لئے بنایا ہے (جسکی لمبائی کا تو کیا پوچھنا) اس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جو کبھی بند نہ ہو گا یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے (اس وقت قیامت قریب ہو گی اور توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا)۔ (ترمذی)

(235) عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام قال: إن الله يقبل توبه العبد ما لم يغفرها۔ رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله يقبل توبه العبد، رقم: ۳۵۳۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتے ہیں جب تک غریر یعنی نزع کی کیفیت شروع نہ ہو جائے۔ (ترمذی)

فائده: موت کے وقت جب بندے کی روح جسم سے نکلنے لگتی ہے تو علق کی نالی میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جسے غریر کہتے ہیں اس کے بعد زندگی کی کوئی امید نہیں رہتی یہ موت کی لقینی اور آخری علامت ہوتی ہے لہذا اس علامت کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کرنا یا ایمان لانا معین نہیں ہوتا۔

(236) عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه وسلم: من تاب قبل موته بعام ثبت عليه حتى قال بشير حتى قال بجمعة، حتى قال بيوم، حتى قال بساعة، حتى قال بفوقاً۔ رواه الحاكم ۴/ ۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لے بلکہ مبینت، ہفتہ، ایک دن، ایک گھنٹی اور اونٹی کا دودھ ایک مرتبہ دو ہنسے کے بعد دوسرا مرتبہ دو ہنسے تک کا جو تھوڑا اساد مریانی وقفہ ہے، موت سے اتنی دیر

پہلے تک بھی تو پہ کر لے تو قبول ہو جاتی ہے۔ (متدرک حاکم)

﴿237﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخْطَأَ حَاطِيَةً أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَارَةٌ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔
(بیہقی)

﴿238﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَاطَّائِينَ التَّرَابُونَ.

رواه الترمذى وقال: هذا حديث غريب، باب فى استعظام المؤمن ذنبه..... رقم: ٢٤٩٩

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی خطا کرنے والا ہے اور بہتر سخطا کرنے والے وہ ہیں جو توہہ کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

(239) ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرءِ أَنْ يَطُوَّلَ عُمُرُهُ، وَيَرِزَّقُهُ اللَّهُ الْأَنْتَيْهَ﴾

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤٠٢

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی نیک بخشی میں سے یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (متندرک حاکم)

رواہ مُسْلِم، باب استحباب الاستغفار، رقم: ٦٨٥٩

حضرت اغْرِيَّه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو۔ اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ملم)

(241) عَنْ أَبْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: يَا يَهُوا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أَغْطَى وَادِيَ مَلَأْ مِنْ ذَهَبٍ، أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيَاً، وَلَوْ أَغْطَى ثَانِيَاً أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثَاً، وَلَا يَسْدُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

رواہ البخاری، باب ما یتعقی من فتنۃ المال رقم: ۶۴۳۸

حضرت عبد اللہ بن زیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی ارشاد فرماتے تھے: اگر انسان کو سونے سے بھرا ہوا ایک جنگل مل جائے تو دوسرے کی خواہش کرے گا اور اگر دوسرا جنگل مل جائے تو تیسرے کی خواہش کرے گا، انسان کا پیسٹ تو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے (یعنی قبر کی مٹی میں جا کر ہی وہ اپنی اس مال کے بڑھانے کی خواہش سے رک سکتا ہے) البتہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی فرماتے ہیں جو اپنے دل کا رخ دنیا کی دولت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے (اے اللہ تعالیٰ دنیا میں دل کا اطمینان نصیب فرماتے ہیں اور مال کے بڑھانے کی حرص سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں)۔ (بخاری)

(242) عَنْ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَاتُّوْبُ إِلَيْهِ غُفرَلَهُ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ. رواه ابو داؤد، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۱۷ ورواه الحاکم من حديث ابن مسعود وقال: صحيح على شرط مسلم انه قال: يَقُولُهَا ثَلَاثًا وَوَاقِهَ النَّبِيِّ ۲/۱۸۸

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَاتُّوْبُ إِلَيْهِ کہے، اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھا گا ہو۔ ایک روایت میں ان کلمات کے تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کے سوا کوئی مجبوب نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رہنے والے ہیں اور انہی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، مسند رک حاکم)

(243) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: وَأَذْنُوْيَاهُ وَأَذْنُوْيَاهُ، فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ مَرَتَّيْنِ أَوْ قَلَّا ثَاءَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْ: أَللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجُى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي، فَقَالَهَا ثَمَّ قَالَ:

غُذْ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: غُذْ فَعَادَ، فَقَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ۔ رواه الحاکم، وقال: حدیث روایہ عن اخیرهم مدنیون ممن لا یعرف واحد منهم بحرج ولم بخرجا ووافقه الذهنی ۵۴۳ / ۱

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے لگے: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ دو یاتِ مرتبہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہو: اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ دُنُونِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَحُ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي اَے اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ اس شخص نے یہ کلمات کہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو، اس نے پھر کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کہو اس نے تیسرا مرتبہ بھی یہ کلمات کہے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (متدرک حاکم)

(244) عن سُلَمِي أَمَّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُخْبِرْنِي عَلَيْهِ، قَالَ: قُولِي: اللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَاتٍ، يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي وَقُولِي: سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَاتٍ، يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقُولِي: اللَّهُ أَغْفِرْنِي، يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ: فَتَسْتَوْلِينَ عَشْرَ مَرَارًا، يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ۔

رواہ الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ۱۰۹ / ۱۰

حضرت سلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجھے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے۔ دس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لئے ہے اور کہو: اللَّهُمَّ أَغْفِرْنِي "اے اللہ میری مغفرت فرمادیجئے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی۔ تم اس کو دس مرتبہ کہو واللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتے ہیں: میں نے مغفرت کر دی۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

(245) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَاهِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: عَلِمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔
قَالَ: فَهُوَ لَأُءِلَّ بِرَبِّنِي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔ رواه
مسلم، رقم: ٦٨٤٨، و زاد من حديث أبي مالك: وَعَافِيَ وَقَالَ فِي رِوَايَة: فَإِنْ هُوَ لَأُءِلَّ تَجْمُعُ لَكَ
ذُنُوبَكَ وَآخِرَتَكَ۔ رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعا، رقم: ٦٨٥٠-٦٨٥١

حضرت سعد بن ابی وقاص صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کوئی ایسا کلام سکھا دیجئے جس کو میں
پڑھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ
كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبد نہیں، وہ اکیلے ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ
بہت ہی بڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بہت تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عرب سے پاک ہیں
جو تمام جہانوں کے پانے والے ہیں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ
ہی کی مدد سے ہے جو غالب ہیں، حکمت والے ہیں۔ اس دیہات کے رہنے والے شخص نے عرض
کیا: یہ کلمات تو میرے رب کو یاد کرنے کے لئے ہیں۔ میرے لئے وہ کون سے کلمات ہیں (جن
کے ذریعہ میں اپنے لئے دعا کروں)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طرح مالکو: أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِيَ اے اللہ! میری مختصرت فرمادیجئے، مجھ پر حم فرمادیجئے،
مجھے ہدایت دے دیجئے، مجھے روزی دے دیجئے اور مجھے عافیت عطا فرمادیجئے۔ ایک روایت میں
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیں
گے۔ (سلم)

(246) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقُدُ التَّسْبِيحَ
بِيَدِهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في عقد التسبیح باليد، رقم: ٣٤٨٦

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اذکار و دعائیں

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : «وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادٌنِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ طَلِبُّكُمْ دُعَوَةُ الدَّاعِ إِذَا
دُعَانٌ» [آل عمران: 186]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں (کہ میں قریب ہوں یادور) تو آپ بتا دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔ (بقہ)

وَقَالَ تَعَالَى : «فَلْ مَا يَعْبُرُوا بِكُمْ رَبِّنِي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ» [الفرقان: 77]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے، اکرم دعائے کرو تو میرا رب بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَدْعُوكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾ [الاعراف: ٥٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! اپنے رب سے گزر گرا کرو اور چیکے چیکے دعا کیا کرو۔
(اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾ [الاعراف: ٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور رحمت کی امید رکھتے ہوئے دعا
ما نگئے رہنا۔
(اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ اللَّهَ الْأَسْمَاءَ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا﴾ [الاعراف: ١٨٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ابھی اچھے سب نام اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں لہذا انہیں
ناموں سے اللہ تعالیٰ کو پکارا کرو۔
(اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ [آلہ النّبی: ٦٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اللہ تعالیٰ کے سوا) بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے
جب وہ بے قرار اس کو پکارتا ہے اور تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔
(آلہ النّبی)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ لَا قَالُوا آئَنَا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ ○
أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوةُ مَنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةُ قَفْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُمْهَدُونَ﴾

[البقرة: ١٥٧، ١٥٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (صبر کرنے والے ہیں جن کی یہ عادت ہے کہ) جب ان پر کسی
فترم کی کوئی بھی مصیبت آتی ہے تو (دل سے سمجھ کر پوں) کہتے ہیں کہ ہم تو (مال و اولاد مصیبت،
حقیقت) اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں (اور مال کی حقیقت کو اپنی چیز میں ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے، لہذا
بندے کو مصیبت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے
پاس جانے والے ہیں (لہذا یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں مل کر رہے گا) یہی وہ لوگ ہیں جن
پر ان کے رب کی جانب سے خاص خاص رحمتیں ہیں (جو صرف انہیں پر ہوں گی) اور عام رحمت
بھی ہوگی (جو سب پر ہوتی ہے) اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔
(بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِيْنِيْ ○
وَيَسِّرْ لِيْ أَفْرِيْنِيْ ○ وَأَخْلُلْ عَقْدَةَ مِنْ لِسَانِيْ ○ يَفْقَهُوا قَوْلِيْنِيْ ○ وَاجْعَلْ لَنِيْ وَزِيرًا
مِنْ أَهْلِيْنِيْ ○ هَرُونَ أَخِيْ ○ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِيْ ○ وَأَشْرِكْ كَمِنْ أَفْرِيْنِيْ ○ كَمِنْ نُسْتِحْكِ
كَثِيرًا○ وَنَذْكُرْ كَكَثِيرًا﴾ [ظہ: ۲۴-۲۵]

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ﷺ سے ارشاد فرمایا: فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت حد
سے نکل گیا ہے۔ موسیٰ ﷺ نے درخواست کی میرے رب میرا حوصلہ برخاد تجھے اور میرے لئے
میرے (تبليغی) کام کو آسان کر دیجئے اور میری زبان کا بند یعنی لکشت ہٹا دیجئے تاکہ لوگ میری
بات سمجھ سکیں۔ اور میرے گھروں میں سے میرے لئے ایک مددگار مقرر کر دیجئے وہ مددگار
ہارون کو بنا دیجئے جو میرے بھائی ہیں۔ ان کے ذریعہ میری کمر ہمت مضبوط کر دیجئے اور ان کو
میرے (تبليغی) کام میں شریک کر دیجئے تاکہ ہم مل کر آپ کی پاکی بیان کریں اور خوب کثرت
سے آپ کا ذکر کریں۔ (ظ)

احادیث نبویہ

(247) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ مُنْعُ الْعِبَادَةِ.﴾
رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب منه الدعاء منع العبادة، رقم: ۳۳۷۱

حضرت انس بن مالک ﷺ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد متعلق ہے: دعا
عبادت کا مفرز ہے۔ (ترمذی)

(248) ﴿عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَالَ﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ اذْهُنُنِيْ اسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِيْ
سَيْلَ خَلُونَ جَهَنَّمَ دَاهِرِيْنَ﴾

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح، باب ومن سورة المؤمن، رقم: ۳۲۴۷

حضرت نعماں بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد
فرماتے ہوئے سنا: دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے (بطور دلیل) قرآن کریم

کی یہ آیت تلاوت فرمائی: وَقَالَ رَبُّكُمْ إِذْغُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِنِي سَيَدِّلُونَ حَلْوَنَ جَهَنَّمَ دُخْرِينَ۔

ترجمہ: اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری بندگی کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ غفریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

(249) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔﴾

رواہ الترمذی، باب فی انتظار الفرج، رقم: ۲۵۷۱

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ ان سے مانگا جائے اور کشادگی (کی دعا کے بعد کشادگی) کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: کشادگی کے انتظار کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی امید رکھی جائے کہ جس رحمت، ہدایت، بھلائی کے لئے دعا مانگی جا رہی ہے وہ ان شاء اللہ ضرور حاصل ہوگی۔

(250) ﴿عَنْ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرُدُّ الْقَدْرُ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمَرِ إِلَّا الْبَرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصْبِيْهُ۔﴾

رواہ الحاکم و قال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجاه ووافقه النبوي ۴۹۳/۱

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو نہیں سکتی اور سیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی (بس اوقات) کسی گناہ کے کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (مسند ر حاکم)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ طے ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا اور جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے ”دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہوتا ہے“۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اس شخص کی عمر مثلاً ساٹھ سال ہے لیکن یہ شخص فلاں نیکی مثلاً حج کرے گا اس لئے اس کی عمر بیس سال بڑھاوی جائے گی اور یہ اسی سال دنیا میں زندہ رہے گا۔ (مرقاۃ)

﴿251﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدُعْوَةِ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيمَانًا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَا تَمِّيزَ أَوْ قَطِيعَةً رَحِيمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَا نُكْثِرْ قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ۔ رواہ الترمذی و قال: هذا حديث غريب صحيح، باب انتظار الفرج وغير ذلك، رقم: ۳۵۷۲ ورواه الحاکم وزاد فيه: أَوْ يَدْعُ خَرُّ لَهُ مِنَ الْأَجْمِرِ مِثْلَهَا و قال: هذا حديث صحيح الاستاد ووافقه النهی ۴۹۳/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کو وہی عطا فرمادیتے ہیں جو اس نے مانگا ہے یا کوئی تکلیف اس دعا کے پقدراں سے ہٹا لیتے ہیں یا اس کے لئے اس دعا کے بر ارجو کا ذخیرہ کر دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: جب بات یہ ہے (کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اس کے بدالے میں کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ (ترمذی، مسدرک حاکم)

﴿252﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَسِيْرٌ كَرِيمٌ يَسْتَخِيْنِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدِيهِ أَنْ يُرَدِّهُمَا صِفْرًا خَاتِيْمَيْنِ۔
رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ان الله حسي کريم.....، رقم: ۳۵۵۶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا شہر اللہ تعالیٰ کی ذات میں بہت زیادہ حیا کی صفت ہے وہ بغیر مالکہ بہت زیادہ دینے والے ہیں۔ جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے مانگنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں ان ہاتھوں کو خالی اور نا کام واپس کرنے سے حیا آتی ہے (اس لئے ضرور عطا فرمانے کا فیصلہ فرماتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿253﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : أَنَا

عِنْهُ طَيْنٌ عَبْدِيْنِ بْنِيْ، وَأَنَا مَعْهُ إِذَا دَعَانِي۔ رواه مسلم، باب فضل الذكر والدعاء، رقم: ٦٨٢٩۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ اور جس وقت وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

﴿254﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اللَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَادِ وَالْكُرُبِ فَلْيُكُثِرْ الدُّعَاءَ فِي الرَّحَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابه، رقم: ٣٣٨٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ خیتوں اور بے چینیوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمائیں اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے زمانہ میں زیادہ دعا کیا کرے۔ (ترمذی)

﴿256﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّعَاءُ سِلَامُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَتُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح ووافقه النھبی ٤٩٢

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿257﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَرْبَأُ إِلَّا يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَشْيَاءِ أَوْ قَطْعَيْعَةِ رَجْمٍ، مَا لَمْ يَسْتَغْفِلْ، قَلْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْبَاغُ حَالٌ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرْيَ إِسْبَاغًا لِنِي، فَيَسْتَخِسِرُ عِنْدَ ذَلِكِ، وَيَدْعُ

الدُّعَاء۔
رواہ مسلم، باب بیان انه یستحباب للداعی، رقم: ۶۹۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک گناہ اور قطع حسی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن مجھے تو قبول ہوتی نظر نہیں آتی، پھر اکتا کرو دعا کرنا جچھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

﴿258﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: لينتهيءن أقوام عن رأيهم أبصارهم، عند الدعاء في الصلاة إلى السماء أو تخطفهن أبصارهم.

رواہ مسلم، باب النہی عن رفع البصر الى السماء في الصلاة، صحیح

مسلم ۱/۳۲۱ طبع دار احیاء التراث العربي، بیروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ نمازوں میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔ (مسلم)

فائده: نمازوں میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے خاص طور پر اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف اٹھی جاتی ہے۔ (فتح الہیم)

﴿259﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: اذْعُوا الله وَانْتُمْ مُؤْقَنُونَ بِالْأَجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَوْا.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث غريب، کتاب الدعوات، رقم: ۳۴۷۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگو۔ اور یہ بات سمجھو کوہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول نہیں فرماتے جس کا دل (دعا مانگنے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل ہو، اللہ تعالیٰ کے غیر میں لگا ہوا ہو۔ (ترمذی)

﴿260﴾ عن حبيب بن مسلمة الفهري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عليه السلام يقول: لا يجتمع ملؤ قيد عو بغضهم ويؤمن البعض إلا آجا بهم الله۔ رواه الحاکم ۳۴۷/۳

حضرت حبیب بن مسلم فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو جماعت ایک جگہ جمع ہو اور ان میں سے ایک دعا کرے اور دوسرے آئیں کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔ (متدرک حاکم)

﴿261﴾ عَنْ زُهْرِيِّ النَّمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْتُ لِيَلَّةً ، فَاتَّيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَّحَ فِي الْمَسْنَلَةِ ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِمُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : بِإِيمَنِي شَاءَ يَخْتَمُ ، فَقَالَ : بِإِيمَنِي ، فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِإِيمَنِي فَقَدْ أَوْجَبَ ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاتَّى الرَّجُلَ فَقَالَ : إِخْتَمْ يَا فُلَانْ بِإِيمَنِي وَأَكْبِشْ . رواه ابو داؤد، باب التامين وراء الامام، رقم: ۹۳۸۔

حضرت زہیر نیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لکھ تو ہمارا گزرا ایک شخص کے پاس سے ہوا جو بہت عاجزی کے ساتھ دعا میں لگا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ اس کی دعا سننے کھڑے ہو گئے اور پھر ارشاد فرمایا: یہ دعا قبول کروالے گا اگر اس پر مہر لگاوے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اس چیز کے ساتھ مہر لگائے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آمین کے ساتھ۔ بلاشبہ اگر اس نے آمین کے ساتھ مہر لگادی یعنی دعا کے ختم پر آمین کہہ دی تو اس نے دعا کو قبول کروالیا۔ پھر اس شخص نے جس نے نبی کریم ﷺ سے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا اس (دعا مانگنے والے) شخص سے جا کر کہا: فلاں! آمین کے ساتھ دعا کو ختم کرو۔ اور دعا کی قبولیت کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابوداؤد)

﴿262﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَمَاعُ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا يَسْوَى ذَلِكَ . رواه ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۲۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ کی دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: جامع دعا سے وہ دعا مراد ہے جس میں الفاظ منحصر ہوں اور مفہوم میں وسعت ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی کو مانگا گیا ہو یا وہ دعا مراد ہے جس میں تمام مؤمنین کو شامل کیا گیا ہو جیسے رسول اللہ ﷺ سے اکثر یہ جامع دعا منقول ہے: رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قَاتَ عَذَابَ النَّارِ۔
(بِذَلِكَ)

﴿263﴾ عَنْ أَبْنَىْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيهِ وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا، وَكَذَا وَكَذَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا، وَأَغْلَبُ لَهَا وَكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّكَ أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ، إِنَّكَ إِنْ أُغْطِيَتِ الْجَنَّةَ أُغْطِيَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ، وَإِنْ أُعْذَثَ مِنَ النَّارِ أُعْذَثُ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ۔ رواه ابو داؤد، باب الدعا، رقم: ۱۴۸۰۔

حضرت سعد رضي الله عنه کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دعائیں یوں کہہ رہا تھا: اے اللہ میں آپ سے جنت اور اس کی نعمتوں اور اس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور اس کی زنجروں، ہتھکڑیوں اور فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرے والد سعد رضي الله عنه نے یہ سن ا تو ارشاد فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: عقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعائیں مبالغہ سے کام لیا کریں گے۔ تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو۔ اگر تمہیں جنت مل گئی تو جنت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی (الہذا دعائیں اس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے۔)
(ابوداؤد)

﴿264﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيمَانًا، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلٍ۔ رواه مسلم، باب فی اللیل ساعۃ مستحاجب فیها المدعای، رقم: ۱۷۷۔

حضرت جابر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: ہر رات میں ایک گھنی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔
(مسلم)

﴿265﴾ عَنْ أَبْنَىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَقْنِي ثُلُثُ الْلَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبْ لَهُ؟

مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُغْطِيهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرْلَهُ؟

رواه البخاری، باب الدعاء والصلوة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہر رات ہمارے رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں؟۔ (بخاری)

﴿266﴾ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفِيَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ دَعَا بِهُوَ لَا الْكَلِمَاتُ الْخَمْسُ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَغْطَاهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

رواه الطبراني في الكبير وال الأوسط و استناده حسن، مجمع الزوائد، ۲۴۱/۱۰

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص بھی ان پانچ کلمات کے ذریعہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿267﴾ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِلْظُوا بِيَادِكُمُ الْجَلَالَ وَالْأَكْرَامَ۔ رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجه وراقة النهي ۴۹۹/۱

حضرت ربیعہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنادعائیں بیادِ الجلال و الأکرام کے ذریعہ اصرار کرو۔ یعنی اس لفظ کو دعائیں بار بار کہو۔ (متدرک حاکم)

﴿268﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسَّعْ نَعْمَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْأَعْلَى الْوَهَابِ۔

رواه احمد والطبرانی بنحوه، وفيه: عمر بن راشد اليمامي وثقة غير واحد

وبقية رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الروايات ٢٤٠ / ١٠

حضرت سلمہ بن اکوئ اسلیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی ایسی دعا کرتے ہوئے نہیں سن اجس دعا کو آپؑ ان کلمات سے شروع نہ فرماتے ہوں یعنی ہر دعا کے شروع میں آپؑ یہ کلمات فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْأَعْلَى الْوَهَابِ میر ارب سب عیوبوں سے پاک ہے، سب سے بلند سب سے زیادہ دینے والا ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، صحیح الروایات)

(269) عنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالْإِسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَنْطَعَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

رواه ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٣

حضرت بریدہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنائی: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے اس نام کے ذریعہ سے سوال کیا ہے کہ جس کے واسطے سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے وہ عطا فرماتے ہیں اور جو دعا بھی کی جاتی ہے وہ اسے قبول فرماتے ہیں۔

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے اس بات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ ہی اللہ ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ اکیلے ہیں، بے نیاز ہیں، سب آپ کی ذات کے محتاج ہیں جس ذات سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی ان کے برادر کا ہے۔ (ابوداؤد)

(270) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْإِتَّيْنِ ۝ وَالْهُكْمُ لَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ [البقرة: ١٦٣] وَقَاتِلَةُ الْأَمْرَانَ ۝ إِنَّمَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ ۝ [آل عمران: ٢٠١] رواه الترمذی

وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في ايجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء رقم: ٣٤٧٨

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (سورہ بقرہ کی آیت) **وَاللَّهُمْ إِنَّكَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** اور (سورہ آل عمران کی یہی آیت) **فَإِنَّمَا اللَّهُ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ** (قیوم)

(271) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَلَقَةٍ وَرَجُلٌ قَاتَمٌ يُصْلِي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ شَهَدَ وَدَعَا فَقَالَ فِي دُعَاهِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا إِذَا الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ، يَا حَسِّيْ يَا قَيْوُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ دَعَ عَابِسِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعَى بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَغْطَى.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخر جاه وافقه النہی ۱۵۰۳/۱

حضرت انس بن مالک رض روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ رکوع سجدہ اور تشهد سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دعائیں یوں کہا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا إِذَا الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ، يَا حَسِّيْ يَا قَيْوُمُ ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی تمام تعریفوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ زمین و آسمان کو نمونے کے بغیر بنانے والے ہیں، اے عظمت و جلال اور انعام و احسان کے مالک، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور سب کو قائم رکھنے والے“۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے واسطے سے جب بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب بھی سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتے ہیں۔ (مذکور حاکم)

(272) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَلْ أَذْلِكُمْ عَلَى إِسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعَى بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَغْطَى، الْمَدْعُوَةُ الَّتِي دُعَا بِهَا يُؤْتَسْ حَيْثُ نَادَاهُ فِي الظُّلُمَاتِ الْثَلَاثَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَ كَانَتْ لِيُؤْتَسْ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ حَامَةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ”وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْفَمِ وَكَذَلِكَ نَجِيَ الْمُؤْمِنِينَ“

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ: أَيُّهَا مُسْلِمٌ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَا تَفَرَّغَ لِدُخُولِهِ ذَلِكَ،
أُغْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ۔ رواه الحاکم ۵۰۶/۱

حضرت سعد بن مالک رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم عظیم نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتے ہیں اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس صلی اللہ علیہ وسالم نے اللہ تعالیٰ کو تین اندر ہیریوں میں پکارا تھا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سَيِّدُ الْحَمَدِ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ”آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تمام عیوب سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں“ (تین اندر ہیریوں سے مرادرات، سمندر اور محیل کے پیٹ کے اندر ہیرے ہیں) ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس صلی اللہ علیہ وسالم کے ساتھ خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لئے عام ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک نہیں سنا: زَجَّيْنَاهُ مِنَ الْعَمَّ وَكَذَلِكَ نَجَّيْنَاهُ مُؤْمِنِينَ کہ ہم نے یونس صلی اللہ علیہ وسالم کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے شفافیتی تو اس شفافیت کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کئے جا چکے ہوں گے۔ (متدرک حاکم)

﴿273﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَوةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ قَالَ: حَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حِينَ يَسْتَنْصِرُ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِ حِينَ يَصْدُرُ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حِينَ يَقْفُلُ، وَدَعْوَةُ الْمَرْيَضِ حِينَ يَبْرُءُ، وَدَعْوَةُ الْأَخِ لَا يَجِدُهُ بَظَاهِرِ الْعَيْبِ。 ثُمَّ قَالَ: وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ لَا يَجِدُهُ بَظَاهِرِ الْعَيْبِ。 رواه البهقی فی شب الایمان ۴۶/۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: پانچ قسم کی دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلتہ لے لے، حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ نہ آئے، مجہد کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے، بیمار کی دعا جب تک وہ صحبت یا ب نہ آئے ہو اور ایک بھائی کی دوسرا بھائی کے لئے پیٹھے پیٹھے دعا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو

اپنے کسی بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے۔
(بیان)

﴿274﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: ثَلَاثَ دُعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَ فِيهِنَّ: دُعَوةُ الْوَالِدِ، وَدُعَوةُ الْمَسَافِرِ، وَدُعَوةُ الْمَظْلُومِ۔

رواه ابو داؤد، باب الدعااء بظهور الغيب، رقم: ۱۵۳۶

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں جن کے قول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (اولاد کے حق میں) باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔
(ایودا اور)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: لَانْ أَفْعَدَ أَذْكُرُ اللَّهَ، وَأَكْبَرُهُ، وَأَحْمَدُهُ، وَأَسْبِحُهُ، وَأَهْلِلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْيَقَ رَقَبَتِيْنَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمَنْ بَعْدِ الْعَضْرِ حَتَّى تَغُرُّبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْيَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ۔

حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی براہی، اس کی تعریف، اس کی پاکی بیان کرنے اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو یا اس سے زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ان اعمال میں مشغول رہوں یہ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
(مسناحد)

﴿276﴾ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: مَنْ يَأْتِ طَاهِرًا، يَأْتِ فِي شَعَارِهِ مَلِكًا، فَلَمْ يَسْتَقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلِكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ يَأْتِ طَاهِرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو باوضوسوتا ہے تو فرشتہ اس کے جسم کے ساتھ لگ کر رات گزارتا ہے۔ جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے فرشتہ اسے دعا دیتا ہے۔ یا اللہ! اپنے اس بندہ کی مغفرت فرمادیجھے اس

(ابن حبان)

لئے کہ یہ باضوسویا ہے۔

(277) ﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبْيَثُ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرًا فَيَتَعَارُ مِنَ الظَّلَلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيمَانًا.﴾

رواه ابو داؤد، باب فی النوم علی طهارة، رقم: ۵۰۴۲

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی رات کو باضوسو ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے، پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ گھلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔

(ابوداؤد)

(278) ﴿عَنْ عَمْرَوْ بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَفْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ الظَّلَلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَدْعُوكُ اللَّهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَفَكِّنْ.﴾

رواه الحاکم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و وافقه

الذهبي ۱/۳۰۹

حضرت عمرو بن عبس ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کے اخیر حصے میں بندہ سے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں، اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

(279) ﴿عَنْ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا يَبْيَثُ صَلَةُ الْفَجْرِ وَصَلَةُ الظَّهِيرَ، كُتِبَ لَهُ كَانَمَا قَرَأَهُ مِنَ الظَّلَلِ.﴾

رواه مسلم، باب جامع صلوٰۃ اللیل..... رقم: ۱۷۴۵

حضرت عمر بن خطاب ﷺ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ جائے اور اپنا معمول یا اس کا کچھ حصہ پورا نہ کر سکے پھر اسے (اگلے دن) فجر اور ظہیر کے درمیان پورا کر لے تو اس کے اعمال نامہ میں وہ عمل رات ہی کا لکھا جائے گا۔ (مسلم)

(280) ﴿عَنْ أَبِي أَيُوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَضَيَّ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

عشر مراتٍ شکبَ لَهُ بِهِنْ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحْمَّدٌ بِهِنْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنْ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ عَذْلَ عِتَاقَةً أَرْبَعَ رَقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُنْسَى، وَمَنْ قَالَهُنْ إِذَا صَلَّى الْمُغْرِبَ دُبَرَ صَلَاتِهِ فَمِنْهُ ذَلِكَ حَتَّى يُضْبَحَ۔

رواه ابن حبان (و سنده حسن) ۵/۶۹

حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحیح دس مرتبہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی، اس کے لئے دس درجے بلند کر دیجے جائیں گے، اس کو چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا، اور شام ہونے تک شیطان سے اس کی حفاظت ہو گی۔ اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے تو صحیح تک سب انعامات ملیں گے۔ (ابن حبان)

(281) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُضْبَحُ وَحْسِنَ يُنْمِيْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ رواه مسلم، باب فضل التهليل والتسبيح والدعا، رقم: ۶۸۴۳ و عند أبي داؤد: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

باب ما يقول إذا أضبه، رقم: ۵۰۹۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صحیح اور شام "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ" سو سو مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھے۔ ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کے بارے میں آئی ہے۔ (مسلم، ابو داود)

(282) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَضْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَإِذَا أَمْسَى مِائَةَ مَرَّةٍ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُفرِثَ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدَ الْعَبْرِ۔

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجه ووافقه النهبي ۱/۱۸۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے

ہوئے سن: جو شخص صبح شام مسوس مرتبہ سبحان اللہ وَبِحَمْدِهِ پڑھے، اس کے لئے مگناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (مصدر حاکم)

﴿283﴾ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبِّنَا وَبِالْأَسْلَامِ دِينَنَا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولَنَا، إِلَّا كَانَ حَقًا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. رواه ابو داؤد، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۲ و عند احمد: أَنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاثِ حِينَ يُمْسِي وَ حِينَ يُصْبِحُ ۴/۳۲۷

ایک صحابی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص صبح و شام رضینا بالله ربنا و بالاسلام دینا و بمحمد رسلنا پڑھے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کروہ اس شخص کو (قیامت کے دن) راضی کریں۔ ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مانتے پر راضی ہیں۔

دوسری روایت میں اس دعا کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

﴿284﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَلَّى عَلَى حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا، وَ حِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ الطبرانی باسناد دین و استناد احدهما جید، و رجاله و تقواء، مجمع الزوائد ۱۶۳/۱۰

حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دل مرتبا درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿285﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ سَمْرَةُ بْنُ جُنَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِلَّا أَخْبَثُكَ حَدِيدَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ مَرَأً وَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ مَرَأً وَ مِنْ عُمَرَ مَرَأً، قَلَّتْ: بَلِي، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْنِي، وَأَنْتَ تَهْدِنِي، وَأَنْتَ تُطْعِمُنِي، وَأَنْتَ تَسْقِيَنِي، وَأَنْتَ تُمْسِيَنِي، وَأَنْتَ تُحِسِّنَنِي لَمْ يَسْأَلِ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ عَنِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ: كَانَ مُؤْسِيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُونَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَارٍ، فَلَا يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن، مجمع الزوائد ۱۶۰/۱۰

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت سره بن جنبد ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مرتبہ سنی اور حضرت ابو بکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ سے بھی کئی مرتبہ سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: ضرور سنائیں۔ حضرت سره ﷺ نے فرمایا: جو شخص صحیح و شام: اللہمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي، وَأَنْتَ تَهْدِنِي، وَأَنْتَ تُطْعِمُنِي، وَأَنْتَ تَسْقِينِي، وَأَنْتَ تُمْبَتِّنِي، وَأَنْتَ تُخْبِنِي پڑھے۔ ترجمہ: اے اللہ آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور آپ ہی مجھے ہدایت دیتے والے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں، آپ ہی مجھے پلاتے ہیں، آپ ہی مجھے ماریں گے اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے، تو جو اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ ﷺ روزانہ سات مرتبہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور جو بھی چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمادیتے تھے۔ (طباطبائی، مجمع الزوائد)

(286) عن عبد الله بن عثيمين عن أبي الأبياضي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من قال حين يصبح: اللهم ما أصبحتني من نعمتك وخذلني، لا شريك لك، فلك الحمد ولنك الشكر، فقد أدى شكر يومه، ومن قال مثل ذلك حين يمسى فقد أدى شكر ليلته. رواه أبو داود بباب ما يقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۳ وفى رواية للنسائي بزيادة: أو يأخذ من خلقك بدون ذكر المساء فى عمل اليوم والليلة، رقم: ۷

حضرت عبداللہ بن عثام بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحیح دعا پڑھے: اللہمَّ ما أصبحتني من نعمتك وخذلني، لا شريك لك، فلك الحمد ولنك الشكر۔ ترجمہ: ”اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا آپ کی کسی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تھا آپ ہی کی طرف سے وہی ہوئی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور آپ ہی کے لئے سارا شکر ہے“ تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر یہ دعا پڑھی تو اس نے اس رات کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداود، نسائی)

(287) عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُضَبِّخُ أَوْ يُنْمِسُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ، وَأَشْهَدُ حَمْلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنِّي أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْنَقَ اللَّهُ رِبَّعَةَ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَرْتُهُنَّ أَعْنَقَ اللَّهُ بِضَفْهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثَةَ أَرْبَاعَهُ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْنَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول إذا الصبح، رقم: ٥٠٦٩.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام ایک مرتبہ کلمات پڑھ لے اللہم اینی اصبحت اشہدک، وآشہد حملة عرشک و ملائکک، وجمیع خلقک اُنک اُنک اُنک اللہ لَا إلہ إلَّا أَنْتَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں، اور آپ کے عرش کے اٹھانے والوں کو، آپ کے فرشتوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبد و نیس اور اس پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو وزن سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو دو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے حصہ کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں، جو تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی کو وزن کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں اور جو شخص چار مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا وزن کی آگ سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

(288) عن أنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تَسْمَعَنِي مَا أُوصِيكِ بِهِ أَنْ تَقُولِي إِذَا أَصْبَحْتِ وَإِذَا أَمْسَيْتِ: يَا حَسَنَةِ يَوْمِ بِرِحْمَتِكَ أَسْتَغْفِثُ أَصْلِحَ لِي شَانِيَ كُلَّهُ وَلَا تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشیخین ولم یخرجا به وافقه الذہبی ١/٤٥٥.

حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو۔ تم صبح و شام یا حسنه یا قیوم بِرِحْمَتِکَ استغفیث اصلاح لی شانی کلہ ولا تکلني إلى نفسی طرفہ عین۔ کہا کرو۔ ترجمہ: ”اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر فریاد کرتی ہوں کہ میرے سارے کام درست فرمادیجئے اور مجھے ایک لمحہ کے

لئے بھی میرے نفس کے حوالہ فرمائیے۔” (متدرک حاکم)

﴿289﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَعْتُنِي الْبَارِحَةُ! قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرُّكَ.

رواه مسلم، باب فی التعود من سوء القضاء رقم: ٦٨٨

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول ابھی رات پچھوکے کاشنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتے اغُوذ بِکَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفس دینے والے شفاذینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، تو تمہیں پچھوکھی نقصان نہ پہنچا سکتا۔ (مسلم)

فائده: بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات سے مراد قرآن کریم ہے۔

(مرقاۃ)

﴿290﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ حُمَّةٌ تِلْكَ الْأَلِيلَةُ قَالَ سَهْلُ رَحْمَةُ اللَّهِ: فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلُّ لَيْلَةٍ فَلَدُغَثُ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجْهًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب دعاء اغوذ بكلمات الله التامات رقم: ٣٦٠٤

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے: اغُوذ بِکَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس رات اس کو کسی قسم کا زہر نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھروالوں نے اس دعا کو یاد کر کھا تھا اور وہ روز ان رات کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک پیچی کوکسی زہر یہی جانور نے ڈس لیا تو اسے اس کی تکلیف بالکل محسوس نہیں ہوئی۔ (ترمذی)

﴿291﴾ عَنْ مَعْقِلٍ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حِينَ يُضْبِطُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَسْرَةِ

وَكَلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ الْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاكَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِيَ كَانَ يَتَلَكَ الْمُنْزَلَةَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل قراءة آخر سورة الحشر، رقم: ۲۹۲۲

حضرت معلق بن يسار رضي الله عنه نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص صح
تین مرتبہ انحوذ بالله السمعیں العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین
آیات پڑھ لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو شام تک اس پر
رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر اس دن مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھ لے تو اس
کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو سن تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس
رات مر جائے تو شہید مرے گا۔ (ترمذی)

﴿292﴾ عَنْ عُفَّانَ يَعْنِي أَبْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءً فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجَاهَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُضْبَحُ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُضْبَحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجَاهَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُمْسِيَ۔ رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۸

حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
فرماتے ہوئے سنا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو صح ہونے تک اور صح کو تین مرتبہ
پڑھ لے تو شام ہونے تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (وہ کلمات یہ ہیں): بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءً فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اس اللہ
کے نام کے ساتھ (ہم نے صح یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ زمین یا آسمان میں کوئی چیز
نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ (سب کچھ) سننے اور جانے والا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿293﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكِّلَتْ، وَهُوَ رَبُّ الْعِزْمِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهْمَهُ، صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَافِيًّا۔ رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۱

حضرت ابو زرداء رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ جو شخص صح و شام سات مرتبہ حسبي اللہ لا إله

إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوْكِيدٌ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِچِ دل سے کہے یعنی فضیلت کے لیقین کے ساتھ کہے یا یوں ہی فضیلت کے لیقین کے بغیر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دنیا اور آخرت کے) تمام عنوان سے حفاظت فرمائیں گے۔

ترجمہ: مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، ان کے سوا کوئی معبد نہیں ان ہی پر میں نے بھروسہ کیا اور ہی عرشِ عظیم کے مالک ہیں۔
(ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَدْعُ هُوَ لَأَءُ الدُّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُضْبِحُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْغَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْغَافِيَةَ فِي دُنْيَا وَدُنْيَا وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ اخْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمْنِي وَعَنْ شَمَالِي وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ۔ رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح دشام کبھی بھی ان دعاوں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْغَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْغَافِيَةَ فِي دُنْيَا وَدُنْيَا وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ اخْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمْنِي وَعَنْ شَمَالِي وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ۔

ترجمہ: یا اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے دین، دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔ یا اللہ! آپ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمائیے اور مجھ کو خوف کی چیزوں سے امن نصیب فرمائیے۔ یا اللہ! آپ میری آگے، چیچھے، داییں، بائیں اور اوپر سے حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کی بنادیتا ہوں اس سے کہ میں یچھے کی جانب سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔
(ابوداؤد)

﴿295﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّنِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَرَوْغِدِكَ مَا أَسْتَطَعْتُ ۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوَءُ لَكَ بِيغْمَاتِكَ عَلَىٰ، وَأَبُوَءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُؤْقَنًا بِهَا فَمَا تَمِنَّ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيلِ، وَهُوَ مُؤْقَنٌ بِهَا، فَمَا تَمِنَّ قَبْلَ أَنْ يُضَيَّحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رواه البخاري، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦

حضرت شداد بن اوس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سید الاستغفار (مفقرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ) یہ ہے کہ یوں کہئے: اللهم انت ربی لا إله الا انت خالقتنی وانا عبدک، وانا على عهديک ووعدک ما استطعث، اعوذ بك من شر ما صنعت، ابوء لك بيعمتک على، وابوء بذنبي فاغفرلنی إله لا يغفر الذنوب إلا انت۔

ترجمہ : اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں، اور بلقدر استطاعت آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپ کی نعمتیں ہیں ان کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے بخشش دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے اس کوموت آگئی تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا اور اسی طرح اگر کسی نے دل کے یقین کے ساتھ شام کے کسی حصہ میں ان کلمات کو پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے اس کوموت آگئی تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا۔ (بخاری)

(296) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُضْبِحُ: "فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُضْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهَرُونَ" إِلَى "وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ،" (الروم: ١٧-١٩)، أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِيَ، أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول إذا أصبح ، رقم: ٥٠٧٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحیح (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یعنی آیات فسبخن اللہ جین تمسون و حین تصبخون ولہ الْحَمْدُ لِفِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِينَ تُظَهِّرُونَ سے وَكَذَلِكَ تُخْرِجُونَ تک پڑھ لے تو اس دن کے جو (معمولات وغیرہ) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب مل جائے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کے جو (معمولات) اس سے چھوٹ جائیں اس کا ثواب اسے مل جائے گا۔

ترجمہ: تم لوگ جب شام کرو اور جب صحیح کرو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور تمام آسمان اور زمین میں انہی کی تعریف ہوتی ہے، اور تم سہ پہر کے وقت اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو) وہ زندہ کو مردے سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور زمین کو اس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسیز و شاداب کرتے ہیں اور اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد)

﴿297﴾ عَنْ أَبِي مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيَسْلِمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول الرجل اذا دخل بيته رقم: ۵۹۶

حضرت ابوالمالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی خیر مانگتا ہوں یعنی میرا گھر میں داخل ہونا اور باہر لکنا میرے لئے خیر کا ذریعہ بنے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو ہمارے رب ہیں ہم نے بھروسہ کیا“۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

﴿298﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ

الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَغَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ قَلْمَ بَيْتَكُمْ رَبِّكُمْ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكُتُمُ الْمَيْتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ عِنْدَ طَغَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكُتُمُ الْمَيْتَ وَالْعَشَاءَ.

رواه مسلم، باب آداب الطعام والشراب واحكامهما، رقم: ٥٢٦٢

حضرت جابر بن عبد الله رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: یہاں تمہارے لئے نہ رات ٹھہر نے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ مگر اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات رہنے کی جگہ اور کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم)

(299) عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: ما خرج رسول الله عليه السلام من بيته قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال: اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل على. رواه أبو داؤد، باب ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ٥٩٤

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر بیدعا پڑھتے: اللهم! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضْلَلَ أَوْ أَضْلَلَ أَوْ أَزَلَّ أَوْ أَزَلَّ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَى۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا سیدھے راستے سے پھیل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت میں بُرا برداشت کروں یا میرے ساتھ جہالت میں بُرا برداشت کیا جائے۔ (ابوداؤد)

(300) عن آنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: من قال يعني إذا خرج من بيته: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حُوَّلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ لَهُ: كُفِّيْتَ وَتَسْعَى عَنِ الشَّيْطَانِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح عرب، باب ماجاء

ما یقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، رَقْمٌ: ۳۴۲۶ وَابُو داؤدٌ، وَفِيهِ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هَذِهِتِ وَكُفَيْتِ وَوَقِيتُ فَتَسْخَى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَحْمَةِ قَدْ هُدَى وَكُفِيَ وَوَقِيتَ۔

باب ما يقول اذا خرج من بيته، رقم: ۵۰۹۵

حضرت انس بن مالک رض روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ "میں اللہ کا نام لے کر انکل رہا ہوں، اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے، کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے نجات میں کامیابی اللہ ہی کے حکم سے ہو سکتی ہے" اس وقت اس سے کہا جاتا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں: تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی۔ شیطان (نام اور ہوکر) اس سے دور ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ اس وقت (اس دعا کے پڑھنے کے بعد) اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں پوری رہنمائی مل گئی، تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری حفاظت کی گئی۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ دوسرا شیطان پہلے شیطان سے کہتا ہے: تو اس شخص پر کیسے قابو پا سکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنا دیئے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔ (ابوداؤد)

(301) عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔ رواه البخاري، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ۶۳۴۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیزیں کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بڑے اور بڑے بار ہیں (گناہ پر فروراً پکڑنے والے فرماتے) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو عرش عظیم کے رب ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور معزز عرش کے رب ہیں۔

(302) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْوَاتُ الْمُكْرُونِ:

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكْلُنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةً عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِنِي شَانِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .
رواه ابو داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۹۰

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت میں بچتا ہو وہ یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكْلُنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةً عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِنِي شَانِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ”ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے پہلی چیز کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائیے۔ میرے تمام حالات کو درست فرمادیجئے آپ کے سوا کوئی معبوذ نہیں ہے۔“ (بخاری)

﴿303﴾ عَنْ أَمْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ تُصْبِيْهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا إِلَهٌ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرِنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِنِي خَيْرًا مِنْهَا فَالثُّ: فَلَمَّا تُوفِيَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَمَا أَمْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْهُ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رواه مسلم، باب ما يقال عند المصيبة، رقم: ۲۱۲۷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی الہمیہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سناء: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھ لے اِنَّا إِلَهٌ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرِنِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِنِي خَيْرًا مِنْهَا ترجمہ: پہنچ کہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرمائیے اور جو چیز آپ نے مجھ سے لے لی ہے اس سے بہتر چیز عطا فرمائیے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں ثواب عطا فرماتے ہیں اور اس کو اس فوت شدہ چیز کے بد لے میں اس سے اچھی چیز عنایت فرمادیتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے اسی طرح دعا کی جس طرح رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس دعا کا حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر بدل عطا فرمادیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شوہر بنادیا۔ (مسلم)

﴿304﴾ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَرْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي رَجُلٍ غَضِبَ

عَلَى الْآخِرِ لَوْقَالَ : أَخْوَذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ .

(وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب قصة البلس وجنوده، رقم: ٣٢٨٢

حضرت سليمان بن صرد رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک شخص کے بارے میں جو دوسرے پر ناراض ہو رہا تھا) ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اخْوَذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ پڑھ لے تو اس کا خصہ جاتا رہے۔ (بخاری)

﴿305﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَةُ : مَنْ نَزَّلْتُ بِهِ فَاقْتَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّدْ فَاقْتَلَهُ وَمَنْ نَزَّلْتُ بِهِ فَاقْتَلَهَا بِاللَّهِ فَيُؤْشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرْزَقٌ عَاجِلٌ أَوْ آجِلٌ . رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في الهم في الدنيا وحبها، رقم: ٢٣٢٦

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو فاقہ کی تو بت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کرے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا۔ اور جس شخص کو فاقہ کی تو بت آجائے اور وہ اس کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی روزی کا انظام فرمادیتے ہیں، فوراً مل جائے یا کچھ تباہی سے۔ (ترمذی)

﴿306﴾ عَنْ أَبِي وَالْيَالِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَنْهُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَكَاتِبَ جَاءَهُ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابِي فَاعْنَى ، قَالَ : إِلَّا أَعْلَمُكِ الْكَلَمَاتُ عَلَمْتُنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَةُ ؟ لَوْ كَانَ حَلِيلَكِ مثْلُ جَبَلٍ صَسِيرٍ ذِيَّا أَذَاهَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ : فَلِلَّهِمَّ أَنْفَنِي بِحَلَالِكِ عَنْ حَرَامِكِ ، وَأَغْبِنِنِي بِفَضْلِكِ عَمَّنْ سِوَاكِ

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، احادیث شی من ابواب الدخوات، رقم: ٣٥٦٣

حضرت ابووالیل رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک مکاتب (غلام) نے حضرت علی رضي الله عنه کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں (بدل کتابت میں) طے شدہ مال ادا نہیں کر پا رہا۔ آپ اس بارے میں میری مد فرمائیں۔ حضرت علی رضي الله عنه نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے؟ اگر تم پر (یعنی کے) سیر پھاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ

اس قرض کو ادا کر دیں گے۔ تم یہ دعا پڑھا کرو: اللہمَ اغْفِنِي بِحَالَكَ عَنْ حِرَامِكَ، وَاغْفِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سَوَاكَ۔ ” یا اللہ! مجھے اپنا حلال رزق دیکر حرام سے بچا لیجئے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے غیر سے بے نیاز کر دیجئے۔ ” (ترنی)

فائده: مُکَاتِب اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کے آقا نے کہا ہو کہ اگر تم اتنا مال اتنے عرصہ میں ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے، جو مال اس معاملہ میں طے کیا جاتا ہے اس کو بدلی کتابت کہتے ہیں۔

﴿307﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْكَ يَوْمَ الْمَسْجَدِ فَإِذَا هُوَ بِرَجْلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ: أَبُو أَمَامَةَ، فَقَالَ: يَا أَبَا أَمَامَةَ! مَا لِكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُومٌ لِرَمَضَنِ وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ كَلَامًا إِذَا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَكَ وَقَضَى عَنْكَ ذِنْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: قُلْ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَفَسَيْتَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَغُوذُكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَأَغُوذُكَ مِنَ الْجُنُنِ وَالْبَخْلِ وَأَغُوذُكَ مِنْ عَلَيْهِ الَّذِينَ وَقَهَرُ الرِّجَالِ، قَالَ: فَعَمِلْتَ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّيْ وَقَضَى عَنِّي ذِنْكِي۔

رواہ ابو داؤد، باب فی الاستعاذه، رقم: ۱۵۵۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لائے تو آپ کی نظر ایک انصاری شخص پر پڑی جن کا نام ابو امامہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابو امامہ! کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ سبھیں (الگ تحمل) بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے غمیں اور قرضوں نے گھیر کھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک دعا نہ سکھا دوں جب تم اس کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ہم دور کر دیں گے اور تمہارا قرض اتر وادیں گے؟ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَغُوذُكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَأَغُوذُكَ مِنَ الْجُنُنِ وَالْبَخْلِ وَأَغُوذُكَ مِنْ عَلَيْهِ الَّذِينَ وَقَهَرُ الرِّجَالِ۔

ترجمہ: یا اللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں بے بی اور سستی سے

آپ کی پناہ لیتا ہوں، اور میں کنجوی اور بزدی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور میں قرض کے بوجھ میں دبنتے سے اور لوگوں کے میرے اوپر دباؤتے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ حضرت ابو اماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح و شام اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے خم دور کر دیے اور میرا سارا قرضہ بھی ادا کروادیا۔ (ایودا دری)

﴿308﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ نِكْيَةَ قَبْضَتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيَقُولُ قَبْضُتُمْ ثَمَرَةَ فُوَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللَّهُ إِنَّنَا لِعَبْدِيْ بَيْتُ الْجَنَّةِ وَسَمُوَّةُ بَيْتِ الْحَمْدِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل المصيبة اذا احتسب، رقم: ۱۰۲۱

حضرت ابو موسیٰ اشری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں تم میرے بندے کے بچے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم میرے بندے کے دل کے ٹکڑے کو لے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں: آپ کی تعریف کی اور اَنَّا اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناو اور اس کا نام بیٹ الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھو۔ (ترمذی)

﴿309﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا حَرَجُوا إِلَيْهِ الْمَقَابِرُ، فَكَانَ قَاتِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّ شَاءَ اللَّهُ لَلأَحْقِقُونَ، أَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْغَافِيَةَ.

رواہ مسلم، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ۲۲۵۷

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح کہیں: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلأَحْقِقُونَ، أَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْغَافِيَةَ۔ ”ترجمہ: اس سنتی کے رہنے والے مونو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، بلاشبہ تم بھی انشاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے

ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ” (مسلم)

﴿310﴾ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام قال: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةً لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحِبِّنِي وَيُمِيِّنِي وَهُوَ حَسِّي لَا يَمْوُثْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَبَّ اللَّهُ لَهُ الْفَ الْفِ حَسَنَةٌ وَمَحَاجَعَةٌ الْفَ الْفِ سَيِّئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ الْفَ الْفِ دَرَجَةً. رواه الترمذى وقال: هذا حديث غريب، باب ما يقول اذا دخل السوق، رقم: ۳۴۲۸ وقال الترمذى في روایة له مكان ” وَرَفَعَ لَهُ الْفَ الْفِ دَرَجَةً ” وَبَنِي لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ ” رقم: ۳۴۲۹

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةً لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحِبِّنِي وَيُمِيِّنِي وَهُوَ حَسِّي لَا يَمْوُثْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے وس لا کھنکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی وس لا کھنک طائف میں منادیتے ہیں، اور وس لا کھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔ ایک روایت میں وس لا کھ درجے بلند کرنے کے بجائے جنت میں ایک محل بنا دینے کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

﴿311﴾ عن أبي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَارَخَةً إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ مِنَ الْمَجْلِسِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضِيَّ؟ قَالَ: كَفَارَةً لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ.

رواہ ابو بارڈ، باب فی کفارۃ المجلس، رقم: ۴۸۵۹

حضرت ابو بارڈہ اسلئی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا مع Howell عمر مبارک کے آخری زمان میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ پڑھا کرتے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج کل آپ کا Howell ایک دعا کے پڑھنے کا ہے جو پہلے نہیں تھا! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مجلس (کی لغزشوں) کا کفارہ ہے۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا

ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبد نہیں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤ)

(312) عن جعفر بن مطعم رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه: من قال سبحان الله وبحمدك، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرك وأتوب إليك، فقال لها في مجلس ذكر كانت كالطابع يطبع علىه، ومن قالها في مجلس لغيرها كانت كفارة له.

رواہ الحاکم و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و وافقه النبھی ۵۳۷/۱

حضرت جعفر بن مطعم رضي الله عنه روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذکر کی مجلس (کے آخر) میں یہ دعا پڑھی: سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ و بحمدہ، اشہد ان لا إله إلا أنت، أستغفرك و آتوب إليك۔ یہ دعا اس مجلس ذکر کے لئے اس طرح ہوگی جس طرح (اہم کاغذات پر) مہر لگادی جاتی ہے یعنی یہ مجلس اللہ کے ہاں قول ہو جاتی ہے اور اس کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں حفظ ہو جاتا ہے اور اگر یہ دعا الیٰ مجلس میں پڑھے جس میں بیکار باتیں ہوئی ہوں تو یہ دعا اس مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔ (مسند رحکم)

(313) عن عائشة رضي الله عنها قالت: أهدىت لرسول الله عليه عليه شاة فقال: أفيسيتها وكانت عائشة رضي الله عنها إذا رجعت الخادم تقول: ما قالوا؟ تقول الخادم: قالوا: بارك الله فيكم تقول عائشة رضي الله عنها: وفيهم بارك الله تردد عليهم مثل ما قالوا وينهى أخرين أنما . الواہل الصیب من الكلم الطیب قال المحسنی: اسناده صحيح ۱۸۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری ہدیہ میں آئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عائشہ سے تقییم کرو۔ جب خادم لوگوں میں گوش تقییم کر کے واپس آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھتیں: لوگوں نے کیا کہا؟ خادمہ کہتی: لوگوں نے بارک اللہ فیکم کہا یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وفيهم بارک اللہ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں برکت دیں۔ ہم نے ان کو وہی دعا دی جو دعا انہوں نے تمیں دی (دعا دینے میں ہم اور وہ برادر ہو گئے) اب گوشت کی تقییم کا ثواب ہمارے لئے باقی رہ گیا۔ (الواہل الصیب)

﴿314﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَانَ يُوتَى بِأَوْلَ الشَّمْرِ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِبْرَكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا، وَفِي مَدِينَاتِنَا وَفِي صَاعِنَاتِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةِ ثُمَّ يُعْطِنَهُ أَصْغَرَ مَنْ يَخْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ۔ (رواہ مسلم، باب فضل المدینۃ۔ رقم: ۳۲۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ رض یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ إِبْرَكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدِينَاتِنَا وَفِي صَاعِنَاتِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةِ ترجمہ: "اے اللہ! آپ ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مدن میں اور ہمارے صاع میں خوب برکت عطا فرمائیے"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے چھوٹے بچے کو وہ پھل دے دیا کرتے تھے۔ (مسلم)

فائدہ ۵: مدن، ناپنے کا چھوٹا لیانہ ہے جس میں تقریباً ایک کلوکی مقدار آ جاتی ہے۔ صاع ناپنے کا بڑا لیانہ ہے جس میں تقریباً چار کلوکی مقدار آ جاتی ہے۔

﴿315﴾ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَتْسِعُ، قَالَ: فَلَعْلَكُمْ تَفْرُقُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَأَذْكُرُو أَسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَسِّرْكُ لَكُمْ فِيهِ۔ (رواہ ابو داؤد، باب فی الاجتماع علی الطعام، رقم: ۳۷۲۴)

حضرت وحشی بن حرب رض سے روایت ہے کہ چند صحابہ رض نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بھی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھانا ایک جگہ جمع ہو کر اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿316﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَاماً ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِي وَلَا قُوَّةٍ، غُفْرَ لَهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: وَمَنْ لَيْسَ تُؤْنِي فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الْوَتْ بَ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِي وَلَا قُوَّةٍ، غُفْرَ لَهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقول اذا ليس ثوابا جديدا، رقم: ۴۰۲۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامُ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِي وَلَا قُوَّةٍ۔** ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا“ تو اس کے لگے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور جس نے کپڑا بہن کریدا پڑھی: **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثُّوْبُ وَرَزَقَنِي مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِي وَلَا قُوَّةٍ۔** ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے یہ کپڑا پہنانی اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا“ تو اس کے لگے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ابوداؤ)

فائده: اگلے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی گناہوں سے حفاظت فرمائیں گے۔ (بذریعہ الحجود)

﴿317﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّخَاطَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ لَبِسَ ثُوبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوْرِيَ بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَهَّمْلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثُّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَفَفِ اللَّهِ وَفِي حَفْظِ اللَّهِ وَفِي سِرِّ اللَّهِ حَيَاً وَمِيتًا۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، احاديث شتى من ابواب الدعوات، رقم: ۲۵۶۰

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو شخص نیا کپڑا بہن کریدا پڑھے: **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوْرِيَ بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَهَّمْلُ بِهِ فِي حَيَاتِي** ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے کپڑے پہنانے، ان کپڑوں سے میں اپنا ستر پچھا تاہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں“ پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں رہے گا اور اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پر وہ ڈالے رکھیں گے۔ (ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الْحَيْثَكَةِ فَسَلِّلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَثٌ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَقَ الْحَمِيرِ فَتَوَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ

الشیطان فَإِنَّهَا رَأَثْ شَيْطَانًا۔ رواه البخاری، باب خیر مال المسلمين..... رقم، ۲۳۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فعل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر آواز دیتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔
(بخاری)

﴿319﴾ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: الَّلَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْأَيْمَانِ وَالسَّلَامَةَ وَالْإِسْلَامَ، رَبِّنَا وَرَبِّكَ اللَّهُ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ما يقول عند

رؤیۃ الہلal، الجامع الصحیح للترمذی، رقم: ۳۴۵۱

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: الَّلَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْأَيْمَانِ وَالسَّلَامَةَ وَالْإِسْلَامَ، رَبِّنَا وَرَبِّكَ اللَّهُ۔ ترجمہ: اے اللہ! یہ چاند ہمارے اوپر پر کرتا، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکالئے۔ اے چاند میرا اور تیر ارب اللہ تعالیٰ ہے۔ (ترمذی)

﴿320﴾ عَنْ قَتَادَةَ رَحْمَةَ اللَّهِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا۔

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول الرجل اذا رأى الہلal، رقم: ۵۰۹۲

حضرت قاتدہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پیچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو تین بار فرماتے: هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَ کترجمہ: ”یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہو، میں ایمان لا یا اللہ تعالیٰ پر جنہوں نے تجھے پیدا کیا۔“ پھر فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے فلاں مہینہ ختم کیا اور فلاں مہینہ شروع کیا۔“ (ابوداؤد)

(321) عن عمر رضي الله عنه أن رسول الله عليه صل الله علیه وآله وسلم قال: من رأى صاحب بلاه فقال: الحمد لله الذي عفاني مما ابتلاك به، وفضلني على كثيرٍ قمّن خلق تفضيلاً، إلا غُوفني من ذلك البلاه، كائناً ما كان ما عاشر.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء ما يقول اذا رأى مبتلي، رقم: ۳۴۳۱

حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زد کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے الحمد لله الذي عفاني مما ابتلاك به، وفضلني على كثيرٍ قمّن خلق تفضيلاً۔ تو اس دعا کا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشان کسی ہی ہو۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں بتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔ (ترمذی)

فائڈہ: حضرت جعفرؑ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ شائے۔

(322) عن مُحَمَّدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ السَّيِّدُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّوْرُ.

رواه البخاری، باب وضع اليد تحت الخدالیمنی، رقم: ۶۳۱۴

حضرت مذیف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر لیتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: اللهم بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى ”ابے اللہ آپ کا نام لے کر مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی جا گتا ہوں)“ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّوْرُ ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو انہی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔“ (بخاری)

(323) عن البراء بن عازب رضي الله عنهما قال: قال لى رسول الله عليه صل الله علیه و آله و سلم: إذا آتت

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَضْطَجَعَ عَلَى شِقْكَ الْأَيْمَنِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاحِظُ ظَهَرَنِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنتُ بِكَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ: فَإِنَّ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفُطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ قَالَ الْبَرَاءُ: قَلْتُ أَسْتَدِكُرُهُنَّ، فَقَلَّتْ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: لَا، وَنَيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

رواه ابو داؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ٤٦٥ و زاد مسلم و ان أصبحت

أَصَبَّتْ خَيْرًا، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٦٨٨٥

حضرت براء بن عازب رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم (سونے کے لئے) بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاحِظُ ظَهَرَنِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنتُ بِكَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی بناں آپ کے سپرد کردی اور اپنا معمالہ آپ کے حوالہ کر دیا اور آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ ہی کی طرف رغبت کرتے ہوئے میں نے آپ کا سہارا لیا۔ آپ کی ذات کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اور جو کتاب آپ نے اتنا تاری ہے اس پر میں ایمان لے آیا اور جو نبی آپ نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء ﷺ سے فرمایا: (اگر اس دعا کو پڑھ کر سوچا تو) پھر اس رات تھاری موت آجائے تو تمہاری موت اسلام پر ہوگی اور اگر صبح اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی اور اس دعا کے بعد کوئی اور بات نہ کرو (بلکہ سوچاو)۔ حضرت براء رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے ہی اس دعا کو یاد کرنے لگا تو میں نے (آخری جملہ میں) وَنَيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کی جگہ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) وَنَيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ کہو۔ (ابوداؤ)

(324) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِرَادَةٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا حَلَفَةُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِينِي، وَبِكَ أَرْفَعَهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاخْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ

عبدُك الصالِحِينَ۔
رواه البخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٠

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو بستر کو اپنے تہبند کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر اس کی غیر موجودگی میں کیا جیز آگئی ہو یعنی ممکن ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں بستر کے اندر کوئی زہر یا جانور چھپ گیا ہو۔ پھر کہہ: **بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَصَنْعَتْ جَنَّبِيْ، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَأَرْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَخْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ** عبدُك الصالِحِينَ۔ ترجمہ: اے میرے رب امیں نے آپ کا نام لے کر اپنا پہلو بستر پر کھا ہے اور آپ کے نام سے اس کو المھاول گا، اگر آپ سونے کی حالت میں میری روح کو قبض کر لیں تو اس پر حرم فرماد تجھے گا۔ اور اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی اسی طرح حفاظت کیجیے جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

﴿325﴾ عن حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ وَضْعَ بَدَءَ الْيَمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَللَّهُمَّ إِقِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، فَلَا تُكْلِفْ مَوَاتِكَ۔
رواه ابو داؤد، باب ما يقول عند النوم، رقم: ٥٠٤٥

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محدثہ ہیں فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا رادہ فرماتے تو اپنا دایاں یا تھا اپنے دائیں رخسار کے نیچ رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: **اللَّهُمَّ إِقِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ** ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچائیے جس دن آپ اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھا کیں گے“۔ (ابوداؤد)

﴿326﴾ عَنْ أَبْنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَتَوَلَّ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنَّبِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَأَيْتَ، ثُمَّ قَدَرْ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُضَى وَلَذَلِكَ مَيْضُرَةُ شَيْطَانٍ أَبْدًا۔
رواه البخاری، باب ما يقول اذا اتى اهله، رقم: ٥١٦٥

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور یہ دعا پڑھے: **بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنَّبِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ**

ما رَزَقْتَنَا، پھر اس وقت کی ہمیستری سے اگران کے بیہاں بچپیدا ہوا تو سے شیطان کھی نقسان نہ پہنچا سکے گا۔ یعنی شیطان اس بچے کو گراہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ کام کرتا ہوں اے اللہ اجھے شیطان سے بچائیے اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں ان کو بھی شیطان سے بچائیے۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَصَبٍ وَّعَقَابٍ وَشَرِّ عِبَادَةٍ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرٍ يُعْلَمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَلْعَمْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَلَكٍ ثُمَّ عَلَقَهَا فِي عُفْيَهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب دعاء الفرع في النوم، رقم: ۳۵۲۸

حضرت عمرو بن شعيب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتے ہوئے گھبرا جائے (ڈرجائے) تو یہ کلمات کہے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَصَبٍ وَّعَقَابٍ وَشَرِّ عِبَادَةٍ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل، ہر عیوب اور کسی سے پاک قرآنی کلمات کے ذریعہ اس کے غصہ سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں پناہ مانگتا ہوں“، تو وہ خواب اس کو کوئی نقسان نہیں پہنچا جائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما (اپنے خاندان کی) اولاد میں جو ذرا سمجھدار ہوتے ان کو یہ دعا سکھاتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لئے یہ دعا کا غذر پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ترمذی)

﴿328﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤُبُّ يُبَرِّجُهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِدْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ما يقول اذا رأى رؤيا يكرهها، رقم: ۳۴۵۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سناء: جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے، اور اگر برآخواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہئے کہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے تو برآخواب اسے نقصان نہ دے گا۔ (ترمذی)

فائده: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کے لئے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا کہے ”میں اس خواب اُمیٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں۔“

﴿۱۰﴾ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَمِنَ الشَّيْطَانَ، فَإِذَا أَيَّدَكُمْ شَيْطَانٌ يُكَرِّهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَقِطُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَصُرُّهُ۔ رواه البخاري، باب النفح في الرقيقة، رقم: ۵۷۴۷

حضرت ابو قتادة رضي الله عنه روايت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے ہما خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برآخواب (جس میں گھبراہٹ ہو) شیطان کی سے ہے۔ جب تم میں سے کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو جس وقت اٹھے (اپنی بن طرف) تین مرتبہ تھکارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب شخص کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ (بخاری)

﴿330﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ، ابْتَدَأَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُولُ الشَّيْطَانُ: إِخْتِمْ بَشَرٍ، وَيَقُولُ الْمَلَكُ: إِخْتِمْ بِخَيْرٍ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ الْمَلَكُ يَكْلُوُهُ، وَإِذَا اسْتَقِطَ ابْتَدَأَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُولُ الشَّيْطَانُ: افْتَخِ بَشَرٍ وَيَقُولُ الْمَلَكُ: افْتَخِ بِخَيْرٍ فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمْتَهِنْ فِي مَيَاهِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نُفِسِكَ السَّمَاءَ أَنْ تَقْعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا يَأْذِنُهُ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُءُوفٌ رَّحِيمٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فَإِنْ خَرَّ مِنْ ذَابِبٍ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلَىٰ صَلَىٰ فِي الْفَضَّالِّ۔ رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۵۴۸

حضرت جابر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم

میں سے کوئی اپنے بستر پر سونے کے لئے آتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے کہ اپنی بیداری کے وقت کو برائی پر ختم کر۔ اور فرشتہ کہتا ہے: اسے بھلائی پر ختم کر۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا ہے تو شیطان اس کے پاس سے چلا جاتا ہے اور رات بھر ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اپنی بیداری کو برائی سے شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے شروع کر۔ پھر اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے: **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي إِلَى نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمْتَهِنْ فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُفْسِكُ السَّمَاءَ أَوْ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُعْلِمُ الْوَهْوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔** اس کے بعد اگر وہ کسی جانور سے گر کر مر جائے (یا کسی اور اس کی موت واقع ہو جائے) تو یہ شہادت کی موت مراء اور اگر زندہ رہا اور کھڑے ہو کر نماز اسے اس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں۔ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں میری جان مچھ کو واپس لوٹادی اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ تھیں تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت کرنے والے، مہربانی فرمائے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ لئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ (متدرک حاکم)

(331) ﴿عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِي: يَا حُصَيْنُ! كُمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا؟ قَالَ أَبِي: سَبْعَةً: سِتَّةً فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَإِنَّهُمْ تَعْدُ لِرَغْبَيْكَ وَرَهْبَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ، قَالَ: يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَشْلَمْتَ عَلَمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَقْفَاعَنِكَ، قَالَ: فَلَمَّا أَشْلَمْتَ حُصَيْنَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتِي الْكَلِمَتَيْنِ الْلَّتَيْنِ وَعَلَدْتَنِي، قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ إِلَهُمْنِي رُشْدِي، وَأَعْذُنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔﴾

رواه الترمذی، وقال: هذا حديث حسن غريب، باب قصة تعليم دعاء.....، رقم: ۳۴۸۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا: تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا: سات معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، چھز میں میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: تم امید و خوف کی حالت میں کس کو پکارتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اس معجود کو جو آسمان میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حسین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمہیں دو کلے سکھاؤں گا جو تم کو فائدہ دیں گے۔ جب حضرت حسین رض مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ دو کلے سکھائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کہو: اللہُمَّ إِنِّي رُشِدْنِي، وَأَعْلَمُنِّي مِنْ شَرِّ نَفْسِي” ترجمہ: اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا لیجئے۔ (ترمذی)

﴿332﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْأَمْرُ هَا أَنْ تَدْعُوْ بِهِذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ مَا عَلِمْتَ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ مَا عَلِمْتَ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَمَا قَرَبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عَنْدَكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَنْدَكَ وَرَسُولِكَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ رُشْدًا۔

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱/۵۲۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان الفاظ سے دعا کیا کرو: اللہُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ مَا عَلِمْتَ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ مَا عَلِمْتَ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عَنْدَكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ عَنْهُ عَنْدَكَ وَرَسُولِكَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ رُشْدًا۔ ترجمہ: اے اللہ! میں ہر قسم کی بھلائی جلد ملنے والی اور دیر میں ملنے والی، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام کو آپ سے طلب کرتا ہوں، اور میں ہر قسم کے شر چلدیا دیر میں آنے والا ہو، جو میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا ان تمام سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت سے قریب کر دے۔ اور میں آپ سے جہنم سے اور ہر اس قول یا عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم سے قریب کر دے۔ میں آپ

سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے سوال کیا اور میں آپ سے ہر اس شرے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ میرے حق میں فیصلہ فرمائیں اس کے انجام کو میرے لئے بہتر فرمائیں۔ (متدرک حاکم)

﴿333﴾ عن عائشة رضي الله عنها قالت: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِسِعْمَتِهِ تَعْمَلُ الصَّالِحَاتُ، وَإِذَا رَأَى مَا يُكْرَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ كُلِّ خَالٍ. رواه ابن ماجه، باب فضل الحامدين، رقم: ٣٨٠٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پنڈیدہ چیز کو دیکھتے تو فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِسِعْمَتِهِ تَعْمَلُ الصَّالِحَاتُ، ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جن کے نفع سے تمام یہ کام انجام پاتے ہیں“۔ اور جب کسی ناگوار چیز کو دیکھتے تو فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ كُلِّ خَالٍ۔ تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ (ابن ماجہ)



اکرام مسلم

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے اور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پابندی کے ساتھ پورا کرنا اور اس میں مسلمانوں کی فویت کا لاحاظ کرنا۔

مسلمان کا مقام

آیات قرآنیہ

قَالَ تَعَالَى ﴿ وَلَعَبَدُ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَغْبَجْ كُلُّهُمْ ﴾ [آل عمران: ۲۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک مسلمان غلام مشرک آزاد مرد سے کہیں بہتر ہے خواہ وہ مشرک مرد تم کو کتنا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہو گا ہو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَخْيَلْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَنْهَايْتُ بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلَهُ فِي الظُّلْمَتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ﴾ [آل انعام: ۱۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا ایک ایسا شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندگی بخشی اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا جس کو لئے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے بھلا کیا یہ شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو مختلف تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور ان تاریکیوں سے کل نہ سکتا ہو (یعنی کیا مسلمان کافر کے برابر ہو سکتا ہے) (انعام)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ إِنَّمَا كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَإِسْقَاطُ لَا يَسْتَوْنَ ﴾ [السجدة: ۱۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص مومن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جائے گا جو بے حکم (یعنی کافر) ہو (نہیں) وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔ (بجدہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِبَبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ﴾ [فاطر: ۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر اس کتاب کا وارث ہم نے ان لوگوں کو بنادیا جن کا ہم نے اپنے (تمام دنیا جہان) کے بندوں میں سے اختیاب فرمایا (مراد اس سے اہل اسلام ہیں جو اس حیثیت ایمان سے تمام دنیا والوں میں مقبول عنده اللہ ہیں)۔ (فاطر: ۳۲)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کو اس کتاب کا وارث بنایا گیا۔ اس آیت میں لفظ اصطفینا سے امت محمدیہ کی سب سے بڑی اور عظیم فضیلت ظاہر ہوئی کیونکہ لفظ اصطفاء یعنی اختیاب قرآن کریم میں اکثر انبیاء علیہم السلام کے لئے آیا ہے۔ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اصطفاء میں انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ شریک فرمادیا، اگرچہ اصطفاء کے درجات مختلف ہیں۔ انبیاء اور ملائکہ کا اصطفاء اعلیٰ درجہ میں ہے اور امت محمدیہ کا بعد کے درجہ میں ہے۔ (معارف القرآن) گویا اس امت کے ہر فرد کو اس خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ہے جو پہلے صرف انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا جاتا تھا۔ اس اعزاز کے ملنے سے یہ مددواری بھی ہر مسلمان پر عائد ہو گئی کہ وہ قرآن کریم کے پیشام کو ساری انسانیت تک پہنچائے۔

احادیث نبویہ

» ۱) عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: أئرنا رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ الْأَنْبَيْتَ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ . رواه مسلم في مقدمته صحيحه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا کہ ہم لوگوں کے ساتھ ان کے مراتب کا لحاظ کر کے رہتا کیا کریں۔ (قدس صحیح مسلم)

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَطْيَكَ وَأَطْبَيْتَ رِبْنَحَكَ، وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَكَ حَرَاماً، وَحَرَمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَالَهُ وَدَمَهُ وَعِرْضَهُ، وَإِنَّ نَطْنَنَ بِهِ ظَنَّا سَيِّئَاتٍ.
رواه الطبرانی فی الکبیر و فیه: الحسن بن ابی جعفر وہ ضعیف وقد وثق ، مجمع الرواید ۶۳۰/۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر (تعجب سے) ارشاد فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اے کعبہ!) تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے، (لیکن) مومن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قابل احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور (اسی احترام کی وجہ سے) اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں۔ (طبرانی، مجمع الرواید)

(۳) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن رسول الله عليه السلام قال: يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل أغنىائهم باربعين حرباً.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين.....، رقم: ۲۴۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب و نادر مسلمان والدار مسلمانوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء بخمسين مائة عام، يضاف يوم.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين.....، رقم: ۲۴۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب غربا مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اس آدھے دن کی مقدار

پانچ سو برس ہوگی۔ (ترمذی)

فائدہ: پچھلی حدیث میں غریب کا امیر سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ امیر اور غریب دونوں میں مال کی رغبت ہو۔ اس حدیث میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جانے کا ذکر ہے، یہ اس وقت ہے جبکہ غریب میں مال کی رغبت نہ ہوا وہ مالدار میں مال کی رغبت ہو۔ (جامِ الاصول لابن اثیر)

﴿٥﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ: أَينَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ, قَيْقَوْمُونَ, قَيْقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا ابْتَأَنَا فَصَبَرْنَا, وَآتَيْتَ الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا, فَيَقُولُ اللَّهُ: صَدَقْتُمْ قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ, وَيَتَقَرَّبُ شَدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ.

(الحدیث) رواہ ابن حبان، قال التحقیق: استادہ حسن ۴۳۶/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب تم لوگ جمع ہو گے تو اس وقت اعلان کیا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کیا ہیں؟ (اس اعلان پر) وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا اعمال کے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے رب! آپ نے ہمارا امتحان لیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال اور حکمرانی دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم صح کہتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جنت میں عام لوگوں سے پہلے داخل ہو جائیں گے اور حساب و کتاب کی سختی مالداروں اور حکمرانوں کے لئے رہ جائے گی۔ (ابن حبان)

﴿٦﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: هَلْ تَذَرُونَ مَنْ أَوْلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَوْلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدِّدُ بِهِمُ التُّغْفُرُ، وَتَقْنَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمْوَثُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِعُ لَهَا قَضَاءٌ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: إِنْتُوْهُمْ فَحِيُّوْهُمْ, فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا تَحْنُ شَكَانَ سَمْوَاتِكَ وَخَيْرَكَ مِنْ خَلْقِكَ, أَفَتَأْمُرُونَا أَنْ نَاتِي هُؤُلَاءِ, فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، وَتُسَدِّدُ بِهِمُ التُّغْفُرُ وَتَقْنَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، وَيَمْوَثُ أَحَدُهُمْ

وَحَاجَتُهُ فِي صَلَوَةٍ لَا يَسْتَطِعُ لَهَا قَضَاءً، قَالَ: فَتَاتِهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَيَذْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَقَعْدَةٌ عَقْبَى الدَّارِ۔

رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ٤٢٨/١٦

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کون سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ غریب اور نادار ہمہاجرین ہیں۔ جن کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے، مشکل کاموں میں (انہیں آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے پچاؤ حاصل کیا جاتا ہے، ان میں سے جس کو موت آتی ہے اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے وہ اسے پورا نہیں کر پاتا۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرشتوں سے فرمائے گا: ان کے پاس جا کر انہیں سلام کرو، فرشتے (تعجب سے) عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تو آپ کے آسمانوں کے رہنے والے ہیں اور آپ کی بہترین مخلوق ہیں (اس کے باوجودو) آپ ہمیں حکم فرمائے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کریں (اس کی کیا وجہ ہے؟) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ میرے ایسے بندے تھے جو میری عبادت کرتے تھے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں تھا۔ میرے اس کے ذریعہ سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی، مشکل کاموں میں انہیں (آگے رکھ کر) ان کے ذریعے سے پچاؤ حاصل کیا جاتا تھا اور ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی وہ اسے پورا نہیں کر پاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یوں کہتے ہوئے آئیں گے کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔ اس جہاں میں تھا را انجام کیا ہی اچھا ہے۔ (ابن حبان)

﴿٧﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَيَأْتِيَ أَنَاسٌ مِنْ أَمَّتِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورُهُمْ كَضَّوْءُ الشَّمْسِ، قُلْنَا: مَنْ أُولَئِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ تَفَقَّدُ بِهِمُ الْمَكَارَةُ يَمُوتُ أَحْلَهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَلَوَةٍ يُعْشَرُونَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

رواه احمد ٢/١٧٧

ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری اہمت کے پچھے لوگ آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ غریب مہاجرین ہوں گے۔ جن کو مشکل کا مہم میں آگے رکھ کر ان کے ذریعے سے پچاؤ حاصل کیا جاتا تھا، ان میں سے جس کو موت آتی تھی اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی۔ انہیں زمین کے مختلف حصوں سے لا کر جمع کیا جائے گا۔ (مندرجہ)

﴿٨﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِلَهُمَّ أَخْبِنِي مِسْكِينًا، وَتَوْفِنِي مِسْكِينًا، وَاحْسُنْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ۔

(الحدیث) رواہ الحاکم وقال: هذا حدیث صحيح الاستناد ولم یخرجاه ووافقه الذهبی ۴/۳۲۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرماتے ہوئے شانی اللہ مجھے مسکین طبیعت بنا کر زندہ رکھئے، مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھائیے اور میرا احشر مسکینوں کی جماعت میں فرمائیے۔ (مسند رک حاکم)

﴿٩﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَحْمَةُ اللَّهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدَ الْخُذْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَكَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَاجَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ: إِصْبِرْ أَبَا سَعِيدٍ، فَإِنَّ الْفَقْرَ إِلَى مَنْ يُعْطِيْنِي مِنْكُمْ أَشْرَعُ مِنَ السَّيْلِ مِنْ أَغْلَى الْوَادِيِّ، وَمِنْ أَغْلَى الْجَبَلِ إِلَى أَسْفَلِهِ۔

رواہ احمد و برجالہ رجال الصحیح الاصدیق شبه المرسل، مجمع الزوائد ۱۰/۴۸۶

حضرت سعید بن ابی سعید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی (تندگتی اور) ضرورت کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! اصر کرو، تم میں سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے فراہم پر ایسی تیزی سے آتا ہے جیسی تیزی سے سیلاں کا پانی وادی کی اوپرچاری سے اور پہاڑوں کی بلندی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ (مندرجہ، مجمع الزوائد)

﴿١٠﴾ عَنْ رَافِعٍ بْنِ حُدَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهَ عَرْوَجَلًّا، عَبْدًا حَمَاءَ الدُّنْيَا كَمَا يَظْلِمُ أَحَدًا كُمْ يَحْمِنِي سَقْيَمَهُ الْمَاءَ۔

رواہ الطبرانی و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۵۰۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے میریض کو پانی سے بچاتا ہے۔
(طریقی، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحِبُّو الْفَقَرَاءَ وَجَاهِلُوْهُمْ وَأَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ.

رواه الحاکم و قال: صحيح الاستاد و افقه الذهبي ٤/ ٣٣٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غربیوں سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھو۔ غربیوں سے دل سے محبت کرو۔ اور جو عیوب تم میں موجود ہیں وہ تمہیں دوسروں پر ضعن و تشنج کرنے سے روک دیں۔
(مذکور حاکم)

﴿ 12 ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: رَبِّ اشْعَثْ أَغْيَرَ ذِي طَمَرَينِ مُصَفِّحَ عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرَهُ۔ روah الطبریانی فی الاوسط وفیه: عبداللہ بن موسی التیمی، وقد وثق، ونقیۃ رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ١٠/ ٤٦٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہت سے پرائینگ بیل، گرداؤوں، پرانی چادروں والے، لوگوں کے دروازوں سے ہٹائے جانے والے، اگر اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پرست کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیں۔
(طریقی، مجمع الزوائد)

فائده: اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ کو میلا کچیلا اور پرائینگ بیل دیکھ کر اپنے سے کمتر نہ سمجھا جائے کیونکہ بہت سے اس حال میں رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ہوتے ہیں البتہ واضح ہے کہ حدیث شریف کا مقصد پرائینگ بیل اور میلا کچیلا رہنے کی ترغیب دینا ہے۔
(معارف الحدیث)

﴿ 13 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهُ حَرِّيٌّ أَنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ

مَرْجِلَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَارِيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرْثٌ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَحُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلِءِ الْأَرْضِ مُثْلُ هَذَا.

رواه البخاری، باب فضل الفقر، رقم: ٦٤٤٧

حضرت ہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا: معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس قابل ہے کہ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب سامنے سے گزرے۔ آپ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک غریب مسلمان ہے، اگر کہیں نکاح کا پیغام دے تو قبول نہ کیا جائے، کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کہے تو اس کی بات نہ سی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر پہلے شخص جیسوں سے ساری دنیا بھر جائے تو بھی ان سب سے یہ شخص بہتر ہے۔ (بخاری)

﴿14﴾ عَنْ مُضْعِبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَى سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرَزَّقُونَ إِلَّا بِضُعْفَائِكُمْ؟

رواه البخاری، باب من استعان بالضعفاء.....، رقم: ٢٨٩٦

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں ان صحابہ پر فضیلت حاصل ہے جو ان سے (مالداری اور بہادری کی وجہ سے) کم درجہ کے ہیں۔ (ان کے خیال کی اصلاح کی غرض سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے کمزوروں اور بیکسوں ہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔ (بخاری)

﴿15﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِبْغُونَى

الضَّعْفَاءُ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضَعْفِكُمْ۔ رواه ابو داؤد، باب فی الانتصار.....مرقم: ۲۵۹۴

حضرت ابو درداء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: مجھے کمزوروں میں تلاش کیا کروں لئے کہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے تمہیں روزی طلاق ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ ۱۶ ﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِلَّا أَذْلَكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُّضَعِّفٌ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرَأُهُ، وَأَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَوَاطِعُ الْمُسْتَكْبِرِ۔ رواه البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ واقسموا بالله.....مرقم: ۲۶۵۷

حضرت حارثہ بن وہب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جنتی کون ہیں؟ (پھر آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو کمزور ہو یعنی معاملہ اور برتاؤں میں سخت نہ ہو بلکہ متواضع اور زرم طبیعت ہو، لوگ بھی اسے کمزور سمجھتے ہوں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعاقی ایسا ہو کر) اگر وہ کسی بات پر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے (کہ فلاں بات یوں ہو گی) تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کی لاج رکھ کر اس کی بات کو ضرور پورا کر دیں۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں دوزخی کون ہیں؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا) ہر وہ شخص جو مال جمع کر کے رکھنے والا بخیل، سخت مزاج، مغزور ہو۔ (بخاری)

﴿ ۱۷ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارِ: أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْطُرِيٍّ جَوَاطِعٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَاعٍ مَنَاعٍ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ الضَّعْفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ۔ رواه احمد و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۷۲۱/۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزخ کے ذکر کے وقت ارشاد فرمایا: دوزخی لوگوں میں ہر سخت طبیعت، فربہ بدن اترا کر چلنے والا، متکبر، مال و دولت کو خوب جمع کرنے والا اور (پھر) اس کو خوب روک کر رکھنے والا یعنی سائل کو نہ دینے والا ہے۔ اور جنتی لوگ وہ ہیں جو کمزور ہوں یعنی ان کا راویہ لوگوں کے ساتھ عاجزی کا ہو وہ دبائے جاتے ہوں یعنی لوگ انہیں کمزور سمجھ کر دباتے ہوں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ ۱۸ ﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ

عَلَيْهِ كَنْفَةٌ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ: رَفِيقٌ بِالصَّعِيفِ، وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فيه اربعة احادیث.....، رقم: ۲۴۹۴

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سامنے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔ کمزوروں سے نرم برداشت کرنا، والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام (ماتحت لوگوں اور نوکر چاکروں) سے اچھا سلوک کرنا۔ (ترمذی)

﴿ ۱۹ ﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُؤْتَى بِالشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيزَانٌ، وَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ، فَيُصَبَّ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًّا حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمَوَاقِفِ أَنَّ أَجْسَادَهُمْ فُرِضَتْ بِالْمُقَارِبِينَ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللَّهِ لَهُمْ رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه، مجاهدة بن الزبیر وثقة احمد وضعفه الدارقطنی ، مجمع الزوائد ۳۰۸۲، طبع مؤسسة المعارف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لا یا جائے گا اور اس کو حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لا یا جائے گا اور اس کو بھی حساب کتاب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان لوگوں کو لا یا جائے گا جو دنیا میں مختلف مصیبتوں اور تکلیفوں میں بیتلارہے ان کے لئے نہ میزان عدل قائم ہوگی اور نہ ان کے لئے کوئی عدالت لگائی جائے گی۔ پھر ان پر اجر و انعام استے بر سامنے جائیں گے کہ وہ لوگ جو دنیا میں عافیت سے رہے (اس، بہترین اجر و انعام کو دیکھ کر) تمبا کرنے لگیں گے کہ ان کے جسم (دنیا میں) قیچیوں سے کاٹ دیئے گئے ہوتے (اور اس پر وہ صبر کرتے)۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿ ۲۰ ﴾ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ حَزَعَ فَلَهُ الْجَزَعُ۔ رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۱/۳

حضرت محمود بن لمیڈ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ لوگوں سے محبت فرماتے ہیں تو ان کو (مصیبتوں میں ڈال کر) آزماتے ہیں، چنانچہ جو صبر کرتا ہے اس کے لئے صبر (کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے تو اس کے لئے بے صبری کا کھدی جاتی ہے (پھر وہ روتا پیتا ہی رہتا ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 21 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمُنْزَلَةُ فَمَا يَلْعَفُهَا بِعَمَلِهِ، فَمَا يَرَأُ اللَّهُ بِيَنْبَلَّهُ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يَلْعَفُهَا. رواه ابو یعلی و فی روایة له: يَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمُنْزَلَةُ الرَّفِيعَةُ۔ ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۱۳/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شخص کے لئے ایک بلند درجہ مقرر ہوتا ہے (لیکن) وہ اپنے عمل کے ذریعہ اس درجے تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چیزوں (مثلاً بیماریوں و پریشانیوں وغیرہ) میں مبتلا کرتے رہتے ہیں جو اسے ناگوار ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ ان ناگواریوں کے ذریعے اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (ابویطی، مجمع الزوائد)

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمَّ وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذَى، وَلَا غُمَّ حَتَّى الشُّوَكَةُ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَابِهِ۔ رواه البخاری، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم: ۵۶۴۱

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب بھی کسی تحکماً، بیماری، فکر، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاشا بھی چھٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 23 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا ذِرَّةٌ، وَمُحِيتَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

رواہ مسلم، باب ثواب المؤمن فيما يصبه من مرض.....، رقم: ۶۵۶۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سن: جب کسی مسلمان کو کاشا چھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بد لے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿24﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَّانُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهُ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في الصير على البلاء، رقم: ۲۳۹۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض ایمان والے بندے اور ایمان والی بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصائب اور حادث آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان پر، کبھی اس کی اولاد پر، کبھی اس کے مال پر (اور اس کے تیجہ میں اس کے گناہ جھوڑتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔ (ترمذی)

﴿25﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءً فِي جَسَدِهِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ، فَإِنْ شَفَاهُ، غَسَّلَهُ وَطَهَرَهُ، وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَهُ وَرَحَمَهُ.

رواه ابو یعلی واحمد و رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جسمانی یا ماری میں بٹلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ اس بندہ کے وہی سب تینک اعمال لکھتے رہو جو یہ (تدرستی کے زمانے) میں کیا کرتا تھا۔ پھر اگر اس کو شفادیت ہیں تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک صاف فرمادیتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں تو اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور اس پر رحم فرماتے ہیں۔ (ابو یعلی، محدث احمد، مجمع الزوائد)

﴿26﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا ابْتَلَيْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتَهُ فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تُخْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ.

رواه احمد والطبرانی فی الكبير والوسط کلهم من روایة

اسماعیل بن عیاش عن راشد الصنعتانی و هو ضعیف فی غیر الشامیین و فی الحاشیة: راشدین داود شامی فروایة اسماعیل عنہ صحیحة، مجمع الزوائد ۲۲/۳

حضرت شداد بن اوس صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو (کسی مصیبت، پریشانی، بیماری وغیرہ میں) بتلا کرتا ہوں اور وہ میری طرف سے اس بھیجی ہوئی پریشانی پر (راضی رہتے ہوئے) میری حمد و شنا کرتا ہے تو (میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ) اس کے ان تمام نیک اعمال کا ثواب دیے ہی لکھتے رہو جیسا کہ تم اس کی تدرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَّ الْمُلِيلَةُ وَالصَّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَإِنْ عَلِيَّهُمَا مِنَ الْعَطَايَا مِثْلُ أَحَدٍ, فَمَا يَدْعُهُمَا وَعَلَيْهِمَا مِنْقَالُ خَرْدَلَةٍ. رواه ابو عیال و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲۹/۳

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بندے اور بندی پر مسلسل رہنے والا اندر وہی بخان یا سر کار دروان کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کسی گناہ کو نہیں چھوڑتے اگرچہ ان کے گناہ احمد پھاڑ کے برابر ہوں۔

(ابو عیال، مجمع الزوائد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَوَّكَةً يُشَاكِهَا أَوْ شَنِيًّا يُوْدِنَهُ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً، وَيُنْكَحِرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ. رواه ابن ابی الدنيا و رواهه ثقات، الترغیب ۲۹۷/۴

حضرت ابو سعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے سر کار دروازہ کا شا جو سے چھتا ہے یا اور کوئی چیز جو سے تکلیف دیتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس مومن کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور اس تکلیف کے باعث اس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن ابی الدنيا، ترغیب)

﴿ 29 ﴾ عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ الْبَاهْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ تَضَرَّعَ

مِنْ مَرْضٍ لَا يَعْتَدُهُ اللَّهُ مِنْهُ طَاهِرًا۔ رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات، مجمع الزوادى ۳/۱

حضرت ابو امامہ باہلی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیماری کے وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر) گزگڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے اس حال میں شفاف عطا فرمائیں گے کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو گا۔ (طبرانی، مجمع الزوادی)

﴿ ۳۰ ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةً اللَّهُ مُرْسَلًا مَرْفُوعًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَكْفُرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلُّهَا بِحُمْمِي لَيْلَةٍ۔ رواه ابن ابی الدنيا وقال ابن المبارك عقب روایة له انه من جيد الحديث

ثم قال وشواهدہ کثیرہ یوں کہ بعضہا بعض، اتحاف، ۵۲۶/۹

حضرت حسن رض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مؤمن کے سارے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنيا، اتحاف)

﴿ ۳۱ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ابْتَلَيْتَ عَبْدَى الْمُؤْمِنِ وَلَمْ يَشْكُنْ إِلَى عَوَادِهِ أَطْلَقْتُهُ مِنْ أَسَارِى، ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَخَمَّاً خَيْرًا مِنْ لَخَمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ، ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشیخین ولم یخرجاہ ووافقه الذہبی ۳۴۹/۱

حضرت ابو ہریرہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب میں اپنے مؤمن بندے کو (کسی بیماری میں) بتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔ پھر اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت دیتا ہوں اور اس کے خون سے بہتر خون دیتا ہوں یعنی اس کو تندرتی دے دیتا ہوں پھر اب وہ دوبارہ (بیماری سے اٹھنے کے بعد) نئے سرے سے عمل کرنا شروع کرتا ہے (کیونکہ پچھلے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں)۔ (مسندر حامی)

﴿ ۳۲ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيْمٌ وَلَدْنَتْهُ أُمَّهُ۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الرضا وغیره، الترغیب ۴/ ۲۹۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک رات بخار آئے اور وہ صبر کرے اور اس بخار کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنتا تھا۔ (ابن ابی الدنيا، ترغیب)

﴿ ۳۳ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفِعَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَذْهَبَ حَيْثِيَّةَ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا ذُونَ الْجَنَّةِ .

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في ذهاب البصر، رقم: ۲۴۰۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: جس بندہ کی میں دو محیوب ترین چیزیں یعنی آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر و ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدله پر راضی نہیں ہوں گا۔

(ترمذی)

﴿ ۳۴ ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُفْعِلًا صَحِيحًا .

رواه البخاری، باب يكتب للمسافر.....، رقم: ۲۹۹۶

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے اس جیسے اعمال کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال وہ تندرتی یا گھر پر قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ ۳۵ ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْنَ وَالصِّدِّيقَيْنَ وَالشَّهَدَاءِ .

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في التجار.....، رقم: ۱۲۰۹

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری سچائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر اخیاء، صدق یقین اور شہادت کے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی)

﴿ ۳۶ ﴾ عَنْ رَفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ التَّجَارَ يَبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فِجَارًا، إِلَّا مَنْ أَتَقَى اللَّهُ وَبَرَّ وَصَدَقَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی التجار.....، رقم: ۱۲۱۰

حضرت رفاعة رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن گھنگاراٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں پرہیز گاری اختیار کی یعنی خیانت اور فریب وہی وغیرہ میں بہلا نہیں ہوئے اور نیکی کی یعنی اپنے تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سچ پر قائم رہے۔ (ترمذی)

﴿ ۳۷ ﴾ عَنْ أَمْ عُمَارَةَ ابْنَةَ كَعْبَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدِمَتْ إِلَيْهِ طَعَاماً، فَقَالَ: كُلُّنِيْ، فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُونَ، وَرَبِّمَا قَالَ: حَتَّى يَشْبُعُوا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اكل عنده، رقم: ۷۸۵

حضرت کعب رضي الله عنه کی صاحبزادی ام عمرہ انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزہ دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ ۳۸ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ شَجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذَى الْمُسْلِمِينَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَّعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواه مسلم، باب فضل ازالة الاذى عن الطريق، رقم: ۶۶۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اسے کاٹ دیا تو وہ (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل ہو گیا۔

﴿ ۳۹ ﴾ عَنْ أَبِي ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: اُنْظُرْ فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَخْمَرْ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِعَقْوَى.

رواه احمد ۱۵۸/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہونہ کسی کامل سے البنت تم تو قی کی وجہ سے فضل ہو سکتے ہو۔ (منhadh)

﴿٤٠﴾ عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ مَنْ أَمْتَنَى مِنْ لَوْجَاءِ أَحَدٍ كُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَهُ فِلْسَةً لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهَا، ذَنْبُ طَمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَأَهُ .

رواه الطبراني في الاوسط و رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٤٦٦/١٠

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص تم میں سے کسی کے پاس آئے اور دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے، اگر ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ مانگے تو وہ اس کو ایک پیسہ تک نہ دے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ مقام ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دیں۔ (اس شخص کے بدن پر صرف) دو پرانی چادریں ہوں، اس کی بالکل پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پر قسم کھابی شکھ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو پورا کر دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حسنِ اخلاق

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْهِيَنَّ حَبَائِثَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الحجر: ٨٨]

اللَّهُ تَعَالَى کا اپنے رسول ﷺ سے خطاب ہے: اور مسلمانوں پر شفقت رکھئے۔ (بھر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَارَ عَوْزًا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ لَا أَعِدُّ ثِلْمَقِينَ الَّذِينَ يُنْفَقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ وَالْكَظِيمَنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ طَوَّالَهُ يُحِبُّ الْمُخْسِنِينَ﴾ [آل عمران: ١٣٢ - ١٣٤]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑا اور نیز اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں کا اور زمینوں کا پھیلا جو اللَّهُ تَعَالَى سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (یعنی ان علی درجے کے مسلمانوں کے لئے ہیں) جو خوشحالی اور شکستی دونوں حالتوں میں نیک کاموں میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللَّهُ تَعَالَى ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَنْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُوَنَاهُ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ (قرآن)

وقالَ تَعَالَى : ﴿ وَحِزْرُوا سَيِّئَةً سَيِّئَةً مِثْلَهَا فَمَنْ عَفَ وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴾ [الشوری: ٤٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور برابر کا بدلہ لینے کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ) برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے (لیکن اس کے باوجود) جو شخص درگذر کرے اور (باہمی معاملہ کی) اصلاح کرے (جس سے دشمن ختم ہو جائے اور دوستی ہو جائے کہ یہ معافی سے بھی بڑھ کر ہے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے تو سن لے کر) واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔ (شوری)

وقالَ تَعَالَى : ﴿ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴾ [الشوری: ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ (الشوری)

وقالَ تَعَالَى حَكَيَةً عَنْ قَوْلِ لَقَمْنَ: ﴿ وَلَا تُصَرِّخْ خَدُكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحَّاً طَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَالْفَصَدْ فِي مَشِيكٍ وَأَغْضُضْ مِنْ صُوْنِكَ طَإِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصُوْنُثُ الْحَمِيرِ ﴾ [لقمن: ١٩-١٨]

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اور (بیٹا) لوگوں سے بے رخی کا برداشتہ کیا کرو اور زمین پر متکبر انش چال سے نہ چلا کرو۔ یعنیکہ اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کرو یعنی شور مرست مچاؤ (اگر اوپنجی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز اچھی ہوتی جب کہ) آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمن)

احادیث نبویہ

﴿ 41 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ

لَيَدْرِكَ بِحُسْنِ خَلْقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ رواه ابو داؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: موسیٰ من اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ ٤٢ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَخْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخَيْرًا كُمْ خَيْرًا كُمْ لِنَسَائِكُمْ﴾
رواه احمد ٤٧٢/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں کامل ترین موسیٰ وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاو میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ ٤٣ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَخْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالظَّفَرُهُمْ بِأَهْلِهِ .

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب في استكمال الإيمان، رقم: ٢٦١٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاو اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ زم ہو۔ (ترمذی)

﴿ ٤٤ ﴾ عَنْ أُبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِيزُ لِمَنْ يَشْتَرِي الْمَمْالِكَ بِمَالِهِ، ثُمَّ يَعْتَقِّهُمْ كَيْفَ لَا يَشْتَرِي الْأَخْرَارَ بِمَعْرُوفِهِ؟ فَهُوَ أَغْنَمُهُمْ قَوْافِلَ .

رواہ ابو الغنائم التوسی فی قضاء المواتیخ وهو حديث حسن، الجامع الصغير ١٤٩/٢

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تجھ بھی اس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ بھلانی کا معاملہ کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ (یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو لوگ اس کے غلام بن جائیں گے)۔ (قضاء المواتیخ، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ ﴿ عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَعِيْمَ بْنَ يَتَّىٰ فِي رَبْعِنَ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمُرَأَةَ وَإِنْ كَانَ مُحَمَّداً، وَبَيْتِ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبَيْتِ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ. ﴾

رواه ابو داؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٨٠٠

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے۔ (ابوداؤد)

﴿ 46 ﴾ ﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ اللَّهُ لِيُسْرَهُ بِذَلِكَ سَرَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴾

رواه الطبراني في الصغير واستاده حسن، مجمع الروايات ٣٥٣/٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خدھ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 47 ﴾ ﴿ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَيَّدَ لَيُدْرِكَ ذَرَّةً الصَّوَامِ الْقَوَامِ بِآيَاتِ اللَّهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَمِ ضَرِيْبِهِ. ﴾

رواہ احمد ١٧٧/٢

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سناؤ: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہوا پی طبیعت کی شرافت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجہ کو پالیتا ہے جو رات کو نماز میں بہت زیادہ قرآن کریم پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو۔
(مسند احمد)

﴿ 48 ﴾ عن أبي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَتَقْلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ رواه ابو داؤد، باب في حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٩

حضرت ابو داؤد رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صل نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) مومن کے ترازوں میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿ 49 ﴾ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ مَا أُوصَلَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَثَ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ لِي: أَخْسِنْ خَلْقَكَ لِلنَّاسِ مَعَاذِ بْنَ جَبَلٍ۔

رواہ الامام مالک فی الموطا، ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٤

حضرت معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ آخری نصیحت جو رسول اللہ صل نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی: معاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لئے اچھا بناؤ۔ (موطا امام مالک)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَحْمَةً اللَّهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعْثِثُ لَا تَعْمَمُ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ۔

رواہ الامام مالک فی الموطا، ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٥

حضرت امام مالکؓ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچ ہے کہ آپ صل نے ارشاد فرمایا: میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا امام مالک)

﴿ 51 ﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْنِي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَسِنُكُمْ إِلَيَّ وَأَفْرِيْكُمْ غریب، باب ماجاء فی معالی الاصلاح، رقم: ٢٠١٨

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُرِّ وَالْأَثْمِ؟ فَقَالَ: الْبُرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْأَثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

رواہ مسلم، باب تفسیر البر والاثم، رقم: ٦٥١٦

حضرت نواس بن سمعان النصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں ٹھکنے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ مَكْحُولٍ رَّحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُونَ هُنَّ لَيْسُونَ كَالْجَمِيلِ الْأَيْفِ إِنْ قَيْدَ الْأَقْدَادِ، وَإِنْ أُزْيَّخَ عَلَى صَخْرَةِ اسْتَخَانَ.

رواه الترمذی مرسلۃ، مشکوکة المصایب، رقم: ۵۰۸۶

حضرت مکحولؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والے لوگ اللہ تعالیٰ کا بہت حکم مانے والے اور نہایت نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے تابعدار اونٹ جدھراں کو چلا جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بٹھا دیا جاتا ہے تو اسی پر بیٹھ جاتا ہے۔
(ترمذی، مشکوکۃ المصایب)

فائده: مطلب یہ ہے کہ چٹان پر بیٹھنا بہت مشکل ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے مالک کی بات مان کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔
(مجموعہ الانوار)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَيَمْنَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيْنِ سَهْلٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل كل قریب هین سهل، رقم: ۲۴۸۸

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہو گا اور جس پر آگ حرام ہو گی؟ (سنویں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزانج اور نرم طبیعت ہو۔
(ترمذی)

فائده: لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوبی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔
(معارف المحدث)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَيَاضٍ بْنِ حَمَادٍ أَخْنَى بْنِ مُجَاشِعٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم: اَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضِعُوا حَتَّىٰ لَا يَفْخُرَ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ، وَلَا يَغْنِي أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ۔ (وہ جزء من الحدیث)۔ رواہ مسلم، باب الصفات التي یعرف بها فی الدنيا، رقم: ۷۲۱۰

قیلہ بنی مجاشع کے حضرت عیاض بن حمار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ اس قدر تو اضع اختیار کرو بہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

﴿56﴾ عنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَلَاغُ يَقُولُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفِعَهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّىٰ لَهُ أَهُونُ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلٍّ أَوْ خَنْزِيرٍ۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۶/۲۷۶

حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے تو اضع کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں اوپھا ہوتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گراوپتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی نظرؤں میں وہ کتنے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿57﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الْبَلَاغُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْفَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كَبِيرٍ۔

رواہ مسلم، باب تحریم الكبر و بیانہ، رقم: ۲۶۷

حضرت عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

﴿58﴾ عَنْ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَلَاغُ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرَّجُلُ قَيَامًا فَلَيَتَوَأْ مَقْعَدَةً مِنَ النَّارِ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في كراهية قيام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵۰

حضرت معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس (کی تعظیم) کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ملک کا نام جنم میں بنالے۔

فائده: اس عید کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کوئی آدمی خود یہ چاہے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبے میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو یہ اور بات ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿59﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُولُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَّةِ لِذلِكَ . رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ما جاء في كراهة قيام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵۴

حضرت انس علیہ السلام سے روایت ہے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص بھی رسول اللہ علیہ السلام سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿60﴾ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفِعَهُ اللَّهُ بِهِ درجۃ وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ حَطِیَّةً . رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ما جاء في العفو رقم: ۱۳۹۳

حضرت ابو درداء علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے تھا: جس شخص کو بھی (کسی کی طرف سے) جسمانی تکلیف پہنچ پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿61﴾ عَنْ جُوْدَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنْ اغْتَدَرَ إِلَى أَحَيِيهِ بِمَعْذِرَةٍ ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ حَطِيَّةٍ صَاحِبٌ مَكْسِ . رواه ابن ماجہ، باب المعاذیر، رقم: ۳۷۱۸

حضرت جودان علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر پیش کرتا ہے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا تو اس کو ایسا گناہ ہو گا جیسا تھا تکمیل وصول کرنے والے کا گناہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 62 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ مُوسَى بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا رَبِّ إِنَّمَّا أَغْرِيَ عِبَادِكَ عِنْ دِينِكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدِرَ غَفَرَ .

رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۳۱۹/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لے سکتا ہو اور پھر معاف کر دے۔ (تہجی)

﴿ 63 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُمْ أَغْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُمْ أَغْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَيْعِينَ مَرَّةً۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في العفو عن الخادم، رقم: ۱۹۴۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کی غلطی کو تین مرتبہ معاف کروں؟ آپ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر وہی عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (اپنے) خادم کو تین مرتبہ معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

﴿ 64 ﴾ عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ آتَاهُ الْمَلَكُ لِيُقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: اُنْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا خَيْرًا آتَيْتُ كُثُرًا أَبَيَاكُمُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَجَازَنِهِمْ فَإِنْظُرْ الْمُؤْسِرَ وَاتَّجَاوِزْ عَنِ الْمُغْفِرِ، فَإِذَحَلَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

رواہ البخاری، باب ما ذكر عن بنی اسرائیل، رقم: ۲۴۵۱

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا (اور روح قبض ہونے کے بعد وہ اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہو گیا) تو اس سے پوچھا گیا

کہ تو نے دنیا میں کوئی یہ عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (انپی زندگی پر) نظرِ ذوال (اور غور کر) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔ (بخاری)

﴿ 65 ﴾ عَنْ أَبِي قَعْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَيُنْقِسْنَ عَنْ مُغْسِرٍ أَوْ يَضْعَعْ عَنْهُ. ﴾

رواہ مسلم، باب فضل انتظار المعسر رقم: ۴۰۰

حضرت ابو قادہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے بچالیں تو اس کو چاہتے کہ تنگدست کو (جس پر اس کا قرض وغیرہ ہو) مہلت دے دے یا (اپنا پورا مطالبہ یا اس کا کچھ حصہ) معاف کر دے۔

﴿ 66 ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّامَ لَيْسَ كُلُّ أَفْرِيْ كَمَا يَشَتَّهِيْ صَاحِيْ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِي فِيهَا أُفْ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لَمْ فَعَلْتُ هَذَا، أَمْ أَلَا فَعَلْتُ هَذَا. ﴾

رواہ ابو داؤد، باب فی الحلم و اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۴۷۷۴

حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں دس سال بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ میں تو عمرِ ذرا کھا اس لئے میرے سارے کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتے تھے لیکن تو عمری کی وجہ سے مجھ سے بہت سی کوتا ہیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ (لیکن دس سال کی اس مدت میں) کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہیں فرمایا: اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، یا یہ کیوں نہ کیا۔

﴿ 67 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: لَا تَغْضِبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضِبْ. رواہ البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ۶۱۱۶

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمادیجے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کی بارہ ہرائی۔ آپؐ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

﴿ 68 ﴾ عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رواه البخاري، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١٤

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتو روہ نہیں ہے جو (اپنے مقام کو) پچھاڑ دے بلکہ طاقتو روہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔ (بخاری)

﴿ 69 ﴾ عَنْ أَبِي ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَنَا: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَاتِلٌ فَلْيَجُلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

رواہ ابو داؤد، باب ما یقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٢

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو تھیک ہے) تو زندگی کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (ایودا ور)

فائده: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس حالت کی تبدیلی سے ذہن کو سکون ملے اس حالت کو اختیار کرنا چاہئے تا کہ غصہ کا نقصان کم سے کم ہو۔ بیٹھنے کی حالت میں کھڑے ہونے سے کم اور لینے میں بیٹھنے سے کم نقصان کا امکان ہے۔ (منظار الحق)

﴿ 70 ﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: عِلْمُوا وَتَسْرُوا وَلَا تُعْسِرُوا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُنْ۔ رواہ احمد ٢٢٩/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ اور خوب خبریاں سناؤ اور دشواریاں بیدانہ کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کر لے۔ (مندرجہ)

﴿71﴾ عَنْ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ حُقِيقٌ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا نُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَوْضَدْ.

رواه ابو داود، باب ما يقال عند الغضب، رقم: ۴۷۸۴

حضرت عطیہ رضیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر سے) ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بھائی جاتی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ مکر لے۔ (ابوداؤد)

﴿72﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا تَجَرَّعَ عَنْدَ جُرْعَةٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ عَيْظَى يَكْظِمُهَا اِتْتَاغَةٌ وَجَهَ اللَّهُ تَعَالَى. رواه احمد ۱۲۸۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنده (کسی چیز کا) ایسا کوئی گھونٹ نہیں پینا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو، جس کو وہ مخصوص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔ (مسند احمد)

﴿73﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ كَظَمِ عَيْظَا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَقِ تَنْحِيَ حَتَّى يُحِيَّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ الْعَيْنِ شَاءَ. رواه ابو داود، باب من كظم عيظا، رقم: ۴۷۷۷

حضرت معاذ رضیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جائے جبکہ اس میں غصہ کے تقاضہ کو پورا کرنے کی طاقت بھی ہو (لیکن اس کے باوجود جس پر غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نماری مخلوق کے سامنے بلا کیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کر لے۔ (ابوداؤد)

﴿74﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ كَفَّ عَصْبَةَ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اغْتَدَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ عُذْرَةً. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳۱۵/۶

حضرت انس بن مالک رضیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

اپنی زبان کو رو کر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غمیوب کو چھپاتے ہیں۔ جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے (اور پی جاتا ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکیں گے اور جو شخص (اپنے گناہ پر نادم ہو کر) اللہ تعالیٰ سے مغفرت کرتا ہے یعنی معافی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمائیتے ہیں۔ (بیانی)

﴿75﴾ عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشْجَحِ عَبْدِ الْقَيْمِ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحَلْمُ وَالآنَافَةُ۔ (وہو جزء من الحدیث)

رواه مسلم، باب الامر بالايمان بالله تعالى.....، رقم: ۱۱۷

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ عبد قیم کے سردار حضرت آشیخ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ ایک حلم یعنی نرمی اور برداشت دوسرے جلد بازی سے کام نہ کرنا۔ (مسلم)

﴿76﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةً! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ لِيُحِبُّ الرِّفِيقَ، وَيُعْطِيُ عَلَى الرِّفِيقِ مَا لَا يُعْطِيُ عَلَى الْأَعْنَفِ، وَمَا لَا يُعْطِيُ عَلَى الْأَعْنَفِ مَا يُسْوَاهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) نرم و مہربان ہیں (اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں) نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر و تواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتے ہیں وہ بختی پر عطا نہیں فرماتے اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے۔ (مسلم)

﴿77﴾ عَنْ جَرِيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُحِرِّمَ الرِّفِيقَ، يُحِرِّمُ الْخَيْرَ۔

رواه مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ۶۵۹۸

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

﴿78﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْطَى حَظَّةً مِنَ الرِّفِيقِ

أَعْطَى حَظًّا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظًّا مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظًّا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

رواه البغوى في شرح السنة ١٣/٧٤.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلاکیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص زرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلاکیوں سے محروم رہا۔
(شرح السن)

﴿ ٧٩ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يُرِيدُ اللَّهُ بَأْهَلَ بَيْتِ رِفْقًا إِلَّا نَفَعُهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِلَّا ضَرَّهُمْ .

رواه البیهقی فی شعب الایمان، مشکاة المصابیح، رقم: ٥١٠٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جن گھروالوں کو زرمی کی توفیق دیتے ہیں انہیں زرمی کے ذریعہ نفع پہنچاتے ہیں اور جن گھروالوں کو زرمی سے محروم رکھتے ہیں انہیں اس کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہیں۔
(بیہقی، مشکوہ)

﴿ ٨٠ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوْ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَعَنْكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةً! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفِ وَالْفُحْشِ، قَالَتْ: أَوْلَمْ تَسْمَعَ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدَتْ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِنِفْهُمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ .

رواه البخاری، باب لم يكن النبي ﷺ فاحشا ولا متفاحشا، رقم ٦٠٣٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: السام علیکم (جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کوموت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: تم ہی کوموت آئے اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! ٹھہرو، زرمی اختیار کرو، بختی اور بدزبانی سے بچو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات انہی

پرلوٹادی (کہ تم ہی کو آئے) میری بددعاں کے حق میں قبول ہوگی اور ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔ (بخاری)

﴿٨١﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ رَجُلًا سَفَحَا إِذَا بَأَعَ، وَإِذَا أَشْتَرَى، وَإِذَا أَفْتَضَى.

رواه البخاری، باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع.....، رقم: ۲۰۷۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہواں بندہ پر جو بچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں زمی احتیار کرے۔ (بخاری)

﴿٨٢﴾ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَخَالِطُ النَّاسَ، وَيَضْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَغْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَضْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.

رواه ابن ماجہ، باب الصبر على البلاء، رقم: ۴۰۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہوا اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میں جوں نہ رکھتا ہوا اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو۔

(ابن ماجہ)

﴿٨٣﴾ عَنْ صَهِيبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَجَبًا لِأَنْمَرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَنْرَةَ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لَا يَحْدُدُ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَصَابَتْهُ ضَرَاءُ شَكَرٌ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنَّ أَصَابَتْهُ ضَرَاءُ صَبَرٌ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ.

رواه مسلم، باب المؤمن امره كله خير، رقم: ۷۵۰۰

حضرت صحیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکردا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں اجر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں بھی اجر ہے۔ (مسلم)

﴿٨٤﴾ عَنْ أَبْنِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمُ كَانَ يَقُولُ: أَللَّهُمَّ أَخْسَنْتْ خَلْقِي فَأَخْسِنْ خَلْقِي.

(رواہ احمد ۱/۴۰۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:
 اللہُمَّ أَخْسَنْتْ خَلْقِي فَأَخْسِنْ خَلْقِي يَا اللَّهُ! آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی
 بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔
 (مسند احمد)

﴿٨٥﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمُ: مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَغْرِتَهُ.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل الاقالۃ، رقم: ۳۴۶۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص
 مسلمان کی پیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغوش کو معاف
 فرمادیتا ہے۔
 (ابوداؤد)

﴿٨٦﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمُ: مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَغْرِتَهُ، أَقَالَهُ اللَّهُ عَغْرِتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ۱۱/۵۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی
 لغوش کو معاف کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغوش کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

مسلمانوں کے حقوق

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾ [الحجرات: ١٠]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (حجرات)

وقالَ تَعَالَى : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخِرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يُكُوِّنُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُونْنَ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابِرُوا بِالْأَلْقَابِ طَبِّشُوا الْأَسْمَاءَ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ ۖ وَمَنْ لَمْ يُتْبِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۗ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَبُوا كَثِيرًا مِّنَ الطَّيْنِ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجْسِسُوا وَلَا يَعْتَبِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا طَبِّشُوا أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلْ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكِرْهُتُمُوهُ طَوَّقُوا اللَّهَ طَإِنَّ اللَّهَ تَوَّابُ رَحِيمٌ ۚ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا حَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأَنْثِي وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُورًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارِفُوا طَإِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْكُمْ طَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَيْرٌ ۚ ﴾ [الحجرات: ١١-١٢]

اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: اے ایمان والوں تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (اللَّهُ تَعَالَى کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو

عورتوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ ان (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طمعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے بڑے نام رکھو (کیونکہ یہ سب باقیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی بُرا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (توجہ مسراط الملوک کو ملے گی وہی ان کو ملے گی)۔ ایمان والوں بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گماں گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گماں رکھنا تو اس لئے تحقیق کرو ہر موقع اور ہر معاملے میں، بدگمانی نہ کرو) اور (کسی کے عجیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم برا بخست ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور تو بہ کرو) پیشک اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) میریان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم و حوا) سے بیدار کیا (اس میں تو سب برادر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ) تمہاری قویں اور قبیلے بیانے (یہ صرف اس لئے) تاکہ تمہیں آپس میں پیچاچا ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں، یہ مختلف قبائل اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر خر کر کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بذرا عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پر ہیز گار ہے اللہ تعالیٰ خوب جانے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔

(حجرات)

فائده: غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کی طرح فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انسان کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مسلمان کی غیبت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے مرے ہوئے انسان کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو معلوم نہ ہونے تک تکلیف نہیں ہوتی۔

وَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا فَرَّأَمِينَ بِالْقُسْطِ شَهَدَ آةَ اللَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ
أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنَ وَالآفَرِيْنَ حَإِنْ يَكُنْ عَيْنًا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا
تَبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا حَإِنْ تَلَوْا أَوْ تُغْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

[النساء: ۱۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے بھی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اور گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو (کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں) ایسا امیر ہے (اس کو فتح پہنچانا چاہئے) یا یہ غریب ہے (اس کا کیسے نقصان کر دیں تم کسی کی امیری غربی کو نہ دیکھو کیونکہ) وہ شخص اگر امیر ہے تو بھی اور غریب ہے تو بھی دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے (انتا تعلق تم کو نہیں) لہذا تم گواہی دینے میں نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ کہیں تم حق اور انصاف سے ہٹ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیرتے گواہی دو گے یا گواہی سے پہنچا ہو گے تو (یاد رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (نساء)

وقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حَيَّتُمْ بِتَحْيَةٍ فَحَيُّوْا بِالْحَسَنَ مِنْهَا أُوْرُدُوهَاطِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾ [النساء: ۸۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر افاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم جواب میں وہی افاظ کہ دو جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا یعنی ہر عمل کا حساب لینے والے ہیں۔ (نساء)

وقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَضَى رَبُّكَ الَّا تَغْنِدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِخْسَانًا طَيِّبَنَعْنَ عِنْدَكُ الْكِبَرَ أَخْلَهُمَا أَوْ كَلَهُمَا فَلَا تَقْلُلْ لَهُمَا أَقِّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الدُّلُلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتُنِي صَغِيرًا﴾ [بنی اسرائیل: ۲۴، ۲۳]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ کے رب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم والدین کے ساتھ محسن سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھا پے کوئی تباہی جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو "ہوں" سست کہنا اور نہ ان کو جھٹکنا اور اپنائی نرمی اور ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ بجھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے میرے رب! جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری پروردش کی ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں پر رحم

فرمایئے۔ (فی اسرائل)

احادیث نبویہ

﴿٨٧﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَلَاغُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوفِ : يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقَيْهُ ، وَيُجْبِيهُ إِذَا دَعَاهُ ، وَيُشَمَّتُهُ إِذَا عَطَسَ ، وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ ، وَيَتَبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ ، وَيُحَبِّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .

رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی عبادة المريض، رقم: ۱۴۳۳

حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے، جب دعوت ہے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الْحَمْدُ لِلَّهِ) کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿٨٨﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رُدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاجْتَاهَةُ الدُّعْوَةِ ، وَتَشْهِيدُ الْعَاطِسِ .

رواه البخاري، باب الامر باتباع الجنائز، رقم: ۱۲۴۰

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہنا۔ (بخاری)

﴿٨٩﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَلَاغُ : لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَبُّوا ، أَوْ لَا أَذْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَبَّبُتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ .

رواہ مسلم، باب بیان انه لا يدخل الجنۃ الا المؤمنون.....، رقم: ۱۹۴

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جن

میں نہیں جاسکتے جب تک مومن نہ ہو جاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

﴿٩٠﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
رواه الطبراني واسناده حسن، مجمع الروايات ٦٥/٨

حضرت ابو درداء صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سلام کو خوب پھیلاؤ تاکہ تم بلند ہو جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الروايات)

﴿٩١﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَةً فِي الْأَرْضِ فَاقْشُوْهُ بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُوا عَلَيْهِمْ فَصُلْ دَرَجَةٍ بَعْدَ كُرْبَرَهِ إِنَّهُمُ السَّلَامُ فَإِنْ لَمْ يَرْدُوا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

رواه البزار والطبراني واحساننادی البزار حیدر قوی، الترغیب ٤٢٧/٣

حضرت عبد اللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتنا رہے لہذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گزرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درج فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿٩٢﴾ عَنْ أَبِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَغْرَفَةِ۔ رواه احمد ٤٠٦/١

حضرت ابن مسعود صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وعلیہ السلام نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف جان پھیلان کی بنیاد پر سلام

کرنے (نہ کر مسلمان ہونے کی غیرہ پر)۔ (مسند احمد)

﴿ ٩٣ ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصَّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُونَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُونَ.

رواه ابو داؤد باب كيف السلام، رقم: ۱۹۵

حضرت عمر بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے السلام علیکم کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دس یعنی ان کے لئے ان کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم و رحمة الله و کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیرے صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔

(ابوداؤد)

﴿ ٩٤ ﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُولَى النَّاسِ بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَدَاهُمْ بِالسَّلَامِ۔

رواه ابو داؤد، باب فی فضل من بدا بالسلام، رقم: ۱۹۷

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرنے۔

(ابوداؤد)

﴿ ٩٥ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَادِيِّ بِالسَّلَامِ بَرِيٌّ مِنَ الْكُفَّارِ۔

رواه البیهقی فی شعب الإيمان ۴۳۲/۶

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

(بیہقی)

﴿٩٦﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بِرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ماجاء في التسلیم رقم: ۲۶۹۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہو گا۔ (ترمذی)

﴿٩٧﴾ عَنْ قَتَادَةَ رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتَنَا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأُوْدِعُوا أَهْلَهُ السَّلَامَ۔

رواه عبد الرزاق فی مصنفه ۱/۲۸۹
حضرت قاتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب (گھر سے) جانے لگو تو گھر والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ (مصنف عبد الرزاق)

﴿٩٨﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اتَّهَى أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسِ فَلِيُسْلِمْ، فَإِنْ بَدَأَ اللَّهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلِيُسْلِمْ فَلَيَسْتَأْتِيَ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في التسلیم عند القیام رقم: ۶۲۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرا سلام سے بڑھا ہو انہیں ہے یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

﴿٩٩﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْلِمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَأْرُ عَلَى الْفَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

رواه البخاری، باب تسلیم القليل على الكثير، رقم: ۶۲۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والے بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ (بخاری)

﴿100﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: يُبَرِّزُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُوا أَنْ يُسَلِّمُ أَحَدُهُمْ وَيُبَرِّزُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ. رواه البیهقی فی شعب الإيمان ٤٦٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: (راستے سے) گزرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کر لے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک بواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (بیہقی)

﴿101﴾ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (فِي حَدِيثِ طَوْئِيلٍ) فَيَجِئُهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيماً لَا يُؤْقَطُ النَّائِمُونَ، وَيُسَمِّعُ الْيَقَظَانَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب كيف السلام، رقم: ٢٧١٩

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے نہ جائے اور جانے والے سن لیتے۔ (ترمذی)

﴿102﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَنْجَلُ النَّاسِ مَنْ بَخَلَ فِي السَّلَامِ.

رواه الطبرانی فی الاوسط، وقال لا يروى عن النبي صلی اللہ علیہ و سلم الا بهذا

الاسناد، ورجاله رجال الصحيح غير مسروق بن المربیان وهو ثقة، مجمع الرواية ٤١/٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو یعنی دعا نہ کرتا ہو۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخل وہ ہے جو سلام میں بھی بخل کرے۔ (طبرانی، صحیح الزوائد)

﴿103﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحْيَةِ الْأَخْدُ بِالْأَيْدِيْدِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في المصادفة، رقم: ٢٧٣٠

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام کی تکمیل

مصالحہ ہے۔

(ترمذی)

﴿104﴾ عن البراء رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلمٍ يلْتَقِيَانِ فِيَصَافَّهَانِ إِلَّا غُفرِنُوا مَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرُ قَارًا۔ رواه ابو داؤد، باب في المصالحة، رقم: ۵۲۱۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جود و مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصالحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔
(ابوداؤد)

﴿105﴾ عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: إن المؤمن إذا لقي المؤمن، فسلم عليه، وأخذ بيده فصالحة، تناثرت خطاياهما كما يتساقر ورق الشجر.

رواه الطبراني في الأوسط ويعقوب بن محمد بن طلحاء روى عنه

غير واحد ولم يضعه أحد وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد ۷۵/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن جب مومن سے ملتا ہے، اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصالحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ان طرح جھپڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھپڑتے ہیں۔
(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿106﴾ عن سليمان الفارسي رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: إن المسلمين إذا لقيوا إخاه المسلمين فأخذ بيده تحاصلت علهمَا ذنوبُهُما كَمَا يتساقر الورق عن الشجرة اليابسة في يوم ريح عاصفٍ إلَّا غُفرَنُوا مَا لَوْكَاهُ ذنوبُهُما مثل زبد البحر.

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير سالم بن عثمان وهو ثقة، مجمع الزوائد ۷۷/۸

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصالحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گرجاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کر دیجے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿107﴾ عن رجلٍ من عَنْزَةَ رَحْمَةِ اللهِ آنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذِئْرٍ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قُطُّ إِلَّا صَافَحْنِي وَبَعْثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أُكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا حَتَّىْ أَخْبَرْتُ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَاتَّهْنَاهُ وَهُوَ عَلَى سَرْفِرِهِ، فَالْتَّرَقَنَىْ، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ.

رواہ ابو داؤد، باب فی المعاشرة، رقم: ۵۲۱۴.

قبیلہ عزراہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے وقت آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ نے ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرمایا: ایک دن آپ نے مجھ سے بلوایا، میں اس وقت اپنے گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا تھا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ اپنی چار پائی پر تشریف فرماتھے۔ آپ نے مجھے پیٹالیا اور آپ کا یہ معاشرہ بہت خوب اور بہت ہی خوب تھا۔

(ابوداؤد)

﴿108﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عَرِيَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا.

رواہ الامام مالک فی الموطأ، باب فی الاستئذان ص ۷۲۵

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہا۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لئے بار بار جانا ہوتا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہمن حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔

(مؤطرا مالک)

﴿109﴾ عَنْ هُرَيْلِ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ سَعْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَأْذِنْ فَقَالَ لَهُ الْبَيْنَ عَلَيْهِ: هَكَذَا، عَنْكَ، أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الْإِسْتَدَانُ

رواه ابو داؤد، باب فی الاستعذان، رقم: ۵۱۷۴۔ من النظر.

حضرت ہریلؑ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لئے رکے اور دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: (دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ) (دائیں یا باسم طرف کھڑے ہو) (کیونکہ دروازہ کے سامنے کھڑے ہونے سے اس بات کا امکان ہے کہ کہیں نظر اندر نہ پڑ جائے اور) اجازت مانگنا تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ .

رواه ابو داؤد، باب فی الاستعذان، رقم: ۵۱۷۳۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نگاہ گھر میں چل گئی تو پھر اجازت کوئی چیز نہیں (یعنی اجازت کا پھر کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا : لَا تَأْتُوا الْبَيْوَتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَلَكِنْ ائْتُوهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَأْذُنُوْا ، فَإِنْ أَذْنَ لَكُمْ فَادْخُلُوْا وَإِلَّا فَارْجِعُوْا . قلت: له حدیث رواه ابو داؤد غیر هذا، رواه الطبرانی من طرق و رجال هذا رجال

الصحيح غير محمد بن عبد الرحمن بن عرق وهو ثقة، مجمع الزوائد ۸/۸

حضرت عبد اللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگوں کے) گھروں (میں داخل ہونے کی اجازت کے لئے ان) کے دروازوں کے سامنے نہ کھڑے ہو (کہ کہیں گھر کے اندر نگاہ نہ پڑ جائے) بلکہ دروازے کے (دائیں باسم) کناروں پر کھڑے ہو کر اجازت مانگو۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ

مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ . رواه البخاری، باب لا يقيم الرجل الرجل، رقم: ۶۲۶۹۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی

شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔

(بخاری)

﴿113﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رواه مسلم، باب اذا قام من مجلسه رقم: ٥٦٨٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آگئا تو اس جگہ (بیٹھنے) کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے۔

﴿114﴾ عَنْ عُمَرِ وَبْنِ شَعْبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يُجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِذُنْهَمَاهُ رواه ابو داؤد، باب فی الرَّجُلِ يَجْلِسُ رقم: ٤٨٤٤

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوآدمیوں کے درمیان میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔
(ابوداؤد)

﴿115﴾ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَعِنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ.

رواہ ابو داؤد، باب الجلوس وسط الحلقة، رقم: ٤٨٢٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلقة کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

فائده: حلقة کے بیچ میں بیٹھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے کاندھے پھلانگ کر حلقة کے درمیان میں آ کر بیٹھ جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ حلقة بنائے بیٹھے ہوں اور ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو۔ ایک آدمی آکر اس طرح حلقة کے درمیان میں بیٹھ جائے کہ بعض لوگوں کا ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا باتی نہ رہے۔ (معارف الحدیث)

﴿116﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، قَالَهَا ثَلَاثَةٌ قَالَ رَجُلٌ: وَمَا كَرَامَةُ الضَّيْفِ يَا

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ۔ رواه احمد ۷۶/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر امہان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا کھلانا بے مرتوی میں داخل نہیں۔ (مندادہ)

﴿117﴾ عَنِ الْمَقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا رَجُلٌ أَصَافَ قَوْمًا فَأَصَبَّهُ الصَّيْفَ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَةَ حَقٍّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقَرْبَى لَيْلَةٍ مِّنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔ رواه ابو داؤد، باب ماجاء في الضيافة، رقم: ۳۷۵۱

حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوا اور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھتی سے اپنی رات کی مہماںی کی مقدار وصول کر لے۔ (ابوداؤد)

فائدة: یہ اس صورت میں ہے جب کہ مہمان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہوا اور وہ مجبور ہوا اور یہ صورت نہ ہو تو مروءۃ اور شرافت کے درج میں مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔ (ظاہر حق)

﴿118﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي نَفْرٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ إِلَيْهِمْ خَبْرًا وَخَلَّ، فَقَالَ: كُلُّوْا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَعْمَلُ الْأَدَمُ الْخَلُّ، إِنَّهُ هَلَّكَ بِالرَّجْلِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيَحْتَقِرُ مَا فِي بَيْتِهِ أَنْ يَقْدِمَ إِلَيْهِمْ، وَهَلَّكَ بِالْقَوْمِ أَنْ يَحْتَقِرُوا مَا قَدِمَ إِلَيْهِمْ۔ رواه احمد والطبرانی فی الاوسط وابو یعلی الائمه قال: وَكَفَیَ بِالْمُرْءِ شَرًّا أَنْ

يَعْلَمُ قُرْبَةً إِلَيْهِ وَفِي اسْنَادِ أَبِي يَعْلَى ابْوَ طَالِبِ الْقَاصِ وَلَمْ يُعْرَفْهُ وَبِقِيَّةِ رِجَالِ أَبِي يَعْلَى وَثَقَوْا
وَفِي الْحَاشِيَّةِ: ابْوَ طَالِبِ الْقَاصِ هُوَ يَعْلَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنُ مُدْرِكٍ ثَقَةٌ، مَحْمُودُ الرَّوَايدُ / ٣٢٨ /

حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور فرمایا: اسے کھالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنائے: سرکہ بہترین مسلمان ہے۔ آدمی کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے پاس آئیں تو جو چیز گھر میں ہو اسے ان کے سامنے پیش کرنے کو کم سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو ان کے سامنے پیش کیا جائے وہ اسے حقیر اور کم سمجھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جو اس کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس کو کم سمجھے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، مجمع الروايد)

﴿119﴾ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ وَيَنْكِرُهُ
الثَّاوِبَ، فَإِذَا أَعْطَسْتَ أَحَدًا كُنْ وَحْمَدَ اللَّهَ كَانَ حَقَّاً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ:
يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا الثَّاوِبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَ بِأَحَدَ كُنْ فَلَيْرَدَهُ مَا
أَسْتَطَعَ، فَإِنَّ أَحَدَ كُنْ إِذَا تَنَاءَ بِضَعِّكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

رواه البخاری، باب اذا تناه بفليضع يده على فيه، رقم: ٦٢٢٦

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے تو ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے نے جواب میں يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہنا ضروری ہے۔ اور جمائی لیما شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چتنا ہو سکے اس کو روکے کیوں کر جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہستا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِضَنَا أَوْ زَارَ
آخَاهُ لَهُ فِي اللَّهِ تَنَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طَبَّ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في زيارة الاخوان، رقم: ٢٠٠٨

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

بیمار کی عیادت کے لئے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا اچنانا برکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا۔ (ترنی)

(121) عن ثوبانَ رضيَ اللهُ عنْهُ مولى رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَادَ مِرِيضًا لَمْ يَزُلْ فِي حُرْفَةِ الْجَنَّةِ قَيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا حُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا.

رواه مسلم، باب فضل عيادة المريض، رقم: ٦٥٥٤

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرد میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کے قوزے ہوئے پھل۔ (مسلم)

(122) عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضيَ اللهُ عنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ مُحْتَسِبًا بُوْعَدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ حَرِيقَةً قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ وَمَا الْحَرِيقُ؟ قَالَ: الْعَامُ. رواه ابو داؤد، باب فضل العيادة على وضوء، رقم: ٣٠٩٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنی ای رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابو حمزہ! خریف کے کہتے ہیں؟ فرمایا: سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت کے بعد دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(123) عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضيَ اللهُ عنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا رَجُلٌ يَعْوُذُ مَرِيضًا فَإِنَّمَا يَخْرُضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا قَعَدَ عَنْدَ الْمَرِيضِ عَمَرَتُهُ الرَّحْمَةُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! هَذَا لِصَحِيحٍ الَّذِي يَعْوُذُ الْمَرِيضَ فَالْمَرِيضُ مَالُه؟ قَالَ: تَعْطُهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ.

رواه احمد / ۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے

پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کوڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت اُنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تدرست شفیع کے لئے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

(124) ﴿عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاصَّ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا جَلَسَ عَنْهُ أَسْتَقْبَعَ فِيهَا﴾ رواه احمد ۴۶/۳ وفى حديث عمرو بن حزم رضى الله عنه عند الطبراني فى الكبير والوسط: وَإِذَا قَامَ مِنْ عَنْهُ فَلَا يَرَأُ إِلَّا يَعْوَضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثَ خَرَجَ وَرَجَالَهُ مُرْتَقُونَ، مجمع الزوائد ۲۲/۳

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور (جب بیمار پر سی کے لئے) اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں شہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بیمار کے پاس سے اٹھ جانے کے بعد بھی وہ رحمت میں غوطہ لگاتا رہتا ہے بیہاں تک کہ جس جگہ سے عیادت کے لئے گیا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ (طبرانی، صحیح الزوائد)

(125) ﴿عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٌ يَغُوَدُ مُسْلِمًا عَذْوَةً إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَبَّعُونَ الْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَهُ، وَإِنْ عَادَةً عَشِيشَةً إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَبَّعُونَ الْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُضْبَخَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ﴾ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب حسن، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ۹۶۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہوئے سنایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صحیح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صحیح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

(126) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى

مَرِيضٌ فَمَرْأَةٌ أَنْ يَدْعُوكَ فَإِنْ دُعَاكَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ۔

رواه ابن ماجہ، باب ماجاء فی عيادة المريض، رقم: ۱۴۴۱

حضرت عمر بن خطاب رض روايت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم پیار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (قول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

(127) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَخَا الْأَنْصَارِ! كَيْفَ أَخْبِرُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعْوَذُهُ مِنْكُمْ؟ فَقَامَ وَقَمَنَا مَعْهُ، وَنَحْنُ بَضْعَةُ عَشَرَ، مَا عَلِمْنَا بِعَالَىٰ وَلَا حَفَافَ وَلَا قَلَافِسَ وَلَا قُمْصَ نَمْشِنِي فِي تِلْكَ السَّبَّاخِ حَتَّىٰ جِئْنَاهُ، فَأَسْتَأْخِرُ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّىٰ ذَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَةَ الْأَذْدِينَ مَعَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کو سلام کیا پھر واپس جانے لگے۔ آپ نے ان سے پوچھا: انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساتھ بیٹھے ہوئے صحابہ سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس کی عیادت کرے گا؟ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جو تھے موزے، تو یاں تھیں نہ قیص۔ ہم اس پھریلی زمین پر چلتے ہوئے حضرت سعد رض کے پاس پہنچے۔ (اس وقت) ان کی قوم کے جو لوگ ان کے قریب تھے پہنچے ہٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کے ساتھ جانے والے صحابہ رض ان کے قریب ہو گئے۔ (سلم)

(128) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسٌ مِّنْ عَمَلِهِنَّ فِي يَوْمِ كَبَّةِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهَدَ جَنَّةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَغْتَقَ رَقَبَةً۔

رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده قوله ۶/۷

حضرت ابوسعید خدری رض فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سناء: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شرکت کی، روزہ رکھا، جمع کی نماز کے لئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

(129) ﴿عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ صَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ صَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ صَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يَعْزِزُهُ كَانَ صَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ صَامِنًا عَلَى اللَّهِ﴾ رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده حسن ۹۵/۲

حضرت معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تقل فرماتے ہیں : جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صحیح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اس کی مدد کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابن حبان)

(130) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَبْعَثَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوبَكْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا احْتَمَعْنَ فِي أَمْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رواہ مسلم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم: ۶۱۸۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میں نے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میں۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھایا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنت

میں ضرور دلیل ہو گا۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ بَعْدَهُ مَرِيْضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجْلَهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا غُرْفَى.

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب، باب ما يقول عند عبادة المريض، رقم: ۲۰۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم اُن یشفيک "میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے ہیں، عرش عظیم کے مالک ہیں کہ وہ تم کو شفاذے دیں" تو اس کو ضرور خفا ہو گی البتہ اگر اس کی موت کا وقت آگیا ہو تو اور بات ہے۔ (ترمذی)

﴿132﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهَدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصْلِيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهَدَهَا حَتَّى تُلْقَنَ فَلَهُ قِيرَاطًا، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطُ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔ روہ مسلم، باب فضل الصلوۃ علی الجنائزہ وتابعہا، رقم: ۲۱۸۹
وفی روایة له: أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ رقم: ۲۱۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نمازِ جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو ایک قیراطِ ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور راویت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا احمد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿133﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَيْتٍ يُصْلِيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَلْعُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفِعَوْا فِيهِ.

رواه مسلم، باب من صلی علیه مائة.....، رقم: ۲۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بیت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس بیت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔ (مسلم)

(134) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَزِيزٌ مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ﴾ رواہ الترمذی و قال: هذَا حديث غریب، باب ماجاء فی اجر من عزی مصاہب، رقم: ۱۰۷۳

حضرت عبد اللہ رضی اللہ علیہ و سلّم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

(135) ﴿عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّزُ أَخَاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ خَلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ رواہ ابن ماجہ، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصاہب، رقم: ۱۶۰۱

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ علیہ و سلّم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: جو مومن اپنے کسی مومن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنا دیں گے۔ (ابن ماجہ)

(136) ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبَضَ تَبَعَّهُ الْبَصَرُ فَضَّلَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَى النَّفِيسِ كُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمِّي سَلَمَةَ وَارْفِعْ ذَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيَّينَ وَاحْلُلْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْعَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسِنْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوْرْ لَهُ فِيهِ﴾ رواہ مسلم، باب فی اغْمَاضِ الْمَبِيتِ وَالدُّعَاءِ لِهِ إِذَا حُضِرَ، رقم: ۲۱۳۰

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم حضرت ابو سلمہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ علیہ و سلّم کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو کہا جاتی ہوئی روح کو دیکھنے کی وجہ سے

اوپر اُنہی رہ جاتی ہے (ای وجوہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند فرمایا)۔ ان کے گھر کے پکھلوگوں نے آواز سے رونا شروع کر دیا (ممکن ہے کہ پکھنا مناسب الفاظ بھی کہہ دیتے ہوں) تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لئے صرف خیر کی دعا کرو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اللہُمَّ اغْفِرْ لِأَبْنَيْ سَلَّمَةَ وَارْفُعْ درجتَهُ فِي الْمَهْدِيَّينَ وَالْخُلُفَّةِ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيَّينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَأَفْسِحْ لَهُ فِي قُبْرِهِ، وَنَورْ لَهُ فِيہِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرمادیجھے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرمائے ان کا درجہ بلند فرمادیجھے اور ان کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں کی تکمیل فرمائیے۔ رب العالمین ہماری اور ان کی مغفرت فرمادیجھے ان کی قبر کو کشادہ فرمادیجھے اور ان کی قبر کو روشن فرمادیجھے۔ (مسلم)

فائدة: جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھتے تو اُپنی سلماۃ کی جگہ مرنے والے کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگادے مثلاً لیزید کہے۔

﴿137﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: دَعْوَةُ الْمُرْءِ الْمُسْلِمِ لَا يُخْيِي. بَظَاهِرُ الْغَيْبِ. مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُؤْكَلٌ، كُلَّمَا دَعَا لَا يُخِيِّ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلِكُ الْمُؤْكَلُ بِهِ: أَمِينٌ، وَلَكَ بِمُثْلِهِ۔

رواه مسلم، باب فضل الدعاء لل المسلمين بظاهر الغيب، رقم: ۶۹۲۹

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھے پیچھے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سرکی جانب ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی یہ دعا کرنے والا اپنے بھائی کے لئے بھلانی کی دعا کرتا ہے تو اس پر وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرنے والے سے کہتا ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس جیسی بھلانی دے جو تم نے اپنے بھائی کے لئے مانگی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لَا يُخِيِّ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

رواه البخاری، باب من الإيمان أن يحب لأخيه..... رقم: ۱۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والانہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (بخاری)

(139) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْرِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَأُلْعِنْتُ نَعَمْ! قَالَ: فَأَحِبَّ لِأَخِينَكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. رواہ احمد ۴/۷۰

حضرت خالد بن عبد اللہ قسریؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم کو جنت پسند ہے یعنی کیا تم جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (مسند احمد)

(140) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ النَّصِيحَةَ، إِنَّ الَّذِينَ النَّصِيحَةَ، إِنَّ الَّذِينَ النَّصِيحَةَ قَالُوا: لِمَنْ يَأْرِسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِإِئْمَانِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامِلِهِمْ رواہ النسائی، باب النصیحة للامام، برقم: ۴۲۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے، بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔ (نسائی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لا لیا جائے، ان کے ساتھ انتہائی محبت کی جائے، ان سے ڈرا جائے، ان کی اطاعت و عبادت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی کوشش کی وجہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وفاداری یہ ہے کہ اس پر ایمان لا لیا جائے اس کی عظمت کا حق ادا کیا جائے، اس کا علم حاصل کیا جائے، اس کا علم پھیلا کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوص اور وفاداری یہ ہے کہ ان کی تقدیق کی جائے، ان کا احترام کیا جائے، ان سے اور ان کی سنتوں سے محبت کی جائے اور دل و جان سے ان کی ابتداء میں اپنی نجات سمجھی جائے۔

مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے، اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی نظر آئے تو بہتر طریقہ پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، ان کو اچھے مشورے دیئے جائیں اور جائز کاموں میں ان کی بات مانی جائے۔

عام مسلمانوں کے ساتھ خلوص و وفاداری یہ ہے کہ ان کی ہمدردی و خیر خواہی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جس میں ان کو دین کی طرف متوجہ کرنا بھی شامل ہے، ان کا فتح اپنا فتح اور ان کا نقصان اپنا نقصان سمجھا جائے، جتنا ممکن ہو ان کی مدد کی جائے، ان کے حقوق کو ادا کیا جائے۔

(معارف الحدیث)

﴿141﴾ عَنْ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ: إِنَّ حُوْضَنِي مَا يَبْيَنَ عَذَنَ إِلَى عَمَانَ أَكْوَابَهُ عَذَنَ النُّجُومُ مَأْوَاهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الشَّلْجِ، وَأَخْلَقِي مِنَ الْعَسِيلِ، أَوَّلُ مَنْ يَرْدُهُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَفْهُنْ لَنَا، قَالَ: شَعْثُ الرُّؤُوسِ، دُنْسُ الشَّيَابِ الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَعَمِّدَاتِ، وَلَا تُفْتَنْ لَهُمُ السُّدَّدُ، الَّذِينَ يَعْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَا يَعْطُونَ مَا لَهُمْ. رواه الطبراني، ورجاله و الرجال الصحيح، مجمع الروايات ٤٥٧/١٠.

حضرت اثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی جگہ عذن سے عمان تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے پیالے لگتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر جو لوگ سب سے پہلے آئیں گے وہ غریب و تنگست مہاجرین ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں بتائیے کہ وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسالہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: بکھرے بالوں والے، میلے کپڑوں والے جو ناز و نعت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا اور وہ لوگ ان تمام حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ میں جمکان کے حقوق ادا نہیں کیے جاتے۔ (طبرانی، بیجن اور احمد)

فائدہ ۵: عَدْنِ یکن کامشہور مقام ہے اور عثمان اردن کامشہور شہر ہے۔ نشانی کے لئے اس حدیث میں عدن اور عثمان کا فقط استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور عثمان کا جتنا فاصلہ ہے آخرت میں حوض کی لمبائی چوڑائی اس مسافت کے برابر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حوض کی پیمائش یعنیہ اتنی مسافت کے برابر ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ حوض کی لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿142﴾ عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَكُونُوا أَعْمَةً تَقُولُونَ : إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسَ أَحْسَنَا ، وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا ، وَلِكُنْ وَطَنُوا أَنفُسَكُمْ ، إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُخْسِنُوا ، وَإِنْ أَسَاءُوا فَأُلْفَلَاتُ ظَلَمُهُمْ .

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في الاحسان والغفو، رقم: ۲۰۰۷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھادیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلانی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلانی کریں گے اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلانی کریں تو تم بھی بھلانی کرو اور اگر لوگ برسلوک کریں تو بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

﴿143﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : مَا النَّقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُتَهَّكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيُتَقْبَلُ بِهَا اللَّهُ . (وہ بعض الحدیث) رواہ البخاری، باب قول النبی ﷺ: يسروا ولا تعسروا.....، رقم: ۶۱۲۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزادیتے تھے۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَيِّدِهِ ، وَأَحْسَنِ عِبَادَةَ اللَّهِ ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَتَّبَيْنِ . رواہ مسلم، باب ثواب العبد.....، رقم: ۴۳۱۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو

غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی اور فاداری کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ابھی طرح کرے وہ دو ہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

(145) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخْرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةً.﴾ رواه احمد ۴۴۲

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہوا اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کے لئے دریک مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدله صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (متداحمد)

(146) ﴿عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ مِنْ أَخْلَالِ اللَّهِ أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرَ الْغَالِيِّ فِيهِ وَالْجَافِيِّ عَنْهُ، وَأَكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُفْسِطِ.﴾ رواه ابو داؤد، باب فی تزییل النّاس منازلهم، رقم: ۴۸۴۳

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظ قرآن جو اعتدال پر ہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔ (ابوداؤد)

فائہ ۵: اعتدال پر ہے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام بھی کرے اور یا کاروں کی طرح تجوید اور حروف کی ادائیگی میں تجاوز نہ کرے۔ (بدل الجھود)

(147) ﴿عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الدُّنْيَا أَكْرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا أَهَانَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.﴾ رواه احمد و الطبرانی باختصار و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۸

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کئے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر

کئے ہوئے بادشاہ کی بے عزتی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کر دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَرَّةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ۔

رواہ الحاکم و قال: صحیح علی شرط البخاری و وافقہ النہی ۶۲/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (متدک حاکم)

فائہ ۵: مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور اس وجہ سے نیکیاں بھی زیادہ ہیں ان میں خیر و برکت ہے۔ (حاشیۃ الترغیب)

﴿149﴾ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلْ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرَفْ لِعَالَمَنَا حَقَّهُ۔

رواہ احمد والطرانی فی الکبیر و استادہ حسن، مجمع الزوائد ۳۲۸/۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعلیم نہ کرے، ہمارے پچھوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿150﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُوصِي الْعَلِيَّةَ مِنْ بَعْدِي بِتَسْقُوِ اللَّهِ، وَأُوصِيَ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُعَظِّمَ كَبِيرُهُمْ، وَيَرْحَمْ صَغِيرُهُمْ، وَيُؤْرَقْ عَالَمَهُمْ، وَأَنْ لَا يَضْرُبُهُمْ فِي ذِلْلَهُمْ، وَلَا يُوْحِشُهُمْ فِي كُفُرِهِمْ، وَأَنْ لَا يُخْصِيَهُمْ فِي قِطْعَ نَسْلَهُمْ، وَأَنْ لَا يُعْلِقَ بِابَةَ ذُوَّهُمْ فِي أُكُلِّ قَوْيِّهِمْ ضَعِيفَهُمْ۔

رواہ البیهقی فی السنن الکبری ۱۶۱/۸

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی تعلیم کرے، ان کے چھوٹوں پر رحم کرے، ان کے علماء کی عزت کرے، ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کر دے، ان کو ایسا نہ

ڈورائے کہ ان کو فریب نہادے، ان کو خصی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کر دے اور اپنا روزوازہ ان کی فریاد کے لئے بندہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھا جائیں یعنی ظلم عام ہو جائے۔ (بینی)

﴿١٥﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْبِلُوا ذُو الْهَيَّاتِ بَعْدَ أَنْ تَغْشَرُ إِلَيْهِمْ إِلَّا الْحَذَّوْدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک ووگوں کی بغیر شوں کو معاف کر دیا کرو، البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کریں جس کی وجہ سے ان پر حد چاری ہوتی ہو وہ معاف نہیں کی جائے گی۔ (ابوداؤد)

(١٥٢) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنهمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْ تَقْتِيلِ الشَّيْبِ وَقَالَ: إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ.

رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فى النهي عن نتف الشيب، رقم: ٢٨٢١

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ بڑھا پا مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی)

١٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْقُفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَثُبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ،
رَوَاهُ ابْنُ حَمَانَ، قَالَ السَّعْدِيُّ: أَسْنَادُهُ حَسِنٌ ٧/٢٥٣

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ آکھیزا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن نور کا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالتِ اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک بینکی لکھدی عاتیٰ ہے، ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک در حرج لینڈ کر دیا جاتا ہے۔ (ابن حبان)

(154) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالى أقواماً يختصهم بالنعم لمنافع العباد ويفرقها فيهم ما يدلُّوها، فإذا منعوها نزع عنها منهم فحوّلها

إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَأَبُو نَعِيمُ فِي الْحَلِيلِ وَهُوَ حَدِيثُ حَسِينٍ، الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ۱/۳۵۸.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو خاص طور پر نعمتیں اس لئے دیتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو نفع پہنچائیں۔ جب تک وہ لوگوں کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان نعمتوں میں ہی رکھتے ہیں اور جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نعمتیں لے کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔
(طبرانی، حلیۃ الاولیاء، جامیع صغیر)

﴿155﴾ عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمُكُ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَفْرُكُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَاكُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْسَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الْضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِئِ وَالْبَصَرُ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمَاطُكَ الْحَجَرَ وَالشَّنُوكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الْطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَفْرَاخُكَ مِنْ دُلُوكٍ فِي دُلُوكِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔
رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في صنائع المعروف، رقم: ۱۹۵۶

حضرت ابوذر ٹھہریہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے مسکرا صدقہ ہے، تمہارا کسی کوئی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پھر، کاشا، بڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔
(ترمذی)

﴿156﴾ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اعْتِكَافِهِ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَنْ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقٍ، كُلُّ خَنَادِقٍ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ الْخَاقَنَيْنِ۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط و استادہ جید، مجمع الزوائد ۱/۳۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لئے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آٹھ فرمادیتے ہیں۔ ہر خندق آسمان و زمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنِ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَمْرٍ إِلَّا يَخْذُلُ أَمْرَءًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعِ يُنْتَهِكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُسْتَقْصَفُ فِيهِ مِنْ عِزْرِهِ إِلَّا حَدَّلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنِ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَمْرٍ إِلَّا يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعِ يُنْتَهِكُ فِيهِ مِنْ عِزْرِهِ وَيُسْتَهْكَ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنِ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ۔ رواه ابو داؤد، باب الرجل يذب عن عرض أخيه، رقم: 4884۔

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو طلحہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جبکہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہ شمند (اور طلبگار) ہو گا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہ شمند (اور طلبگار) ہو گا۔ (ابوداؤد)

﴿158﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَهْتَمُ بِأَنَّ الْمُسْلِمِينَ فَلَيَسْ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُضْبِغْ وَيُمْسِ نَاصِحَّ اللَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِعَالَمَةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيَسْ مِنْهُمْ۔ رواه الطبرانی من روایة عبد الله بن جعفر، الترغیب ۵۷۷/۲، عبد الله بن جعفر و ثقة ابو حاتم و ابو زرعة و ابن حبان، الترغیب ۵۷۳/۴

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے مسائل و معاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لئے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ جو صبح و شام اللہ تعالیٰ، ان کے رسول، ان کی کتاب، ان کے امام یعنی خلیفہ وقت اور عام مسلمانوں کا مخلص اور فوادار شہ ہو یعنی جو شخص دن رات میں کسی وقت بھی اس خلوص اور خیر خواہی سے خالی ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ (ترغیب)

﴿159﴾ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَجْبَهُهُ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه ابو داؤد، باب المؤاخاة، رقم: ۴۸۹۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روايت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ وَاللهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ الْمُهْقَافِينَ۔

رواہ البزار من روایۃ زید ابن عبد الله التمیری وقد وثق وله شواهد، الترغیب ۱/۱۲۰

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھلانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو بھلانی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (برار، ترغیب)

﴿161﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَأْلَفُ وَيُؤْلَفُ، وَلَا خَيْرٌ فِي مَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ وَخَيْرُ النَّاسِ انْقَعُدُهُمْ لِلنَّاسِ۔

رواہ الدارقطنی وہو حدیث صحیح، الجامع الصغیر ۲/۶۶۱

حضرت جابر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ ایسے شخص میں کوئی بھلانی نہیں جونہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔ اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ (دارقطنی، جامع صغیر)

﴿162﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةً قَالُوا: فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِنَيْدِيهِ فَيَفْعَلُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنَّ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَعْيَنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمُلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلَيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَغْرُوفِ قَالَ: فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلَيُنْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

رواہ البخاری، باب کل معروف صدقة، رقم: ۶۰۲۲

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو

چاہئے کہ صدقہ دیا کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ حصہ ہو تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے یا (کہ سکتا ہو پھر بھی) نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: کسی غمزدہ محتاج کی مدد کر دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو کسی کو بھلی بات بتا دے۔ عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ مِنْ مَوْلَاهُ الْمُؤْمِنُ، وَالْمُؤْمِنُ أَخْوَالُ الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتُهُ وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَرَاهِهِ.

رواه ابو داؤد، باب فی النصیحة والحياة، رقم: ٤٩١٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (ابو داؤد)

﴿164﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْصُرُ الْأَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ إِنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُرُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنْ ذَلِكَ نَصْرٌ.

رواه البخاری، باب یعنی الرجل لصاحبہ انه اخوه.....، رقم: ٦٩٥٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو و خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم کرنے سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعُغُ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمْ إِرْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

رواه ابو داؤد، باب فی الرحمة، رقم: ٤٩٤١

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں : رحم کرنے والوں پر حمد کرتا ہے۔ تم میں والوں پر حمد کرو آسمان والا تم پر حمد کرے گا۔ (ابوداؤد)

﴿166﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَحَاجِلُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَعْجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٌ، أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، أَوْ أَقْطَاعٌ مَالٍ بَغْيَرِ حَقِّهِ۔

رواه ابو داؤد، باب فی نقل الحديث، رقم: ۴۸۶۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں) سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے)۔ ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بھانے کی سازش سے ہو، دوسری وہ جس کا تعلق زنا کاری سے ہو، تیسرا وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو۔ (ابوداؤد)

فائده: حدیث شریف میں ان تین باتوں کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں کسی معصیت اور ظلم کے لئے کوئی مشورہ کیا جائے اور تم کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو پھر ہرگز اس کو راز میں نہ رکھو۔ (معارف الحدیث)

﴿167﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ مِنْ أَمْهَنَ النَّاسِ، عَلَى دَمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے بارے میں آسم میں رہیں۔ (نسائی)

﴿168﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔

رواه البخاری، باب المسلم من سلم المسلمين.....، رقم: ۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر یعنی چھوڑنے والا وہ ہے جو ان تمام کاموں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ (بخاری)

﴿169﴾ عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قاتلوا: يا رسول الله! أئ الْإِسْلَامُ أَفْضَلُ؟
قال: مَنْ سَلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔ رواه البخاري، باب ای الاسلام افضل، رقم: ۲۱

حضرت ابو موسیؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ کوں سے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس (مسلمان) کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

فائده: زبان سے تکلیف پہنچانے میں کسی کا نہ اپنے اڑانا، تہمت لگانا، برآ جھلا کھانا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے میں کسی کو ناقص مارنا، کسی کا مال ظلمائیا وغیرہ امور شامل ہیں۔ (فتح الباری)

﴿170﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمًا عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَغْرِيِّ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی العصبية، رقم: ۵۱۷

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناقص مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی کنوں میں گر گیا ہو اور اس کو دم سے پکڑ کر نکالا جا سکتا اسی طرح قوم کی ناقص مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پہنچا دیا جا سکتا۔ (ابوداؤد)

فائده: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کنوں میں گرے ہوئے اونٹ کو دم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو بے فائدہ مشقت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس طریقہ سے اونٹ کو کنوں سے نہیں نکالا جا سکتا اسی طرح قوم کی ناقص مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پہنچا دیا جا سکتا۔ (بند المجموع)

﴿171﴾ عَنْ جَبِيرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مَنَا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مَنَا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مَنَا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی العصبية، رقم: ۵۱۲۱

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عصبیت کی دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی بنا پڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت (کے جذبہ) پر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿172﴾ عن فَسِيْلَةَ رَحْمَهَا اللَّهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ: سَأَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفُضْلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصِيَّةَ أَنْ يُحَبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ۔ رواه احمد ١٠٧/٤

حضرت فیلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصیت میں داخل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اپنی قوم سے محبت کرنا) عصیت نہیں ہے۔ بلکہ عصیت یہ ہے کہ قوم کے ناحن ہونے کے باوجود آدمی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (مسند احمد)

﴿173﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفُضْلُ: أَئِ النَّاسُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومُ الْقَلْبِ، صَدُوقُ الْلِّسَانِ قَالُوا: صَدُوقُ الْلِّسَانِ، تَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ الْقَوْمُ الْقَوْمُ لَا إِنْ فِيهِ وَلَا يَغْنِي وَلَا غُلُّ وَلَا حَسَدٌ۔ رواه ابن ماجہ، باب الورع والتقوی، رقم: ٤٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخوم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم مجھتے ہیں، مخوم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخوم دل وہ شخص ہے جو پر ہیز گار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہوا ورنہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہوا ورنہ حسد۔ (ابن ماجہ)

فائده: ”جس کا دل صاف ہو“ سے مراد وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے غیر کے غبار اور غلط افکار و خیالات سے پاک ہو۔ (مظاہر حق)

﴿174﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْفُضْلُ: لَا يُبَيِّنُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ الْيَنْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرُ۔ رواه ابو داؤد، باب فی رفع الحديث من المسجلين، رقم: ٤٨٦٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں میں کوئی شخص مجھ تک کسی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل

چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا اول تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابو زادہ)

(175) عن آنس بن مالک رضي الله عنه قال: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَطْلَعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَمَةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحِينَهُ مِنْ وُضُوئِهِ، وَقَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَطَلَعَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرْأَةِ الْأُولَى، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا، فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ حَالِهِ الْأُولَى، فَلَمَّا قَامَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ تَبَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرُو فَقَالَ: إِنِّي لَا حَيْثُ أَبْيَ فَاقْسِمْتُ أَنَّ لَا أَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةً، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَوْبَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِي فَعُلِّمْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ آنسٌ رضي الله عنه: فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ الْثَلَاثَ الْلَّيَالِي، فَلَمْ يَرِدْ يَقُولُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَغَارَ وَتَقْلَبَ عَلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَبَرَ حَتَّى يَقُولَ إِصْلَاهُ الْفَجْرُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولَ إِلَّا حَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتِ الْثَلَاثَ الْلَّيَالِي، وَكَدِّثَ أَنَّهُ حَقِيقَ عَمَلَهُ، قُلِّ: يَا عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنِي أَبِي غَضَبٍ وَلَا هُجْرٍ، وَلَكِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنَا ثَلَاثَ مَرَاتٍ: يَطْلَعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَمَةِ، فَطَلَعَتْ أَنَّثُ الْثَلَاثَ الْمَرَاتِ، فَأَرَدْتُ أَنْ آوِي إِلَيْكَ فَأَنْظُرُ مَا عَمَلْتُكِ، فَاقْتَدَرْتُ بِكِ، فَلَمْ أَرَكَ عَمِلْتُ كَثِيرًا عَمَلٌ، فَمَا الَّذِي بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَيَّثُ دَعَانِي فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لَاحِدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَشًا وَلَا أَخْسِدًا أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللهُ أَيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذِهِ الْتِي بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الْتِي لَا نُطِيقُ.

رواه احمد والبزار بتحفه و رجال احمد رحال الصحيح، مجمع الزوائد / ۱۵۰

حضرت آنس بن مالک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنی آدمی آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور انہوں نے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہی بات فرمائی اور پھر وہی انصاری اسی حال میں آئے جس حال میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرا دن پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی پہلی حالت میں آئے۔ جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مجلس سے) اٹھے تو حضرت عبد اللہ بن عمر و رضي الله عنہما ان انصاری کے پیچے گئے اور ان سے کہا کہ والد

صاحب سے میرا بھگڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے یہاں تین دن شہر ایں۔ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا۔ حضرت اُنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گزاریں۔ میں نے ان کورات میں کوئی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ البتہ جب رات کو ان کی آنکھ کھل جاتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فخر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھتے۔ اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں سن۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور میں ان کے عمل کو معمولی ہی سمجھ رہا تھا (اور میں جیز ان خدا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بشارت تو اتنی بڑی دلی اور ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے ان سے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے باب کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ جدائی ہوئی لیکن (قصہ یہ ہوا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے بارے میں) تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں تاکہ (پھر اس عمل میں) آپ کے نقش قدم پر چلوں۔ میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا (اب آپ بتائیں) کہ آپ کا وہ کونا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس مرتبہ پر شیخ گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا؟ ان انصاری نے کہا: (میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) یہی عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلا یا اور کہا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرمائی ہو تو میں اس پر اس سے حد نہیں کرتا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تم اس مرتبہ پر پچھے اور یہ ایسا عمل ہے جس کو ہم نہیں کر سکتے۔

﴿176﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ وَسَعَ عَلَى مَكْرُوبٍ كُرْنَيْةً فِي الدُّنْيَا وَسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ كُرْنَيْةً فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ سَرَ عَوْرَةً مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَرَ اللَّهُ عَوْرَةً فِي الْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنَ الْمَرْءِ مَا كَانَ فِي عَوْنِ الْجِنِّينَ۔ روایہ احمد ۲۷۴/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے۔ جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿177﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ رَجُلًا فِي بَنَى إِسْرَائِيلَ مُؤْمِنًا، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَذْنِيبُ وَالآخَرُ مُجْتَهَدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهَدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الدُّنْبِ فَيَقُولُ: أَفْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَفْصِرْ، فَقَالَ: خَلَّيْنِي وَرَبِّي أَبْعَثْتَ عَلَى رِقْبَيَا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يَدْخُلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَقُضِيَ أَرْوَاهُمُهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لِهِذَا الْمُجْتَهَدِ: أَكْنَتْ بَنِي عَالَمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي بَدْنِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: إِذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔ رواه ابو داؤد، باب فی النہی عن البغی، رقم: ۴۹۰۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سننا: بنی اسرائیل میں دودوست تھے۔ ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گناہ کر کرتے ہوئے دیکھتا تو پھر کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا رب جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آ کر) کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے کیا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے؟ (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا معاف کرنا جو میرے قبضہ میں ہے کیا تھیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور گناہ کار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت یے جنت میں چلا جا (اس لئے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ (ابوداؤد)

فائہ ۵: حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ پر جرأت کی جائے اس لئے کہ اس آنہ گار کی معافی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ ضروری نہیں کہ ہر گناہ کے ساتھ یہی معاملہ ہو کیونکہ اصول تو یہی ہے کہ گناہ پر سزا ہو اور نہ یہ مطلب ہے کہ گناہوں اور ناجائز کاموں سے روکا نہ جائے۔ قرآن و حدیث میں سنتھروں جگہ گناہوں سے روکنے کا حکم ہے اور نہ روکنے پر عیذ ہے۔

بلکہ حدیث کا منشایہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر یہ گھمنہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ خدائی اختیارات میں دخل دے کر اتنی بڑی بات کہنے کی جرأت کرے کہ تم کھا کر کسی کی مغفرت کا انکاڑ کر دے جبکہ اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ جسے چاہیں بخش سکتے ہیں۔

﴿178﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُبَصِّرُ أَحَدُكُمُ الْقَدَّادَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَنْسَى الْجِدْعَ فِي عَيْنِهِ۔ رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۷۳/۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا ایک تکا بھی نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہیر تک بھی اسے نظر نہیں آتا۔
(ابن حبان)

فائہ ۶: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی سے معمولی عیوب نظر آ جاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی۔

﴿179﴾ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ غَسَلَ مِيتًا فَكَمْ عَلَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرًا، وَمَنْ حَفَرَ لِأَخِيهِ قَبْرًا حَتَّى يُعْجِنَهُ فَكَانَمَا أَسْكَنَهُ مَسْكَنًا حَتَّى يُعْقِثَ۔ رواه الطبراني فی الکبیر و رجاله رجال الصحيح، مجمع الروايد ۱۱۴/۳

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیوب پائے تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لئے قبر کھو دتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرایا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لئے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(180) ﴿عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَلَ مِيتًا فَكَسَمَ عَلَيْهِ غُفرَانَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَنَ مِيتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَأَسْتَرَقَ الْجَنَّةَ﴾

(الحدیث) رواہ الحاکم وقال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم وراویہ الذہبی ۲۵۴/۱

حضرت ابو رافع صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اداگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موئے ریشم کا باس پہنا سیں گے۔ (مندرجہ ذیل)

(181) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَا لَهُ فِي قُرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرُوجَتِهِ مَلْكًا، فَلَمَّا آتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَا لَيْ فِي هَذِهِ الْقُرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تُرْبَهُ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ أَيْلَكَ، بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ﴾

رواہ مسلم، باب فضل الحب فی الله تعالى، رقم: ۶۵۴۹

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسروں بھائی میں ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بھادایا (جب وہ شخص اس فرشتے کے قریب پہنچا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس بھتی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لئے جا رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ تنانے کے لئے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی دوچار سے محبت کرتے ہو واللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔ (مسلم)

(182) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْأَيْمَانِ فَلَيُحِبَّ الْمُرْمَةَ لَا يُعِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾

رواہ احمد والبزار ورجانہ ثقات، مجمع الزوائد ۲۶۸/۱

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند

کرے کہ ایمان کا ذائقہ حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے۔

﴿183﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَبْنَى مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ غَيْرِ مَا لِأَعْطَاهُ فَذَلِكَ الْإِيمَانُ۔

رواه الطبراني فی الاوسط و الرجال ثقات، مجمع الروايد، ۴۸۵/۱۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیش ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کرے جبکہ دوسرے شخص نے اس کو مال (دینیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہ دیا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنایا ایمان (کا کامل درجہ) ہے۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

﴿184﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحَابَ رَجُلٌ فِي الْمَلَكَاتِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمْ مَا أَشَدَّ حُبًا لِصَاحِبِهِ۔

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجاه ووافقه الترمذی ۱۷۱/۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (بستان حاکم)

﴿185﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَ رَجُلًا اللَّهُ فَقَالَ: إِنِّي أَحِبُّكَ اللَّهُ فَدَخَلَاجِيمِيَّةَ الْجَنَّةِ، فَكَانَ الَّذِي أَحَبَ أَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنْ الْآخَرِ، وَأَحَقَ بِالَّذِي أَحَبَ اللَّهُ۔

رواه البزار بساند حسن، الترغیب ۱۷/۴

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلہ میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حقدار ہو گا۔ (بزار، ترغیب)

﴿186﴾ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ إِذَا فَحَدَّ أَنَّهُ أَكَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللَّهِ أَشَدُّهُمَا حِبًا لِصَاحِبِهِ۔ رواه الطبراني في الأوسط وزجاله

رجال الصحيح غير المعافى بن سليمان وهو ثقة، مجمع الروايد ٤٨٩/١٠

حضرت ابو درداء رضي الله عنه کارشاونقل کرتے ہیں: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی خیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشودی کے لئے محبت کریں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

﴿187﴾ عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعْلُومُ الْمُؤْمِنِ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاخِيمِهِمْ وَتَعَافِيهِمْ، مَثْلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ غُصْنُّ، تَدَاعَى عَلَيْهِ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمْمَى۔ رواه مسلم، باب تراحم المؤمنين...، رقم: ٦٥٨٦

حضرت نعیمان بن بشیر رضي الله عنهمہ روايت کرتے ہیں کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دھلتا ہے تو اس دھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿188﴾ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمُتَحَابُونَ فِي اللَّهِ فِي ظَلَّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظَلَّ إِلَّا ظُلْلَةً، يُغَيْطُهُمْ بِمَكَانِهِمُ الْبَيْوْنَ وَالشُّهَدَاءُ۔

رواہ ابن حبان، قال المحقق: استناده جيد ٢٣٨/٢

حضرت معاذ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشودی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انبیاء اور شہدا ان کے خاص مرتبہ اور مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ عَبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَّاصِحِينَ

فِي، وَحُقُّتْ مَحْبَتِي عَلَى الْمُتَزَارِينَ فِي، وَحُقُّتْ مَحْبَتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِي، وَهُنَّ عَلَى
مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ يُغْطِيُهُمُ الْبَيْنُونَ وَالصِّدْرَيْنُ بِمَكَانِهِمْ رواه ابن حبان، قال البهقى: استاده
جيد ۲۳۸/۵، وعد احمد ۲۳۹ عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه وحُقُّتْ مَحْبَتِي
لِلْمُتَعَاصِلِينَ فِي۔ وَعِنْ مَالِكٍ ص ۷۲۳ عَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ مَحْبَتِي
لِلْمُتَجَالِسِينَ فِي۔ وَعِنْ الطَّبَرَانِيِّ فِي الشَّلَاثَةِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ حُقُّتْ
مَحْبَتِي لِلَّذِينَ يَتَصَادِفُونَ مِنْ أَجْلِي۔ مجمع الزوائد ۱/۴۹۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدیم میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد
نقل فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے
محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی
خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے
سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک
دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ تو کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے خاص مرتبہ کی وجہ سے
انہیاء اور صدیقین ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے
واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب
ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ (موطأ امام مالک)

حضرت عمرو بن عبّاس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب
ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿190﴾ عَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ تَعَالَى يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَاوِلُونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يُغْطِيُهُمُ الْبَيْنُونَ وَالشَّهَدَاءُ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في الحب في الله، رقم: ۲۳۹۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث قدیم

بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ بندے جو میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں الفت و محبت رکھتے ہیں ان کے لئے تور کے منبر ہوں گے ان پر انبیاء اور شہدا بھی رٹک کریں گے۔ (ترنی)

(191) عن ابن عباس رضي الله عنهما أنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جُلَسَّأَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، وَكَلَّتَا يَدَيِ اللهِ يَعْلَمُ، عَلَى مَنَابِرِ مِنْ نُورٍ وَجُوَهُهُمْ مِنْ نُورٍ، لَيَسْوُا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شَهِداءً وَلَا صَدِيقِينَ قَيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَمْنَ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُسْتَحْلِبُونَ بِجَلَالِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعَالَى۔ رواه الطبراني و الرجال و تغوا، مجمع الروايد ۴۹۱/۱۰

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے جو عرش کے دائیں جامب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھوں داشتے ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے پیہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہدا اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی وجہ سے ایک دوسرا سے محبت رکھتے تھے۔ (طرانی، مجمع الروايد)

(192) عن أبي مالِكِ الأشعريِّ رضي الله عنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْمَعُوا وَاغْقِلُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيَسْوُا بِأَنْبِيَاءٍ، وَلَا شَهِداءً، يَعْبُطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشَّهِداءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَفَرِبَّهُمْ مِنَ الْأَغْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَوَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيَسْوُا بِأَنْبِيَاءٍ، وَلَا شَهِداءً، يَعْبُطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشَّهِداءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَفَرِبَّهُمْ مِنَ الْأَغْرَابِ لَمَّا يَعْتَمِمُ صَفْهُمْ لَنَا، فَسُرُّ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ لِسُؤَالِ الْأَغْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفَاءِ النَّاسِ، وَتَوَازَعُ الْقَبَائِلُ لَمْ تَصْلِ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبةٌ، تَحَابُّو فِي اللَّهِ وَتَصَافُرُوا يَضْعُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وَجْهَهُمْ نُورًا وَتَبَاهُهُمْ نُورًا، يَفْرَغُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ، وَهُمْ أَوْلَيَاءُ اللهِ الَّذِينَ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ رواه احمد ۵/۲۴۳

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو!

سنوا اور سمجھو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی آدمی نے جو مذینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے اور نہ شہدا۔ انبیا اور شہدا ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرماد تھے یعنی ان کی صفات بیان فرماد تھے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نظاہر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ دار یا بھی نہیں ہوں گی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و پچی محبت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھیں گے جن پر ان کو بٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دیں گے۔ قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہست نہ ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غلکتیں ہوں گے۔ (مسند احمد)

﴿193﴾ عَنْ عَنْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْعَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رواه البخاري، باب علامه الحب في الله..... برقم: ٦١٦٩.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ یعنی عمل اور حسنات میں بالکل ان کے قدم پر قدم نہ ہو سکا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہو گا (یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کردار یا جائے گا)۔ (بخاری)

﴿194﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحَبَّ عَنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. رواه احمد ۵/ ۲۵۹.

حضرت ابوآمۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے ربِ ذوالجلال کی تعظیم کی۔ (مسند احمد)

فِي اللَّهِ وَالْبَعْضِ فِي اللَّهِ رواه أبو داود، باب مجانية أهل الاهواء وبغضهم رقم: ٤٥٩٩

حضرت ابوذر رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی کرنا ہے۔
 (ابوداؤد)

﴿196﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اتَّى أَخَاهُ يَزْوَرُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَّا نَادَاهُ مَلِكُ الْسَّمَاوَاتِ أَنْ طَبَّتْ، وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، وَلَا قَالَ اللَّهُ فِي مَلْكُوتِ عَرْشِهِ: عَبْدِي رَازَفِيٌّ، وَعَلَيَّ قِرَاءَةٌ، فَلَمْ يَرْضِ لَهُ بَوَابَ دُونَ الْجَنَّةِ.

^{٣٦٤} (ال الحديث) رواه البزار وابو يعلى بأسناد جيد، الترغيب ٣

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے: تم خوش حالی کی زندگی بس کرو، تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ عرش والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی میرے ذمہ اس کی مہمانی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدالے میں جنت سے کم نہیں دیتے۔ (براء، ابو الحبل، ترغیب)

﴿١٩٧﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ إِخْرَاجَهُ فَمَنْ نَسِيَهُ أَنْ يَفْعَلْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَلَمْ يَحْسِنْ إِلَيْهِ لِمَنْ يَعْدُ فَلَا إِنْ شَاءَ عَلَيْهِ.

رواية أبو داؤد، باب في العدة، رقم: ٤٩٩

حضرت زید بن ارمٰہؑ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی تھی لیکن وہ پورانہ کرسکا اور وقت پر نہ آسکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤر)

﴿198﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله عليه عليه المستشار مؤمن -

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان المستشار مؤمن رقم: ٢٨٢٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے (الہذا اسے چاہئے کہ مشورہ لینے والے کا راز ظاہر نہ کرے اور وہی مشورہ دے جو مشورہ لینے والے کے لئے زیادہ مفید ہو)۔ (ترمذی)

﴿199﴾ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهمَا قال: قال رسول الله عليه عليه إذا حدث الرجل بالحديث ثم التفت فهى أمانة - رواه ابو داؤد، باب في نقل الحديث، رقم: ٤٨٦٨

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ ۵: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو رکھنا، لیکن اگر اس کے کسی انداز سے تمہیں یہ محبوں ہو کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ بات کسی کے علم میں آئے مثلاً بات کرتے ہوئے اور مراہد دیکھنا وغیرہ تو اس کی یہ بات امانت ہی ہے۔ اور امانت ہی کی طرح تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

﴿200﴾ عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن رسول الله عليه عليه الله قال: إن أعظم الذنب بعنة الله أن يلقاء بها عبداً بعد الكبائر التي نهى الله عنها أن يموت رجل و عليه ذين لا يدع له قضاء - رواه ابو داؤد، باب في التشديد في الدين، رقم: ٣٣٤٣

حضرت ابوالموی اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کا ارشاد قل کرتے ہیں کہ اُن کیسرہ گناہوں (شک، زنا وغیرہ) کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے بختی سے منع فرمایا ہے: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے اداگی کا انتظام نہ کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿201﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه عليه قال: نفس المؤمن معلقة بذاته حتى يقضى عنه. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء ان نفس المؤمن رقم: ١٠٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی

روح اس کے قرض کی وجہ سے لگی رہتی ہے (راحت و رحمت کی اس منزل تک نہیں پہنچتی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے) جب تک کہ اس کا قرضہ نہ ادا کر دیا جائے۔ (ترنی)

(202)^{۱۰} عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ، إِلَّا الدِّينَ۔ رواه مسلم، باب من قتل في سبيل الله..... رقم: ۴۸۸۳

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (مسلم)

(203)^{۱۱} عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا يَقْنَاءُ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوضَعُ الْحَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَةَ قَبْلَ السَّمَاءِ، فَظَرَرَ ثُمَّ طَاطَ بَصَرَةً وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبَهَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرْ حَمَّانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ! قَالَ: قَسَّكُتَا بَوْمَانَا وَلَيْلَكُتَا فَلَمْ تَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحَخَنَاءَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَّلَ؟ قَالَ: فِي الدِّينِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ نَوَّأَ رَجُلًا ثُقُلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دِينُ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دِينُهُ۔ رواه احمد ۵/۲۸۹

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے میدان میں جہاں جنازہ لا کر کر جاتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرماتھے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور پکھ دیکھا پھر نگاہ پنچی فرمائی اور (ایک خاص فکر مندانہ انداز میں) اپنا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! اس قدر سخت و عید نازل ہوئی ہے! حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانتا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سخت و عید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخت و عید قرضہ کے بارے میں نازل ہوئی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قرضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو پھر زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (سنده)

﴿204﴾ عن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِجَنَازَةِ لِصَلَى عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ ذِينِ؟ فَقَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةِ أُخْرَى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ ذِينِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُوقَاتَادَةَ: عَلَى دِينِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔ رواه البخاري، باب من تكمل عن ميت.....، رقم: ۲۲۹۵

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لا یا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ لا یا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھلو۔ حضرت ابو قاتد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لے لیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھادی۔ (بخاری)

﴿205﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخْذَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِيُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخْذَ بِيُرِيدُ إِثْلَالَ فَهَا أَتَلْفَهُ اللَّهُ۔

رواہ البخاری، باب من اخذ اموال الناس.....، رقم: ۲۳۸۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لے اور اس کی میت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے۔ اور جو شخص کسی سے (ادھار) لے اور اس کا ارادہ ہی ادا نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: ”اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیں گے“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ادھار کی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائیں گے اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکا تو آخرت میں اس کی طرف سے ادا فرمادیں گے۔ ”اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیں گے“ کا مطلب یہ ہے کہ بری میت کی وجہ سے اسے جانی یا مال نقصان اٹھانا پڑے گا۔ (فتح الباری)

﴿206﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اللَّهُ مَعَ

الَّذِينَ حَسْتَ يَقْضِيَ دِيْنَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللَّهُ

رواه ابن ماجہ، باب من اذان دینا وہو بیوی قضائے، رقم: ۲۴۰۹

حضرت عبداللہ بن عفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ یہ قرض کسی ایسے کام کے لئے نہ لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَفْرَضْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ، فَأَعْطَى سِنَّا فَوْقَهُ، وَقَالَ: خَيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ فَضَاءً۔ روah مسلم، باب جواز اقتراض الحیوان.....، رقم: ۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قرضہ کی ادائیگی میں اس سے بڑی عمر والا اونٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہترلوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَفْرَضْ مِنِي النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَقَالَ: يَارَبِّ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ۔ روah النساءی، باب الاستقرارض، رقم: ۴۶۸۷

حضرت عبد اللہ بن أبي ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمادیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور مال میں برکت دیں۔ قرض کا بدله یہ ہے کہ ادا کیا جائے اور (قرض دینے والے کی) تعریف اور شکریہ ادا کیا جائے۔ (نسائی)

﴿209﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ لِنِي مُثْلُ أَحَدٍ ذَهَبَ إِلَيْهِ مَا يَسُرُّنِي إِنْ لَا يَمُرُّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعَنْدَمِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْصَدَهُ لِذِيْنِ۔ روah البخاری، باب اداء الدیون.....، رقم: ۲۳۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس احمد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معنوی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے

رکھ لوں۔ (بخاری)

(210) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ﴾ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في الشكر.....، رقم: ۱۹۵۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدة: بعض شارحين نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ ناشکری کی اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی نہیں ہوتا۔ (معارف الحدیث)

(211) ﴿عَنْ أَسَافِهَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ لِلَّهِ مَعْرُوفًا فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّاءِ﴾

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء في الثناء بالمعروف، رقم: ۲۰۳۵

حضرت اسماہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں) کہا تو اس نے (اس دعا کے ذریعہ) پوری تعریف کی اور شکر یہ ادا کر دیا۔ (ترمذی)

فائدة: ان الفاظ میں دعا کرنا گویا اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ میں اس کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اس احسان کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔ اس طرح اس دعا یہ کلمہ میں احسان کرنے والے کی تعریف ہے۔ (معارف الحدیث)

(212) ﴿عَنْ آنِسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِيمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ الْمَهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَا فَوْمًا أَبْدَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَرَزَلَنَا بَيْنَ أَطْهَرِهِمْ لَقَدْ كَفُونَا الْمُؤْنَةُ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمُهَاجِرَةِ حَتَّى لَقَدْ حَفَنَا أَنْ يَدْهُبُوا بِالْأَخْرَى كُلَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَا ذَهَبُوكُمُ اللَّهُ لَهُمْ وَأَثْبَتْمُ عَلَيْهِمْ﴾

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب ثناء المهاجرين.....، رقم: ۲۴۸۷

حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جن کے پاس ہم آئے ہیں، ہم نے ان جیسے لوگ نہیں دیکھے یعنی انصارِ مدینہ کہ اگر ان کے پاس فراخی ہو تو خوب خرچ کرتے ہیں اور اگر کمی ہو تو بھی ہماری غم خواری اور مرد کرتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور مشقت کا ہمارا حصہ تو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور فرع میں ہم کو شریک کر لیا ہے۔ (ان کے اس غیر معمولی ایثار سے) ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا اجر و ثواب انہی کے حصے میں نہ آجائے (اور آخرت میں ہم خالی ہاتھ رہ جائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہو گا جب تک اس احسان کے بد لئے تم ان کے لئے ذعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی ان کا شکر یہ ادا کرتے رہو گے۔ (ترمذی)

﴿213﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَرَضَ عَلَيْهِ رِبْحَانٌ، فَلَا يُرْدَدُ، فَإِنَّهُ حَفِيفُ الْمَعْقِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ۔

رواه مسلم، باب استعمال المثلث..... رقم: ۵۸۸۳

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ (سلم)

فائده: پھول جیسی کم قیمت چیزوں کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل تکنی ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿214﴾ عَنْ أَبْنَى عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَ لَا تُرْدَدُ: الْوَسَائِلُ وَ الدُّهْنُ وَ الْلَّبَنُ [الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطَّيِّبُ]

رواه الترمذی و قال هذا حديث غريب، باب ماجاء في كراهة رد الطيب، رقم: ۲۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے (یعنی کوئی دے تو انکا رد نہیں کرنا چاہیے)۔ تکیہ، خوشبو

اور رودھ۔

(215) ﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِأَخْرَى شَفَا عَلَيْهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ هَدِيَّةٌ عَلَيْهَا فَقَدِ اتَّى بَابَهُ عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَّةِ﴾

رواه ابو داؤد، بباب في الهدية لقضاء الحاجة، رقم: ۳۰۴۱

حضرت ابو امامہ صلی اللہ علیہ وسالم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لئے (کسی معاٹے میں) سفارش کی پھر اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو (سفارش کے عوض میں) کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے وہ ہدیہ قول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہو گیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کو سود اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ وہ سفارش کرنے والے کو بغیر کسی عوض کے حاصل ہوا ہے۔ (مظہر بن)

(216) ﴿عَنْ أَنَسِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ، فَيُخْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتْهُ أَوْ صَرَجَهُمَا، إِلَّا أَذْخَلَنَاهُ الْجَنَّةَ﴾

رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده ضعيف وهو حديث حسن، بشواهده ۲۰۷/۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے وہ ان کے ساتھ اچھا برناو کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرادیں گی۔ (ابن حبان)

(217) ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَالَ جَارِيَتِينَ دَخَلَتْ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتِنِي ، وَأَشَارَ بِأَصْبَغَيْهِ﴾

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، بباب ماجاء في النفقة على البنات والأخوات، رقم: ۱۹۱۴

حضرت انس صلی اللہ علیہ وسالم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرم کر آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (ترمذی)

﴿218﴾ عَنْ غَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَلِنْ مِنْ هَذِهِ الْبَيْنَاتِ شَيْئًا، فَأَخْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنْ لَهُ سِرْتًا مِنَ النَّارِ.

رواه البخاری، باب رحمة الولد.....، رقم: ٥٩٩٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

﴿219﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَ بَيْنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخْوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَخْسَنَ صَحْبَهُنَّ وَأَنْقَى اللَّهُ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

رواه الترمذی، باب ماجاء فی النفقۃ علی الہبات والاخوات، رقم: ۱۹۱۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بیٹیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بیٹیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر تار ہے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی)

﴿220﴾ عَنْ أَيُوبَ بْنِ مُؤْسِي رَحْمَةَ اللَّهِ عَنْ أَيْيِهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَحْلُ وَالدَّوْلَدَا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَذْبَحَ حَسَنَ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث غريب، بباب ماجاء فی ادب الولد، رقم: ۱۹۰۲

حضرت ایوب پے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تھکنیں دیا۔ (ترمذی)

﴿221﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اُنْثِي فَلَمْ يَئْذِهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ بَعْنَى الدَّكَرَ عَلَيْهَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ.

رواه الحاکم و قال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه و وافقه الذهبي ٤/١٧٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو بھروسہ نہ تو اسے زندہ فن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا

تھا) اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاو میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاو کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (متدرک حاکم)

(222) عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ أَتَىْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلَّتُ أَبْنِي هَذَا غَلَامًا، فَقَالَ: أَكُلُّ وَلَدِكَ نَحْلَتُ مُثْلَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَرْجِعْهُ.

رواه البخاری، باب الہبة للولد، رقم: ۲۵۸۶

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو۔ (بخاری)

فائده: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہوتا چاہیے۔

(223) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدً فَلَيْخِسِنْ اسْمَهُ وَآدِيهَ فَإِذَا بَلَغَ فَلَيْزِرْ وَجْهَهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوْجْهُ فَاصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِنْمَهَ عَلَى أَيْهِ.

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچپنیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا۔ (بیہقی)

(224) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: تُقْبِلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقْبِلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَرَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.

رواه البخاری، باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته، رقم: ۵۹۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے تھے ہو؟ ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا ہے۔ تو اس میں میرا کیا اختیار ہے۔ (بخاری)

﴿225﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذَهِّبُ وَحَرَ الصَّدْرُ، وَلَا تَخْفِرَنَّ جَارَةً لِجَارِتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِينَ شَاءَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب في حث النبي ﷺ على الهدية، رقم: ۲۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رنجش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے گھر کا ایک مکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو م نہ سمجھے)۔ (ترمذی)

﴿226﴾ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: لَا يَخْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلِيُّقَ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَلْقٍ، وَإِنْ اشْتَرَتْ لَعْمَانًا أَوْ طَبْخَتْ قِنْدِرًا فَأَكْثُرُ مَرَقَّتَهُ وَأَغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ما جاء في أكثر ماء المرققة، رقم: ۱۸۳۳

حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ اگر کوئی دوسری نیکی نہ ہو سکے تو یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ تحدہ پیشانی سے مل لیا کرے۔ جب تم (لپانے کی غرض سے) گوشت خریدو یا سالم کی ہانڈی پکاؤ تو سورجہ بڑھا دیا کرو اور اس میں سے کچھ نکال کر اپنے پڑوسی کو دے دیا کرو۔ (ترمذی)

﴿227﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمُنُ حَارَةً بَوَالْقَةَ.

رواه مسلم، باب بيان تحريم ابناء الجار، رقم: ۱۷۲

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

(228) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكِرِّمْ جَارَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ؟ قَالَ: إِنْ سَأَلَكَ فَاغْطِهِ، وَإِنْ اسْتَفَاثَكَ فَاغْطِهِ، وَإِنْ اسْتَفْرَضَكَ فَاغْطِهِ، وَإِنْ دَعَاكَ فَاجْبِهِ، وَإِنْ مَرَضَ فَعُدْهُ، وَإِنْ مَاتَ فَشَيْعَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَعَزِّهُ، وَلَا تُؤْذِهِ بِقُتْلَارِ قُدْرَتِكَ إِلَّا أَنْ تَعْرِفَ لَهُ مِنْهَا، وَلَا تُرْفَعْ عَلَيْهِ الْبَنَاءٌ تُسْدِّدْ عَلَيْهِ الرِّيحُ إِلَّا يَادِيهِ۔ رواه الاصبهانی في كتاب الترغیب ۱، ۴۸۰/۱، وقال في الحاشیة: عزاه المندری في الترغیب ۳۵۷ للمحض بعد ان رواه من طرق اخرى، ثم قال المندری، لا يخفی ان کثرة هذه الطرق تکسبه قوہ والله اعلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پڑوی کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قول کرو، اگر وہ یہاں ہو جائے تو اس کی بیمار پری کرو، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تنگستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو اور اپنی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا رک جائے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

(229) ﴿عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْيَعُ وَجَارَهُ جَائِعٌ۔ رواه الطبرانی وابو یعلی ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۲۰۶/۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو پیش بھر کر کھائے اور اس کا پڑوی بھوکار ہے۔ (طرانی، ابو یعلی، مجمع الزوائد)

(230) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فُلَانَةً يُذْكَرُ مِنْ كُثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصَبَائِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ

قالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ افَإِنْ فُلَانَةً يُذْكُرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَهَا وَصَلَاتَهَا وَإِنَّهَا تَصَدِّقُ بِالْأَنْتُوَارِ مِنَ الْأَقْطَطِ وَلَا تُؤْذِنِ جِبْرِيلَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ رواه احمد ٤٠/٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے لعنی برا بھلا کہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نقی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ و خیرات پیغمبر کے چند لکڑوں سے آگئے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ (مندرجہ)

﴿231﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْخُذْ عَنِي هُوَ لَاءُ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: أَنَا يَارَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَدَ خَمْسًا وَقَالَ: أَنِّي الْمُحَارِمُ تَكُنْ أَعْبُدُ النَّاسِ، وَأَرْضُ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَخْسِنُ إِلَى حَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبُّ لِلنَّاسِ مَأْتِحُ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الصِّحْكَ فَإِنَّ كُثْرَةَ الصِّحْكِ تُمِينُ الْقُلُوبَ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب من انقي المحارم فهو اعبد الناس، رقم: ۲۳۰۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرنے یا ان لوگوں کو سکھائے جوان پر عمل کریں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تیار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراء شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر کیا پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادات گذاریں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تھیں دیا ہے اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مومن بن جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسانہ کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ

اللَّهُ أَكَيْفَ لِمَنْ أَنْ أَعْلَمُ إِذَا أَخْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا سَمِعْتَ جِئْرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَخْسَنْتُ فَقَدْ أَخْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتُ فَقَدْ أَسَأْتَ.

رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٤/٨

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے اور یہ کام برآ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو یقیناً تم نے اچھا کیا اور جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برآ کیا تو یقیناً تم نے برآ کیا۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَرَادَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابَهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟ قَالُوا: حَبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُوْيَحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلِيَصُدِّقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤْدِيْ أَمَانَتَهُ إِذَا أُتْمِنَ وَلْيُعْسِنْ جِوارَهُ مَنْ حَاجَرَهُ.

رواه البهقی فی شعب الایمان، مشکوكة المصابیح، رقم: ٤٩٩٠

حضرت عبد الرحمن بن أبي قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو فرمایا: تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو حق ہو لے، جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (تیہی، مشکوكة)

﴿234﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِئْرَانُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّىٰ ظَنَّتُ أَنَّهُ سَيُؤْرِثَهُ.

رواه البخاری، باب الوصاء بالجار، رقم: ٦٠١٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جریل صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مجھے پڑوی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوی کو وارث بنادیں گے۔ (بخاری)

(235) عن عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ حَاضِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَارَانِ۔ رواه احمد باسناد حسن، مجمع الروايد ۶۳۲/۱۰۔

حضرت عقبہ بن عامر صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھٹکنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھٹکنے والے پڑوی پیش ہوں گے یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑویوں کا پیش ہوگا۔

(مسند احمد، مجمع الروايد)

(236) عن سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَسْنَوَ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحَ فِي الْمَاءِ۔ رواه مسلم: باب فضل المدينة.....، رقم: ۳۲۱۹

حضرت سعد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو (دوڑخ کی) آگ میں اس طرح پکھلا دے گا جس طرح سیسے پکھل جاتا ہے یا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

(237) عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَقَدْ أَخَافَ مَا يَأْتِيَ جَنَّبِي۔ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الروايد ۶۵۸/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ والوں کو ڈرا تا ہے وہ مجھے ڈرا تا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الروايد)

(238) عن أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْتَطَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ، فَلِمَّا مَتَ بِالْمَدِينَةِ فَإِنَّ أَشْفَعَ لِمَنْ مَاتَ بِهَا۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح ۵۷/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو چاہئے کروہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ میں مرے، میں ان لوگوں کی ضرور شفاقت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے شفاقت سے مراد خاص قسم کی شفاقت ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام شفاقت تو سارے ہی مسلمانوں کے لئے ہوگی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

﴿239﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَضِيرُ عَلَى لَا وَاءَ الْمَدِينَةِ وَشَدَّتْهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُثُرَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا.

رواہ مسلم، باب الترغیب فی سکنی المدینة.....، رقم: ۳۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (سلم)

﴿240﴾ عن سهيل رضي الله عنه قال: قاتل رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ: أَنَا وَكَافِلُ الْمُتَيْمِ فِي الْجَنَّةِ هَذِهِ، وَأَشَارَ بِالسَّبَابِيَّةِ وَالْوُنْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

رواہ البخاری، باب اللعان.....، رقم: ۵۰۴

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی اور پیغ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

﴿241﴾ عن عمرو بن مالك القشيري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله علية السلام يقول: مَنْ ضَمَّ بَيْنَ أَبْوَيْنِ مُشْلِمَيْنِ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتَّى يُغْنِيَهُ اللَّهُ وَجَبَثَ لَهُ الْجَنَّةُ.

رواہ احمد والطبرانی وفیہ: علی بن زید وہو حسن الحديث وفیہ رجال الصحيح،

مجمع الزوائد ۲۹۴/۸

حضرت عمرو بن مالک قیشری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سن: جس شخص نے ایسے تمیم بچ کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اسے اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا یعنی اپنی کفالت میں لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بچ کو ان (کی کفالت سے) بے نیاز کر دیا یعنی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے کا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (مندرجہ، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿242﴾ عَنْ عَزْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا وَأَمْرَاهُ سَفَعَاءَ الْخَدَّيْنِ كَهَا تَيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوْمَاءَ يَزِيدَ بْنَ الْوَسْطِيِّ وَالسَّبَابِيَّةِ، إِنْرَاهَ آمَتْ مِنْ رَوْحِهَا ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْمَاتُوا.

رواه ابو داؤد، باب فی فضل من عالٍ بتامی عرق: ۵۱۴۹

حضرت عوف بن مالک اشجعی رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال اور محنت و مشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ حدیث کے راوی حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلوب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ عورت قریب ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جو یہو ہوگی ہو اور حسن و بھال، عزت و منصب والی ہونے کے باوجود اپنے تمیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچ بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آجائے۔ (ابوداؤد)

﴿243﴾ عَنْ أَبِي ثُوْرَيْ الشَّعْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ الْبَيْهِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرُبُ قَصْعَتِهِمْ شَيْطَانٌ.

رواه الطبرانی فی الا وسط، وفیہ: الحسن بن واصل، وہو الحسن بن دینار

وهو ضعیف لسوء حفظه، وهو حديث حسن والله اعلم، مجمع الزوائد ۲۹۳/۸

حضرت ابو ثوری الشعیری رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لئے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

(244) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلاً شكا إلى رسول الله عليه صلواته قسوة قلبه فقال: أفسح رأسه أفيته وأطعم المسكين.

رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٢٩٣/٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ آپ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد، صحیح البخاری)

(245) عن صفوان بن سليم رضي الله عنه يرقعه إلى النبي عليه السلام: الساعي على الأزماء والمسكين كالمجاهد في سبيل الله أو كالذى يصوم النهار ويقوم الليل.

رواه البخاري، باب الساعي على الأزماء، رقم: ٦٠٠

حضرت صفوان بن سليم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔ (بخاری)

(246) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله عليه صلواته: خيركم خيركم لآهليه وآنا خيركم لآهليه. (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ٤٨٤/٩

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھروالوں کے لئے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھروالوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔ (ابن حبان)

(247) عن عائشة رضي الله عنها قالت: جاءت عجوز إلى النبي عليه وفُو عندي فقال لها: من أنت؟ قالت: أنا جحامة المدببة قال: كيف حالكم؟ كيف أنتم بعدنا؟ قالت: بخير بامي أنت وامي يا رسول الله فلما خرجت قلت: يا رسول الله تقبل على هذه العجوز هذا الأقبال فقال: إنها كانت تأتينا أيام حديثة رضي الله عنها وان حسن العهد من الأيمان.

آخرجه الحاکم بنحوه وقال حديث صحيح على شرط الشیخین وليس له علة ووافقه النہبی ۱/۱۶ - الاصابة ۴/۲۷۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرے پاس تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جنما مددجیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے (مدینہ آنے کے) بعد تمہارے حالات کیسے رہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان اس سب خیریت رہی۔ جب وہ چل گئیں تو میں نے (حیرت سے) عرض کیا: اس بڑھیا کی طرف آپ نے اتنی توجہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور پرانی جان پہچان کی رعایت کرنا ایمان (کی علامت) ہے۔ (اصابہ)

(248) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةٌ، إِنَّ كَرَّهَةَ مِنْهَا حُلْقًا رَضِيَ مِنْهَا أَخْرَزَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ﴾ رواه مسلم، باب الوصية بالنساء، رقم: ۳۶۴۵

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن مرد کی یہ شان نہیں کہ اپنی مومنہ بیوی سے بعض رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو دوسری پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم)

فائده: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں حسن معاشرت کا ایک مختصر اصول بتایا کہ ایک انسان میں اگر کوئی بری عادت ہے تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوں گی ایسا کون ہوگا جس میں کوئی برائی نہ ہو یا کوئی خوبی نہ ہو۔ لہذا براہمیوں سے جسم پوشی کی جائے اور خوبیوں کو دیکھا جائے۔ (ترجمان)

(249) ﴿عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ أَمِرْأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَا مَرْأَةٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَسْجُدْنَ لِلْأَزْوَاجِ هُنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحُقْقِ﴾ رواه ابو داؤد، باب فی حق الزوج على المرأة، رقم: ۲۱۴۰

حضرت قیس بن سعد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿250﴾ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأٌ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة، رقم: ۱۱۶۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کر اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

(ترمذی)

﴿251﴾ عَنِ الْأَخْوَصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِلَّا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَأَهْجِرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرَبَيَا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطْعَنُوكُمْ فَلَا تَبْعُذُو عَلَيْهِنَّ سَيْلًا، إِلَّا إِنْ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًا، فَإِنَّمَا حَقَّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِنْ فُرْشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْدَنَ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، إِلَّا وَحْقَهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُخْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كَسْوَتِهِنَّ وَطَغَامِهِنَّ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها، رقم: ۱۱۶۳

حضرت اخوص ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: غور سے سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان سے اُن کی حصمت اور اپنے ماں کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ اور پچھا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو پھر ان کو ان کے بستروں میں تہبا چھوڑ دیں یعنی ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو لیکن گھر بھی میں رہو اور بھی مار مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرماتبرداری اختیار کر لیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانہ مت ڈھونڈو۔ غور سے سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (ای طرح) تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے اور نہ وہ تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو آنے دیں۔ غور نہیں سنو! ان عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے ساتھ ان کے لباس اور ان کی خوراک میں اچھا سلوک کرو یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ان کے لئے ان چیزوں کا انتظام کیا کرو۔

(ترمذی)

﴿252﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوا الْأَجْيَزَرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَحْفَظَ عَرْفَهُ۔
رواه ابن ماجہ، باب اجر الاجراء رقم: ۲۴۴۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مزدور کا پینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔
(ابن ماجہ)

صلہِ رحمی

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَبِالْأُولَاءِ الَّذِينَ احْسَانُوا وَبِذِي
الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكُنَى وَالْجَارُ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارُ الْجُنُبُ وَالصَّاحِبُ
بِالْجُنُبِ وَابْنُ السَّبِيلِ لَا وَمَا مَلَكْتُ إِيمَاناً كُمْ طَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالاً
فَغُورًا ﴾ [النساء ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو
شریک نہ کرو اور مال باب پ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قربات داروں کے ساتھ بھی اور قیمتوں
کے ساتھ بھی اور مناسکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوی کے
ساتھ بھی اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کا آنے جانے والا اور
ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ
میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو برا
سمجھے اور شخی کی بات کرے۔ (النساء ٣٦)

فائدة: قریب کے پڑوی سے مراد وہ پڑوی ہے جو پڑوں میں رہتا ہو اور اس سے

رشتداری بھی ہوا در دور کے پڑوئی سے مراد وہ پڑوئی ہے جس سے رشتداری نہ ہو، دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قریب کے پڑوئی سے مراد وہ پڑوئی ہے جس کا دروازہ اپنے دروازے کے قریب ہوا در دور کا پڑوئی وہ ہے جس کا دروازہ دور ہو۔

مسافر سے مراد رفیق سن، مسافر مہمان اور ضرورت مند مسافر ہے۔ (شفیع الرحمن)

وقالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ حَتَّىٰ يَعْلَمُكُمْ لَعْنَكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل: ٩٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ الناصف کا اور بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتے ہیں، تم لوگوں کو واللہ تعالیٰ اس لئے نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ (خل)

احادیث نبویہ

﴿253﴾ عن أبي اللَّاذِءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: الْوَالِدُ أَوْ سَطْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَاضْطِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ اخْفِظْهُ۔ روایہ الترمذی و قال: هنا حدیث صحيح، باب ماجاء من الفضل في رضا الوالدين، رقم: ۱۹۰۰

حضرت ابو دراء رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنان باب جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کر کے اور دل دکھا کے) اس دروازہ کو خلائق کر دو یا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

﴿254﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْبَيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: رِضا الرَّبِّ فِي رِضا الْوَالِدِ وَسَخْطُ الرَّبِّ فِي سَخْطِ الْوَالِدِ۔

روایہ الترمذی، باب ماجاء من الفضل في رضا الوالدين، رقم: ۱۸۹۹

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدکی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نارِ انگلی والدکی نارِ انگلی میں ہے۔ (ترمذی)

(255) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَوَ الْبَرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وَدَ ابْنِهِ۔ روایہ مسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب۔۔۔ رقم: ۶۵۱۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا (باپ کے انتقال کے بعد) باپ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

(256) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَ أَنْ يَصِلَّ إِيَاهُ فِي قُبْرِهِ، فَلَيُصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ۔ روایہ ابن حبان، قال المحقق: استادہ صحیح ۱۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صدرِ رحمی کرنا چاہے جب کہ وہ قبر میں ہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (ابن حبان)

(257) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي غُمْرَهُ وَيُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلَيُصِلْ إِلَيْهِ وَلَيُصِلْ رَحْمَةً۔ روایہ احمد ۲۶۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھادیا جائے اس کو چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلةِ رحمی کرے۔ (مندرجہ)

(258) عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالدِّينَ طُوبَى لَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ۔ روایہ الحاکم و قال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۱۵۴/۴

حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں (متدرک حاکم) ۔۔۔

(259) عن أبي أُسْيَدِ مَالِكَ بْنِ رَبِيعَةِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَبْيَأْ نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَقِنُ مِنْ بْرِ ابْنَوِي شَيْءًا إِبْرَهِيمَ مَا يَهُ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْإِسْعَافُ لَهُمَا، وَانفَادُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصَلَةُ الرَّحْمَمُ الَّتِي لَا تُؤْتَلُ إِلَيْهِمَا، وَأَكْرَامُ صَدِيقِهِمَا.

رواه ابو داؤد بباب فی بر الولادین، رقم: ۵۱۴۲

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ قبلہ بنو سکہ کے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ اکیا میرے لئے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا، جن لوگوں سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

(260) عَنْ مَالِكٍ أَوْ أَبْنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ أَذْرَكَ وَالْدَّيْنَ أَوْ أَحَدَ هُمَّاثَمَ لَمْ يَرْهُمَا، دَخَلَ النَّارَ فَإِنْعَدَهُ اللَّهُ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَعْنَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِي كَاهَةِ مِنَ النَّارِ۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابو عیلی والطرانی واحمد مختصر پاسنادحسن، الترغیب ۳/۴۷

حضرت مالک یا ابن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ بد سلوکی کی تقوہ شخص دوزخ میں داخل ہو گا اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کر دے یہ ان کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہو گا۔ (ابو عیلی، مندرجہ طبرانی، ترغیب)

(261) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: رَغْمَ أَنْفَ، ثُمَّ رَغْمَ أَنْفَ، ثُمَّ رَغْمَ أَنْفَ، قَيْلَ: مَنْ يَأْرِسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ أَبْوَيْهِ عِنْدَ الْكِبِيرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كُلَّهُمَا

فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رواه مسلم، باب رغم من ادرك ابوه...، رقم: ٦٥١٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل و خوار ہو، پھر ذلیل خوار ہو! عرض کیا گیا: یا رسول اللہ؟ کون (ذلیل و خوار ہو)؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یاد فوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت سے ان کا دل خوش کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

﴿262﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنٍ صَاحِبِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُبُوكَ. رواه البخاري، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، رقم: ٥٩٧١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مُحتقن کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (بخاری)

﴿263﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَمْثُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَعَتْ صَوْتُ قَارِئٍ يَقْرَأُ قَلْمَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَاكَ الْبُرُّ كَذَاكَ الْبُرُّ وَكَانَ أَبْرَ النَّاسِ بِأَمْهَـ. رواه الحمداني: ١٥١/٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا: یہ کون ہے (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارث بن نعمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی ایسی ہی ہوتی ہے، یہی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی یہی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔ حارث بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (مسند احمد)

﴿264﴾ عنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَفْتَهُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أُمِّي قَدِمْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُّ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلِّ أُمِّكَيْ. رواه البخاري، باب الهداية للمسنون، رقم: ۲۶۲۰

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ جو مشرکہ تھیں (مکہ سے سفر کر کے) میرے پاس (مدینہ) آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا اور پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ مجھ سے ملتا چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری)

﴿265﴾ نَعْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّى النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًا عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ: رَوْجُهَا، قَالَ: فَإِمَّى النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًا عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: أُمَّهُ.

رواہ الحاکم فی المستدرک ۱۵۰ / ۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿266﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبَّتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِرْهَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہاری

توبہ قبول فرمائیں گے۔)

﴿267﴾ عَنْ أَبِي أَفَّافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ: صَنَاعُ الْمَعْوَذِ فَتَقَنُ مَصَارِعَ السُّوءِ، وَصَدَقَةُ السَّرِّ تُطْفَلُ غَصَبَ الرَّبِّ، وَصَلَةُ الرَّحْمَنِ تَرِيدُ فِي الْعُمُرِ.

رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن، مجمع الروايد ۲۹۳/۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیوں کا کرنا براہی موت سے بچا لیتا ہے، چھپ کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور صدر حرجی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائده : صدر حرجی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنی کمائی سے رشتہ داروں کی مالی خدمت کرے یا یہ کہا پنے وقت کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے۔ (معارف الحدیث)

﴿268﴾ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُصْلِلْ رَحْمَةً، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْلِلْ حَيْرَأً وَلْيُضْمِنْ۔ رواه البخاری، باب اکرام الضيف، رقم: ۶۱۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صدر حرجی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿269﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْطِعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثْرِهِ فَلَيُصْلِلْ رَحْمَةً۔

رواه البخاری، باب من بسط له في الرزق، رقم: ۵۹۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراغی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صدر حرجی کرے۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الرَّحْمَةَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ عَزَّوَ جَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَجَةَ. (وهو بعض الحديث)
رواه احمد و البزار و رجال احمد رجال الصحيح غير نوبل بن مساجق وهو ثقة، مجمع الزوائد

۲۷۴/۸

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹک یہ رحم یعنی رشتہ داری کا حق اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے لیا گیا ہے یعنی سیر رشتہ داری رحمان کی رحمت کی ایک شاخ ہے جو اس رشتہ داری کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

(منhadم، بزار، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنَ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمُهُ وَصَلَّهَا.

رواه البخاری، باب تيس الوacial بالمکافی، رقم: ۵۹۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص صدر حجی کرنے والا نہیں ہے جو برادری کا معاملہ کرے یعنی دوسرے کے اچھے بتاؤ کرنے پر اس سے اچھا بتاؤ کرے بلکہ صدر حجی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قطع حجی کرنے پر بھی صدر حجی کرے۔

(بخاری)

﴿272﴾ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعْلَمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصْلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ۔
رواه الطبراني فی الكبير و رجاله موثقون، مجمع الزوائد ۴۵۶/۱

حضرت علاء بن خارجه رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کا علم حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے صدر حجی کر سکو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنِي خَلِيلِي بِسَعْيٍ: أَمْرَنِي بِحَجَبِ الْمَسَاكِينِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَأَمْرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَنْ هُوَ ذُو نِعْمَةٍ وَلَا أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ وَأَمْرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجْمَ وَإِنْ أُذْبِرَتْ وَأَمْرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمْرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا وَأَمْرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَا يَمْلِأُ وَأَمْرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ مِنْ كَثِيرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ (رواه الحمد ۱۵۹/۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے عبیب صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا:
 مجھے حکم فرمایا کہ میں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، مجھے حکم فرمایا
 کہ میں دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں
 اور ان پر نظر نہ کروں جو (دنیاوی ساز و سامان میں) مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں، مجھے حکم فرمایا:
 کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صدر حجی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑیں، مجھے حکم فرمایا کہ
 میں کسی سے کوئی پیز زندگی مانگوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ (لوگوں کے لئے)
 کڑوی ہو، مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیغام کو ظاہر کرنے میں کسی ملامت
 کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم فرمایا کہ میں لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُثْرَت
 سے پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمہ اس خزانہ سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ (منداحم)

فائدہ ۵: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھنے کا معمول رکھتا ہے اس کے لئے
 نہایت اعلیٰ درجہ کا اجر و ثواب محفوظ کر دیا جاتا ہے۔
 (مظاہر حق)

﴿274﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَقْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ رواه البخاری، باب ائمۃ القاطع، رقم: ۵۹۸۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے
 (بخاری)

فائدہ ۶: قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے
 ساتھ کوئی جنت میں نہ جاسکے گا ہاں جب اس کو سزادے کر پاک کر دیا جائے یا اس کو معاف
 کر دیا جائے تو جنت میں جاسکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿275﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي فَرَأَيْتُ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأَحْسَنُ إِلَيْهِمْ وَيُسْيِّئُونِي إِلَيَّ، وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَيْسَ كُثُرَتْ

كَمَا قُلْتَ، فَكَانَنَا تُسْفِهُمُ الْمَلَأُ، وَلَا يَرَوُ الْمَعْكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَادْمَتْ عَلَى ذَلِكَ۔

رواه مسلم، باب صلة الرحم.....، رقم: ٦٥٢٥

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان کی زیادتیوں کو برداشت کرتا ہوں وہ میرے ساتھ چہالت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم گرم را کھجونک رہے ہو اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔
(مسلم)

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَالَّذِينَ يُؤْدُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا أَكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَأَثْمًا مُبِينًا ﴾ [الاحزاب: ٥٨]

اللَّهُ تَعَالَیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (ایسا) کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہو جائیں) ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بلو جھہاٹھاتے ہیں۔ (ازباب)

فاثدہ: اگر ایذا زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

وقالَ تَعَالَى : ﴿ وَيَنِّي لِلْمُطَفَّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفِفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوا هُمْ أَوْرَزُتُو هُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَتَعَظُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ [المطففين: ١-٦]

اللَّهُ تَعَالَیٰ کا ارشاد ہے: بڑی تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب لوگوں کو ناپ کریا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے

جائیں گے، جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس دن سے ڈرنا چاہئے اور نتاپ توں میں کمی سے توبہ کرنا چاہئے)۔ (مطہفین)

وقالَ تَعَالَى : ﴿وَنِيلٌ لِكُلِّ هَمَزَةٍ لَمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ۱]

الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہر ایسے شخص کے لئے بڑی خرابی ہے جو عیوب نکالنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔ (لمزة)

احادیث نبویہ

﴿276﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكَ إِنْ أَتَبَعْتَ حُورَاتَ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كَذَّبْتَ أَنْ تُفْسِدْهُمْ۔

رواه ابو داؤد، باب فی التّجسس، رقم: ۴۸۸۸

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم ان کو بگاڑ دو گے۔ (ابوداؤد)

فائده: مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عیوب کو تلاش کرنے سے ان میں نفرت، بغض اور بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی اور ممکن ہے کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور انہیں پھیلانے سے وہ لوگ ضد میں گناہوں پر جرأت کرنے لگیں۔ یہ ساری باتیں ان میں مزید بگاڑ کا سبب ہوں گی۔ (بنی الجھوہ)

﴿277﴾ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَعْبِرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا غَرَائِبَهُمْ۔ (وہ جزو من الحدیث) رواہ ابن حبان، قال

المحقق: استادہ قوی ۷۵/۱۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو ستایانہ کرو، ان کو عارش دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو تلاش نہ کیا کرو۔ (ابن حبان)

﴿278﴾ عَنْ أَبْنِي بَرْزَةِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ

آمنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَذْخُلِ الْأَيْمَانَ قَلْبَهُ: لَا تَعْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَبَعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ أَتَيَّعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَبَعُ اللَّهَ عَوْرَاتَهُ، وَمَنْ يَتَبَعُ اللَّهَ عَوْرَاتَهُ يَفْضُّلُهُ فِي بَيْتِهِ۔

رواه ابو داؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٨٠

حضرت ابو بزرگ اسلامی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگوں جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کے پیچھے پڑ جائیں اسے گھر پہنچنے سوار کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کے پہلے جملے سے اس بات پر تنقید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا منافق کام ہو سکتا ہے، مسلمانوں کا نہیں۔ (بذل الحمد)

(279) عن آنس الجهمي رضي الله عنه عن أبيه قال: عزوه مع النبي عليه السلام غزوه كذا وكذا فقضى الناس المنازل وقطعوا الطريق، فبعث النبي عليه السلام مناديا ينادى في الناس: أن من ضيق منزله أو قطع طريقا فلا جهاد له.

رواه ابو داؤد، بباب ما يؤمن من انتقام الفاسك وسعته، رقم: ٢٦٢٩

حضرت انس جنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا۔ وہاں لوگ اس طرح ٹھہرے کہ آئنے جانے کے لئے راستے بند ہو گئے۔ آپ نے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے ایک آدمی بھیجا کہ جو اس طرح ٹھہرا کر آئنے جانے کا راستہ بند کر دیا سے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

(280) عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال النبي عليه السلام: من حرم ظهرًا أمرىء مسلم بغير حق لغى الله وهو عليه عصباً.

رواه الطبراني في الكبير والوسط وأسناده جيد، مجمع الروايات ٣٨٤/٦

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ننگا کر کے ناقن مارا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر

نار ارض ہوں گے۔ (طریقی، مجمع الزوائد)

﴿281﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيمَا مَنَّ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ، قَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي، مَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكْوَةً، وَيَأْتِيَ وَقْدَ شَعْمَ هَذَا، وَقَدْ فَدَ هَذَا، وَأَكْلَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَيَبْثَثُ حَسَنَاتُهُ، قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ، أَخْدَمْ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ۔

رواه مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ٦٥٧٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہ) سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ عرض کیا: ہمارے زندگیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (روپیہ، پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو تمامیت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسرا مقبول عبادتیں) لیکر آئے گا مگر حال یہ ہو گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بھایا ہو گا اور کسی کو مارا پیٹا ہو گا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے عی دوسرا حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے لئے (جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لیکر اس شخص پر ذال دیے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿282﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقُ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

رواه البخاری، باب مائیہ من السباب واللعنة، رقم: ٦٠٤٤

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

فائده: جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے وہ اپنے اسلام کے کامل ہونے کی نیتی کرتا

ہے اور ممکن ہے کہ قتل کرنا کفر پر منے کا سبب بھی بن جائے۔ (مظاہر حن)

﴿283﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَقْعَةً قَالَ: مَنَّا بِالْمُسْلِمِ كَمَا الْمُشْرِفُ عَلَى الْهَلْكَةِ. رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۲۸/۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اس آدمی کی طرح ہے جو بلاکت و بر بادی کے قریب ہو۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿284﴾ عَنْ عَيَاضِ بْنِ حَمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِ يَشْهُدُهُ مُؤْمِنٌ وَهُوَ دُونُهُ، أَفَأَنْتَ قِيمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانٌ يَهَاجِرُ إِلَيْهِ وَيَنْكَادُ إِلَيْهِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: استاده صحيح ۳۴/۱۲

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیتا ہے جبکہ وہ مجھ سے کم درجہ کا ہے کیا میں اس سے بدلتے لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آئس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شخص دو شیطان ہیں جو آپس میں فرش گولی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿285﴾ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ جَابِرِ بْنِ سَلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِعْهَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ تُسْعِنَنِي أَحَدًا، قَالَ: فَمَا سَبَبْتَ بَعْدَهُ حُرَيْرًا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعْرِيًّا وَلَا شَاهًا، قَالَ: وَلَا تَخْفَرْنَ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْ تُبَيِّنَ لِلْكُفَّارِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَغْرُوفُ وَأَرْفَعْ إِذَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَلِيَ الْكَعْبَيْنِ، وَإِلَيَّكَ وَاسْبَأْ أَلْأَرْ قِلَّانِهَا مِنَ الْمَخْيَلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخْيَلَةَ، وَإِنْ أَنْرُ شَتَمَكَ وَعَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَيَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد، باب ماجاء في اسباب الاذار رقم: ۴۰۸۴

حضرت ابو جرجی جابر بن سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے صحیح فرمادیجئے! آپ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی کو گالی نہ دیتا۔ حضرت ابو جرجی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ نیز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑ (یہاں تک کہ) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ اپنا تہبین آدھی پنڈیلوں تک اونچار کھا کرو، اگر اتنا اونچا نہ رکھ سکو تو (کم سے کم) مخنوں تک اونچار کھا کرو۔ تہبین کو مخنوں سے سچھ لے کا نے سے بھجوئیں کہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور تمہیں کسی ایسی بات پر عار دلانے جو تم میں ہو اور وہ اسے جانتا ہو تو اس کو کسی ایسی بات پر عار نہ دلانا جو اس میں ہو اور تم اسے جانتے ہو، اس صورت میں اس عار دلانے کا باال اسی پر ہو گا۔ (ابوداؤد)

(286) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْحُثُ وَيَبْسُمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ، فَعَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُوبَكْرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَانَ يَشْتَمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَّذَثَ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ عَصَبَتْ وَقَمَتْ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلْكٌ يَرْدُ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَّذَثَ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمَّا أَكْنَ لَا قَعَدَ مَعَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ تَلَاقَتْ كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيَغْصِنِي عَنْهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعْزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صَلَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسَالَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِلَّةً﴾ رواه الحمداني ۴۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برآ جھلا کیا۔ آپ (اس شخص کے مسلسل برآ جھلانے کہنے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور تمسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی ذیادہ برآ جھلا کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی پکھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر وہاں سے چلن دیئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آپ کے پیچے پیچے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برآ جھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرماتے۔ پھر جب میں نے اس کی پکھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے) تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی پکھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان نبی میں آگیا۔

اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (ہذا میں اٹھ کر چل دیا) اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر اتنیں باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے درگذر کر دیتا ہے (اور انقاوم نہیں لیتا) تو بدلتہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مردگر کے اس کو قوی کر دیتے ہیں، جو شخص صدر حجی کے لئے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بد لے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں اور جو شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور مجھی کم کر دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

(287) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُونَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ: مَنْ أَكْبَارُ شَمْرُ الرَّجُلِ وَالدِّيَةِ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! وَهُلْ يَسْتَبِعُ الرَّجُلُ وَالدِّيَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَبِعُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسْتَبِعُ إِبَاهُ، وَيَسْتَبِعُ أُمَّهُ، فَيَسْتَبِعُ أُمَّهَةً۔
رواه مسلم، باب الكبار واكبيرها، رقم: ۲۶۳

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی)۔ (مسلم)

(288) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَخَذُ عِنْكَ أَنَّمَا أَنَا تَشَرِّعُ، فَأَنِّي الْمُؤْمِنُ بِأَنَّمَا أَذَّتُهُ، شَسْمَتُهُ، لَعَنَّتُهُ، جَلَّدَتُهُ، فَاجْعَلْهُ لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقْرِبَهُ إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه مسلم، باب من لعنه النبي ﷺ.....، رقم: ۶۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: یا اللہ! میں آپ سے عہد لیتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ تجھے گا۔ وہ یہ ہے کہ میں ایک انسان ہی ہوں ہذا جس کسی مومن کو میں نے تکلیف دی ہو، اس کو بر ایحلا کہہ دیا ہو، لعنت کی ہو، مارا ہو تو آپ ان سب چیزوں کو اس مومن کے لئے رحمت اور گناہوں سے پا کی اور اپنی ایسی قربت کا ذریعہ بناد تجھے کہ

اس کی وجہ سے آپ اس کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمادیں۔ (مسلم)

﴿289﴾ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شَعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْبِّحُ الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَخْيَاءَ۔ رواه الترمذی، باب ماجاء في الشتم، رقم: ۱۹۸۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُرْدُوں کو برا بھلامت کہو کہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ (ترمذی)

فائندہ : مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کو برا بھلا کہنے سے اس کے عزیزوں کو تکلیف ہوگی اور جس کو برا بھلا کیا گیا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿290﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْنَاتِكُمْ وَكُفُّرُوا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ رواه ابو داؤد، باب فی النہی عن سب الموثق، رقم: ۴۹۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو۔ (ابوداؤد)

﴿291﴾ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَثَ لَهُ مَظْلَمَةً لَا حِيمَةَ مِنْ عِزْرِصَبَهُ أَوْ شَنِيْعَ فَلَا يَتَعَلَّلُهُ فِتْنَةُ الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخْدُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخْدُ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَعُحِيلَ عَلَيْهِ۔ رواه البخاری، باب من كانت له مظلمة عند الرجل.....، رقم: ۲۴۴۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی پر بھی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا اس کی عزت و آبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہوتا سے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرائے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم (اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہو گا لہذا) اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے۔ (بخاری)

﴿292﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ غَازِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَرْبَى الرِّبَا

امتناعۃ الرَّجُل فی عَرْضِ أَخِيهِ. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الأوسط وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ۲۲/۲

حضرت براء بن عازب رضي الله عنهما روايت كرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی کرتا ہے (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہوشلا غیبت کرنا، حیرت سمجھنا، رسا کرنا وغیرہ وغیرہ)۔

(طبرانی، جامع صغير)

فائفہ: مسلمان کی آبروریزی کو بدترین سود اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس طرح سود میں دوسرے کے مال کو ناقص طریقہ پر لے کر اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے اسی طرح مسلمان کی آبروریزی کرنے میں اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور چونکہ مسلمان کی عزت اس کے مال سے زیادہ محترم ہے اس وجہ سے آبروریزی کو بدترین سود فرمایا گیا ہے۔

(فضیل القدری، بذل المجد)

﴿293﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٍ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ
الْكَبَائِرِ امْتِنَاعَةَ الْمَزْءُومِ فِي عَرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحادیث) رواه ابو داؤد، باب فی
الغيبة، رقم: ۴۸۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک برا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر تاخت حملہ کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٍ: مَنْ احْعَكَ حُمْرَةً
بِرِينَدَ أَنْ يُغْلِي بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ خَاطِئٌ

رواہ احمد وفیه: ابو معشر وہ ضعیف وقد وثق، مجمع الزوائد ۱۸۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر (غلہ کو) مہنگا کرنے کے لئے روکے رکھا تو وہ کہنگا ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿295﴾ عَنْ عَمَرَ بْنِ الْعَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَيِّفْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٍ يَقُولُ:

مَنْ اخْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَدَامِ وَالْأَفْلَاسِ۔

رواه ابن ماجہ، باب الحکمة والجلب، رقم: ۲۱۰۵

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کا غلام (کھانے پینے کی چیزیں) روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی کو مسلط فرمادیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غیر ملائم روکے رکھے جبکہ غلام عام طور پر نہ مل رہا ہو۔ (مظاہر حق)

﴿296﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَخْرُوَ الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَبَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خَطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ۔ رواه مسلم، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه.....، رقم: ۳۴۶۴۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن مومن کا بھائی ہے۔ ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور اسی طرح اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام دے۔ البتہ پہلے پیغام بھیجنے والے کی بات ختم ہو جائے تو پھر پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

فائدہ: سودے پر سودا کرنے کے مطلب ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان سودا ہو چکا ہو پھر تیرا شخص بھیجنے والے سے یہ کہے کہ اس شخص سے سودے کو ختم کر کے مجھ سے سودا کرلو۔ (ووی)

معاملات میں عمل کے لئے علماء کرام سے مسائل معلوم کئے جائیں۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہیں نکاح کا پیغام دیا ہو اور لڑکی والے اس پیغام پر مائل ہو چکے ہوں اب دوسرا شخص کو (اگر اس نکاح کے پیغام کا علم ہے تو اس شخص کو) اس لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہئے۔ (فتح الباری)

﴿297﴾ عَنْ أَبْنِي عَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا الْبَلَاغَ

(الحدیث) رواہ مسلم، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح.....، رقم: ۲۸۰۔ فائیس میا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر تھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (سلم)

(298) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال: لا يُشترى أحدكم على أخيه بالسلاح فانه لا يدرى لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار۔

رواہ البخاری، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح فلیم منا، رقم: ۷۰۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف تھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے تھیار کھینچ لے اور وہ (تھیار اشارے اس سے میں مسلمان بھائی کے جاگئے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جاگرے۔ (بخاری)

(299) عن أبي هريرة رضي الله عنه يقول: قال أبو القاسم عليه السلام: من أشار إلى أخيه بحدِّيَّة، فإنَّ الْمَلَائِكَةَ تلعنُه حتى يدعَهُ وإنْ كَانَ أخاهُ لآبيه وأمهَ.

رواہ مسلم، باب النبی عن الاشارة بالسلاح الى مسلم، رقم: ۶۶۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لو ہے یعنی تھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لو ہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (سلم)

فائده: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقیقی بھائی کی طرف لو ہے سے اشارہ کرتا ہے تو اس کا مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اس کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق مذاق سے ہی ہو سکتا ہے مگر اس کے باوجود فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس ارشاد کا مقصد کسی مسلمان پر اشارہ بھی تھیار یا لوہا اٹھانے سے بخوبی کے ساتھ روکنا ہے۔ (مظاہر حن)

(300) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليه السلام مر على صبرة طعام، فأخذ حلَّ يَدَهُ فيها، فنالَّا صَابِعَةَ بَلَّا، فقال: ما هذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قال: أصَابَتُهُ السَّمَاءُ يَا

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلْتُهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ بِرَاهِ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ -

رواه مسلم، باب قول النبي ﷺ من غشنا فليس منا، رقم: ٢٨٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (انجمنڈی میں) ایک غله کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔ آپ نے غلبیتے والے سے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ اغلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ میر انہیں (یعنی بیری اتباع کرنے والا انہیں)۔ (مسلم)

﴿301﴾ عَنْ مَعَاذِبْنِ أَنْسِ الْجَهْنَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمِيَ مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقِ، أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَنِيعَ يُرِيدُ شَيْئًا بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

رواه أبو داؤد، باب الرجل يذهب عن عرض أخيه، رقم: ٤٨٨٣

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان (کی عزت و آبرو) کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو (دوخ کی آگ سے) بچائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کرنے گا یہاں تک کہ (سزا پا کر) اپنے الزام (کے گناہ کی لگندگی) سے پاک صاف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

﴿302﴾ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عَرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعِيقَهُ مِنِ النَّارِ.

رواه احمد و الطبرانی و استاد احمد حسن، مجمع الروايات ١٧٩/٨

حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و آبرو کی مدافعت کرتا ہے (مثلاً غائب کرنے والے کو اس حرکت سے روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس

کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

(303) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ الْخَيْرِ الْمُسْلِمِ كَانَ حَقًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ رواه احمد ٤٤٩/٦

حضرت ابو درداء رضي الله عنه روايت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی خلافت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہشادیں گے۔ (مسند احمد)

(304) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِيدٍ مِنْ حَدُودِ اللَّهِ، فَقُدْ صَادَ اللَّهُ، وَمَنْ خَاصَّمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ بَعْلَمُهُ لَمْ يَرُلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْرَعَ عَنْهُ، وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لِيَسَ فِيهِ أَسْكِنَهُ اللَّهُ رَذْعَةً الْجَنَّابَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ﴾ رواه ابو داؤد، باب فی الرجل يعنی على خصومة...، رقم: ٣٥٩٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الله عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے جاری ہونے سے مانع ہن گئی (مثلاً اس کی سفارش کی وجہ سے چور کا ہاتھ نہ کٹا جاسکا) اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ ناحی پر ہے جھگڑا کرتا ہے تو جب تک وہ اس جھگڑے کو چھوڑنے دے اللہ تعالیٰ کی نار انسکی میں رہتا ہے۔ اور جو شخص مومن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیجھ میں رکھیں گے یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پا کر اس گناہ سے پاک ہو جائے۔ (ابوداؤد)

(305) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسِدُوا، وَلَا تَنَاهِشُوا، وَلَا تَبَاغِضُوا، وَلَا تَدَأْبِرُوا، وَلَا يَبْيَعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بَغْضَةً، وَكُوْنُوا عِبَادَ اللَّهِ أَخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْدُلُهُ، وَلَا يَنْحَقِرُهُ، التَّقْوَى هُنَاءٌ وَيُشَرِّرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ: بِحَسْبِ امْرِيٍّ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَعْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ﴾ رواه مسلم، باب تحريم ظلم المسلم، رقم: ٦٥٤١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، خرید و فروخت میں خریداری کی نیت کے بغیر بھض دھوکہ دینے کے لئے بولی میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغضہ نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رُخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور (اگر کوئی دوسرے اس پر زیادتی کرے تو اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے) (اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ ارشاد فرمایا) تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ انسان کے برآ ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کا خون، اس کا مال اس کی عزت و آبرو دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "تقویٰ یہاں ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کے حساب کی فکر کا نام ہے وہ دل کے اندر کی ایک کیفیت ہے، ابھی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرے آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے۔ کیا خبر جس کو ظاہری معلومات سے حقیر سمجھا جا رہا ہے اس کے دل میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿306﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدُ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّازَ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعَشَبُ.

رواه ابو داؤد، باب فی الحسد، رقم: ۴۹۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿307﴾ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْعَلُ لِأَمْرِي وَإِنْ يَأْخُذَ غَصَّاً أَخْيَهُ بِغَيْرِ طَبِّ نَفْسٍ مِّنْهُ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ۲۱۶/۱۳

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی لاٹھی (جیسی چھوٹی چیز بھی) اس کی رضا مندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔ (ابن حبان)

﴿308﴾ عَنْ بُرِيْنَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا يَأْخُذُنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَا عِبَادًا وَلَا جَادًا۔ (الحدیث) رواہ ابو داؤد، باب من یاخذ الشیء من مزاج، رقم: ۵۰۰۳

حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سناء تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سامان کو (bla اجازت) نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں لے۔ (ابوداؤد)

﴿309﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الْكَلَمُ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخْدَأَهُ فَفَرِغَ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرُوِّعَ مُسْلِمًا۔

رواہ ابو داؤد، باب من یاخذ الشیء، من مزاج، رقم: ۵۰۰۴

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم علیہ السلام کے صحابے نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئی دوسرے آدمی نے جا کر (نہاد میں) اس کی رہی لے لی (جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رہی نظر نہیں آئی) تو وہ پریشان ہو گیا اس پر رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کوڑا رہے۔ (ابوداؤد)

﴿310﴾ عَنْ بُرِيْنَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔ (رواہ النسائی، باب تعظیم الدم، رقم: ۲۹۹۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کے ختم ہو جانے سے زیادہ بڑی بات ہے۔ (نسائی)

فائہ ۵: مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہو جانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کا قتل کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

(311) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَدْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَااءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَا كَيْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ﴾
رواه الترمذی، وقال: هذا حديث غريب، باب الحكم في الدماء، رقم: ۱۳۹۸

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
نقل فرماتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین والے سب کے سب کی مومن کے قتل کرنے میں شریک ہو
جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اونٹھے منہ جہنم میں ڈالدیں گے۔ (ترمذی)

(312) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ : كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنًّا قُتِلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾

رواه ابو داؤد، باب فی تعظیم قتل المؤمن، رقم: ۴۲۷۰

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے
سنا: ہرگناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے سو اس شخص کے
(گناہ کے) جو شرک کی حالت میں سراہ ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو
جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ (ابوداؤد)

(313) ﴿عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّابِيتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ : مَنْ قُتِلَ مُؤْمِنًا فَاغْبَطْ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقُلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَذْلًا﴾
رواه ابو داؤد، باب فی تعظیم قتل المؤمن، رقم:
4270 سنن ابی داؤد، طبع دار الباز مکہ المکرمة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس
شخص نے کسی مومن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول
فرمائیں گے نقل۔ (ابوداؤد)

(314) ﴿عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ : إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانَ بِسَيِّفِهِمَا، فَاقْتُلْ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ : فَقُلْتُ أَوْقِلْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالِ الْمَقْتُولُ ؟ قَالَ : إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبَهِ﴾

رواه مسلم، باب اذ اتوا جمیع المسلمين بسيفیهم، رقم: ۷۲۵۲

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے) تو قاتل اور مقتول دونوں (دو زخم کی) آگ میں ہوں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یا رسول اللہ قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دو زخم میں) کیوں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کاس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مسلم)

(315) ﴿عَنْ أَنَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُلِّمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: إِلَّا شَرَّاكُ بِاللَّهِ، وَغَفُوقُ الْوَالَّدِينِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الرُّؤْفِرِ﴾

رواه البخاری، باب ما قبل في شهادة الزور، رقم: ۲۶۵۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری)

(316) ﴿عَنْ أَمِيْهِ هَرَبَرِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اخْتَبِرُوا السَّبْعَ الْمُؤْبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشَّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتَمِّ، وَالْتَّوْلَى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ﴾

رواه البخاری، باب قول الله تعالى: إن الذين يأكلون أموال اليتامي.....، رقم: ۲۷۶۶

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شرک کرنا، جادو کرنا، ناحن کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، سیم کا مال کھانا، (اپنی جان چھانے کے لئے) جہاد میں اسلامی شکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن، ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر (بھوی بھالی) عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری)

(317) ﴿عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَائِلَةَ لِأَخِيكَ، فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَسْتَلِيكَ﴾

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب لا نظهر الشمائلة لأخيك، رقم: ۲۵۰۶

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حرم فرمائے کراس کو اس مصیبت سے نجات دیں اور تم کو مصیبت میں بٹلا کرو۔ (ترمذی)

(318) ﴿عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمْثُثْ حَتَّى يَعْمَلَهُ، قَالَ أَخْمَدُ: قَالُوا: مَنْ ذَنَبْ قَدْ تَابَ مِنْهُ﴾

رواه الترمذی وقال: حديث حسن غريب، باب فی وعید من عیّر اخاه بذنب، رقم: ۲۵۰۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ تو بہ کرچکا ہوتا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں بٹلانا ہو جائے۔ (ترمذی)

(319) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا امْرِيٌّ إِقَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ افْقُدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَالَّرَّجُوتُ عَلَيْهِ﴾

رواه مسلم، باب بیان حال ایمان.....، رقم: ۲۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہا تو کفر ان دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (مسلم)

(320) ﴿عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: وَمَنْ دَعَ رَجُلًا بِالْكُفَرِ أَوْ قَالَ: عَلَوْ اللَّهُ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ﴾

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بیان حال ایمان.....، رقم: ۲۱۷

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سناء: جس نے کسی شخص کو کافریا ”اللہ کا دشمن“ کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر بلوٹ آتا ہے۔ (مسلم)

﴿321﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَاتَ الرَّجُلُ لِأَخْرِيٍّ: يَا كَافِرًا فَهُوَ كَفَّارٌ. رواه البزار و رجاله ثقات، مجمع الروايد ۱۴۱۸

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو ”اے کافر“ کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔

(براء، مجمع الروايد)

﴿322﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَبَعَّيُ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعْنًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في اللعن والطعن، رقم: ۲۰۱۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

﴿323﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكُونُ الْلَّعَانُونَ شُفَعَاءً وَلَا شَهَدَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ۶۶۱۰

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ (گنہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

﴿324﴾ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارٌ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بیان غلط تحريم قتل الانسان نفسه، رقم: ۳۰۳

حضرت ثابت بن صحاف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿325﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرٌ عَبَادُ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُوْزًا ذَكَرَ اللَّهَ، وَشَرَّارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ، الْمُفَرَّقُونَ بَيْنَ الْأَجْهَةِ

الْبَاغُونَ لِلْبَرَآءِ الْعَنْتَ

رواه احمد وفیہ: شہر بن حوشب و بقیہ رجال الصحیح مجمع الرواید ۱۷۶/۸

حضرت عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ اور بدترین بندے پھولیاں کھانے والے، دوستوں میں چدائی ڈالنے والے اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ ایسا کسی پر بیٹھانی میں بدلنا کرنے کی کوشش میں لگ رہے ہیں والے ہیں۔ (مسند احمد، صحیح الزوائد)

(326) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى قَبَرِيْنَ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فِكَانَ لَا يَسْتَرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فِكَانَ يَمْشِي بِالْوَيْمَةِ.

(الحدیث) رواه البخاری، باب الغيبة..... برقم: ۱۰۵۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ و قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبروں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (بخاری)

(327) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَاعْرِخَ بِنِي مَرَزُوتَ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَطْفَالًا مِنْ نَحْنَاسٍ يَخْمِشُونَ وَجْهَهُمْ وَضَدُّرَّهُمْ، فَقُلْتَ: مَنْ هُؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هُؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْومَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَغْرَاضِهِمْ.

رواه ابو داؤد، باب فی الغيبة، رقم: ۴۸۷۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرا گذر پچھا لیے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوج نوج کر رہے تھے۔ میں نے جبریل ﷺ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل ﷺ نے بتایا کہ یہ لوگ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیثتیں کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

(328) عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلَّا مَعَ الْيَتَمَّ مُتَلَبِّلَةً فَأَرْتَفَعَتْ رِنْجُ

مُنْسَأَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ هَذِهِ رِيحُ الظَّيْنِ يَغْثَلُونَ الْمُؤْمِنِينَ۔

رواه احمد و رجاله ثقات، مجمع الزوادی ۱۷۲/۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبوائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ بدبوائی کی ہے؟ یہ بدبوان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوادی)

(329) عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَجَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْثَةَ أَشَدُّ مِنَ الرِّزْنَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْغَيْثَةُ أَشَدُّ مِنَ الرِّزْنَةِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزِنِي فَيَنْوِبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْثَةِ لَا يُفْرَلُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِحَةً۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳۰۶/۵

حضرت ابو سعد اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنا زنا سے زیادہ (بردا) ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غیبت کرنا زنا سے زیادہ (بردا) کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدی اگر زنا کر لیتا ہے پھر تو بہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیتے ہیں۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ (بیان)

(330) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلَّهِنَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفَيَّةٍ كَذَّا وَكَذَّا، تَغْنِي فَصِيرَةً، فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِّجَ بِهَا الْبَخْرُ لَمَرْجَحَتْهُ، قَالَتْ: وَحَكِينَتْ لَهُ إِنْسَانًا، فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْتِي حَكِينَتْ إِنْسَانًا وَإِنَّ لَنِي كَذَّا وَكَذَّا۔

رواه ابو داؤد، باب فی الغیبة، رقم: ۴۸۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: بس آپ کو تو صفتیہ کا بستہ قد ہونا کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسا جملہ کہا کہ اگر اس جملہ کو سندھر میں ملا دیا جائے تو اس جملہ کی کڑواہت سندھر کی نمکینی پر غالب آجائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما یہ بھی فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتنا ری تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا تائیں بہت زیادہ مال بھی ملے تو بھی مجھے پسند نہیں کر کی کی نقل اتا رہا۔

(ابوداؤد)

﴿331﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّدُرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ أَوْرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ذَكْرُكُ أَحَدٌ بِمَا يَكْرُهُ قَيْلَ: إِفْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخْيَرِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتْهُ.

رواه مسلم، باب تحرير الغيبة، رقم: ٦٥٩٣

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گذرے (اس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعہ اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ برائی (جو تم بیان کر رہے ہو) اس میں موجود ہی نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(مسلم)

﴿332﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ أَمْرًا بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِعْنَةً يُهْبِطُ حَسَبَةُ اللَّهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَفَادِ مَا قَالَ فِيهِ.

رواه الطبراني في الكبير و رجاله ثقات، مجمع الروايات ٣٦٣/٤

حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھ گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کر دے (اور کیسے ثابت کر سکے گا)۔

(بلبرانی، مجمع الروايات)

﴿333﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ كُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِسَبَابٍ عَلَى أَحَدٍ، وَإِنَّمَا أَنْتُمْ وَلُدُّ آدَمَ طَفْلُ الصَّاغِرِ لَمْ تَمْلُوْهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ

إِلَّا بِالْتَّيْنِ، أَوْ عَمَلٌ صَالِحٌ حَسْبُ الرَّجُلِ إِنْ يَكُونَ فَاجِهًًا بَعْدَهَا جَهَانًا۔

رواه احمد ۱۴۵/۴

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسب کوئی اسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ تمہاری مثال اس صارع (یعنی پیانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا رہ ہو۔ یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرا پر فضیلت ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ نخش، نیپوڑہ با تسلی کرنے والا بخیل اور بزدل ہو۔ (مسند احمد)

﴿334﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْتَأْذِنُ رَجُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَنْسَابُ الْعَشِيرَةُ، أَوْ يَنْسَبُ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْدُنُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْأَنَّ لَهُ الْقُولُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْأَنَّ لَهُ الْقُولُ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ، قَالَ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزُلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لَا تَقَاءُ فَحِشَّةٍ.

رواه ابو داؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ۴۷۹۱

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اپنی قوم کا برا آدمی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ جب وہ آگیا تو آپ ﷺ نے اس سے نزی سے گفتگو فرمائی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نزی سے بات کی جبکہ پہلے آپ نے اسی کے بارے میں فرمایا تھا (کہ وہ اپنے قیلے کا بہت برا آدمی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدر ترین درجہ والا وہ شخص ہو گا جس کی بد کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملا جانا چھوڑ دیں۔ (ابوداؤد)

فَتْحَدْهُ: رسول اللہ ﷺ نے آنے والے شخص کے حق میں نہ مت کے جو مقابلہ فرمائے اس کا مقصد حقیقت حال سے باخبر فرمایا کہ اس شخص کے فریب سے لوگوں کو بچانا مقصود تھا لہذا یہ غیبت میں داخل نہیں اور آپ ﷺ کا اس شخص کے آنے پر نزی سے گفتگو کرتا اس بات کی

تعمیم کے لئے تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سلوک کس طرح کرنا چاہئے اس میں اس کی اصلاح کا پہلو بھی آتا ہے۔ (ظاہر حق)

(335) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه المُؤْمِنُ غَرّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ حَبْ لَيْمٌ.
رواه ابو داود، باب فی حسن العشرة، رقم: ۴۷۹۰.

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے اور فاسق دھوکہ باز کینہ ہوتا ہے۔ (ابوداود)

فائہ ۵: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی طبیعت میں چال بازی اور مکاری نہیں ہوتی وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے دور رہتا ہے۔ اس کے برخلاف فاسق کی طبیعت ہی میں دھوکہ وہی اور مکاری ہوتی ہے، فتنہ و فساد پھیلانا ہی اس کی عادت ہوتی ہے۔ (ترمذان النبی)

(336) عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه من آذى مُسْلِمًا فقد آذاني، وَمَنْ آذاني فقد آذى الله.
رواه الطبراني في الاوسط وهو حديث حسن فیض القدير ۱۹/۶

حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے لیتھی اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی (لیتھی اللہ تعالیٰ کو نار ارض کیا)۔ (بلبرانی، جامع صخر)

(337) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله عليه عليه إن أبغض الرجال إلى الله الأقرب للخصم.
رواه مسلم، باب فی الاعد الخصم، رقم: ۶۷۸۰.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نالپندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑا لو ہو۔ (مسلم)

(338) عن أبي تكير الصديقي رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه ملعون من ضار مؤمناً أو مكراً به.
رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في الخيانة والغش، رقم: ۱۹۴۱.

حضرت ابو کمر صدیق رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص

کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔
(ترمذی)

﴿339﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى أَنَّاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: إِلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ كُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكُنُوا، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَةٌ مَرَاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ، بَلِي يَأْتِي سُوْلَ اللَّهِ أَخْبِرُنَا بِخَيْرٍ نَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَيْرٌ كُمْ مِنْ يُرْجِي خَيْرًا وَيُوْمَنْ شَرًّا، وَشَرٌّ كُمْ مِنْ لَا يُرْجِي خَيْرًا وَلَا يُوْمَنْ شَرًّا۔ روایہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن
صحیح، باب حدیث خیر کم من یرجی خیرہ..... رقم: ۲۲۶

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بھلا شخص کون ہے اور برآؤں؟ حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتائیے کہ ہم میں بھلا کون ہے اور برآؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور برائی کا ہر وقت خطرہ لگا رہے۔
(ترمذی)

﴿340﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ النَّاسَ هُمَّا يَوْمَ كُفْرُهُ: الظُّفْرُ فِي النَّسَبِ وَالنَّيَاخَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

روایہ مسلم، باب اطلاق اسم الكفر على الطعن..... رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: نسب میں طعن کرنا اور مردوں پر نوحہ کرنا۔
(سلم)

﴿341﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِخَهُ وَلَا تَعْدُهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفُهُ۔

روایہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في المراء رقم: ۱۹۹۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے (ایسا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا

وعدہ کرو جس کو پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی)

﴿342﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: أَيْهَا الْمُنَافِقُ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبٌ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اتَّمَنَ خَانَ۔ روایہ مسلم، باب حصال المبنافق، رقم: ۲۱۱

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

﴿343﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاتُلُ. روایہ البخاری، باب ما يكره من النعيم، رقم: ۶۰۵۶۔

حضرت حذیفہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (ترمذی)

فائده: مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان شگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلے میں رکاوٹ بننے والے ہیں۔ کوئی آدمی اس گندی عادت کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کو معاف کر کے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کر دیں تو اس کے بعد جنت میں داخل ہو سکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿344﴾ عَنْ خُرَيْمَ بْنِ فَاتِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةً الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: غَدِيلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْأَشْرَاكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ قَرَأَ: "فَاجْتَبَيْوُا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَبَيْوَا قَوْلَ الزُّورِ حَفَاءَ اللَّهُ عَيْنُ مُشْرِكِينَ بِهِ"

[الحج: ۳۰-۳۱]۔ روایہ ابو داؤد، باب فی شهادة الزور، رقم: ۲۵۹۹

حضرت خرم بن فاتک صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ (نماز سے) فارغ ہوئے تو امّہ کرکھرے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کر دی گئی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو، یکسوئی کے ساتھ بس اللہ ہی کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو

(ایودا و در)

شریک کرنے والے نہ ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹی گواہی شرک و بت پرتنی کی طرح گندہ گناہ ہے اور ایمان والوں کو اس سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ شرک و بت پرتنی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔
(معارف الحدیث)

﴿345﴾ عن أبي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اقْطَعَ حَقًّا امْرِيَءٌ مُسْلِمٌ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهَ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَإِنْ قَصِيبَ مِنْ أَرَاكِ.

رواه مسلم، باب وعيد من اقطع حق مسلم، رقم: ۲۵۳

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (جوہی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (تب بھی کہی سزا ہوگی)? آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ بیلوں (کے درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔

﴿346﴾ عن ابن عمر رضي الله عنهمما قال: قال النبي صل الله عليه وسلم: من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه خسيف به يوم القيمة إلى سبع أرضين.

رواه البخاری، باب اثم من ظلم شيئاً من الارض، رقم: ۲۴۵۴

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی سی زمین بھی ناقن لے لی قیامت کے دن وہ اس کی وجہ سے سات زمینوں تک دھنسا ریا جائے گا۔

﴿347﴾ عن عمran بن حصين رضي الله عنهمما عن النبي صل الله عليه وسلم قال: من انتهك نهبة فليس ميناً. (وهو جزء من الحدیث)۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في النهي عن نكاح الشغار، رقم: ۱۱۲۳

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے نوٹ مارکی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(ترمذی)

﴿348﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ أَبُو ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَبَّبُوا وَحَسِّرُوا، مَنْ هُمْ يَأْرَسُونَ اللَّهُ؟ قَالَ: الْمُسْلِمُ إِذَا رَأَهُ وَالْمُنَافِقُ سُلْطَةً بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

رواه مسلم، باب بیان غلط تحريم اسباب الازار..... رقم: ۲۹۳

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام فرمائیں گے، نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور انہیں دردناک عذاب دیں گے۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمین مرتبہ پڑھی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارہ میں رہے۔ یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تمہنید (خنکوں سے نیچے) لٹکانے والا، احسان جتنے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔
(مسلم)

﴿349﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَرَبَ مَمْلُوكًا ظُلْمًا أُقْيِدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبراني ورجاله ثقات، مجمع الزوادی ۴/ ۴۳۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آقا اپنے غلام کو ناقن مارے گا قیامت کے دن اس سے بدله لیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوادی)

فائدة: ملازمین (نوکر، خادم، کارندوں) کو مازنا بھی اس وعدید میں داخل ہے۔

(معارف الحدیث)

مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا

آیات قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: ۱۰۳]
اللَّهُ تَعَالَى کا ارشاد ہے: اور تم سب مل کر اللَّهُ تَعَالَى کی رسی (دین) کو مضبوط پکڑے رہو اور
باہم نااتفاقی مت کرو۔

احادیث نبویہ

﴿350﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ
مِنْ دَرَجَةِ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلِّي، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ
ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح، باب فضل صلاح ذات البین، رقم: ۲۵۰۹

حضرت ابو رداء علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤ؟ صحابہ علیهم السلام نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی تفاوت سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی تفاوتی (دین کو) موٹنے والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿351﴾ عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمَّهٖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا عَنْهُمْ كَلْمَةً لَعْنَ الْمُكْفِرِيْنَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنْ نَمْيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ لِصْلَحٍ۔ رواه ابو داؤد، باب فی اصلاح ذات البیین، رقم: ۴۹۲۰

حضرت حمید بن عبد الرحمن اپنی والدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرنے کے لئے ایک فریق کی طرف سے وسرے فریق کو (رضی با تیش) پہنچا کیس اس نے جھوٹ نہیں بولا یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہو گا۔ (ابوداؤد)

﴿352﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَوَأَدَ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَنْبٍ يُعْدِدُهُ أَحَدُهُمَا۔ (وہ طرف من الحدیث) رواه احمد و استادہ حسن، مجمع الرواہد / ۸ ۳۳۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات عالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو مسلمانوں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہو جائے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿353﴾ عَنْ أَبِي أَيُوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَلْقَيَانِ فَيُغَرِّضُهُمَا وَيُغَرِّضُهُمَا الَّذِي يَئِدُّ بِالسَّلَامِ۔ رواه مسلم، باب تحريم الہجر فوق ثلاثة ایام.....، رقم: ۶۵۳۲

حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعقی کر کے)

اسے چھوڑے رکھے کہ دونوں میں تو یہ ادھر کو منہ پھیر لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میں جوں کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

(354) عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَتِ، فَمَنْ هَبَرَ فَوْقَ ثَلَاثَتِ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

رواه ابو داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد)

(355) عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ السَّيِّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثَتِ، فَإِنْ مَرَثَ بِهِ ثَلَاثَتِ فَلِيُسْلِمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأُجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدْ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْأُلُثُمِ。 زَادَ الْحَمْدُ؛ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

رواه ابو داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: مومن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے (قطع تعلق کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہذا اگر تین دن گذر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ کہہ گار ہوا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی (کے گناہ) سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

(356) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةَ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَتِ مَرَاثِكُلْ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِالْأُلُثُمِ۔

رواه ابو داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ۴۹۱۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیدہ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (اس سے قطع تعلقی کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہذا اجب اس سے ملاقات ہوتی تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی

سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا (تین دن قطع تعلقی کا) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

﴿357﴾ عن هشام بن عامر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يحل لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ، وَإِنَّهُمَا نَاهِيَانِ عَنِ الْحُقْقِ مَا كَانَا عَلَى صِرَاطِهِمَا، وَإِنَّ أَوْلَاهُمَا فَيْتَأْكُونُ سَبِقُهُ بِالْفَنِيهِ كَفَارَةً لَهُ، وَإِنَّ سَلَمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ، رَدَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَهُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانَ، وَإِنْ مَا تَأْتِيَ عَلَى صِرَاطِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّهَ وَلَمْ يَجْعَلُهَا فِي الْجَنَّهِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح على شرط الشيفيين ٤٨٠/١٢

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ اور جب تک وہ اس قطع تعلقی پر قائم رہیں گے حق سے بٹھ رہیں گے۔ اور ان دونوں میں سے جو (صلح کرنے میں) پہلی کرے گا اس کا پہلی کرنا اس کے قطع تعلقی کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر اگر اس پہلی کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا۔ تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا۔ اگر اسی (پہلی) قطع تعلقی کی حالت میں دونوں مرکئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ (ابن حبان)

﴿358﴾ عن فضالَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَتِ فَهُوَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يَعْدَارَ كَمَّهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ۔

رواہ الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۲۱/۸

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے (اگر اس حالت میں مر گیا) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدفرا مائیں (تو دوزخ سے بچ جائے گا)۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿359﴾ عن أبي حِرَاشِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ

هَجَّرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسْفُكِ دَمِهِ۔ رواه ابو داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٥

حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (نارِ انگلی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جانا چاہوئے رکھا اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر سچ تعلقی کا گناہ اور نا حق قتل کرنے کا گناہ قریب قریب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿360﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصْلُوْنَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْتَهُمْ۔

رواہ مسلم، باب تحربیش الشیطان، رقم: ٧١٠٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر و شرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ و فساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم)

﴿361﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْرُضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ وَاثْتَيْنِ، فَيغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِيٍّ لَا يُشَرِّكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَجْيَهِ شَخْنَاءً، فَيَقُولُ: إِذْ كُوْنُوا هَذِئِينَ حَتَّى يَضْطَلُّوْهَا، إِذْ كُوْنُوا هَذِئِينَ حَتَّى يَضْطَلُّوْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ پھراتا ہو مخفیت فرماتے ہیں البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو۔ (الله تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو) کہا جائے گا: ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کر لیں، ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح و صفائی نہ کر لیں۔ (مسلم)

﴿362﴾ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَطْلَعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ

لَيْلَةُ الْيَضْعِفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكِ إِلَّا لِمُشَاجِّنِهِ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط و الرجالہما ثقات، مجمع الزوائد ۱۲۶/۸

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرہویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک شرک کرنے والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿363﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُعَرَّضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْأُثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَمَنْ مُسْتَغْفِرِ فَيَغْفِرُ لَهُ، وَمَنْ تَائِبَ فِي تَابَ عَلَيْهِ، وَيَرُدُّ أَهْلُ الضَّغَائِبِ بِضَغَائِبِهِمْ حَتَّى يَتُوبُوا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و رواہہ ثقات، الترغیب ۴۰۸/۳

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کی جاتی ہے، توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے (لیکن) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ کر ہاجاتا ہے یعنی ان کا استغفار قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس (کینہ سے) توبہ نہ کر لیں۔

﴿364﴾ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضَهُ بَعْضًا وَشَبَّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

رواہ البخاری، باب نصر المظلوم، رقم: ۲۴۴۶

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہئے)۔

﴿365﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْحَبَبِ امْرَأَةٌ عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔

رواہ ابو داؤد، باب فیمن خبَّ امرأة على زوجها، رقم: ۲۱۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی علام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿366﴾ عَنِ الزَّبِيرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمْمَ قَبْلُكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، هُوَ الْحَالَةُ، لَا أَفُزُّ تَحْلِيقُ الشِّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِيقُ الظِّنَّ.

(الحادیث) رواہ الترمذی بباب فضل صلاح ذات البین، رقم: ۲۵۱۰

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری تھا رہے اندر سرایت کر گئی۔ وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مومنوں نے والی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مومن نے والی ہے بلکہ یہ دین کا صفائیا کر دیتی ہے (کہ اس بیماری کی وجہ سے انسان کے اخلاق بتاہ و بر باد ہو جاتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿367﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ لَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَافِحُونَا يَنْهَبُ الْغُلُّ تَهَادُوا تَحَبُّو وَتَنْهَبُ الشَّحَانَ.

رواہ الامام مالک فی الموطأ، ماجاء فی المهاجرة ص ۶۰

حضرت عطاء بن عبد اللہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو (اس سے) کہنے ختم ہو جاتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ہدایہ دیا کرو یا ہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہو جاتی ہے۔ (موطأ امام مالک)

مسلمان کی مالی اعانت

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿مَثْلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمْثُلٌ حَبَّةٌ أَنْبَتَ ثَسْبَعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُبْلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ طَ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ طَ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِمْ﴾ [آل عمران: ۲۶۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا فیاض اور بڑے علم والا ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّئِلِ وَالنَّهَارِ مِسْرًا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرٌ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ حَوْفٌ وَلَا حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْرُنُونَ﴾ [آل عمران: ۲۷۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں، انہی کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہو گے۔

وقالَ تَعَالَى: ﴿لَنْ تَأْتُوا الْبَرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہرگز بھی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو۔ (آل عمران)

وقالَ تَعَالَى: ﴿وَيَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُجَّةٍ مُسْكِنًا وَيَتَمَّا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا تُرِيدُنَّ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾ [الانسان: ٩-٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ باوجود کھانے کی رغبت اور احتیاج کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلانے دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کے خواہشمند نہیں ہیں۔ (دہر)

احادیث نبویہ

(368) عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه عليه السلام: من أطعم أخيه خيراً حتى يشبعه و سقاه ماءً حتى يرويه بعده الله عن النار سبع خنادق، يعذ ما بين خندقين مسيرة خمسين مائة سنة.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجاه ووافقه النمی ۱۲۹۱/۴

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقیں دور فرمادیتے ہیں۔ دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سوال کی مسافت ہے۔ (مذکور حاکم)

(369) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قال رسول الله عليه عليه السلام: إن من موجبات المغفرة إطعام المسلم السفهان. رواه البيهقي في شعب الإيمان ۲۱۷/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (بیہقی)

﴿370﴾ عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: إيماناً مُسلماً كَسَاهُ اللَّهُ عَلَى عَرْقِي، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضُرِ الْجَنَّةِ، وَإِيماناً مُسلماً أطعْمَ مُسْلِمًا عَلَى جُحْرَعِ، أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ، وَإِيماناً مُسلماً سَقَى مُسْلِمًا عَلَى طَمَاءِ، سَقَاهُ اللَّهُ غَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحْنِيقِ الْمَخْتُومِ.

رواه ابو داؤد، باب فضل سقى الماء، رقم: ۱۶۸۲

حضرت ابو سعيد رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو نگہ پن کی حالت میں کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز بیاس پہنائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی خاص شراب پلاٹیں گے جس پر مہر لگی ہوگی۔

(ابوداؤد)

﴿371﴾ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أن رجلاً سأله النبي ﷺ: أى الإسلام خير؟ فقال: تطعم الطعام، وتشرب السلام على من عرفت ومن لم تعرف.

رواه البخاری، باب اطعم الطعام من الاسلام، رقم: ۱۲

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور (هر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پیچان ہو یا نہ ہو۔

(بخاری)

﴿372﴾ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطْعُمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

رواہ الترمذی و قال

هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في فضل اطعم الطعام، رقم: ۱۸۰۵

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو اور سلام پھیلاتے رہو (ان اعمال کی وجہ سے) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی)

﴿373﴾ عن جابرٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الْحَجَّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحَجَّ الْمَبْرُورُ؟ قَالَ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءُ

حضرت جابر بن عبد الله سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا بدل جنت کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ کے نبی حج مبرور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (جس حج میں) کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے۔ (مسند احمد)

﴿374﴾ عَنْ هَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَئِ شَيْءٌ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث مستقيم وليس له علة ولم يخر جاه ووافقه الذهبي ٢٣١

حضرت ہانی صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑو۔ (مسدرک حاکم)

375) عَنِ الْمَعْرُوفِ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ لَقِيَتْ إِبَا ذَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبِيْدَةِ وَعَلَيْهِ حَلَةٌ
وَعَلَى غَلَامِهِ حَلَةٌ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيْرَتْهُ بِأَمْهٖ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا إِبَا ذَرٍ أَعَيْرَتْهُ بِأَمْهٖ ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِي كَجَاهِلَةٍ إِخْوَانَكُمْ حَوْلَكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ
أَيْدِيهِمْ فَمَنْ كَانَ أَخْوَهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلَيُطْعَمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلَيُلْبَسْنَهُ مِمَّا يَنْبَسُ وَلَا
تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَعْلَمُونَ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعْنَوْهُمْ

رواہ البخاری، باب المعاصی من امر الجاهلية.....، رقم: ٣٠

حضرت معروفؒ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابوذر چنگنه سے مقامِ رہنہ میں ملاقات ہوئی۔ وہ اور ان کا غلام ایک ہی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا (کہ کیا بات ہے آپ کے اور غلام کے کپڑوں میں کوئی فرق نہیں ہے) اس پر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے غلام کو راحملہ کہا اور اسی سلسلے میں اس کو ماں کی غیرت دلائی۔ (یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا تم نے اس کو ماں کی غیرت دلائی ہے؟ تم میں ابھی چاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت بنایا ہے۔ لہذا جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو، اس کو وہی

کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے۔ ماتکوں سے وہ کام شہ لو جوان پر بوجھ بن جائے اور اگر کوئی ایسا کام لو تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (بخاری)

﴿376﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَقَالَ: لَا.

رواه مسلم، باب فی سخانة شَفَّةٍ، رقم: ۶۰۱۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو۔ اور آپ ﷺ نے دینے سے انکار کر دیا ہو۔ (سلم)

فائده: مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سے کبھی حالت میں سائل کے سامنے اپنی زبان پر صاف انکار کا لفظ نہیں لاتے تھے۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو فوراً عنایت فرمادیتے اور اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وعدہ فرمائیتے یا غاموشی اختیار کر لیتے یا مناسب الفاظ میں وعدہ فرمادیتے یا دعا یہ تجھے ارشاد فرمادیتے۔ (مظاہر حق)

﴿377﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعُوْدُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُوا الْعَانِيَ -

رواه البخاری، باب قول الله تعالى: كلوا من طيبات ما رزقناكم رقم: ۵۲۷۳

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاو، بیمار کی عیارت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔ (بخاری)

﴿378﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرْضَتْ فَلَمْ تَعْذِنِيْ، قَالَ: يَا رَبَّ! كَيْفَ أَغُوْدُك؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرْضَ فَلَمْ تَعْذِنِه، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عَذَّتْهَ لَوْ جَدْتُنِي عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَا رَبَّ! وَكَيْفَ أَطْعِمُك؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْتُكَ عَبْدِيْ فُلَانَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقِيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَا رَبَّ! كَيْفَ أَسْقِيْك؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانَ فَلَمْ تَسْقِه، أَمَا أَنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي.

رواه مسلم، باب فضل عيادة المريض، رقم: ۶۰۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہو تو تم نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تورب العالمین ہیں (بیمار ہونے کے عیب سے پاک ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانا مانگا تھا نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تورب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پانی مانگا تھا نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تورب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا نے اس کو نہیں پلایا اگر تم اس کو پانی پلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے۔ (مسلم)

﴿379﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَنَعَ لِأَحَدٍ كُنْ خَادِمًا طَعَامَةً ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ، وَقَدْ وَلَى حَرَّةً وَذَخَانَةً، فَلْيَقْعُدْهُ مَعَهُ، فَلْيَاكُلْ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوفًا قَلِيلًا، فَلْيَضْعِفْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ۔

رواه مسلم، باب اطعام المملوك معا يأكل.....، رقم: ۴۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے پھر وہ اس کے پاس لے کر آئے جبکہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہے تو ماں کو کچا ہے کہ اس خادم کو بھی کھانے میں اپنے ساتھ بھائے اور اسے بھی کھلائے۔ اگر وہ کھانا تھوڑا ہو (جودوں کے لئے کافی نہ ہو سکے) تو ماں کو کچا ہے کہ کھانے میں سے ایک دو لقے ہی اس خادم کو دے دے۔ (مسلم)

﴿380﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَّ مُسْلِمًا ثُوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا ذَادَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْفَةً۔ رواه الترمذی وقال:

هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی ثواب من کسامسلما، رقم: ٢٤٨٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو مسلمان کسی مسلمان کو پڑھا پہنچانا ہے تو جب تک پہنچنے والے کے بدن پر اس کپڑے کا ایک لکڑا بھی رہتا ہے، پہنچنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (ترمذی)

(381) عن خارثة بن العمّان رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله: مُنَاؤَةُ الْمِسْكِينِ تَقْنِي مِيتَةَ السُّوءِ۔ رواه الطبراني في الكبير والسيهون في شعب الانسان والضياء وهو حديث

صحيح، الجامع الصغير ٦٥٧١٢

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دیواری موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، بتیلی، ضیاء، جامع صغیر)

(382) عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي عليه وآله: إِنَّ الْخَازَنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يَنْفَدِعُ. وَرَبِّمَا قَالَ يُغْطِنِي مَا أُمْرِيَهُ، فَيُغْطِنِيهِ كَامِلًا مُؤْفَرًا، طَيْبَةً بِهِ نَفْسَهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمْرَلَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔ رواه مسلم، باب اجر الخازن الامين..... رقم: ٢٣٦٣

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان امانت ادا خرزاچی جو ناک کے حکم کے مطابق خوشی سے جتنا مال ہے دینے کو کہا گیا ہے اتنا سے پورا پورا دے تو اسے بھی ماں کی طرح صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

(383) عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله: ما من مسلم يغرس عرضاً إلا كان ما أكل منه له صدقة، وما سرق منه له صدقة، وما أكل السبع منه فهو له صدقة، وما أكلت الطير فهو له صدقة، ولا يرزوءه أحد إلا كان له صدقة۔

رواہ مسلم، باب فضل الغرس والزرع، رقم: ٣٩٦٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو اس میں سے پُرالیا جائے وہ بھی صدقہ ہو جاتا ہے یعنی اس پر بھی ماں کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے چوندے کھالیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ

ہو جاتا ہے۔ اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لیکر کم کر دیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔ (سلم)

﴿384﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَيْهَ قَالَ: مَنْ أَخْيَى أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ۔ (الحدیث) رواہ ابن حبان، قال المحقق: استادہ علی شرط مسلم ۶۱۵/۱۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بخربز میں کوکاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿385﴾ عَنْ الْقَاسِمِ رَحْمَةَ اللَّهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمْشَقَ قَالَ لَهُ: إِنْفَعْلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَيْهَ، قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَيْهَ يَقُولُ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً۔ رواہ احمد ۴۴۷۶

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص گذرے۔ اس وقت حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے حضرت ابو درداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں؟ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿386﴾ عَنْ أَبِي أَيْوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَيْهَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَسَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فَدُرَّ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَ ذَلِكَ الْغَرَاسِ۔ رواہ احمد ۴۱۵/۱۵

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بعد

پودا گانے والے کے لئے اجر لکھ دیتے ہیں۔
(منhadhr)

﴿387﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثْبِتُ عَلَيْهَا۔ رواه البخاري، باب المكافأة في الهدية، رقم: ٢٥٨٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر یہ قبول فرماتے تھے اور اس کے جواب میں (خواہ اسی وقت یا دوسرے وقت) خود بھی عطا فرماتے تھے۔ (بخاری)

﴿388﴾ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلَيْجَزِّ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَيُغْنِ بِهِ، فَمَنْ أَنْتَ بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَفَرَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔ رواه ابو داؤد، باب فی شکر المعلوم، رقم: ٤٨١٣

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بدیر یا جایا گے، اگر اس کے پاس بھی دینے کے لئے کچھ ہو تو اس کو بدلتے میں ہدیر دینے والے کو دے دینا چاہئے اور اگر کچھ نہ ہو تو (بطور شکریہ) دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کر دیا۔ اور جس نے (تعریف نہیں کی بلکہ احسان کے معاملہ کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

﴿389﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ الشَّجَاعَةُ وَالْأَيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبْدًا۔ (وهو جزء من الحديث) رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله، رقم: ٣١١٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿390﴾ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْأَبِي عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبَّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في البخل، رقم: ۱۹۶۳

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخل اور احسان جتنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (ترمذی)



اخلاصِ نیت یعنی اقصیح نیت

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو حسن اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پورا کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ بَلَىٰ وَمَنْ أَشْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُخْسِنٌ فَلَهُ أَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ صَلَوةً وَلَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ [البقرة: ١١٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دیا اور وہ مخلص بھی ہوتا ہے شخص کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَا تُفْقِدُنَّ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ﴾ [البقرة: ٢٧٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَمَنْ يُرِذُ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَاجَ وَمَنْ يُرِذُ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ

مِنْهَا طَوَّسْجُزِي الشَّكِيرِينَ ﴿٤٥﴾

[آل عمران: ٤٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیا میں اپنے عمل کا بدلہ چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیں گے (اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا، اس کو ثواب عطا فرمائیں گے (اور دنیا میں بھی دیں گے) اور، ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے (یعنی ان لوگوں کو بہت جلد بدلہ دیں گے جو آخرت کے ثواب کی نیت سے عمل کرتے ہیں)۔

(آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿٤٥﴾ وَمَا أَسْتَلَّكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾

[الشعراء: ٤٥]

(حضرت صالح صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے فرمایا) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔
میرابدلہ تو رب العالمین، ہی کے ذمہ ہے۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿٤٦﴾ وَمَا أَنْتُمْ مِنْ زَكُوٰةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأَوْلَئِكَ هُمُ الْمُضْعَفُونَ ﴿٤٦﴾

[الروم: ٣٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور حوصلہ محسن اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿٤٧﴾ وَأَذْعُوهُ مُخْلِصِينَ لِهِ الدِّينِ ﴿٤٧﴾

(اعراف: ٢٩)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿٤٨﴾ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلِكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ﴿٤٨﴾

[الحج: ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ تو ان قربانیوں کا گوشہ پہنچا ہے اور نہ ہی ان کا خون، بلکہ ان کے پاس تو تمہاری پر ہیزگاری پہنچتی ہے یعنی ان کے یہاں تو تمہارے دلی جذبات دیکھے جاتے ہیں۔

(ج)

احادیث نبویہ

﴿ ۱ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُنْظَرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكُنْ يُنْظَرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

رواه مسلم، باب تحريم ظلم المسلم..... رقم: ۶۵۴۳

حضرت ابو ہریرہ رض روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

فائده: یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں رضا مندی کا فیصلہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر ہوگا کہ دل میں کتنا اخلاص تھا۔

﴿ ۲ ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَغْمَالَ بِالنَّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِأَمْرِي مَانُورِي، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى ذُنْبِيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ رواه البخاری، باب النية في الاعمال، رقم: ۶۶۸۹

حضرت عمر بن خطاب رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سارے اعمال کا دار و مدار نیت ہی پر ہے۔ اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی لہذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے سوا اس کی بھرت کی کوئی اور وجہ نہ تھی تو اس کی بھرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہوگی یعنی اس کو اس بھرت کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی دنیاوی غرض یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے بھرت کی تو (اس کی بھرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ) جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے بھرت کی ہے (الله تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی بھرت اسی (غرض) کے لئے سمجھی جائے گی۔ (بخاری)

﴿ ۳ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يُعَذَّبُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

رواه ابن ماجہ، باب النية، رقم: ۴۲۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق (ابن ماجہ)

﴿4﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْرُزُ جَنِيشُ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا كَانُوا بِيَدِهِمْ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسِفُ بِأَوْلَهُمْ وَآخِرَهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَكَيْفَ يُخْسِفُ بِأَوْلَهُمْ وَآخِرَهُمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسِفُ بِأَوْلَهُمْ وَآخِرَهُمْ، ثُمَّ يَعْثُونَ عَلَى نَيَّاهُمْ. رواه البخاري، باب ما ذكر في الأسواق، رقم: ٢١١٨.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلے گا جب وہ ایک چیل میدان میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنادیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب کو کیسے دھنادیا جائے گا جبکہ وہیں بازار والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اس لشکر میں شامل نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کو دھنادیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہو گا یعنی قیامت والے دن ان کی نیتوں کے مطابق ان سے معاملہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿5﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا أَفْقَهُمْ مِنْ نَفْقَهِهِ، وَلَا قَطَلْتُمْ مِنْ وَادِي أَلَا وَهُمْ مَعْكُومُ فِيهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: حَسَبُهُمُ الْعَذْرُ.

رواہ ابو داؤد، باب الرخصة فی القعود من العذر، رقم: ٢٥٠٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر و ثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے، لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔ (ابوداؤد)

﴿6﴾ عن ابن عباس رضي الله عنهمما عن النبي عليهما السلام فيما يزورني عن ربيه عزوجل
قال: قال: إن الله عزوجل كتب الحسنات والسيئات ثم بين ذلك، فمنهم بحسنة
فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة، فإنهم بها وعملها كتبها الله له عنده عشر
حسنات إلى سبع مائة ضعفي إلى أضعاف كثيرة، ومنهم بسيئة فلم يعملها كتبها الله
له عنده حسنة كاملة، فإن هؤلء بهما فعملها كتبها الله له سيئة واحدة.

رواه البخاري، باب من هم بحسنة او بسيئة، رقم: ٦٤٩١

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما روايت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ
تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ فرستوں کو لکھوادیا پھر اس کی تفصیل یوں
بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر (کسی وجہ سے) نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے
پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کرتے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ
دس نیکیوں سے سات سوتک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گناہ تک لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص کسی برائی
کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ
دیتے ہیں (کیونکہ اس کا برائی سے رکنا اللہ تعالیٰ کے ذرکی وجہ سے ہے) اور اگر ارادہ کرنے کے
بعد اس نے وہ گناہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک (ہی) گناہ لکھتے ہیں۔ (بخاری)

﴿7﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله عليهما السلام قال: قال رجل: لاتصدقن
بصدقه، فخرج بصدقه فوضعها في يد سارق فأضبه حرا يتهدّثون: تصدق على سارق،
قال: اللهم لك الحمد، لاتصدقن بصدقه، فخرج بصدقه فوضعها في يد زانية،
فاضبه حرا يتهدّثون: تصدق على زانية، قال: اللهم لك الحمد، على زانية،
لاتصدقن بصدقه، فخرج بصدقه فوضعها في يد غني، فاضبه حرا يتهدّثون: تصدق
على غني، قال: اللهم لك الحمد على سارق، وعلى زانية، وعلى غني، فاتى فقيه
له: أما صدقتك على سارق، فلعله أن يستعف عن سرقته، وأما الزانية فلعلها أن تستعف
عن زناها، وأما الغنى فلعله أن يغترب، فينفق مما أعطاه الله.

رواه البخاري، باب إذا تصدق على غني.....، رقم: ١٤٢١

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روايت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: (بنی

اسراہل کے ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ (رات کو چپکے سے صدقہ کامال لے کر نکلا اور بے خبری میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لئے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کامال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ کامال لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! چور، بدکار عورت اور مالدار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ بدکاری سے توبہ کر لے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مالدار پر اس لئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کرنے لگے۔ (بخاری)

فائده: اس شخص کے اخلاص کی وجہ سے تینوں صدقے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائے۔

﴿8﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: إِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوْلُ الْمُبْيَتِ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَإِنْ حَذَرَتْ صَخْرَةً مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّثْ عَلَيْهَا الْغَارُ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِنِكُمْ مِّنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَذْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبُوَانْ شَيْخَانْ كَبِيرَانْ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِنِي طَلْبٌ شَيْءٌ يَوْمًا فَلَمْ أَرْخِ عَلَيْهِمَا حَتَّى

ناما فَعَلْتُ لَهُمَا عَبُوقَهُمَا فَوْجَدْتُهُمَا نَائِمِينَ، فَكَرْهْتُ أَنْ أَغْبِقْ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَيْسَ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدِي اسْتِطَرْ اسْتِقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيقَظَا فَشَرَبَا عَبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ أَنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَخْ عَنَا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يُسْتَطِعُونَ الْخُرُوجَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْتَ لِي بِنْتُ عَمِّي، كَانَتْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَعَتْ مِنْهُ الْمَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّبْطَيْنِ فَجَاءَتِنِي فَاغْطَيْهَا عَشْرِيْنَ وَمِائَةً دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّي شَيْئًا وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفْصِّلَ الْحَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجَتْ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفَتْ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَتَرَكَتُ الْذَّهَبَ الَّذِي أَغْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ أَنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَخْ عَنَا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الْصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يُسْتَطِعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْفَالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَأْجِرُ أَجْرَهُمْ فَاغْطَيْتُهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، تَرَكَ الذَّهَبَ لَهُ وَذَهَبَ، فَفَمَرَّتْ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَدْأِيْ أَخْرَى، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَخْرَكَ مِنَ الْإِيلَ وَالْبَقَرِ وَالْفَعْنَمِ وَالرَّقْبَيْنِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَسْتَهِنِي بِنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهِنُ بِكَ، فَأَخْدَهُ كُلُّهُ فَاسْتَأْفَاهُ فَلَمْ يَتَرَكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَخْ عَنَا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الْصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُوْنَ.

رواہ البخاری، باب من استاجر احرضا فترك اجره..... رقم: ۲۲۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: تم سے پہلے کسی امت کے تین شخص (ایک ساتھ سفر پر) لکھے۔ (چلتے چلتے رات ہوگی) رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ اسی دوران پہاڑ سے ایک چٹان گردی جس نے غار کے منہ کوبند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) انہوں نے کہا کہ اس چٹان سے مجات کی یہی صورت ہے کہ سب کے سب اپنے اعمال صالح کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے واسطے سے دعا کیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: يا اللہ! (آپ جانتے ہیں کہ) میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اہل و عیال اور غلاموں کو ان سے پہلے دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں ایک چیز کی تلاش میں دور نکل گیا، جب واپس لوٹ کر آیا تو والدین سوچ کے تھے۔ (چھر بھی) میں نے ان کے لئے شام کا دودھ دوہا (اور اسے بیا لے میں لے

کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا) تو دیکھا کہ وہ (اس وقت بھی) سور ہے ہیں۔ میں نے ان کو جگانا پسند نہیں کیا اور ان سے پہلے اہل و عیال یا غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارانہ کیا۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جانے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ بیدار ہوئے (تو میں نے انہیں دودھ دیا) اس وقت انہوں نے اپنے شام کے حصے کا دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرمادیں۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن باہر لکنا ممکن نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میری ایک بچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے (ایک مرتبہ) اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا رادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے (میرے پاس) آنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے اسے اس شرط پر ایک سو میں دینار دیئے کہ وہ تہائی میں مجھ سے ملے۔ وہ آمادہ ہو گئی یہاں تک کہ جب میں اس پر تقاضا پا چکا (اور قریب تھا کہ میں اپنی نفسانی خواہش پوری کروں) تو اس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس بات کو حلال نہیں سمجھتی کہ تم اس مہر کو نا حق توڑو (یہ سن کر) میں اپنے برے ارادے سے باز آگیا اور میں اس سے دور ہو گیا حالانکہ مجھے اس سے بہت زیادہ محبت تھی اور میں نے وہ سونے کے دینار بھی چھوڑ دیئے جو اسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن (پھر بھی) لکنا ممکن نہ ہوا۔

تیرے نے دعا کی: یا اللہ! کچھ مزدوروں کو میں نے مزدوری پر کھاتھا، سب کو میں نے مزدوری دے دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا ریا یہاں تک کہ مال میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ ایک دن آیا اور آ کر کہا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دے، میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آ رہے ہیں یہ تمہاری مزدوری ہے یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر یہ منافع حاصل ہوا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! اذاق نہ کر، میں نے کہا: اذاق نہیں کر رہا، (حقیقت بیان کردہ ہوں) چنانچہ (میری وضاحت کے بعد) وہ سارا مال لے گیا، کچھ نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر

میں نے یہ کام صرف آپ کی خاطر کیا تھا تو یہ مصیبت جس میں ہم بھنے ہوئے ہیں دور فرمادیں چنانچہ وہ پڑان بالکل سرک گئی (اور غار کا منہ کھل گیا) اور سب باہر لکل آئے۔ (بخاری)

﴿٩﴾ عَنْ أَبِي كَبَّشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ثَلَاثَ أَقْسِمَ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدَثُكُمْ حَدَّيْنَا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: مَا نَقْصَنَ مَالٌ عَنْدَهُ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلْمٌ عَنْدَ مَظْلَمَةٍ صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّاً، وَلَا فَحْجَ عَنْدَ بَابِ مَسْنَالَةٍ إِلَّا فَسَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ. أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا، وَأَحَدَثُكُمْ حَدَّيْنَا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَنِيدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَعَقَّنِي رَبَّهُ وَيَصِلُّ بِهِ رَحْمَةً وَيَعْلَمُ اللَّهُ فِيهِ حَقًا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَنِيدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ الْبَيِّنَاتِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ قَلْانِ فَهُوَ بِيَتِيهِ فَأَخْرَجْهُمَا سَوَاءً، وَعَنِيدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَعَقَّنِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُّ فِيهِ رَحْمَةً، وَلَا يَعْلَمُ اللَّهُ فِيهِ حَقًا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَنِيدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ قَلْانِ فَهُوَ بِيَتِيهِ فَوْرَزْهُمَا سَوَاءً۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر برقم: ۲۲۵۰

حضرت ابوکبیر انماری رض سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنایا: میں قسم کما کرتیں چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں تاویں گا اس کا چیخی طرح محفوظ رکھنا۔ (وہ تمین باتیں جس پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ ہے کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسرا یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فخر کا دروازہ کھوں دیتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمہیں بتانا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپے علم کی وجہ سے) اپے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ذرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صدر جی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس نے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے

بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ پھی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے) اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا، وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبرد کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صدر جمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے، یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا میں بھی فلاں یعنی تیرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے یعنی اچھے یا بے عزم پر اسی جسمیاً ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا بے عمل پر ہوتا ہے۔

﴿۱۰﴾ عَنْ زَعِيلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَبَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اكْسِنَى إِلَيْكَ تَأْتِيَ تُؤْصِنِي فِيهِ وَلَا تُكْفِرِنِي عَلَيَّ، قَالَ: فَكَبَّتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: "مَنِ التَّمَسَ رِضَاَ اللَّهِ بِسَخْطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ التَّمَسَ رِضَاَ النَّاسِ بِسَخْطِ اللَّهِ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ" وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

رواه الترمذی، باب منه عاقبة من التمس رضا الناس، برقم: ۲۴۱۴

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد و صلواۃ کے بعد لکھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرمادیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔ ”وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ“ (اور تم پر سلامتی ہو)

﴿11﴾ عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله لا يقبل من العمل إلا ما كان له خالصاً وابتعث به وجهه.

رواه النسائي، باب من غزا يلتسم الاجر والذكر، رقم: ٣٤٢.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لئے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (نائی)

﴿12﴾ عن سعد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: إنما ينصر الله هؤلاء الأمة بضعفيفها بذغورتهم وصلاتهم وأخلاصهم.

رواه النسائي، باب الاستصار بالضعف، رقم: ٣٨٠.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد (اس کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاویں، نمازوں اور اُن کے اخلاص کی وجہ سے فرماتے ہیں۔ (نائی)

﴿13﴾ عن أبي الدرداء رضي الله عنه يبلغ به النبي ﷺ قال: من أتى فراشة وهو ينزوئ أن يقفرم يصلى من الليل فقلبتة عيناه حتى أصبح، ثم كتب له ما نوى و كان نومة صدقة عليه من ربِّه عزوجل.

رواه النسائي، باب من اتی فراشه.....، رقم: ١٧٨٨.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (سو نے کے لئے) اپنے ستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اٹھ کر تجدی پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا نائب ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اس کے لئے تجدی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لئے عطا ہوتا ہے۔ (نائی)

﴿14﴾ عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من كانت الدنيا همة، فرق الله عليه أمرة، وجعل فقرة بين عينيه، ولم يأته من الدنيا إلا ما كتب له، ومن كانت الآخرة نية، جمع الله له أمرة، وجعل عيادة في قلبه، وأنتهى الدنيا وهي راغمة.

رواه ابن ماجہ، باب الهم بالدنيا رقم: ٤١٥.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جس شخص کا مقصد دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں یعنی ہر کام میں اس کو پریشان کر دیتے ہیں، فقر (کا خوف) اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے پہلے سے مقدر تھی۔ اور جس شخص کی نیت آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان فرمادیتے ہیں، اس کے دل کو غنی فرمادیتے ہیں اور دنیا ذمیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿15﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ حَسَالٌ لَا يَعْلَمُ عَلَيْهِنَّ قُلْبٌ مُسْلِمٌ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَمُنَاصَحَةٌ أَلَاةِ الْأَفْرَادِ، وَلَزُومُ الْجَمَاعَةِ، فَإِنْ دَعَوْتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. (وهو بعض الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ١/٢٧٠.

حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیں عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے موسم کا دل کینہ، خیانت (اور ہر قسم کی برائی) سے پاک رہتا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرنا۔ (۲) حاکموں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چھٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہر طرف سے گھیر رہتی ہیں (جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے)۔ (ابن حبان)

﴿16﴾ عَنْ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طُوبَى لِلْمُحْلِصِينَ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدُّجَى، تَتَجَلِّى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلَمَاءَ. رواه البیهقی فی شب الایمان ۵/۳۴۳

حضرت ثوبان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ وہ اندھروں میں چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي فَرَاسٍ رَحْمَةِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَمْ. قَالَ: نَادَى رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: الْإِخْلَاصُ. (وهو جزء من الحديث) رواه البیهقی فی شب الایمان ۵/۳۴۲

قبیلہ اسلام کے حضرت ابو فراسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پکار کر پوچھا: یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اخلاص ہے۔ (بیہقی)

ریا کاری

آیات قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى لَا يُرَأَءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [النساء: ١٤٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے ست بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ (ناء)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ لَا يُرَأَءُونَ ﴾ [الماعون: ٤-٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے نمازوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) اٹھلا دا کرتے ہیں۔ (ماعون)

فائدہ : نماز سے غافل ہونے میں تقاضا کر کے پڑھنا یا بے دھیانی سے پڑھنا یا کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا سب شامل ہے۔ (کشف الرحمن)

احادیث نبویہ

﴿35﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارِ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينِ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ.

رواه الترمذی، باب منه حديث ان لکل شیء شرة، رقم: ۲۴۵۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین یادیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے گے یہ کسی کو اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ (ترمذی)

فائدہ: انگلیوں سے اشارہ کا مطلب مشہور ہوتا ہے۔ حدیث میں مراد یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شہرت کا ہوتا دنیا کے بارے مشہور ہونے سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ شہرت حاصل ہونے کے بعد اپنی بڑائی کے احساس سے چنانہ ایک کے بس کا کام نہیں۔ البتہ اگر کسی کی شہرت غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے نفس اور شیطان سے محفوظ رکھیں تو ای مخلصین کے حق میں شہرت خطرناک نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

﴿36﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلَ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ: يَبْكِينِي شَفَعَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءَ شَرًّا، وَإِنَّ مَنْ عَادَى اللَّهَ وَلِيًّا، فَلَقَدْ بَارَزَ اللَّهُ بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْمُقْتَيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يَفْتَدِرُوا، وَإِذَا حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُغَرَّفُوا، فَلَوْبَهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رواه ابن ماجہ، باب من ترجی له السلامۃ من الفتن، رقم: ۳۹۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن مسجد نبوی تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رورہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے ایک بات کی وجہ سے رونا آرہا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

تحوز اسا و کھا و بھی شرک ہے۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دخنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو یہک ہوں، متنی ہوں اور ایسے چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو نہ انہیں بلا جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں، وہ فتوں کی کالی آندھیوں سے (دل کی روشنی کی وجہ سے اپنے دین کو پچاتے ہوئے) نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماج)

﴿37﴾ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ذَبَابٌ جَاءَ عَانِ أَرْسَلَ فِي غَنِيمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمُرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرْفِ لِدِينِهِ. رواه الترمذی وقال:

هذا حديث حسن صحيح، باب حدیث: ما ذباب جائع ان ارسلافی غنم..... رقم: ۲۳۶۶

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے روڑ میں چھوڑ دیا جائے بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کے دین کو، مال کی حرث اور بڑا بننے کی چاہت نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

﴿38﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُفَاعِرًا مُكَاثِرًا مُرَايَا لَهُ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبُهُ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا إِسْتِغْفَارًا عَنْ الْمَسَالَةِ وَسَعْيًا عَلَى عِبَالِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَاهِرِهِ لَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَوْجُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْأَبْدُرِ.

رواه البیهقی فی شب الایمان ۲۹۸/۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں پر فخر کرنے کے لئے، مالدار بننے کے لئے، نام و نمود کے لئے دنیا طلب کرے اگرچہ حلال طریقے سے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ اور جو شخص دنیا حلال طریقے سے اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے گھروں کے لئے روزی حاصل کر سکے اور اپنے پڑوی کے ساتھ احسان کر سکے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہو گا۔ (بیہقی)

﴿39﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةً اللَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللَّهُ عَزَّوَجَلَ سَائِلُهُ عَنْهَا: مَا أَرَادَ بِهَا؟ قَالَ جَعْفُرٌ: كَانَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ إِذَا حَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ بَكَى حَتَّى يَنْقُطُعَ ثُمَّ يَقُولُ: يَخْسِبُونَ أَنَّ عَيْنِي تَقْرُ بِكَلَامِي عَلَيْكُمْ فَإِنَا أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَ سَائِلَيْنِ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا أَرَدْتُ بِهِ۔ رواه البیهقی فی شبہ الایمان ۲۸۷/۲

حضرت حسن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیان (وعظ اور تقریر) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے اس کا کیا مقصد اور کیا نیت تھی؟ حضرت جعفر نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینار جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی آواز بند ہو جاتی پھر فرماتے لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارے سامنے بات کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یعنی میں بیان کرنے سے خوش ہوتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے تیر کیا مقصد تھا۔ (یقینی)

﴿40﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْخَطَ اللَّهَ فِي رَضَى النَّاسِ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ مَنْ أَرْضَاهُ فِي سَخْطِهِ، وَمَنْ أَرْضَى اللَّهَ فِي سَخْطِ النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَرْضَى عَنْهُ مَنْ أَسْخَطَهُ فِي رَضَاهُ حَتَّى يُرِيقَهُ وَتَرِينَ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فِي عَيْنِهِ۔ رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحيح غیر بحی بن سلیمان الجعفی، وقد وثق الذهبي في آخر ترجمة بحی بن سلیمان الجعفی، مجمع الزوائد ۳۸۶/۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ناراض کر دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خوش کیا تھا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی خوش کر دیتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ ان ناراض ہونے والے لوگوں کی نگاہ میں اس شخص کو اچھا فرمادیتے ہیں، اور اس شخص کے قول اور عمل کو ان لوگوں کی نگاہ میں مزین کر دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿41﴾ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ

النَّاسُ يَقْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَاتَّبَى بِهِ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِينَكَ حَتَّى اسْتُشْهِدَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلِكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يَقَاتَلْ جَوَاهِيرَهُ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أَمْرَ بِهِ فَسُجِّبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى الْقَيْمَانِيَّةِ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَلِمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَاتَّبَى بِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعْلَمْتُ الْعِلْمَ وَعَلِمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِينَكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ وَلِكِنَّكَ تَعْلَمْتُ الْعِلْمَ لِيَقَاتَلْ عَالَمَ، وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ لِيَقَاتَلْ هُوَ قَارِئُ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أَمْرَ بِهِ فَسُجِّبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى الْقَيْمَانِيَّةِ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَعَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَأَغْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلَّهُ، فَاتَّبَى بِهِ فَعَرَفَهَا، قَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا انْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلِكِنَّكَ قَعَدْتَ لِيَقَاتَلْ هُوَ جَوَادُ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أَمْرَ بِهِ فَسُجِّبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ الْقَيْمَانِيَّةِ فِي النَّارِ.

رواہ مسلم، باب من قاتل للربا و السمعة استحق النار، رقم: ۴۹۲۳۔

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہو گا جو شہید کیا ہوگا۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لاایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لئے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جا پکا۔ پھر اس کو حکم سنادیا جائے گا اور اسے منہ کے مل گھسیت کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

دوسرادہ شخص ہو گا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لاایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لئے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے علم دین اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جا پکا۔ پھر اس کو حکم سنادیا جائے

گا اور اسے منہ کے مل گھیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تیرا شخص وہ مالدار ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھر پور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کامال عطا فرمایا ہو گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لا یا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان غمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے ماں اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخنیں چنانچہ کہا جا پکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے مل گھیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (سلم)

﴿ 42 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعْلَمَ عِلْمًا، مِمَّا يُشْغِلُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، لَا يَتَعْلَمُهُ إِلَّا يُصِيبُ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی طلب العلم لغير الله، رقم: ۳۶۶۴.

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے تھا دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبوی میں سو گھنے کے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَعْجِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُوذَ الصَّانِ مِنَ الْلَّيْنِ، الْسَّتَّهُمْ أَخْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الدُّنَيْـا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَيْنَ يَعْتَرُوفُنَّ أَمْ عَلَىٰ يَجْعَلُنَّ؟ فَيَنِي حَلَفْتُ لَا يَعْشَنَ عَلَىٰ أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلَّاجَيْـمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.

رواہ الترمذی، باب حدیث خاتلی الدنیا بالدین و عقوبہم، رقم: ۲۴۰۴.

الجامع الصالح و هو سنن الترمذی۔ دار الباز مکہ المکرمة

حضرت ابو ہریرہ رض روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، بھیڑوں کی نرم کھال کا لباس پہنیں گے (تاکہ لوگ انہیں دنیا سے بے رغبت سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے

زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ذہل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے بذرہ و کریمہ رے مقابلے میں دلیر بن رہے ہیں؟ مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایسا فتنہ کھرا کروں گا جو ان کے عقائد کو بھی جیران (وپریشان) بنا کر چھوڑے گا یعنی ان ہی لوگوں میں سے ایسے لوگوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کو طرح طرح کے نقصان میں بٹلا کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ ۴۴ ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي قَضَاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَبِّ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمَلَهُ اللَّهُ أَحَدًا، فَلَيُطْلَبْ ثَوَابُهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشَّرْكِ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن من سورۃ الكهف، رقم: ۳۱۵

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری صلی اللہ علیہ وسالم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی خلک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا کسی اور کوئی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (ترمذی)

فائده : ”اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور شرکاء اپنے ساتھ کسی کی شرکت قبول کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح ہر گز کسی کی شرکت گوارنیس کرتے۔

﴿ ۴۵ ﴾ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ تَعْلَمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَعْتَوْا مَقْعَدَةً مِنَ النَّارِ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب،

باب فی من يطلب بعلمه الدنيا، رقم: ۲۶۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد (مثلاً اعزت، شہرت، مال وغیرہ) حاصل

کرنے) کے لئے سیکھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

﴿46﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ حَيْثُ الْحَرَثُنَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَبُّ الْحَرَثُن؟ قَالَ: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَعْوَذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ مائَةُ مَرَّةٍ قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: الْقَرَاءُ الْمُرَأُونَ بِأَغْمَالِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في الرداء والسمعة، رقم: ۲۳۸۳

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رض نے پوچھا: مجھ اخون کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم روزانہ سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو دھلاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿47﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَنْسًا مِنْ أَعْنَتِي سَيَفْقَهُونَ فِي الدِّينِ، وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَقُولُونَ: نَاتِي الْأُمْرَاءُ فَنَصِيبُ مِنْ ذُنُبِهِمْ وَنَعْتَرِفُ لَهُمْ بِذِنْتِنَا، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنِي مِنَ الْقَنَادِيلُ الشُّوكُ، كَذَلِكَ لَا يُجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحُ: كَانَهُ يَعْنِي: الْخَطَابِيَا.

رواه ابن ماجہ، ورواه ثقات، الترغیب ۱۹۶/۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (پھر حکام کے پاس اپنی ذاتی غرض سے جائیں گے) اور کہیں گے ہم ان حکام کے پاس جا کر ان کی دنیا سے فاکدہ تو اٹھا لیتے ہیں (لیکن) اپنے دین کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا (کہ ان حکام کے پاس ذاتی غرض کے لئے جائیں اور ان سے متاثر نہ ہوں) جس طرح خاردار درخت سے سوائے کامنے کے اور کچھ نہیں مل سکتا اسی طرح ان حکام کی نزدیکی سے سوائے راینوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

﴿48﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَنَحْنُ نَعْدَا كُلُّ

المَسِيحُ الدَّجَالُ، قَالَ: أَلَا أَخْبُرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ إِنْدِى مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ قَالَ، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: الشَّرِكُ الْغَفْلُ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بِصَلَانِ فَيُزِينَ صَلَاتَهُ لِمَا يَرِى مِنْ نَظَرٍ رَجُلٌ.

رواه ابن ماجہ، باب الربیاء والسمعة، رقم: ۴۲۰.

حضرت ابوسعید رض روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (پسچھرہ مبارک سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم لوگ آپس میں سچ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شرک خفی ہے (جس کی ایک مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور نمازوں کو سقوط کر اس لئے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ ۴۹ ﴾ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشَّرَ هُنَّهُ الْأَمَةُ بِالسِّنَاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالثَّمْكَنِ فِي الْأَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلًا إِلَيْهِ لِلْآخِرَةِ لِلَّذِي نَأْمَدُ بِهِ لِلْأَخِرَةِ نَصِيبٌ.

رواه احمدہ/ ۱۳۴

حضرت ابی بن کعب رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت، ہر بلندی، نصرت اور روئے زمین میں غلبہ کی خوشخبری دے دو (یہ انعامات تو جموئی طور پر امت کوں کر رہیں گے پھر ہر ایک کام عاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی نسبت کے مطابق ہوگا) چنانچہ جس نے آخرت کا کام دنیوی منافع حاصل کرنے کے لئے کیا ہوا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (مندرجہ)

﴿ ۵۰ ﴾ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يَرَانِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يَرَانِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يَرَانِي فَقَدْ أَشْرَكَ.

(وهو بعض الحديث) رواه احمد/ ۱۲۶

حضرت شداد بن اوس رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مندرجہ)

فائده ۵: مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو دکھلانے کے لئے یہ اعمال کے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے بلکہ ان لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

﴿ ۵۱ ﴾ عَنْ شَدَادِ دُنْ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَكَى، فَقَيْلَ لَهُ: مَا يَبْكِيهُكَ؟ قَالَ: شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ، فَذَكَرَهُ، فَأَبَكَانِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: أَتَخُوفُ عَلَى أُمَّى الشَّرِكَ وَالشَّهْوَةِ الْحَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلِكُنْ يُرَاوِونَ بِأَعْمَالِهِمْ، وَالشَّهْوَةُ الْحَفِيَّةُ أَنْ يُضْبِحَ أَخْلَدُهُمْ صَائِمًا فَعَرَضَ لَهُ شَهْوَةً مِنْ شَهْوَاتِهِ فَيُتُرُكُ صَوْمَةً.

رواه احمد ۱۲۴/۴

حضرت شداد بن اوس رض کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آگئی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی اس بات نے مجھے زلادیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شهوت نکھیہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رض فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں (لیکن) وہ تو سورج اور چاند کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پھر اور بت کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کاری کرے گی۔ شهوت نکھیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپناروزہ توڑتا ہے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کر لے)۔

(منداہم)

﴿ ۵۲ ﴾ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: يَكُونُ فِي آخرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانٌ الْغَالِيَّةُ أَخْلَدَهُمُ السَّرِيرَةُ، فَقَيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ.

رواه احمد ۲۲۵/۵

حضرت معاذ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں

ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے مگر اندر ونی طور پر دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ایسی کس وجہ سے ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے غرض کی وجہ سے ظاہری دوستی ہو گی اور اندر ونی دشمنی کی وجہ سے وہی ایک دوسرے سے خوفزدہ بھی رہیں گے۔ (مسند احمد)

فائدہ ۵: مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد ذاتی اغراض پر ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی خشنودی حاصل کرنے کے لئے نہیں ہو گی۔

﴿ ۵۳ ﴾ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَطَبَيَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ ذَكَرٌ يَوْمَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشَّرُكُ ، فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ ، فَقَالَ لَهُ مَنْ شاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ : وَكَيْفَ تَنْقِيهِ ، وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : قُولُوا : أَللَّهُمَّ إِنَّمَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ . رواه احمد ۴/۳۶

حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ فرماتے ہی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا: لوگو! اس شرک (ریا کاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیزوں کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل میں سوال پیدا ہوا اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ یہ چیزوں کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: «اللَّهُمَّ إِنَّمَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ» ترجمہ: اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔ (مسند احمد)

﴿ ۵۴ ﴾ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّمَا أَحْشَى عَلَيْكُمْ شَهْوَاتُ الْفَحْيِ فِي بَطْلُونَكُمْ وَفُرُوزَ جَمْعِنَمْ ، وَمُضَلَّاتِ الْهَوَى . رواه احمد والبزار والطبراني في الثلاۃ و رجاله رجال الصحيح لأن ابا الحكم البناني الرواى عن أبي برزة بینه الطبراني، فقال: عن أبي الحكم، هو على بن الحكم، وقد روى له البخاري، وأصحاب السنن، مجمع الزوائد ۱/۴۶

حضرت ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ و سلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندر یہ ہے کہ تم ایسی گمراہ گن خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا علق تمہارے پیوں اور

شر مگاہوں سے ہے (جیسے حرام کھانا، بدکاری وغیرہ) اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو (تمہیں راہ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں۔ (سداحمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿55﴾ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله عليه عليه يقون: من سمع الناس بعمله سمع الله به سامع خلقه، وصغره، وحقره. رواه الطبراني في الكبير واحد اسناد الطبراني في الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٨١/١٠

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے تھا: جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچادیں گے (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿56﴾ عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن رسول الله عليه عليه قائل: ما من عبد يقون في الدنيا مقام سمعة ورياء إلا سمع الله به على رؤوس الخلائق يوم القيمة.

رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ٣٨٣/١٠

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت اور ذکر لانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو ذکر لانے کے تھے جس کی وجہ سے اس کی رسوائی ہو گی)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿57﴾ عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه: يؤتي يوم القيمة بصحف مختمه، فتصب بين يديه تبارك وتعالي، فيقول تبارك وتعالي: أفلوا هذه، وأقبلوا هذه، فتقول الملائكة: وعزتك وجلالك، ما رأينا إلا خيرا، فيقول الله عزوجل: إن هذا كان لغير وجهي، وإنني لا أقبل اليوم إلا ما أبغضني به وجهي. وفي رواية: فتقول الملائكة: وعزتك، ما كتبنا إلا ما عمل، قال: صدقتم، إن عمله كان لغير وجهي.

رواہ الطبرانی فی الاوسط بساندین، ورجال أحدھما رجل الصحيح

ورواہ البزار، مجمع الزوائد ٦٣٥/١٠

حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قول کرو اور بعض لوگوں کے نامہ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لئے نہیں کئے تھے اور میں آج کے دن ان ہی اعمال کو قول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کئے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا (اور وہ سب اعمال تیک اور اچھے ہی ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتو! تم سچ کہتے ہو (لیکن) اس کے اعمال میری رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے تھے۔

(طبرانی، بزار، مجمع الرواائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَأَمَا الْمُهَبَّلَكَاثُ: فَشَحَّ مَطَاعَ, وَهُوَيْ مُتَّبِعٌ, وَأَعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ. (وهو طرف من الحديث) رواه البزار واللفظ له والبيهقي وغيرهما مروي عن جماعة من الصحابة وأسانيده وإن كان لا يسلم شيء منها من مقال فهو بمجموعها حسن إن شاء الله تعالى، الترغيب ۱/ ۲۸۶

حضرت اُنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے یعنی بخل کیا جائے، وہ خواہش نفس جس پر چلا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو بختر بھجن۔ (بزار، تکمیل، ترغیب)

﴿ 59 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ أَسْوَءِ النَّاسِ مَنْ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ۳۵۸/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو بر باد کر لے۔ یعنی دوسرے کو دنیوی فائدے

پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراضی کرنے والا کام کر کے اپنی آخرت کو بر باد کر لے۔ (بیہقی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ مُنَافِقٌ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامُ . رواه البیهقی فی شعب الإيمان ۲۸۴/۲

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ڈراس منافق کا ہے جو زبان کا عالم ہو (علم کی باشیں کرتا ہو لیکن ایمان اور عمل سے خالی ہو)۔ (بیہقی)

فائضہ: منافق سے مراد ریا کاری فاسق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَاتَ رِبَاءً وَسُمْعَةً لَمْ يَرْزُلْ فِي مَقْتَلِ اللَّهِ حَتَّى يَجْلِسَ . تفسیر ابن کثیر ۱۱۶/۳

حضرت عبد اللہ بن قيس خزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام میں دکھلوادے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑنے والے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَيْسَ ثُوبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، الْبَسَّةُ اللَّهُ ثُوبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ الْهَبَ فِيهِ نَارًا . رواه ابن ماجہ، باب من ليس شهرا من الشياطين رقم: ۳۶۰۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔ (ابن ماجہ)



دعوت وتبليغ

اپنے یقین و عمل کو درست کرنے اور سارے انسانوں کو صحیح یقین و عمل پر لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقہ محنت کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

دعوت اور اس کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [پورنس: ۲۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ جنتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (پورنس)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأَمَمِ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتَلَوُ عَلَيْهِمْ آيَةً وَيُرَكِّبُهُمْ

وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَبُ وَالْحِكْمَةُ فَوَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ [الجمعة: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ یعنی وہ رسول اُنی اور ان پڑھ ہیں وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کریم کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں اور ایمان لانے کے لئے ان کو آمادہ کرتے ہیں (جس سے ان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے) اور ان کی اخلاقی اصلاح کرتے اور ان کو سنوارتے ہیں، ان کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور سنت اور صحیح سمجھ بوجھ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یقیناً ان رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ کھلی مگر ہی میں تھے۔ (بعد)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَنَوْ شَنَّا لَعْنَتًا فِي كُلِّ قَرْبَةٍ نَذِيرًا فَلَا تُطِعُ الْكُفَّارِينَ وَجَاهِلَنَّهُمْ بِهِ جِهَادًا أَكْبِيرًا﴾ [الفرقان: ٥٢، ٥١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر ہم چاہتے تو (آپ کے علاوہ اسی زمانے میں) ہر یتی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے (اور تھا آپ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر بڑھانا مقصود ہے اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا تو اس طرح سارا کام تھا آپ کے پروگر کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لہذا اس نعمت کے شکریہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجھے (یعنی کافروں سے خوش ہوں گے کہ آپ تبلیغ نہ کیا کریں یا کام کریں) اور قرآن (میں جو حق کے دلائل ہیں ان) سے ان کفار کا زور و شوہرے مقابلہ کیجھے (یعنی عام اور تام تبلیغ کیجھے، سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمت قوی رکھئے)۔

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿أَذْعُ إِلَيَّ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُوَعْظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

[النحل: ١٢٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیجھے۔ (خل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَذَكِرْ فَإِنَّ الدُّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الذاريات: ٥٥]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو

نفع دیتا ہے۔

(ذاریات)

وَقَالَ تَعَالَى : يَا إِيَّاهَا الْمُدَثِّرُ ○ قُمْ فَانْذِرْ ○ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ ○ [المدثر: ۱-۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اے کپڑا اوڑھنے والے! اپنی جگہ سے اٹھیے اور ڈرائیے اور اپنے رب کی برا بیان بیان کیجئے۔ (مدثر)

وَقَالَ تَعَالَى : لَعَلَّكَ بَاخِعًّا نَفْسَكَ أَلَا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○ [الشعراء: ۲۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر غم کھاتے کھاتے اپنی جان دیں گے۔ (شراء)

وَقَالَ تَعَالَى : لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَيْتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّجِيمٌ ○ [التوبہ: ۱۲۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تم کو کسی قسم کی تکلیف کا پہنچانا پر بہت گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلانی کے انتہائی خواہشمند ہیں (آن کی یہ حالت توبہ کے ساتھ ہے) بالخصوص مسلمانوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى : فَلَا تَذَهَّبْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَتْ ○ [فاطر: ۸]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: ان کے ایمان نہ لانے پر پچھتا پچھتا کر، کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالَى : إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَيْهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيهِمْ عَذَابٌ أَكْبِرٌ ○ قَالَ يَقُولُ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ أَنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ وَأَنْقُوهُ وَأَطْبِعُونَ ○ يَغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُوَحِّرُكُمْ إِلَى أَجْلٍ مُّسَمٍّ طَإِنْ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخْرُهُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لِيَلَوْنَهَارًا ○ فَلَمْ يَرْذُهُمْ دُعَاءِنِي إِلَّا فِرَارًا ○ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَلَهُمْ جَعَلُوا أَصَايَعَهُمْ فِي أَذْانِهِمْ وَأَسْتَغْشَوْنَا شَيَاهِهِمْ وَأَصْرُرُوْا وَأَسْتَكْبِرُوْا اسْتِكْبَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي أَخْلَقْتُ

لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ قَدْ أَنَّهُ كَانَ غَفَارًا ۝ يُوَسِّعِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مَذْرَارًا ۝ وَيُمَدِّذُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْنَنِ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ
لَكُمْ آهَارًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ اللَّهَ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقْتُمْ أَطْوَارًا ۝ اللَّمْ تَرَوْا كَيْفَ
خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طَبَاقًا ۝ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سَرَاجًا ۝
وَاللَّهُ أَبْتَكْمُ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ يُعِنِّدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ
لَكُمُ الْأَرْضَ سَبِيلًا ۝ لِتَسْلُكُوهَا شَبَلاً فِي جَاجًَا ۝ [نوح: ۱-۲۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرایئے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں صاف طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان سے ڈرتے رہو اور میرا کہنا نہو (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخندیں گے اور موت کے مقررہ وقت تک عذاب کو موخر کھیں گے یعنی دنیا میں بھی عذاب سے حفاظت رہے گی اور آخرت میں عذاب کا نہ ہونا تو ظاہر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو پھر اس کو پہچپے نہیں ہٹایا جا سکتا یعنی ایمان اور تقوے کی برکت سے عذاب سے حفاظت ہو جائے گی مگر موت بہر حال آ کر رہے گی۔ کاش تم یہ بات سمجھتے (جب ایک لمبی مدت تک ان باتوں کا اثر قوم پر نہ ہواتو) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب میں اپنی قوم کورات دن، دعوت دیتا رہا۔ مگر وہ میرے بلانے پر دین سے اور بھی زیادہ بھانے لگے۔ جب بھی میں ان کو ایمان کی دعوت دیتا تاکہ ان کے سبب آپ ان کو بخندیں تو وہ لوگ کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھوں لیتے اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے (تاکہ وہ مجھ کو نہ دیکھیں اور میں ان کو نہ دیکھوں) اور (شرارت پر) اڑ گئے اور بے حد تکبر کیا۔ پھر (بھی میں ان کو مختلف طریقوں سے نصیحت کرتا رہا چنانچہ) میں نہ انہیں بر ملا بھی بلایا پھر میں نے ان کو علائیہ بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا، یعنی جو طریقہ بھی ان کی بدایت کا ہو سکتا تھا اس کو چھوڑ انہیں، عام مجھوں میں میں نے ان کو دعوت دی پھر خاص طور پر ان کے گھروں پر جا کر بھی علائیہ اور کھول کھول کر بیان کیا اور خاموشی کے ساتھ چکے چکے ان کو نفع نقصان سے آگاہ کیا اور (ای سمجھانے کے سلسلہ میں) میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، پیشک وہ بڑے بختے والے ہیں۔ اس استغفار پر اللہ تعالیٰ

کثرت سے تم پر بارشیں برسائیں گے اور تمہارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے اور تمہارے لئے بہت سے باغ لگادیں گے اور تمہارے لئے نہیں جاری کر دیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ انہوں نے تمہیں کئی مرحلوں میں بنایا ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپر تلے سات آسمان بنائے ہیں اور ان آسمانوں میں چاند کو چمکتا ہوا بنایا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشن) بنادیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا پھر تمہیں (مرنے کے بعد) زمین ہی میں لوٹاویں گے اور (قیامت میں) اس زمین سے تم کو باہر لے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھر و بعنی (زمین پر چلنے پھرنے میں راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں)۔ (نوح)

وَقَالَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا يَبْيَهُمَا طَإِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ قَالَ لَمَنْ حَوْلَهُ الْأَتَسْتَعْمَوْنَ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
ابَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أَزْسِلَ إِيْنَكُمْ لِمَجْنُونُونَ قَالَ رَبُّ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا يَبْيَهُمَا طَإِنْ كُنْتُمْ تَفْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ [الشعراء: ٢٣-٢٨]

وَقَالَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ ﴿قَالَ فَمَنْ رَبِّكُمَا يَمْوُسِيٌّ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَغْطَى
كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونُ الْأُوَّلِيٰ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي
فِي كِتَبٍ لَا يَضُلُّ رَبَّيْ وَلَا يَنْسَىٰ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهَداً وَسَلَكَ لَكُمْ
فِيهَا سُبُّلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً﴾ [طه: ٤٩-٥٣]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے؟ موسیٰ (القطۃ) نے فرمایا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب ہیں، اگر تمہیں یقین آئے فرعون نے اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں سے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو؟ یہ کسی بے کار باتیں کر رہا ہے، لیکن موسیٰ (القطۃ) نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ وہی تمہارے رب ہیں اور وہی تمہارے پچھلے باپ پ دادوں کے رب ہیں۔ فرعون اپنے لوگوں سے کہنے لگا: یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ کوئی دیوانہ ہے۔ موسیٰ (القطۃ) نے فرمایا کہ وہی مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کے رب ہیں۔ اگر تم کچھ بھجو رکھتے ہو۔ (شعراء)

و دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (ع) کی دعوت کو اس طرح ذکر فرمایا: فرعون نے کہا: موسیٰ (یہ بتاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ (ع) نے جواب دیا ہم دونوں کا (بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب صورت و شکل عطا فرمائی (پھر تمام مخلوقات کو ہر قسم کے فائدے حاصل کرنے کی) سمجھ عطا فرمائی۔ (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا معقول جواب سن کر بے ہودہ سوالات شروع کر دیئے اور) کہا: اچھا بچھے لوگوں کے حالات بتالیے۔ موسیٰ (ع) نے فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں ہے۔ میرے رب (ایسے جانے والے ہیں کہ) نہ غلطی کرتے ہیں۔ اور نہ بھولتے ہیں (ان لوگوں کے اعمال کا صحیح سچی علم میرے رب کو حاصل ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عام صفات بیان فرمائیں جسے ہر عالمی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا) وہ رب ایسے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے۔ اور آسمان سے پانی بر سایا۔ (ط)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِإِلَيْنَا أَنَّ أَخْرَجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلْمَةِ إِلَى النُّورِ لَا وَذَكْرُهُمْ بِأَيْمَانِ الْهَمَّٰطِ إِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾ [ابراهیم: ٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے موسیٰ (ع) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت اور راحت کے جو واقعات ان کو پیش آتے رہے ہیں وہ واقعات ان کو یادداو کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَبْلَغُكُمْ رِسْلِتِ رَبِّيٍّ وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ﴾ [الاعراف: ٦٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (توحیث نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَقُولُ أَتَبْغُونَ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشادِ ۝ يَقُولُ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَنَاعٌ ۝ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْفَرَادِ ۝ مَنْ عَمَلَ سَيِّئَةً فَلَا يُعْجِزَنِي إِلَّا مِثْهَاجٌ ۝ وَمَنْ عَمَلَ صَالِحًا مِنْ ذَكِيرٍ أَوْ أُنْثىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ

يَذْهَلُونَ الْجَنَّةَ يُرَزَّقُونَ فِيهَا بِغْرِيرِ حِسَابٍ ○ وَيَقُولُ مَالِيْ أَذْعُونُكُمْ إِلَى النَّجْوَةِ
وَتَذْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ○ تَذْعُونَنِي لَا كُفُرَ بِاللَّهِ وَأَشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لَيْهِ عِلْمٌ ○ وَأَنَا
أَذْعُونُكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَارِ ○ لَا جُرْمَ إِنَّمَا تَذْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دُغْوَةٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَا فِي الْآخِرَةِ ○ وَأَنَّ مَرَدَنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمُ اَصْحَبُ النَّارِ ○ فَسَنَدْكُرُونَ
مَا أَفْرَلُ لَكُمْ طَوَافِرَ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ طَإِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ○ فَوْقَهُ اللَّهُ
سَيَّاتٍ مَا مَكْرُوا وَحَاقَ بِالْفَرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ○

[المؤمن: ۴۵-۳۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فرعون کی قوم میں سے) وہ آدمی جو (موی الحمد پر) ایمان لا یا تھا (اور اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا) اپنی قوم سے کہا: میرے بھائیو! تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کا راستہ بتاؤں گا۔ میرے بھائیو! دنیا کی زندگی محض چند روز ہے اور ٹھہر نے کام مقام تو آخرت ہی ہے۔ جو بُرے کام کرے گا اس کو بدل بھی ویسا ہی ملے گا اور جس نے نیک کام کیا چاہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں یہ حساب روزی ملے گی۔ میرے بھائیو! آخر کی بات ہے کہ میں تم کو نجات کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی دعوت دیتے ہو۔ تم مجھے اس بات کی طرف دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا مکر ہو جاؤں اور ان کے ساتھ اسے شریک کروں گے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں زبردست، گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اور پچی بات تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جانا ہے اور یہ شک بندگی کی حد سے نکلنے والے ہی دوزخی ہیں۔ میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے جل کر یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پیرو کرتا ہوں۔ یہ شک تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس مومن کو ان لوگوں کی رُی چالوں سے حفظ کر کا اور خود فرعونیوں پر بذریں عذاب نازل ہوا۔

(مومن: ۱۷)

وَقَالَ تَعَالَى : « يَلْبَسِيَ أَقِيمَ الصَّلَاةَ وَأَمْرِي بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
عَلَى مَا أَصَابَكَ طَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ »

[لقمان: ۱۷]

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی جس کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا) میرے بیارے بیٹے! نماز پڑھا کرو، اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، بُرے کاموں سے منع کیا کرو اور جو مصیبت تم

پر آئے اس کو برداشت کیا کرو، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ (قلم)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَإِذْ قَاتَلَ أُمَّةً مِنْهُمْ لَمْ يَعْظُمْ قَوْمًا نَلَّ اللَّهُ مُهْلِكُكُمْ أَوْ مُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا شَدِيدًا طَقَالُوا مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَأَعْلَمُهُمْ يَتَّهَوْنَ ﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذَكَرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَتَّهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخْذَنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعِذَابٍ بَيْسِ بِمَا كَانُوا يَفْسُدُونَ ﴾ [الاعراف: ۱۶۴-۱۶۵]

(بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مجھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا پچھلے لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، پچھلے لوگوں نے نافرمانی کی اور پچھلے لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی۔ اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی، (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں۔ اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لئے نصیحت کر رہے ہیں تاکہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنایا، ہم مذدور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آ جائیں (اور ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑ دی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس برے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں بٹلا کر دیا۔ (عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أَوْ لَوْلَا بَقِيَّةٌ يَتَّهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ﴾ وَأَتَبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا هَا تُرْفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرْبَى بِطُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴾ [ہود: ۱۱۶-۱۱۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو قویں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ گیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد

سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچالیا تھا (یعنی بچھلی امتوں کی ہلاکت کے جو قصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے بھدار لوگ نہ تھے جو ان کو آمر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچا لئے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز دعوت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرام کے عادی ہو چکے تھے، اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جن کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلا وجہ) بتاہ و بر باد کر دیں۔ (ہود)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْعَضْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاخَتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ لَا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ [العصر: ۱-۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: زمانے کی قسم! پیشک انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور ایک دوسرے کو صبر کی صحبت کرتے رہے (یہ لوگ البتہ پورے پورے کامیاب ہیں)۔ (عصر)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرًا مِّنْ أُخْرِ جَهَنَّمِ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بڑے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلْ هَذِهِ سَبِيلُنِي أَذْعُوا إِلَى اللَّهِ فَعَلَى بَصِيرَةِ آنَا وَمَنِ اتَّبعَنِي﴾ [یوسف: ۱۰۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ فرمادیجھے میر اراستہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جو میری پیروی کرنے والے ہیں وہ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں)۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَزْلَيَاءَ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَاوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ وَيُطْعِمُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ طَهْرًا أَوْ أَنْكَرَ سَيِّرَ حَمْمُهُمُ اللَّهُ طَهْرًا اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢١﴾ [التوبہ: ۲۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی مددگار ہیں جو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم فرمائیں گے۔ یہیک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿٤٣٠ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْرِبِ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْأَثْمِ وَالْعَذَابِ﴾

[المائدہ: ۴۳۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (ماکہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿٤٣١ وَمَنْ أَخْسَنَ فَوْلًا مَمْنَ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَأَوْفَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ إِذْفَعَ بِالْأَتْقَنِ هِيَ أَخْسَنُ فَإِذَا أَلَّذِنِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَذَاؤَهُ كَانَهُ وَلِيٌ حَمِيمٌ وَمَا يَلْقَهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يَلْقَهَا إِلَّا ذُو حَظٍ عَظِيمٌ﴾ [حمد السجدة: ۴۳۱-۴۳۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (فرمانبرداری کے اظہار کے لئے) کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نیکی اور برائی برا برائی ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) تو آپ (اور آپ کے ماننے والے) برائی کا جواب بھلانی سے دیں (مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، سختی کے جواب میں نزی) چنانچہ اس بہترین برتاب کا اثر یہ ہو گا کہ جس شخص کو آپ سے شمشی تھی وہ ایک دم ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی ہمدرد دوست ہوتا ہے، اور یہ بات برداشت کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے (اس آیت سے معلوم ہوا کہ ڈاعی الٰہ اللہ کو بہت زیادہ صبر و استقلال اور عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے)۔ (حمد جده)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوْا أَنفُسُكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَأُقْهُوْكُمْ نَارًا وَالْحَجَارَةُ عَلَيْهَا مَلِكَةٌ غَلَاظٌ شَدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللَّهَ مَا أَمْرَهُمْ وَيَقْعُلُوْنَ مَا يُؤْمِرُوْنَ ﴾ [التحريم: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے گھروں والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا بندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس آگ پر ایسے بخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں کہ ان کو جو حکم بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ (تحریر)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ الَّذِينَ إِنْ مَكِنْتُهُمْ فِي الْأَرْضِ أَفَأَمْوَالُ الْأَصْلُوْهَا وَأَتْرُ الزَّكُوْهَا وَأَمْرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَا عَنِ الْمُنْكَرِ طَوَّلَ اللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴾ [الحج: ٤١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ مسلمان لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو بھی یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ (ج)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَجَاهَدُوا فِي اللَّهِ حَقًّا جِهَادِهِ طَهْوَاجْتَبَيْكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي
الَّذِينَ مِنْ حَرْجٍ طَمْلَةٌ أَيَّكُمْ إِنْرَاهِيمُ طَهْوَسُكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لَا مِنْ قَبْلُ وَفِي
هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوْنَا شَهِيدًا عَلَى النَّاسِ ﴾ [الحج: ٧٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کیا گردی جیسا محنت کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے تمام دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو جن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (الہنادیں کا کام آسان ہے۔ اور جو اسلام کے احکام تم کو دیے گئے ہیں وہ دین ابراہیم کے مطابق ہیں اس لئے) تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا لقب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلمان رکھا ہے (یعنی فرمائیا ہے اور وفا شعار)۔ تم کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو۔ (ج)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب دوسری امتیں انکار کریں گی کہ انہیاء نے ہم کو تبلیغ نہیں کی تو وہ انہیا، امت محمدیہ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک یتیغبروں نے دھوت و تبلیغ کی، جب سوال ہو گا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیں گے کہ ہم کو ہمارے نبی نے بتایا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی گواہی کے معتبر ہونے کی تصدیق فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس لئے چن لیا ہے تاکہ رسول تم کو بتائیں اور سکھائیں تم دوسرے لوگوں کو بتاؤ اور سکھاؤ۔
(کشف الرحمن)

احادیث نبویہ

(1) عن معاویة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وصحبه: إنما أنا مُبِينٌ والله يهدى و إنما أنا قايسٌ والله يعطيه. رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ۳۹۵۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ (طبرانی، جامع الصغر)

(2) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وآله وصحبه: قل لا إله إلا الله، أشهد لك بها يوم القيمة، قال: لو لا أن تعمري قرنيش يقولون: إنما حملة على ذلك الجزء لا فرزت بها عينك، فأنزل الله: إنك لا تهدي من أخبت و لكن الله يهدي من يشاء " الآية.
رواہ مسلم، باب الدلیل علی صحة اسلام..... مرقم: ۱۳۵

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب سے ان کی وفات کے وقت) ارشاد فرمایا: لا إله إلا الله كہہ لجھے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابو طالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنے کا ذرہ نہ ہوتا کہ ابو طالب نے صرف

موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھہرایا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَخْبَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ترجمہ: آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیں۔ (مسلم)

﴿ ۳ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: حَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرِيئَةُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَاقِسِ، فَقِدْتُ مِنْ مَحَالِسِ قَوْمِكَ، وَأَتَهْمُوكَ بِالْعَيْبِ لَا بَيْهَا وَأَمْهَاتِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ أَدْعُوكَ إِلَى اللَّهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ كَلَامِهِ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَمَا بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ أَحَدٌ أَكْثَرَ سُرُورًا مِنْهُ بِإِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَضَى أَبُو بَكْرٍ فَرَاحًا لِعُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ الرَّزِّيْرِ بْنَ الْعَوَامِ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَأَسْلَمُوا، ثُمَّ جَاءَ الْعَدْبِعُشْمَانَ بْنَ مَظْعُونَ وَأَبِي غَبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَالْأَرْقَمَ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ، فَأَسْلَمُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

البداية والنهاية ۸۰/۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ آپ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا: ابوالقاسم (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نینت ہے) آپ اپنی قوم کی محلوں میں دکھانی نہیں دیتے اور لوگ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ان کے باپ دادا میں عیوب نکلتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تباہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات ختم ہوتے ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر جتنے خوش تھے مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کوئی شخص کی بات سے اتنا خوش نہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبد اللہ، حضرت زیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس (دعوت دینے کے لئے) تشریف لے گئے، یہ حضرات بھی مسلمان ہو گئے۔ دوسرے روز حضرت

ابو بکر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد اور حضرت اُرقم بن أبي ارقم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مسلمان ہو گئے (دوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دعوت سے نو حضرات نے اسلام قبول کیا)۔

﴿4﴾ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ (فِي قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي فَحَافَةَ): فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ (مَكَّةً يَوْمَ الْفَتحِ) وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ أَتَى أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِإِيمَانِهِ يَقُولُهُ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: كَلَّا تَرْكَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَكُونَ أَنَا أَتَيْهُ فِيهِ؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَارَسُولَ اللَّهِ هُوَ أَعْقَبُ أَنْ يَمْشِي إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تَمْشِي إِلَيْهِ، قَالَ: فَاجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِسْلَمٌ، فَأَسْلَمَ، وَدَخَلَ بِهِ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَأْسَهُ كَانَهَا تَعَامَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: عَبِرُوا هَذَا مِنْ شَعْرِهِ رواه احمد و الطبراني و رجالهما ثقات، مجمع الزوائد ٢٥٤/٦

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (فتح مکہ کے دن) جب رسول اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کمکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے والد ابو قافلہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لائے۔ جب آپ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ابو بکر! ان بزرگوار کو گھر میں کیوں نہیں رہنے دیا کہ میں خود ان کے پاس کھر آ جاتا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: آپ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت ابو قافلہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہو گئے۔ جب حضرت ابو بکر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس لائے تو ان کے سر کے بال شکامہ درخت کی طرح سفید تھے۔ آپ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ان بالوں کی سفیدی کو (مہندی) وغیرہ لگا کر بدلتے ہو۔

فَاثِدَّهُ: شکامہ ایک درخت ہے جو برف کے ماند سفید ہوتا ہے۔ (مجموع بخار الانوار)

﴿5﴾ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَإِنَّدِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" أَتَى النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّفَا فَصَبَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ نَادَى: يَا صَبَاحَاهُ، فَاجْتَمَعَ

النَّاسُ إِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيءُ إِلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ يَجِئُ رَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي فَهْرٍ، يَا بَنِي كَعْبٍ، أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بَسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ تُرْبَدُ أَنْ تُغْيِرَ عَلَيْكُمْ صَدْقَهُمُونِي؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ نَذِيرَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَعْنَةُ اللَّهِ، تَبَالَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ إِمَّا دَعَوْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: «بَيْتٌ يَدَا آئِيْ لَهَبٍ وَتَبٍ».

رواه احمد 175

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے وانسیز غثییرت کی الافرینس آیت نازل فرمائی (اور آپ اپنے قربی رشیداروں کوڈرایے) تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا: یا صبا خاہ ”لیعنی لوگو! صبح و شام حملہ کرنے والا ہے“ اس لئے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بِعِبْدِ الْمُطَّلِبِ، بِنَوْكَعْبٍ، بِنَوْفَهْرٍ، بِنَوْكَعْبٍ اذْرَاهِیْ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھر سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابو لهب بولا۔ اللہ کی لعنت ہو (نَعُوذُ بِاللَّهِ) ٹو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے، ہمیں محسن اس لئے بلا یا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے «بَيْتٌ يَدَا آئِيْ لَهَبٍ وَتَبٍ» سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابو لهب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔

(متداحمد، البدایہ والنہایہ)

﴿6﴾ عَنْ مُنْبِتِ الْأَرْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا" فِيمِنْهُمْ مَنْ تَكَلَّ فِي وَجْهِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَنَّا عَلَيْهِ التُّرَابُ، وَمِنْهُمْ مَنْ سَبَّهُ حَتَّى انْتَصَرَ الْهَمَارُ، فَاقْبَلَتْ جَارِيَةٌ بِعَسِّ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَنَدَيْهُ، وَقَالَ: يَا بُنْيَاءً! لَا تَحْشِنِي عَلَى أَبِيكَ عَيْلَةً وَلَا ذَلَّةً، قَلْتُ: مَنْ هُنْ؟ قَالُوا: رَبِّ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ جَارِيَةٌ وَضِيَّةٌ.

رواه الطبراني وفيه: منيب بن مدرك ولم اعرف، وبقيه رجاله ثقات مجمع الرواية

۶/۱۸ وفى الحاشية: منيب بن مدرك ترجمه البخارى فى تاريخه وابن ابي حاتم ولم يذكر فيه جرحًا

ولا تعدلاً.

حضرت زینب از دی خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے زمانہ جاہلیت میں دیکھا آپ فرمائے تھے: لوگوا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی تو آپ کے چہرے پر تھوک رہا تھا اور کوئی آپ پر مٹی ڈال رہا تھا اور کوئی آپ کو گالیاں دے رہا تھا (اور یونہی ہوتا رہا) یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا۔ پھر ایک لڑکی پانی کا پیالہ لے کر آئی جس سے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو ڈھوایا اور فرمایا: میری بیٹی اسے تو تم اپنے باپ کے اچانک قتل ہونے سے ڈروا اور نہ کسی قسم کی ذلت کا خوف رکھو۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ ایک خوبصورت بچی تھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿7﴾ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُوشَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْدَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا آتَنَا أَظْهَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَرْبَعِينَ فَارِسًا مَعَ عَبْدِ شَرٍّ فَقَدِمُوا عَلَيْهِ بِكِتَابِي فَقَالَ لَهُ: مَا أَسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ شَرٍّ قَالَ: بَلْ أَنْتَ عَبْدُ خَيْرٍ، فَبِأَيَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَكَتَبَ مَعَهُ الْجَوَابَ إِلَى حَوْشَبٍ ذِي طَلِيمٍ فَأَمَّنَ حَوْشَبَ.

الاصابة / ۱ ۳۸۲

حضرت محمد بن عثمان اپنے دادا حضرت حوشب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دے دیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ آپ کی خدمت میں چالیس سواروں کی ایک جماعت پہنچی۔ وہ میراخط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا (میرا نام) عبد شر" یعنی برائی والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں بلکہ تم عبد خیر (بھلائی والے) ہو (پھر آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام پر بیعت فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے خط کا جواب لکھا اور ان کے ہاتھ حوشب کو پھیجا (جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت تھی) حوشب (اس خط کو پڑھ کر) ایمان لے آئے۔ (اصابہ)

﴿8﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَعْرِرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلِسَانَهُ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَقَلْبَهُ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

رواه مسلم، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان..... رقم: ۱۷۷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدلتے ہوئے اگر (ہاتھ سے بدلتے کی) طاقت نہ ہوتی زبان سے اس کو بدلتے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہوتی دل سے اسے برداشت نہیں لیتی اس برائی کا دل میں غم ہوا اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔
(مسلم)

﴿٩﴾ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثُلُ الْفَقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثْلِ قَوْمٍ اسْتَهْمَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُوا عَلَى مَنْ قَوْفُهُمْ فَقَالُوا: لَوْاَنَا حَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا حَرَقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ قَوْفَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلْكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخْلُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوا وَنَجَوْا جَمِيعًا.

رواہ البخاری، باب هل يقرع فى القسمة والاستهام فيه؟ رقم: ۲۴۹۳

حضرت نعمن بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کافر ممبردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک پانی کے جہاز پر سوار ہوں)۔ قرآن سے جہاز کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصے میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصے میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گزرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کر لیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے ہی پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کو ان کے اس ارادے سے نہ روکیں (اور وہ سوراخ کر لیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرا تمام مسافر بھی نیچے جائیں گے۔
(بخاری)

فائده: اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک جہاز سے دی گئی ہے۔ جس میں سوار لوگ ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی طرح

ایک جہاز میں سوار ہیں۔ اس جہاز میں فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ اگر نافرمانی عام ہوئی تو اس سے صرف وہی طبقہ متاثر نہیں ہوگا جو اس نافرمانی میں بھلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی۔ اس لئے انسانی معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو روکا جائے اگر ایسا نہیں ہوگا تو سارے انسانی معاشرہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

﴿١٠﴾ عن العُروِسِ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى تَعْمَلَ الْخَاصَّةُ بِعَمَلِ تَقْدِيرِ الْعَامَّةِ أَنْ تَغِيرَ، وَلَا تُغَيِّرَ، فَذَاكِرْ حِسَنَ يَأْذِنُ اللَّهُ فِي هَلَالِكِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ. رواه الطبراني ورجاله ثقات، مجمع الروايات ٥٢٨/٧.

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی غلطیوں پر سب کو (جو اس غلطی میں بھٹکا نہیں ہیں) عذاب نہیں دیتے البتہ سب کو اس صورت میں عذاب دیتے ہیں جب کفر مانبردار باوجود قدرت کے نافرمانی کرنے والوں کو نہ روکیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿11﴾ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فِي حَدِيثِ طَوْبِيلٍ) عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَّ بَلْ يَلْغَى؟ قَلْنَا: نَعَمْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَمَّ أَشَهَدُ فَلَيَلْغَى الشَّاهِدُ الْغَايَةُ، فَإِنَّهُ رَبُّ مُلْكٍ يَلْغِي هُوَ أَوْ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ. رواه البخاري، باب قول النبي ﷺ لا ترجعوا بعدي كفاراً.....، رقم: ٧٠٧٨.

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جیہے الوداع کے موقع پر خطبہ کے اخیر میں) ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں پہنچا دیے (صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے پہنچا دیئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ ہو جائیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بسا اوقات دین کی باتیں جس کو پہنچائی جائیں وہ پہنچانے والے سے زیادہ پار کھنے والا ہوتا ہے۔ (بخاری)

فائده: اس حدیث شریف میں اس بات کی تائید فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی جو بات سنی جائے اسے سننے والا اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچا ممکن ہے وہ لوگ اسے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔ (فتح الباری)

﴿12﴾ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا تَهْوَنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَئِنْ شِكَنَ اللَّهُ أَنْ يَعْثَكَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ۔ رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فى الأمر

بالمعروف والنهى عن المنكر، رقم: ٢١٦۔

حضرت حذيفہ بن یمان صلی اللہ علیہ و سلّم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔ (ترمذی)

﴿13﴾ عَنْ زَيْنَبِ بْنِتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْهِلُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كُثُرَ الْجَحَّثُ۔ رواه البخاری، باب ياجوج وماجوچ، رقم: ٧١٣٥۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ (بخاری)

﴿14﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلَامَ يَهُودِيًّا يَعْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاتَّاهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوَذُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطْبِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

رواہ البخاری، باب اذا اسلم الصیفی فمات.....، رقم: ١٣٥٦۔

حضرت انس صلی اللہ علیہ و سلّم فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ یہاں ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی یہاں پر سی کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ فرمائے تھے کہ تماں تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچالیا۔ (بخاری)

﴿15﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْخَيْرُ خَزَائِنٌ، وَلِصْلَكُ الْخَزَائِنِ مَفَاتِحٌ فَطُوْلِي لِعَنِيدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرٍ مُغْلَقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَنِيدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مُغْلَقًا لِلْخَيْرِ۔ رواه ابن ماجه، باب من كان مفتاحاً للخير، رقم: ۲۳۸

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں۔ ان نعمتوں کے خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلاکی کی چاپی (اور) برائی کا تالا بنا دیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ اور بتائی ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چاپی (اور) بھلاکی کا تالا بنادیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے۔ (ابن ماجہ)

﴿16﴾ عَنْ حَمْرَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ قَالَ: الْغَنِيلُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِيِّ وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثِبِّنِي وَاجْعَلْنِي هَادِيًّا مَهْدِيًّا۔

رواہ البخاری، باب من لا يثبت على الخيل ۱۱۰۴/۳ دار ابن کثیر، دمشق

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی: اے اللہ! اے اچھا گھر سوار بنا دیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بنانے والا بنا دیجئے۔ (بخاری)

﴿17﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَعْجِزُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَمْرًا، اللَّهُ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ، فَقُوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَّا وَكَذَّا؟ فَيَقُولُ: خَشِيَّةُ النَّاسِ، فَيَقُولُ: فَإِيَّاهِي، كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشِيَ.

رواہ ابن ماجہ، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنكر، رقم: ۸۰۰

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹایا سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹایا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی اسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو

لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچا میں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھے ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

فائہ ۵: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائی کرو رکنے کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورانہ کرنا اپنے کو گھٹایا سمجھتا ہے۔

﴿۱۸﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّاسَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْنُى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا! أَتَقْ أَنْ أَتُقْ أَنْ يَكُونُ أَكْيَلَهُ وَشَرَيْتَهُ وَقَعِيدَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَحْلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدْرِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونُ أَكْيَلَهُ وَشَرَيْتَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا قَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِغَضَنِ، ثُمَّ قَالَ: «لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاؤَدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ»۔ إِلَيْهِ قَوْلُهُ: «فَسِقُونَ» [المائدۃ: ۷۸-۸۱] ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِي الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرَاءً، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

رواه ابو داؤد، باب الامر والنهي، رقم: ۴۳۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے چہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا یا فلاں! اللہ تعالیٰ سے ڈر، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لئے کہ وہ کام تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور آمر بالمعروف اور نہیں عَنِ الْمُنْكَرِ کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زاروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاؤَدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ سے فَسِقُونَ تک" پڑھا۔ (چہلی دو آیات کا ترجمہ یہ ہے) "بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی

لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے۔ جس برائی میں وہ بیٹلا تھے اس سے ایک دوسرا کو نفع نہیں کرتے تھے۔ واقعی ان کا یہ کام بلاشبہ را تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور سنکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو۔
(ابوداؤر)

﴿١٩﴾ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَفْرَءُونَ هَذِهِ الْأَيْمَةَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ» ﴾[السائد: ٥٠]، وَإِنَّنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدِيهِ أَوْ شَكَّ أَن يَعْمَلُهُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ. رواه الترمذی وقال: حديث صحيح، باب ماجاء في نزول العذاب إذا لم يغير المنكر، رقم: ۲۱۶۸.

حضرت ابو بکر صدیق رض نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پیش کرتے ہو: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ” اے ایمان والوائی فکر کرو، جب تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے وہ کہیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں، تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عموی عذاب میں مبتلا فرمادیں۔
(ترمذی)

فائدہ: حضرت ابو بکر صدیق رض کا مطلب یہ تھا کہ تم آیت کا مفہوم یہ سمجھتے ہو کہ جب انسان خود ہدایت پر ہو تو اس کے لئے امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کرنا ضروری نہیں کیونکہ دوسروں کے بارے میں اس سے پوچھ چکھ نہیں ہوگی۔ حضرت ابو بکر صدیق رض نے حدیث بیان فرمایا کہ آیت کے اس غلط مفہوم کی تردید فرمائی ہے جس سے یہ واضح ہوا کہ حتیٰ الامکان برائی سے روکنا امت کی ذمہ داری اور ہر ہر فرد کا کام ہے۔ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والوائی اصلاح کی فکر کرو۔ تمہارا دین کے راستے پر چنان اس طرح ہو کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہے ہو پھر اگر کوئی شخص تمہاری اصلاح کی کوشش کے باوجود بھی گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔
(بیان القرآن)

﴿20﴾ عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: تَعْرَضُ الْفَتَنَ
عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْذًا عَوْذًا، فَأَئِ قَلْبُ أَشْرَبَهَا نُكَّتَ فِيهِ نُكَّةً سُوْدَاءً، وَأَئِ
قَلْبُ أَنْكَرَهَا نُكَّتَ فِيهِ نُكَّةً بَيْضَاءً، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَبَّيْنِ، عَلَى أَيْضَ مُثْلَ الصَّفَا، فَلَا
يَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخِرُ أَسْوَدٌ مِنْ بَادًا كَالْكُوزِ مَجْخِيًا لَا يَعْرِفُ
مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكِرُ مُنْكِرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاءٍ.

^{٣٦٩} رواه مسلم، باب رفع الامانة والايمان من بعض القلوب.....، رقم:

حضرت حدیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح جنائی کے ملنے آگے پیچھے ایک دسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ لہذا جدول ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کر لے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور جدول اس کو قبول نہیں کرے گا تو اس دل میں ایک سفید نشان لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (یعنی جس طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہو گا)۔ دوسرا قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے اٹھ پیالہ کی طرح ہو گا (یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہو جائے گا اور جس طرح اٹھ پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اسی طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے یہ نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی۔ (مسلم)

﴿21﴾ عَنْ أَبِي أمِّيَةَ الشَّعْبَانِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَتْ أَبَا تَعْلَمَ الْخُشَنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَلَّتْ: يَا أَبَا تَعْلَمَةً! كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ (عَلَيْكُمْ أَنْفَسَكُمْ) قَالَ: أَمَا اللَّهُ لَقَدْ سَأَلَتْ عَنْهَا خَيْرِهَا، سَأَلَتْ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: بَلْ اتَّسِعُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ شَحَّا مُطَاعَةً، وَهُوَ مُتَبَعًا، وَذُنْبًا مُؤْتَرَّةً، وَأَعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ، وَذَعْ عَنْكَ الْعَوَامَ، فَإِنَّمَا مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامُ الصَّبْرِ، الصَّبِيرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضِ عَلَى الْجَمَرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَقَالَ

(ابو نعیم): يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ، قَالَ: أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ.

رواه ابو داؤد، باب الامر والنهي، رقم: ٤٣٤١

حضرت ابو امیہ شعبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو تعلیہ رض سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد علیئی گھم انقضائی ”تم اپنی فکر کرو“ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی ہی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھالائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کر لوگ عام طور سے بخل کر رہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جا رہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عموم کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہو گا جیسے انگارے کو پکڑنا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا۔ حضرت ابو تعلیہ رض فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس؟ کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا۔ (ابوداؤد)

فائده: اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ آخری زمانہ میں عمل کرنے والا شخص اپنی اس خاص فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام رض سے درجہ میں بڑھ جائے گا کیونکہ صحابہ کرام بہر حال باقی ساری امت سے افضل ہی ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نهى عن المنكر کرتے رہنا ضروری ہے البتہ اگر ایسا وقت آجائے جس میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد باکل ختم ہو جائے تو اس صورت میں یکسor بہنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کیونکہ اس وقت امت میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

﴿ 22 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّرُفَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا مِنْ مَحَاجِلِنَا بَدْتَ تَسْخَدُنَا فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمُ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَاغْطُوُا الظَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا: وَمَا حَقُّ الظَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: غَصْ البَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهُمَّ أَعْنِ الْمُنْكَرِ.

رواه البخاری، باب قول الله تعالى: يا ليها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا.....، رقم: ٦٢٢٩

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باقی کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کے حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، شیکی کی نسبیت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

فائده: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراد یہ تھی کہ راستوں میں بیٹھنے سے پچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں۔ اس لئے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستے میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی و دنیوی امور کے بارے میں آپس میں رائے مشورہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی یہاں رہتا ہے تو اس کے لئے علاج معاملہ تجویز کرتے ہیں، اگر آپس میں کوئی رنجش ہو تو صلح و صفائی کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 23 ﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ هَذَا مِنْ لَمْ يَرْحَمْ صَفِيرَنَا وَيُؤْفِرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في رحمة الصبيان، رقم: ۱۹۲۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے

بڑوں کا احترام نہ کرے، بلکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

﴿24﴾ عَنْ حَدِيفَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ .

(الحادیث) رواه البخاری، باب الفتنة التي تموح كموح البحر، رقم: ٧٠٩٦

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی سے بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کوتا ہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المُنْكَر بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿25﴾ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَفْلِبَ مَدِينَةً كَلَّا وَكَلَّا بِأَهْلِهَا قَالَ : يَارَبَّ إِنِّي فِيهِمْ عَبْدُكَ فَلَا تَأْمُرْنِي بِمَا لَمْ يَمْعَزْنِي فِي سَاعَةٍ قُطُّ . مشکاة المصایح، رقم: ٥١٥٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فالان بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلا۔ (مشکاة المصایح)

فائڈہ: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ بے شک میرے اس بندے نے بھی بھی میری نافرمانی نہیں کی، مگر اس کا یہ جرم ہی کیا کم ہے کہ لوگ اس کے سامنے گناہ کرتے رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا، برائی پھیلتی رہی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے مگر ان برائیوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی بھی ناگواری کے آثار محسوس نہیں ہوئے۔ (مرقاۃ)

﴿26﴾ عَنْ ذُرَّةَ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَتْ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ :

يَارَ سُولُ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ أَفْرُوْهُمْ وَأَنْقَاهُمْ وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَا هُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحْمَةِ۔ رواه احمد وهذا لفظه، والطبراني ورجلاهما ثقات وفي بعضهم كلام لا يضر، مجمع الروايد ۷/۵۲۰

حضرت درہ بنت ابی ابی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بہترین شخص کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن شریف کا پڑھنے والا، سب سے زیادہ تقوے والا، سب زیادہ نیکی کے کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صدر حجی کرنے والا ہو۔ (مسند احمد، طبرانی، صحیح البزار)

﴿ ۲۷ ﴾ عَنِ النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَإِلَى قِيَصَرَ، وَإِلَى الشَّجَاعِيِّ، وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَنَبِيَّسِ الْجَاهِشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ رواه مسلم، باب کتب النبي علیہ السلام الى ملوك الكفار..... رقم: ۴۶۰۹۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ السلام نے کسری، قیصر، شجاعی اور ہر بریڑے حاکم کو خط لکھا (ان خطوط میں) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا یا۔ یعنی شجاعی وہ نہیں ہیں (جو مسلمان ہو گئے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی (بلکہ یہ دوسرا شخص تھا۔ جب شے کے ہر بادشاہ کا لقب شجاعی ہوتا تھا)۔ (مسلم)

﴿ ۲۸ ﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةِ الْكَنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: إِذَا غَيَّلْتِ الْخَطْبَةَ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمْنَ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمْنَ شَهِدَهَا۔ رواه ابو داؤد باب الامر و النهي، رقم: ۴۳۴۵۔

حضرت عرس بن عميرہ کندی فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برائے سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برائے سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔ (ابوداؤد)

﴿ ۲۹ ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِي رَجَلٍ

أَوْ قَدْ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقْعُنُ فِيهَا، وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا، وَإِنَّا أَخْذٌ بِحَجَرٍ كُمْ
عَنِ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُفَلِّتُونَ مِنْ يَدِي. رواه مسلم، باب شفقته شفقة على امته.....، رقم: ٥٩٥٨.

حضرت جابر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثل اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتھرے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے چلے جا رہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔ (سلم)

فائدہ: حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے آپ ^{کے} دل میں تھی۔ (نووی)

(٣٠) ﴿عَنْ عَنْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَائِنَ اتَّظُرُ إِلَى الَّتِي عَلَيْهِ يَخْكُنِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمَهُ فَآذَمَهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. رواه البخاری، کتاب احادیث الانبياء، رقم: ٣٤٧٧.

حضرت عبد اللہ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرمائے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو اتنا مار کر ہولہاں کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پوچھر رہے تھے اور فرمائے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرمادیجھے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں (ای طرح کا واقعہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی غزوہ احمد کے بمقام طائف (یوم العقبہ) پر پیش آیا)۔ (بخاری)

(٣١) ﴿عَنْ هَنْدِ بْنِ أَبِي هَالَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَوَاضِيلُ الْأَخْزَانِ دَائِمَ الْعَكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكُنِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ. (وهو طرف من الرواية) الشماطی المحمدیہ والخصاٹی المصطفیۃ، رقم: ٢٦.

حضرت ہند بنت ابی ہالہ رضي الله عنه نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ^{کے} امت کے بارے میں (مسلسل غمگین اور ہمیشہ فکر مندر ہتے تھے کسی گھری آپ کو جین نہیں آتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے، بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ (شامل ترمذی)

﴿٣٢﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَقْتَنَا نَبَأُ ثَقِيفٍ فَادْعُ
اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا . رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب،
باب فی ثقیف و بنی حینف، رقم: ۳۹۴۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے
تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا آپ ان کے لئے بدُعًا فرمادیجھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے
اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرمادیجھے۔ (ترمذی)

﴿٣٣﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَصْلَلُنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ حَفَمَنْ تَبَعَنِي فَإِنَّهُ
مِنِّي﴾ [ابراهیم: ۳۶] وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿إِنْ تُعْلَمُهُمْ فَانْهُمْ عَبَادُكَ حَوَّلْتَ
فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [السائدة: ۱۱۸] فَرَفَعَ يَدِيهِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ أَمْتَنِي أُمْتَنِي ، وَبِكَ ،
فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا جِبْرِيلُ ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، وَرَبِّكَ أَعْلَمُ ، فَاسْأَلْهُ مَا يُبَيِّنُكَ ؟ فَأَتَاهُ
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَهُ : فَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِمَا قَالَ ، وَهُوَ أَعْلَمُ ، فَقَالَ اللَّهُ : يَا
جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ : إِنَّا سَنُرْضِيُكَ فِي أُمْتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ .

رواه مسلم، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامته..... رقم: ۴۹۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن
کریم کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ذکر فرمائی ہے
رَبِّ إِنَّهُنَّ أَصْلَلُنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ حَفَمَنْ تَبَعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
”اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گراہ کر دیا (اس لئے اپنے اور اپنی اولاد
کے لئے بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح قوم کو بھی ان کی عبادت سے روکتا
ہوں) پھر (میرے کہنے سننے کے بعد) جس نے میری بات مان لی وہ تو میرا ہے ہی (اور اس کے
لئے مغفرت کا وعدہ ہے) اور جس نے میری بات نہ مانی تو (اس کو آپ ہدایت عطا فرمائیے کیونکہ)
آپ بہت معاف کرنے والے اور بہت حرم کرنے والے ہیں۔ (حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس
دعائے مقصد مومنین کے حق میں شفاعت کرنا اور غیر مومنین کے لئے ہدایت مانگنا ہے)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ

اللّٰہ کی دعا کا ذکر فرمایا ہے: إِنْ تَعْذِبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ
الْحَكِيمُ ”اگر آپ ان کو سزادیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (اور آپ ان کے مالک ہیں اور
 مالک کو حق ہے کہ بندوں کو ان کے گناہوں پر سزادے) اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ
 زبردست (قدرت والے) ہیں (لہذا معاف کرنے پر بھی قادر ہیں اور) حکمت والے (بھی)
 ہیں (لہذا آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہو گی)۔ یہ دونوں آئینیں تلاوت فرماتے (رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت یاد آگئی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ
 اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ رونے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ
 کا ارشاد ہوا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ۔ اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی تم ان سے
 پوچھو کو ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ چنانچہ حضرت جبریل اللہ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آئے اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے جبریل اللہ علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس فکر
 نے رُلایا کہ ان کا آخرت میں کیا ہو گا؟ (جبریل اللہ علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کو عرض
 کیا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو کہ تمہاری امت کے
 بارے میں ہم تمہیں خوش کر دیں گے اور تمہیں عملکرنی نہیں کریں گے۔ (مسلم)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل اللہ علیہ السلام سے
 اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر فرمایا کہ میں تو تب مطمئن اور خوش ہوں گا جب میرا کوئی آئتی بھی دوزخ
 میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود رونے کا سبب پوچھنے کے لئے جبریل اللہ علیہ السلام
 کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنा صرف آپ کے اکرام اور اعزاز کے طور پر تھا۔
 (معارف الحدیث)

﴿34﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ طَيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ:
 يَارَسُولَ اللَّهِ! أَذْعُ اللَّهَ لِنِي، قَالَ: أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَا
 أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَصَحَّحْكُث عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ
 الضِّحْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْسَرُكِ دُعَائِي؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يُسْرِنِي دُعَاؤُكَ؟

فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَذُعْوَتِي لَمْ تَمِنْ فِي كُلِّ صَلَاةٍ . رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير احمد بن منصور الرمادي وهو ثقة، مجمع الزوائد / ٩٣٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خوش دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فارادیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأْخَرَ وَمَا أَسْرَثَ وَمَا أَخْلَثَ " اے اللہ! عائشہ کے لگلے بچھلے تمام گناہ معاف فرمادیجئے اور ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے جو اس نے چھپ کر کئے اور علانية کئے۔ اس دعا کوں کر میں خوشی میں اتنا بھی کہ میرا سر میری گودے جا لگ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوشی ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ کی دعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دعا تو میں اپنی امت کے لئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ ٣٥ ﴾ عَنْ عَمْرُو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الَّذِينَ يَدْأَغْرِيُونَ
وَيَرْجِعُونَ غَرِيَّاً فَطُوبُونَ لِلْفَرَّابِيِّ لِلْفَرَّابِيِّ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ نُسْتِيٍّ.
(وهو بعض الحديث). رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان الاسلام بذا غریبا..... رقم: ٢٦٣٠

حضرت عمرو بن عوف رضي الله عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اُنقل فرماتے ہیں کہ دین شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب پھر پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا لہذا ان مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو دین کی وجہ سے اجنبی سمجھا جائے گا۔ یہ لوگ ہوں گے جو میرے اس طریقے کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ ٣٦ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ،
قَالَ: إِنَّمَا لَمْ أُبَعِّثْ لَقَانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتَ رَحْمَةً.

رواہ مسلم، باب النہی عن لعن الدواب وغیرها، رقم: ٦٦١٣

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے لئے بد دعا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کرنیں بھیجا گیا

مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (سلم)

﴿37﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكُنُوا وَلَا تُنَقِّرُوا. رواه مسلم، باب فی الامر باليسير.....، رقم: ٤٥٢٨.

حضرت انس بن مالک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دو اور تفریت نہ دلاؤ۔ (سلم)

﴿38﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعُشُ لِسَانَهُ حَقًا يَعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا أَجْرَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَجْرَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه احمد ٣/٢٦٦.

حضرت انس بن مالک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے، جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرمادیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (منhadhr)

﴿39﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابو داؤد، باب فی الدال علی الخیر، رقم: ٥١٢٩.

حضرت ابو مسعود بدري صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ((ابوداؤد))

﴿40﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِهِ مَنْ تَبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْأُذُنِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رواہ مسلم، باب من سنّ ستة حسنة.....، رقم: ٤٦٨٠.

حضرت ابو هریرہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا رہے۔

گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی کی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

﴿41﴾ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَثْنَى عَلَى طَوَافِتِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالْ أَفْوَامُ لَا يَعْقِهُونَ جِيرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُونَهُمْ، وَلَا يَأْمُرُونَهُمْ، وَلَا يَنْهَاونَهُمْ، وَمَا بَالْ أَفْوَامُ لَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ جِيرَانَهُمْ، وَلَا يَتَفَهَّمُونَ، وَلَا يَعْظُمُونَ وَاللَّهُ لَيَعْلَمُنَ قَوْمًا مِنْ جِيرَانَهُمْ، وَيَتَفَهَّمُونَ، وَيَعْظُمُونَ أَوْ لَا يَأْجُلُنَهُمُ الْعَقُوبَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنِ بَهْوَلَاءَ؟ قَالُوا: الْأَشْعَرِيُّونَ، هُمْ قَوْمٌ فَقَهَاهُ، وَلَهُمْ جِيرَانٌ جُحَادَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَغْرَابِ فَلَعَنَ ذَلِكَ الْأَشْعَرِيَّينَ، فَاتَّوْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخِيرٍ، وَذَكَرْنَا بِشَرٍ، فَمَا بِالنَّا؟ فَقَالَ: لَيَعْلَمَنَ قَوْمٌ جِيرَانَهُمْ، وَلَيَعْظُمُنَ، وَلَيَأْمُرُنَهُمْ، وَلَيَنْهَاونَهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمُنَ قَوْمٌ مِنْ جِيرَانَهُمْ، وَلَيَعْظُمُونَ أَوْ لَا يَأْجُلُنَهُمُ الْعَقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْفَطْنَا غَيْرَنَا، فَأَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَادُوا قَوْلَهُمْ، أَنْفَطْنَا غَيْرَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ أَيْضًا، فَقَالُوا: أَنْهَلْنَا سَنَةً، فَأَمْهَلْهُمْ سَنَةً لِيَفْقَهُوْهُمْ، وَلَيَعْلَمُوْهُمْ، وَلَيَعْظُمُوْهُمْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ نَبِيٍّ إِنْ أَنْتَنِ ذَاوَدَ وَعِنْسَى بْنِ مَرِيزَمَ﴾ الْآيَةُ زواہ الطبرانی فی الکبیر عن بکرین معروف عن علقمة.

الترغیب ۱۲۲/۱. بکرین معروف صدوق فیہ لین، تقریب التهدیب

حضرت علقمة بن سعید رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں، نہ ان کو دین سکھاتی ہیں، نہ ان کو فتح کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں۔ اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں، نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ فتح قبول کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم ای لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو فتح

کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑو سیوں سے دین سکیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا ہے ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے یہجے تشریف لے آئے لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی قومیں مرادی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں۔ یہ خراً اشعری لوگوں کو کیجھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، ہمارا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: یا تو یہ لوگ اپنے پڑو سیوں کو علم سکھائیں، ان کو نصیحت کریں، ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑو سیوں سے سکھیں، ان سے نصیحت حاصل کریں، ذین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اشعری لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھ دار بنا سکیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تیری دفعہ پھر یہی عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے پڑو سیوں کی تعلیم کے لئے ایک سال کی مہلت دے دی۔ تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، انہیں سکھائیں اور انہیں نصیحت کریں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَنْبِيَاءِ رَسُولِنَا مُحَمَّدٌ عَلَى لِسَانِ ذَاوَدَ وَعِيسَى نَنْ مَرِيمَ تَرْجِمَه: نبی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی خلافت کی اور حد سے نکل گئے۔ جس برائی میں وہ بتلاتھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے، ان کا یہ کام واقعی براثا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿42﴾ عَنْ أَسَاطِةَ نَبِيِّنَ رَبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَلْقَى فِي النَّارِ فَتَدْلُقُ أَقْبَابَهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحَمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا فَلَانُ! مَا شَأْنُكَ، الَّذِيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ

وَتَنْهَا نَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمِرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتَيْتُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
رواه البخاری، باب صفة النار و انها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٧

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزیاں نکل پڑیں گی۔ وہ انتزیوں کے ارد گرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ پچی کا گدھا پچی کے گرد گھومتا ہے یعنی جیسے جانور کو آٹے کی پچی چلانے کے لئے پچی کے چاروں طرف گھما یا جاتا ہے اسی طرح یہ شخص اپنی انتزیوں کے چاروں طرف گھومے گا جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: یا فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتے تھے اور بری باتوں سے ہم کو نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا: میں تم کو اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا، اور تمہیں بری باتوں سے روکتا تھا لیکن خود انہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ ٤٣ ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَرَرْتُ لِيَلَةً أُسْرَىٰ بِنِي عَلَىٰ قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِبِهِمْ مِنْ نَارٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُوَ لَهُمْ؟ قَالُوا: خُطَّباءُ مِنْ أَهْلِ الدِّينِ أَكَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْمُرْبُوطِ وَيَنْهَا عَنِ الْفَسَادِ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب میراج میں میرا گذرائی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے گزتے جا رہے تھے۔ میں نے جریل (التعذیل) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھدار نہیں تھے۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ أَوْرَوا
وَنَصَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا طَلَبُهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ [الأنفال: ٢٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہا دکیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی، یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔
(اتفاق)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُوَالِهِمْ وَانْفَسِهِمْ لَا
أَعْظَمُ ذَرَجَةً إِنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ طَوِيلٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِرُونَ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ

وَجَنَّتِ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا طَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَخْرَ عَظِيمٌ ۝

[النور: ۲۰-۲۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے لیہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے، اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ انہیں ان کے رب خوشخبری دیتے ہیں اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنت کے ایسے باغوں کی جن میں انہیں ہمیشہ کی نعمتیں ملیں گی، ان جنتوں میں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَهَدُوا فِينَا لَنَهْدِي نَهْمُمْ سُبْلَنَاطٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُخْسِنِينَ﴾

[العنکبوت: ۶۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ہمارے (دین کے) لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے تک پہنچنے کی راہیں سمجھا دیں گے (کہ انہیں وہ باقی سمجھائیں گے کہ دوسروں کو ان باتوں کا احساس تک نہیں ہوگا) اور یہ شک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ جَهَدَ فَإِنَّمَا يَجَاهُ لِنَفْسِهِ طَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَلَمَيْنَ﴾

[العنکبوت: ۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے محنت کرتا ہے (ورنه) اللہ تعالیٰ کو تو تمام جہان والوں میں سے کسی کی حاجت نہیں (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَأُوا وَجَهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّابِرُونَ﴾ [الحجرات: ۱۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کی) شک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی ہربات کو نہ دل سے تسلیم کیا اور اس میں کبھی شک نہ کیا) اور اپنے والوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں۔ یہی لوگ ایمان میں پچ ہیں۔ (حرات)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَذْلَكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تَنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَيْمَمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُوكُمْ وَإِنْفِسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّتَ تَبَرُّى مِنْ تَحْيَهَا الْأَنْهَرُ وَمَسِكَنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ طَذِلَكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾

[الصف: ۱۰-۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں در دن اک عذاب سے بچائے (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول پر ایمان لا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہیں بہرہ ہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو داگی ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (صف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ قُلْ إِنَّ كَانَ أَيَّاُكُمْ وَأَبْنَاُكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَعَشِيرَتَكُمْ وَأَمْوَالَنَّافِرِ قُسْمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشُونَ كَسَادَهَا وَمَسِكَنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجَهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ يَأْمُرُهُ طَوْالَهُ لَا يَهِيدُ الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾

[التوبۃ: ۲۴]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سزا کا حکم صحیح دیں اور اللہ تعالیٰ حکم نہ مانے والوں کی رہبری نہیں فرماتے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَأَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى الْهَلْكَهِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴾

[آلہ بقرہ: ۱۹۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا

کرو (اور جہاد سے جی چر اکر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور جو کام بھی کرو اچھی طرح کیا کرو، پیشک اللہ تعالیٰ اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (بقرہ)

احادیث نبویہ

﴿ 44 ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسِيحَةُ: لَقَدْ أَخْفَثْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِنَتِ فِي اللَّهِ مَا لَمْ يُؤْذَ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتِ عَلَىٰ ثَلَاثَتَنِ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيٍّ وَلِيَلَالٍ طَعَامًا يُكْلُهُ دُونَ كِيدِ الْأَشَنِيَّةِ يُوَارِنِهِ إِبْطِ بَلَالٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب احادیث عائشة و انس..... رقم: ۲۴۷۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین (کی دعوت) کے سلسلہ میں مجھے اتنا ذرا یا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل اس حال میں گذری ہیں کہیرے اور بلاں رضی اللہ عنہ کے لئے کھانے کی کوئی اسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھاسکے۔ صرف اتنی چیز ہوتی جس کو بلاں رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لے یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسِيحَةُ يَبْيَثُ الْمَيَاتِ الْمُتَّابِعَةَ طَارِيًّا وَأَهْلَهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعْبَرِ. رواه الترمذی
وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في معيشة النبي رضی اللہ عنہ و اهله، رقم: ۲۳۶۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رواتت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے بہت سی راتیں مسلسل خالی پیٹ (فاقہ سے) گزارتے تھے، ان کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کا کھانا عام طور سے جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَيَعَ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الْمَسِيحَةُ مِنْ خُبْزِ شَعْبَرٍ، يَوْمَئِنَ مُتَّابِعِينَ حَتَّىٰ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسِيحَةُ. رواه مسلم، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنة للكافر، رقم: ۷۴۴۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات پا جانے تک آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی کبھی دودن مسلسل پیٹھ بھر کر نہیں کھائی۔ (سلم)

﴿ 47 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَارَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسْرَةً مِنْ خَبْرِ شَعْرِ فَقَالَ: هَذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ يَوْمٍ رَوَاهُ احْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَزَادَ فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ فَقَالَتْ: قُرْصٌ خَبْرَتُهُ، فَلَمْ تَطْبُ نَفْسِي حَتَّى آتَيْتُكَ بِهِذِهِ الْكِسْرَةِ.

وَرَجَالُهُمَا ثَقَاتٌ، مَجْمَعُ الزَّوَادِ ۖ ۱۰۰ رَوَادٌ

حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک لکڑا پیش کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تین دن میں یہ پہلا کھانا ہے جس کو تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (منhadh)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحبزادی سے پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک روٹی میں نے پکائی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے بغیر کھاؤں۔

(طباطبائی، مجمع الزوادی)

﴿ 48 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْسَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَتَقْلُ التُّرَابَ، وَبَصَرُنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا يَعِيشُ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَتْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ . رواه البخاری، باب الصحة والفراغ.....، رقم: ۶۴۱۴

حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم خندق سے مٹی نکال کر دوسرا جگہ ڈال رہے تھے۔ آپ نے ہمیں (اس حال میں) دیکھ کر فرمایا: اے اللہ از منگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے، آپ انصار اور مہاجرین کی معقرت فرمادیجھے۔ (بخاری)

﴿ 49 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَانَكَ غَرِيبٌ أَوْ غَلِيرٌ سَبِيلٌ .

رواہ البخاری، باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کانک غریب.....، رقم: ۶۴۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات کی اہمیت کی

وجہ سے متوجہ کرنے کے لئے) میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم دنیا میں مسافر کی طرح یا راستے چلنے والے کی طرح رہو۔ (بخاری)

﴿50﴾ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلِكُنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُسْتَطِعُ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا يُسْتَطِعُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوا هَا وَتَلَهِيْكُمْ كَمَا أَلْهَيْتُمْ. (وهو بعض الحديث) رواه البخاري،

باب ما يحذر من زهرة الدنيا..... رقم: ٦٤٢٥

حضرت عمرو بن عوف رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ذرہ نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کو تم پر پھیلا دیا جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کو پھیلا دیا گیا تھا، پھر تم بھی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کر دے جس طرح اُن کو غافل کر دیا۔ دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کر دے جس طرح اُن کو غافل کر دیا۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا ذرہ نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ تم پر فقر و فاقہ نہیں آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ اگر فقر و فاقہ کی نوبت آئی تو اس سے تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچ گا۔

﴿51﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعْوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرِبةً مَاءً. رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، رقم: ٢٣٢٠

حضرت سہل بن سعد رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک چھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے (کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی نہیں ہے اس لئے کافر فاجر کو بھی دنیا بے حساب دی ہوتی ہے)۔ (ترمذی)

﴿52﴾ عَنْ عَزْرَةَ رَحْمَةِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَاللَّهِ يَا ابْنَ

أَخْبَرَنَا إِنْ كَانَ لَنَسْطُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلَلَةٍ فِي شَهْرِيْنِ، وَمَا أُوْقَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: يَا حَالَةً! فَمَا كَانَ يَعْشِيْكُمْ؟ قَالَتِ الْآسْوَادُونِ: الصَّمْرُ وَالْمَاءُ. (وهو طرف من الرواية) رواه مسلم، باب الدنياسجن للمؤمن.....، رقم: ٧٤٥٢.

حضرت غزوہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے، یوں وہ میئے میں تین چاند دیکھتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا: خالہ جان! پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر۔ کھجور اور پانی۔ (مسلم)

﴿ ٥٣ ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا خَالَتْ قُلُوبُ امْرِيَّ مُسْلِمٍ رَهْقَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ،

رواه احمد و الطبرانی فی الاوسط و رجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥٠٢/٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ ٥٤ ﴾ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخْبَرَثَ قَدْمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَرَمَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ،

رواه احمد ٤٧٩/٣

حضرت ابو عبس رضی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آؤد ہو جائیں میں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ ٥٥ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبِيلُ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشَّيْءُ وَالْإِيمَانُ فِي قُلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا،

رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، رقم: ٣١١٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھوان کبھی کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور بجل اور

(کامل) ایمان کسی بندہ کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

﴿٥٦﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ عَبْرَافٌ سَيِّلٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَذَعَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْحَرَيِّ مُسْلِمٍ أَبَدًا.

رواہ النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، رقم: ٣١١٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھوواں کبھی کسی مسلمان کے ہختوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

الله إلا أمن الله قدّمه من النار يوم القيمة. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٤٣٤

حضرت ابوالامہ باہلیؑ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن ضرور (دوڑخ کی آگ سے) محفوظ فرمائیں گے اور جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوڑخ کی آگ سے ضرور محفوظ فرمائیں گے۔ (تینیق)

﴿٥٨﴾ عَنْ عُشَمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: يَوْمًا فِي سَيِّئَاتِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ الْفِيَوْمَ فِيمَا سَوَّاهُ... رواه النسائي، باب فضل الرباط، رقم: ٣١٧٢.

حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا ایک دن اس کے علاوہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (نسائی)

﴿59﴾ عَنْ أَبْسِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُؤْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(وهو بعض الحديث) رواه البخاري، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٦٨

حضرت افس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مفہما سے بہتر ہے۔ (بخاری)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام اس سے زیادہ اجر دلانے والی ہے۔

﴿ 60 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَاحَ رُوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ يِمْثُلُ مَا أَصَابَهُ مِنْ الْغَيْرِ مِنْكَأَيُّومَ الْقِيَامَةِ﴾

رواه ابن ماجہ، باب الخروج فی النیر، رقم: ۲۷۷۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک شام بھی نکلے تو بتنا گردو غبار سے لگے گا اس کے بقدر قیامت میں اسے مشک ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿ 61 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ حُجَّلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةً مِنْ مَاءِ عَذْبَةَ فَاغْجَبَهُ طَيْبَهَا، قَالَ: لَوْاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاقْفَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مَقَامَ أَخْدِحْكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاحِهِ فِي بَيْهِ سَبْعِينَ عَامًا، إِلَّا تُحْبِبُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَلَا تُخْلِكُمُ الْجَنَّةَ؟ اغْرُوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرَاقَ نَافِعَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی الغدو.....، رقم: ۱۶۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کسی پہاڑی راستے میں میٹھے پانی کے ایک چھوٹے سے چشمہ پر سے گزرے۔ وہ چشمہ عمدہ ہونے کی وجہ سے ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے (اپنے بھی میں) کہا کہ (کیا اچھا چشمہ ہے) کیا ہی اچھا ہو کر میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ہی ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستے میں (تحوڑی دری) کھڑے رہنا اس کے اپنے گھر میں رہ کر سراسل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور تسلیم جنت میں داخل فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاڑ کرو جو شخص اتنی دری بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑا جتنا

وقدہ ایک اونٹی کے دودھ دو ہنے میں دوبارہ تھن دبائے کے درمیان ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (ترمذی)

﴿ ٦٢ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاخْتَصَّتْ، غُفرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذَبْبٍ. ﴾

رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن، مجمع الروايد ۳۰/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جس شخص کے سر میں درد ہوا اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھتے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیتے جائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

﴿ ٦٣ ﴾ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: إِنَّمَا عَبْدِي مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِي أَيْقَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ، وَإِنْ قَبْضَتُهُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ، وَأَرْحَمَهُ، وَأَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

رواه احمد ۱۱۷/۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میرا جو بندہ صرف میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میرے راستے میں مجاہد بن کر نکلے تو میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا کوں گا اور اگر میں نے اس کو اپنے پاس بلایا تو اس کی مغفرت کروں گا، اس پر حرم کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (منhadم)

﴿ ٦٤ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جَهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي وَتَضْدِيقًا بِرُسْلِي، فَهُوَ عَلَىٰ صَاحِبِنَ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ، فَإِنَّمَا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةً، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدَهَا مَامِنْ كَلِمَ يُخْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهِيَّبٍ حِينَ كَلِمَ، لَوْنَهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِبْحَهُ مِشْكٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدَهَا لَوْلَا أَنْ يَشْقَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدَتْ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا، وَلَكِنْ لَا أَجِدْ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيُشْقَى عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْدَهَا

لَوْدَدْدُثُ الَّتِي أَغْرَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْتُلُ، ثُمَّ أَغْرَى فَاقْتُلُ، ثُمَّ أَغْرَى فَاقْتُلُ.

رواه مسلم، باب فضل الجهاد.....، رقم: ٤٨٥٩

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اس کو گھر سے نکلنے والی چیز پر بے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے، میرے رسولوں کی تقدیم کے علاوہ پچھا اور نہ ہوتا میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (کسی کو) جو بھی زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ گویا اسے آج ہی زخم لگا ہے اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہو گا اور اس کی مہک مشک کی مہک ہو گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر مشقت کا اندریشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کسی لشکر میں شریک ہونے سے پچھے نہ رہتا، لیکن میں اس بات کی سمجھائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لئے سواری کا انتظام کروں نہ وہ خود اس کی سمجھائش پاتے ہیں اور ان پر یہ بات بڑی گران گزرتی ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیں (کہ میں تو چلا جاؤں اور وہ گھروں میں رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ (مسلم)

﴿ ٦٥ ﴾ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِذَا بَأْتُمْ عَنْهُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخْذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيَتُمْ بِالرَّزْعِ وَتَرْكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلْلًا لَا يَنْرَعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَيْ دِينِكُمْ. رواه ابو داؤد، في النهي عن العينة، رقم: ٣٤٦٢.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگ خرید و فروخت اور کار و بار میں ہم تین مشغول ہو جاؤ گے اور کائے نیل کی دموں کو پکڑ کر ھتی باڑی میں لگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک دور نہیں ہو گی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

(جس میں اللہ تعالیٰ کے راستے کا جہاد بھی شامل ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿٦٦﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ إِيمَانٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلَمَةٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في فضل المرابط، رقم: ۱۶۶۶

حضرت ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں حاضر ہو کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس میں یعنی اس کے دین میں خلل ہو گا۔ (ترمذی)

فائده: جہاد کی نشانی یہ ہے کہ مثلاً اس کے جسم پر کوئی زخم ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار یا خدمت وغیرہ کرنے کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے نشانات ہوں۔ (شرح الطیب)

﴿٦٧﴾ عَنْ شَهِيلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَقَامُ أَحَدٍ كُمْ فِي سَيِّلِ اللَّهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عُمَرَةٌ فِي أَهْلِهِ.

حضرت سہیل رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے شا: تم میں سے کسی کا ایک گھری اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھڑا رہنا اس کے اپنے گھروں میں رہنے ہوئے ساری عمر کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔ (متدرک حاکم)

﴿٦٨﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاحَةً فِي سَرِيرَةٍ فَوَاقَ ذَلِكَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فَقَدَا أَصْحَابَهُ فَقَالَ: اتَّخَلَّفُ فَأَصْلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْحَقْهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَهُ رَأَهُ رَأَهُ فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقْدُمَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصْلِيَ مَعَكُمْ ثُمَّ الْحَقْهُمْ، فَقَالَ: لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَذْرَكْتَ فَصَلِّ عَذْرَفَتِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في السفر يوم الجمعة، رقم: ۵۲۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رض کو ایک فوجی ہم پر بھیجا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رض کے ساتھی صح روانہ ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رض نے فرمایا میں ٹھہر جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لوں پھر اپنے ساتھیوں سے جاملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحیح جانے سے کیوں بھر گئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر ان سے جاملوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب خرچ کرو تو بھی صحیح کے وقت جانے والے ساتھیوں کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکو گے۔ (ترمذی)

(۶۹) عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ إِنَّمَا تَخْرُجُ اللَّيْلَةَ أَمْ نَمْكُثُ حَتَّى نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: أَوْلَادُهُنَّ أَنْ تَبْيَثُوا فِي الْأَرْضِ حَتَّى يَرَوُنَ الْمَلَائِكَةَ وَالْجَنَّةَ وَالْحَرِيقَ الْحَدِيقَةَ.

السنن الکبریٰ ۱۵۸/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو فوجی مہم پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ابھی رات کو ہی نکل جائیں یا شہر کر صحیح چلے جائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں یہ رات گزارو یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں رات گزارنا جنت کے باغ میں رات گزارنا ہے۔ (من کبریٰ)

(۷۰) عنِ ابنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِرَفِيقِهَا، وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجَهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ البخاری، باب و سمی الشی عَلَيْهِ السَّلَامُ الصلاة عملا رقم: ۷۵۳۴

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سامن سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری)

(۷۱) عنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ كَلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، إِنَّ عَاشَ رُزْقَ وَكْفَيَ، وَإِنْ مَاتَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: الحديث صحيح ۲۵۲/۲

حضرت ابو امداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیں شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو انہیں روزی دی جائے گی اور ان کے کاموں میں مدد کی جائے گی اور اگر انہیں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک وہ جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے۔ دوسرے وہ جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جائے۔ تیسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ (ابن حبان)

﴿72﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الظَّافِرَةِ، طَرِيقُهُ عَلَيْنَا، يَأْتِي عَلَى الْحَيِّ، فَيَحْذِهِنَّمِ، قَالَ: أَيْتَ الْمَدِينَةَ فِي عِنْدِنَا، فَبِعْنَا بِصَاعِنَّا، ثُمَّ قُلْتُ: لَا تَطْلُقْنَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَلَا تَبِعْنَ مِنْ بَعْدِنِي بِعَجْرَهِ، قَالَ: فَأَنْتَهِنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ يَرِنِنِي بَيْنَ، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةَ كَانَتْ فِيهِ، فَخَرَجَتْ فِي سَرِيرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرَكَتْ بَيْنَ عَشْرَةَ عَنْزَةً وَصِصَّتَهَا الْأَنْتِي تُسْبِحُ بِهَا، فَفَقَدَتْ عَنْزَةً مِنْ عَنْهُمَا وَصِصَّتَهَا، قَالَتْ: يَا رَبَّ! (إِنَّكَ) قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِكَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَإِنَّكَ قَدْ فَقَدَتْ عَنْزَةً مِنْ عَنْهُمَا وَصِصَّتَهَا، وَإِنَّكَ أَنْشَدْتَكَ عَنْزَةً وَصِصَّتَهَا، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَذْكُرُ لَهُ شِدَّةَ مُنَادَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فَأَصْبَحَتْ عَنْزَهَا وَمِثْلَهَا، وَصِصَّتَهَا وَمِثْلَهَا، وَهَاهِيَنَّ، فَأَنْتَهَا، فَأَسْأَلُهَا إِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ أَصَدِّقُكَ.

رواه احمد، ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۵/ ۴۰

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ قبیلہ طفاوہ کے ایک شخص تھے۔ ان کے راستہ میں ہمارا قبیلہ پڑتا تھا (وہ آتے جاتے ہوئے) ہمارے قبیلہ سے ملتے اور ان کو حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ متورہ گیا۔ وہاں ہم اپنا سامان بیچا۔ پھر میں نے اپنے بیوی میں کہا کہ میں اس شخص یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور جاؤں گا اور ان کے حالات لے کر اپنے قبیلہ والوں کو جا کر بتاؤں گا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک گھر دکھا کر فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گئی، اور وہ گھر میں بارہ بکریاں اور اپنا ایک کپڑا بینے کا کٹا جس سے وہ کپڑا بینا کرنی تھی جھوٹ کر گئی۔ اس کی ایک بکری اور کٹا گم ہو گیا۔ وہ عورت کہنے لگی یا رب! جو آدمی آپ کے راستہ میں نکلا اس کی ہر طرح حفاظت

کا آپ نے ذمہ لیا ہوا ہے (اور میں آپ کے راستے میں گئی تھی اور میری غیر موجودگی میں) میری بکریوں میں سے ایک بکری اور کپڑا بننے والا کاشاگم ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنی بکری اور کاشاگم کے بارے میں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے اپس مل جائے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طفاؤی آدمی کو بتانے لگے کہ اس عورت نے کس طرح اپنے رب سے انتہائی عاجزی سے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بکری اور اس حصی ایک اور بکری اور اس کا کاشاگم اور اس جیسا ایک اور کاشا اس کو (اللہ تعالیٰ کے غبی خزانہ سے) مل گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے وہ عورت، اگر تم پاہو تو جا کر اس سے پوچھ لو۔ اس طفاؤی آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: نہیں (مجھے اس عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے) بلکہ میں آپ سے سن کر اس کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے)۔ (مسند احمد، صحیح البوداری)

﴿73﴾ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّابِيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يَابْ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُدْهِبُ اللَّهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ (وَرَأَدَ فِيهِ غَيْرُهُ): وَجَاهُهُوَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ، وَاقِمُوا حَذْوَدَ اللَّهِ فِي الْقُرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَلَا تَأْخُذُوكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَآتِيْمَ.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم يخرجا به ووافقه الذہبی ۲/۷۴

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ضرور کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے رنج و غم دور فرمادیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دور اور قریب جا کر جہاد کرو، اور قریب اور دور والوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا پکھنچی اثر نہ لو۔ (متدرک حاکم)

﴿74﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِي بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ سِيَاحَةَ أَمَمَتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رواه ابو داؤد، باب فی النَّهَیِ عَنِ السِّيَاحَةِ، رقم: ۲۴۸۶

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحت فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اہمست کی سیاحت تو

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿75﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْيَدِ رَحْمَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْرَبُ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ.

رواه البخاری في التاريخ وهو حديث حسن، الجامع الصغير: ٢٠١/١

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہونے میں جہاد کے عمل کے قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری في التاریخ، جامع صغیر)

﴿76﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَبِيلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَئِ النَّاسُ أَفْضَلُ؟ قَالَ: رَجُلٌ يَجْاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُواهُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَقْرَئِ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ای الناس افضل، رقم: ١٦٦٠

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہو۔ لوگوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص ہے جو کسی گھٹائی یعنی تہائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (ترمذی)

﴿77﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَبِيلَ أَكْمَلِ إِيمَانِنَا؟ قَالَ: رَجُلٌ يَجْاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ، قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ.

رواه ابو داؤد، باب قی ثواب الجهاد، رقم: ٢٤٨٥

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی گھٹائی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد)

﴿78﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ۴۶۲/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ کے راستے میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شپ قدر میں جگر اسود کے سامنے عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿79﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَبَّهُ أَنَّهُ هَذِهِ الْأَمَّةُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَ جَلَّ.

رواه احمد ۲۶۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جبی کے لئے کوئی رہبائیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبائیت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ (منhadhr)

فائڈہ: دنیا اور اس کی لذتوں سے لتعلق ہونے کو رہبائیت کہتے ہیں۔

﴿80﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يَجْاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ.

رواه النسائي، باب مثل المجاهد في سبيل الله عزوجل، رقم: ۳۱۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے مجاہد کی مثال، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ کون (آن کی رضا کے لئے) آن کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس شخص کی سی ہے جو روزہ رکھنے والا، رات کو عبادت کرنے والا، اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والا کو عبودہ کرنے والا ہو۔ (نسائی)

﴿81﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ : مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائمِ الْقَائِمِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ إِلَى أَهْلِهِ.

(وہ بعض الحدیث) روah ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ۴۸۶/۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوئے مجاہد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا، رات بھرنماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا ہوا رأس وقت تک روزہ و صدقہ میں مسلسل مشغول رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد و اپنی آئے یعنی اسکی عبادت کرنے والے شخص کے ثواب کے برابر مجاہد کو ثواب ملتا ہے۔
(ابن حبان)

﴿ ۸۲ ﴾ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَسْتَفِرْتُمْ فَانْفِرُوا .
رواه ابن ماجہ، باب الخروج فی النَّفِير، رقم: ۲۷۷۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کو کہا جائے تو تم نکل جایا کرو۔
(ابن ماجہ)

﴿ ۸۳ ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبِّيَّاً وَبِالْإِسْلَامِ دُنْيَاً وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ سَلَّمًا وَجَبَثَ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعْدَهَا عَلَيَّ، يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَآخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مَا تَهِيَّدَ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

رواه مسلم، باب بیان ما اعده اللہ تعالیٰ للممجاہد.....، رقم: ۴۸۷۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! جو اللہ تعالیٰ کو رب مانتے اور اسلام کو دین بنانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ادا و بارہ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے جس کی وجہ سے بندہ کو جنت میں سود رجھے بلند کر دیا جاتا ہے، اور دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسان وزمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ادا و بارہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد۔
(سلم)

﴿ ٨٤ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَجَّلَ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا لَيْتَهُ مَا تَرَجَّلَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوا: وَلَمْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ أَثْرِهِ فِي الْحَكَمةِ.

رواه النسائي، باب الموت بغیر مولده، رقم: ۱۸۳۳

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا جو میرہ منورہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ وفات پاتا۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کس بنا پر فرمائے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاضلہ کی جگہ کو ناپ کرائے جنت میں دی جاتی ہے۔ (نسائی)

﴿ ٨٥ ﴾ عَنْ أَبِي قُرَصَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوا وَتَمَسَّكُوا بِالْإِسْلَامِ، فَإِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقِطُ مَا دَامَ الْجِهَادُ.

رواه الطبرانی و رجاله ثقات، مجمع الروايد ۶۵۸/۹

حضرت ابو قرصفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! (الله تعالیٰ کے راستے میں) ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ جب تک جہادر ہے گا (اللہ تعالیٰ کے راستے کی) ہجرت بھی ختم نہیں ہوگی۔ (طبرانی، مجمع الروايد)

فائدة ۵: یعنی جیسے جہاد قیامت تک باقی رہے گا اسی طرح ہجرت بھی باقی رہے گی جس میں دین پھیلانے، دین سیکھنے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنے وطن وغیرہ کو چھوڑنا شامل ہے۔

﴿ ٨٦ ﴾ عَنْ مَعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُونَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهِجْرَةُ خَصْلَانَ، إِحْدَاهُمَا: هَجْرُ السَّيَّئَاتِ، وَالآخْرَى: يَهْاجِرُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَا تَنْقِطُ الْهِجْرَةُ مَا تَقْبَلَتِ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُولَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَإِذَا طَلَعَتْ طَلَعَتْ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيهِ، وَكُفِّيَ النَّاسُ الْعَمَلَ.

رواه احمد و الطبرانی فی الاوسط و الصغير و رجال احمد ثقات، مجمع الروايد ۴۵۶

حضرت معاویہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاصیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک ہجرت برا یوں کو چھوڑنا ہے۔ دوسری ہجرت اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ (یعنی اپنی چیزوں کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستے میں ہجرت کرنا ہے۔ ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ قبول ہوگی۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت ول جس حالت (ایمان یا کفر) پر ہوں گے اسی پر مہر لگادی جائے گی اور لوگوں کے (چھپے) عمل ہی (ہمیشہ کے لئے) کامیاب ہونے یا ناکام ہونے کے لئے کافی ہوں گے۔ (مسند احمد، مطرانی، مجمع الزوادری)

﴿87﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَحَّلَ رَبُّكَ عَزُّوْجَلَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيَ، فَإِمَّا الْبَادِيَ فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ، وَإِمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَغْنَمُهُمْ مَا بَلَى وَأَغْنَمُهُمْ مَا آتَى. رواه النسائي باب هجرة البادي، رقم: ۴۱۷۰.

حضرت عبد اللہ بن عمر درضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! سب سے افضل کوئی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہے۔ شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت۔ دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بیالیا جائے تو آجائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے۔ (نسائی)

فائده: کیونکہ شہر میں رہنے والے باوجود کثیر مشاغل اور کثرت سامان کے سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرتا ہے لہذا اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا بڑی آزمائش ہے اس لئے زیادہ اجر ملنے کا ذریعہ ہے۔

﴿88﴾ عَنْ وَاثِلَةِ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَتَهَاجِرُ؟ فَلَمَّا: نَعَمْ، قَالَ: هِجْرَةُ الْبَادِيَةِ أَوْ هِجْرَةُ الْبَاتِيَةِ؟ فَلَمَّا: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: هِجْرَةُ الْبَاتِيَةِ:

أَنْ تَبْتَأَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَهِجْرَةُ الْأَبَادِيَّةِ: أَنْ تَرْجِعَ إِلَى بَادِيَّكَ، وَعَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي غَسِيرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَكْرَهُكَ وَمَشْطِكَ، وَأَقْرَبَةُ عَلَيْكَ.

(وهو بعض الحديث) رواه الطبراني و رجاله ثقات، مجمع الزوائد/ ٤٥٨

حضرت داٹھلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم ہجرت کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ہجرت بادیہ یا ہجرت باشہ (کون سی ہجرت کرو گے؟) میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کون سی افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرت باشہ۔ اور ہجرت باشہ یہ ہے کہ تم (مستقل طور پر اپنے وطن کو چھوڑ کر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کرو (یہ ہجرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف تھی) اور ہجرت بادیہ یہ ہے کہ تم (وقتی طور پر دینی مقصد کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو اور پھر) واپس اپنے علاقے میں لوٹ جاؤ۔ تم پر (ہر حال میں) تنگی ہو یا آسانی، دل چاہے یا نہ چاہے اور دوسرے کو تم سے آگے کیا جائے امیر کی بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ ٨٩ ﴾ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا.

رواہ النسائی، باب الحث على الهجرة، رقم: ٤١٧٢
حضرت ابو قاتلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ضرور ہجرت کرتے رہو کیونکہ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں یعنی ہجرت سب سے افضل عمل ہے۔

﴿ ٩٠ ﴾ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَفْضَلُ الصَّدَقَاتُ طَلْ فَسْنَطَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنِيعَهُ خَادِمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوفَهُ فَخَلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء في فضل الخدمة في سبيل الله، رقم: ١٦٢٧

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقۃ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیر کے سایہ کا انتظام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں کام دینے والا خادم دینا ہے اور جوان اوثقی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے (تاکہ وہ سواری وغیرہ کے کام

آسکے)۔

(ترمذی)

﴿٩١﴾ عَنْ أَبِي أَمَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يَجْهَزْ غَازِيًّا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًّا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةً. قَالَ زَيْنُ الدِّينُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيثِهِ: قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رواه ابو داؤد، باب کراہیۃ ترك الغزو، رقم: ۲۵۰۳۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کا سامان تیار کیا اور نہ کسی مجاہد کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ حدیث کے راوی یزید بن عبد ربه کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے کی مصیبت ہے۔
(ابوداؤد)

﴿٩٢﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بَنِي لِخَيَّانَ فَقَالَ: لَا يُخْرُجُ مِنْ كُلِّ رَجُلٍ دِرْجَةً ثُمَّ قَالَ لِلنَّاقَادِ: أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَبْرِ الخَارِجِ.

رواه مسلم، باب فضل اعانت الغازی فی سبیل الله، رقم: ۴۹۰۷۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ بنو لخیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں (اس موقع پر) نہ جانے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوئے لوگوں کے اہل و عیال اور مال کی ان کی غیر موجودگی میں اچھی طرح دیکھ بھال رکھ کر تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کے اجر سے آدھا اجر ملتا ہے۔ (مسلم)

﴿٩٣﴾ عَنْ زَيْنِ الدِّينِ بْنِ خَالِدِ الْجُهْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَهَزَ حَاجًا، أَوْ جَهَزَ غَازِيًّا، أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، أَوْ فَطَرَ صَائِمًا، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْفَضِعَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا.

رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴۸۰/۲

حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پر جانے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے یا اس کے

پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے والے اور حج پر جانے والے اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (بیانی)

﴿ ۹۴ ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابَتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَهَرَ غَازِيًا فِي سَيِّلِ اللَّهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَمَنْ خَلَقَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، وَأَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

رواه الطبراني في الأوسط و رجاله رجال الصحيح، مجمع الروايات ۱۵/۵

حضرت زید بن ثابت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوئے لوگوں کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال رکھے اور ان پر خرچ کرے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوئے لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الروايات)

﴿ ۹۵ ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُزْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُزْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَإِذَا خَلَقَهُنَّ فَخَانَهُنَّ قِيلَ لَهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ: هَذَا خَانَكُمْ فِي أَهْلِكُمْ فَخُذُّ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتُ، فَمَا ظُنِّكُمْ؟

رواه النسائي، باب من خان غازيا في اهله، رقم: ۳۱۹۲

حضرت بریدہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوئے لوگوں کی عورتوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسی خود ان کی ماوں کی عزت ان کے لئے ہے (اہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والوں کی عورتوں کی عزت و آبرو کا خاص طور پر خیال رکھا جائے) اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے والے نے کسی شخص کو اپنے اہل و عیال کا گمراہ بنایا پھر اس نے اس کے اہل و عیال (کی عزت و آبرو) میں خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے (تمہارے پیچھے) تمہارے اہل و عیال کے ساتھ برا معاملہ کیا تھا لہذا اس کی نیکیوں میں سے جتنا چاہو لے لو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے

پچھنیکیاں چھوڑ دے گا کیونکہ اس وقت آدمی ایک ایک نیکی کو ترس رہا ہوگا)۔ (نسائی)

﴿٩٦﴾ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَنَاقِهِ مَخْطُومَةٌ فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ بِهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعُ مِائَةٍ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ. رواه مسلم، باب فضل الصدقۃ فی سبیل الله.....، رقم: ۴۸۹۷۔

حضرت ابو مسعود الانصاری رض فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نگلیل پڑی ہوئی اوثنی لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ اوثنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (دیتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدالے میں ایسی سات سو اوثنیاں ملیں گی کہ ان سب میں نگلیل پڑی ہوئی ہوگی۔ (مسلم)

فائہ ۵: نگلیل پڑے ہونے کی وجہ سے اوثنی قابو میں رہتی ہے اور اس پر سوری آسان ہوتی ہے۔

﴿٩٧﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَتَنَى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْعَزَوْ وَلَنِسَ مَعِي مَا تَجَهَّزُ، قَالَ: إِنْتَ فَلَا نَأْفَانَهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ، فَاتَّاهَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعْطِيَ الَّذِي تَجَهَّزَ بِهِ، قَالَ: يَا فَلَانَةَ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزَ بِهِ، وَلَا تَخْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تَخْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ لَكَ فِيهِ۔

رواہ مسلم، باب فضل اعانت الغازی.....، رقم: ۴۹۰۱۔

حضرت انس بن مالک رض فرماتے ہیں کہ قبلہ اسلام کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تیاری کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کی ہوئی تھی اب وہ بیمار ہو گئے ہیں (ان سے کہنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور ان سے یہ بھی کہنا کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو) چنانچہ وہ نوجوان ان انصاری کے پاس گئے اور کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھے وہ سامان دیدیں جو آپ نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) کہا: فلانی! میں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ ان کو دے دو اور اس سامان میں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اس

میں سے جو چیز بھی روک کر رکھو گی اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہو گی۔ (مسلم)

﴿٩٨﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْبَشَرَ يَقُولُ: مَنْ حَسِّنَ فَرَسَّاً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ سِترَةً مِنْ نَارٍ. رواه عبد بن حميد، المسند الجامع ٥٤٧/٥

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑا اوقف کیا تو اس کا یہ عمل جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا۔ (عبد بن حميد، مسند جامع)

کرنے لگے (کہ جس زیادتی اور سرکشی کی وجہ سے ہم تبلیغ نہ کر سکیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میں تم دنوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں یعنی تمہاری حفاظت کروں گا اور فرعون پر رعب ڈالوں گا تاکہ تم پوری تبلیغ کر سکو۔ (ط)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿فِيمَا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لَنَتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظَّا غَلِيلَ الْقَلْبِ لَا نُفْضُوا مِنْ حَوْلِكَ صَفَاعِفَ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَارِزُهُمْ فِي الْأَمْرِ حَفَادَ عَزَمَتْ فَتَرَكْلُ عَلَى اللَّهِ طَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ [آل عمران: ۱۵۹]

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان صحابہ کے حق میں نرم دل واقع ہوئے۔ اور اگر کہیں آپ شندھو اور دل کے خخت ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے آپ کے پاس سے منتشر ہو چکے ہوتے۔ سواب آپ ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُزْفِ وَأَغْرِضْ عَنِ الْجَهِيلِينَ وَإِمَّا يَنْزَعَكَ مِنَ الشَّيْطَنِ نَزْعٌ فَإِنْسَعِدْ بِاللَّهِ طَإِنَّهُ سَمِيعٌ عَلَيْهِمْ﴾ [الاعراف: ۱۹۹ - ۲۰۰]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: درگذر کرنے کو آپ اپنی عادت بنائیے اور نیکی کا حکم کرتے رہئے اور (جو اس نیکی کے حکم کے بعد بھی جہالت کی وجہ سے نہ مانے تو ایسے) جاہلوں سے اعراض کیجئے یعنی ان سے الجھٹے کی ضرورت نہیں اور اگر (ان کی جہالت پراتفاقاً) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کوئی وسوسہ آنے لگے تو اس حالت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والے، خوب جاننے والے ہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿وَاضْسِرِ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَبْجَراً جَهِيلِاً﴾ [العنaml: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور یہ لوگ جو تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں آپ ان بالتوں پر صبر کیجئے اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان سے علیحدہ ہو جائیے یعنی نہ تو شکایت

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے آداب اور اعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخْوُكَ بِاللَّهِ وَلَا تَبِعَا فِي ذُكْرِنِي ۝ اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّمَنَأَعْلَمَ بِهِ ۝ يَعْدَ كُرَّأَوْيَ بَخْشِي ۝ قَالَ رَبِّنَا إِنَّا نَحَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغِي ۝ قَالَ لَا تَحْفَاقَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرِي ۝﴾

[طہ: ۶۲-۶۳]

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس دعوت کے لئے بھیجا تو فرمایا: اب تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پھر وہاں جا کر اس سے نرم بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا عذاب سے ڈر جائے۔ دونوں بھائیوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! اہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں وہ ہم پر پڑیادتی نہ کر بیٹھے یا وہ اور زیادہ سرکشی نہ

پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کفار کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرقہ نے مجھے آواز دے کر سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی تھی، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں (ابوقبیس اور احرم) کو ملاوں (جس سے یہ سب درمیان میں پھل جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ (سلم)

﴿100﴾ عَنْ أَبْنَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَغْرَابِي فَلَمَّا دَنَأَنَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْنَى تُرِينَدْ؟ قَالَ: إِلَى أَهْلِنِي قَالَ: هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَا مَلُوْ؟ قَالَ: تَشَهَّدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: مَنْ شَاهَدَ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ: هَذِهِ السَّجَرَةُ قَدْعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَحْدُ الأَرْضَ حَدًّا حَتَّى جَاءَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا كَلَّاهَا فَشَهَدَتِ اللَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْتَهِهَا وَرَجَعَ الْأَغْرَابِيُّ إِلَى قَوْمِهِ وَقَالَ: إِنْ يَتَبَعُونِي آتِيَنِي بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ إِلَيْكُمْ فَكُنْتُ مَعَكُمْ

رواہ الطبرانی و رجاله رجال الصحيح، روأہ ابویعلی ایضا والبزار مجمع الروايد ۱۷/۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سامنے سے ایک دیہی شخص آتے ہوئے نظر آئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر جا رہا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کوئی بھلی بات چاہئے؟ انہوں نے کہا وہ بھلی بات کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کلمہ شہادت اشہدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھلو۔ انہوں نے کہا جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے کنارہ پر تھا وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے

سمجھے اور نہ ہی انقاوم کی فکر سمجھے۔

(مزمل)

احادیث نبویہ

۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ أَنِي عَلَيْكَ يَوْمًا كَانَ أَشَدُّ مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيتَ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتَ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعِقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتَ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ عَبْدِ الْكَلَالِ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِيِّ، فَلَمْ أَسْتِفِقْ إِلَّا يَقْرَنَ النَّعَالِ، فَرَفِعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةِ قَدْ أَطْلَسْتِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدًا! إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثْتُنِي رَبِّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ؟ (إِنْ شِئْتَ) أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔ روایہ مسلم، باب مالکی النبی ﷺ من اذی المشرکین والمنافقین، رقم: ۴۶۵۳۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پرأخذ کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزارا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ سب سے زیادہ تکلیف عقبۃ (طاائف) کے دن اٹھانی پڑی۔ میں نے (اہل طائف کے سردار) ابن عبد یاسیل بن عبد کلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا (کہ مجھ پر ایمان لا اور میری نصرت کرو اور مجھے اپنے ہاں ہبھرا کر دعوت کا کام آزادی سے کرنے دو) لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طاائف سے) بہت غمگین اور پریشان ہو کر اپنے راستے پر (والپس) چل پڑا، قرن شعالب، مقام پر پہنچ کر (میرے اس غم اور پریشانی میں) کچھ کی آئی تو میں نے اپنا سراخھا یا تودیکھا کر ایک بادل کا لکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبریل ﷺ تھے۔ انہوں نے مجھے پکارا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی اور ان کے جوابات سے اور پیاراؤں پر متعین فرشتے کو آپ کے

دوسرے کوہدایت مل جائے جس کا جر تمہیں بھی مل گا اور بے شمار نیکوں سے نوازے جاؤ گے۔
(مظاہر حزن)

﴿103﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ بَعْثَةً قَالَ: تَالَّفُوا النَّاسَ، وَتَأْتُوا بِهِمْ، وَلَا تُغْيِرُوا أَعْلَيَهُمْ حَتَّى تَدْعُوهُمْ فَمَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ مَدْرِوٌ لَا وَبِرٌّ أَوْ أَنْ تَأْتُونِي بِهِمْ مُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَقْتُلُوا رِجَالَهُمْ، وَتَأْتُونِي بِسَائِلِهِمْ. المطالب العالية / ۱۶۶، و ذکر صاحب الاصابة بتحویل ۱۵۲/۳

حضرت عبد الرحمن بن عائذ رضي الله عنه فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لشکر روانہ کرتے تو اس سے فرماتے کہ لوگوں سے الفت پیدا کرو یعنی ان کو اپنے سے مانوس کرو، ان کے ساتھ نرمی کا برداشت کرو اور جب تک ان کو دعوت نہ دے دو ان پر حملہ نہ کرو کیونکہ روئے زمین پر جتنے کچے اور پکے مکان ہیں یعنی جتنے شہر اور دیہات ہیں ان کے رہنے والوں کو اگر تم مسلمان بنا کر میرے پاس لے آؤ یہ بمحض اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو میرے پاس (باندیاں بنا کر) لے آو۔ (مطالب عالیہ، اصابة)

﴿104﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ. رواه ابو داؤد، باب فضل نشر العلم، رقم: ۳۶۰۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو، کل تم سے دین کی باتیں سنبھالیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنبھالیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنبھالیں گی (بہذا تم خوب وھیاں سے سنوارو اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں اور یہ سلسلہ چلتا ہے) (ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَبْنَا آنَا أَطْوَافَ بِالْبَيْتِ فِي زَمِنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنْيِ لَيْثٍ وَأَخْذَ يَدِي فَقَالَ: إِلَا أَبْشِرُكُمْ؟ قُلْتُ: بَلِي أَفَقَالَ: هَلْ تَذَكُّرُ أَذْبَحْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ فَجَعَلْتُ أَغْرِضَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ وَأَذْعُورُهُمْ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنَّكَ تَذَكَّرْتُ لِيَ الْخَيْرُ وَتَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَلَمَّا دُعْنَاهُ إِلَيَّ الْخَيْرِ وَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ فَلَلَّفَتْ ذِلْكَ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسِ،

تین مرتبہ گواہی طلب فرمائی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمادی ہے یہ ویسا ہی ہے پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا (یہ سب کچھ دیکھ کر دیہات کے رہنے والے وہ شخص بڑے متاثر ہوئے) اور اپنی قوم کے پاس واپس جاتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میری قوم والوں نے میری بات مان لی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لے آؤں گا اور نہ میں خود آپ کے پاس واپس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔
(طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿101﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ حَيْثِرَ: إِنَّكَ عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزَلَ بِسَاحِفَتِهِمْ، ثُمَّ اذْعُنْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَحْبُبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ! لَانْ يَهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا حَيْثُ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرَ النَّعْمَ. (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، بباب من فضائل على بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: ٦٢٢٣

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اطمینان سے چلتے رہو یہاں تک کہ خیبر والوں کے میدان میں پڑاؤ ڈالو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر ہیں ان کو بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو کبھی ہدایت دے دیں یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے کل جانے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْبَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَلَغُوا عَنِي وَلَوْ أَيْدَ. (الحديث) رواه البخاری، بباب ما ذكر عنبني اسرائيل، رقم: ٣٤٦١

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ جس بات کو دوسروں تک پہنچا رہے ہو گوہہ بہت مختصر ہو گر اس سے

رہے ہو وہ چاندی کا بنا ہوا ہے یا تابنے کا؟ اس مشرک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیج ہوئے تا صد کو بہت ناگوار گزرنی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مشرک کی یہ بات بتائی۔ آپ نے صحابی سے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ اس مشرک کو جا کر دعوت دو۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ جا کر دعوت دی۔ مشرک نے اپنی بیٹلی بات دھرائی۔ وہ صحابی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مشرک کی بات بتائی۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو دعوت دو (چنانچہ وہ صحابی تیری مرتبہ دعوت دینے کے لئے تشریف لے گے) پھر واپس آ کر رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس مشرک کو (بجلی کی کڑک بھیج کر) ہلاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم راستے میں تھے آپ کو اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس موقع پر رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا: وَيُرِسْلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُحَاجِلُونَ فِي اللَّهِ تَرْجِمَه: اور اللہ تعالیٰ زمین کی طرف بجلیاں بھیجتے ہیں بھر جس پر چاہے گرادیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ (مسند احمد، ابو یعلی)

(107) عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جَنَّتْهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ حَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ حَدَّةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاهُمْ فَرَدْ عَلَى فُقُرَاءِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَسَكَرَامَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بِبَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابَ.

رواہ البخاری، باب اخذ الصدقۃ من الاغنیاء.....، رقم: ۱۴۹۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ﷺ کو یمن بھیجا تو ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے۔ جب تم ان کے پاس پہنچ جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوہ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں

فَكَانَ الْأَخْنَفُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا مِنْ عَمَلٍ شَنِئَ أَرْجِلِي لَنِي مِنْهُ.

رواہ الحاکم فی المستدرک ۶۱۴/۳

حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں قبیلہ بنویٹ کے ایک آدمی آئے۔ انہوں نے میرا تھوڑا کہا کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سنا دوں؟ میں نے کہا ضرور سنا دیں۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری قوم بنی سعید کے پاس (اسلام کی دعوت دینے کے لئے) بھیجا تھا تو میں نے ان پر اسلام کو پیش کرنا شروع کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اس وقت تم نے کہا تھا کہ تم ہمیں بھلائی کی دعوت دے رہے ہو اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہو اور وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بھلائی کی دعوت دے رہے ہیں اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہیں یعنی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تصدیق کی تو میں نے تمہاری یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی تھی۔ آپ نے (تمہاری) اس (تصدیق) پر فرمایا تھا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ "یا اللہ! اخف بن قیس کی مغفرت فرمادیجھے"۔ حضرت اخف رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے زیادہ اپنے کسی عمل پر بخشش کی امید نہیں۔ (ستدرک حاکم)

(106) عن أنسٍ رضي الله عننه قال: أرسل رسول الله عليه عليه رجلاً من أصحابه إلى رأس من رؤوس المشركيين يذغونه إلى الله فقال: هذا أولاً الذي تذغون إليه أمن فضة هو؟ أم من نحاس هو؟ فتعاطم مقالته في صدر رسول رسول الله عليه فرجع إلى النبي عليه فأخبره فقال: ارجع إليه فاذعه إلى الله، فرجع ف قال له مثل مقالته فاتى رسول الله عليه فأخبره فقال: ارجع إليه فاذعه إلى الله، ورسول الله عليه في الطريق لا يعلم فاتى النبي عليه فأخبره أن الله قد أهلك صاحبة ونزلت على النبي عليه "ويُرِسلُ الصَّواعقُ فِي صَبَبٍ بِهَا مَنْ يَسْأَءُ وَهُمْ يَجَادُونَ فِي اللهِ". رواه أبو يعلى، قال المحقق: استناده حسن ۲۵۱/۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا (چانچپ) انہوں نے جا کر اس کو دعوت دی) اس مشرک نے کہا کہ جس معبد کی طرف تم مجھے دعوت دے

سے لے کر ان کے غربیوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مالیوں کے لینے سے بچنا یعنی زکوٰۃ میں درمیانہ درجہ کا مال لینا محظہ مال نہ لینا اور مظلوم کی بدعasے بچتا کیونکہ اس کی بدعas اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آرٹیفیس ہے۔ (بخاری)

﴿108﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَ خَالِدٍ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَقْمَنَنَا سَيْسَةً أَشْهَرَ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُجِيَّزْهُ، ثُمَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمْرَهُ أَنْ يَقْفِلَ خَالِدًا إِلَّا رَجَلًا كَانَ مَمْنَنَ مَعَ خَالِدٍ فَأَحْبَبَ أَنْ يَعْقِبَ أَسْعَ عَلَيَّ فَلَيُعْقِبَ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَبَ مَعَ عَلَيَّ فَلَمَّا ذَرْنَا مِنَ الْقَوْمِ خَرَجُوا إِلَيْنَا ثُمَّ تَقْلَمَ فَصَلَّى بِنًا عَلَيْهِ ثُمَّ صَفَّا صَفَا وَاجِدًا ثُمَّ تَقْلَمَ بَيْنَ أَيْدِيهِنَا وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ هَمْدَانَ جَمِيعًا، فَكَتَبَ عَلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ خَرَجَ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَى هَمْدَانَ، السَّلَامُ عَلَى هَمْدَانَ" قَالَ الْبَهِيقِي: رواه البخاري مختصرًا من وجه آخر عن

ابراهیم بن یوسف، البداية والنهاية ۱۰۱/۵

حضرت براء بن عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید ﷺ کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یمن بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ جانے والی جماعت میں، میں بھی تھا۔ ہم چھ میٹنے والی تھیڑے۔ حضرت خالد ﷺ ان کو دعوت دیتے رہے تھے لیکن انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو وہاں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ حضرت خالد کو تو واپس بھیج دیں اور ان کے ساتھیوں میں سے جو تمہارے ساتھ وہاں رہنا چاہیں وہ رہ جائیں۔ چنانچہ حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی ﷺ کے ساتھ تھیڑے کے۔ جب ہم یمن والوں کے بالکل قریب پہنچ تو وہ بھی نکل کر ہمارے سامنے آگئے۔ حضرت علی ﷺ نے آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صفائی اور ہم سے آگے بڑھ کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا۔ خط ان کر قبیلہ ہم ان سارا ہی مسلمان ہو گیا۔ حضرت علی ﷺ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ ہم ان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری کا خط بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو (خوشی

کی وجہ سے) مسجد میں گر گئے، پھر آپ نے مسجد سے سراٹا کر قیلہ ہند ان کو عادی کہ ہمان پر سلامتی ہو، ہمان پر سلامتی ہو۔ (بخاری، بیہقی، البداۃ و الشہابۃ)

(109) عن خَرْبِعَمَ بْنِ فَاتِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْفَقَ نَفْقَةً فِي مَسِيلِ اللَّهِ كُبِّيَّتْ لَهُ سَبْعُمَائَةٍ ضَعْفٌ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاه، في فضل النفقۃ فی سیل اللہ، رقم: ۱۶۲۵

حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں سات سو گناہ کھا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(110) عن مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصَّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعِفُ عَلَى النَّفْقَةِ فِي مَسِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعِ مائَةٍ ضَعْفٍ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی تضعیف الذکر فی سیل اللہ عزَّ وَجَلَّ رقم: ۲۴۹۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گناہ کھا دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

(111) عن مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الذِّكْرَ فِي سَبْطِ اللَّهِ يُضَعِّفُ فَوْقَ النَّفْقَةِ بِسَبْعِ مائَةٍ ضَعْفٍ۔ قال بحیی فی حدیث: بِسَبْعِمَائَةِ الْفِ ضَعْفٍ۔

رواہ احمد ۴۳۸/۳

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ذکر کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گناہ کھا دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات لاکھ گناہ کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

(112) عن مَعَاذِ الْجَهْنَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْفَ آيَةَ فِي مَسِيلِ اللَّهِ كَبَّيَّهُ اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصَّدِيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِينَ۔

رواہ الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجاه ووافقه الذهنی ۸۷/۲

حضرت معاذ بن جہنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہزار آیتیں تلاوت کیں اللہ تعالیٰ اسے انبیاء علیہم السلام، صد یقین، شہداء اور نیک لوگوں کی جماعت میں لکھ دیں گے۔ (متدرک حاکم)

﴿113﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرُ الْمُقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ عَلِيِّنَا تَحْتَ شَجَرَةِ يُصَلِّي وَيَنْكِنُ حَتَّىٰ أَضْبَحَ

رواه احمد / ۱۲۵

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ بدرا کے دن حضرت مقدادؓ کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھوڑے پر سوار نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہم سب سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے بیہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (منhadim)

﴿114﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكِ الْيَوْمِ سَيِعْنَ خَرِيفًا۔

رواه النسائي، باب ثواب من صائم.....، رقم: ۲۲۴۷

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھے اس ایک دن کے بعد دو روز خود اس شخص کے درمیان مترسال کافا صد کر دیں گے۔ (نایی)

﴿115﴾ عَنْ عَمْرُوبْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيرًا مَائِهًةً عَامً۔

رواه الطبراني في الكبير وال الأوسط و الرجال، موثقون، مجمع الزوائد ۴/۴/۳

حضرت عمر و بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اس سے جہنم کی آگ سو سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جائے گی۔ (طبراني، مجمع الزوائد)

﴿116﴾ عَنْ أَبِي أَنَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ التَّبَّيِ عَلَيْهِ الْبَرَكَاتُ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي

سَيِّلُ اللَّهِ جَعْلَ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ حَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ روایہ الترمذی، وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی فضل الصوم فی سیبل اللہ رقم: ۱۶۲۴

حضرت ابو امامہ بالی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوسرے کے درمیان اتنی بڑی خندق کو آڑ بنا دیتے ہیں جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

(117) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَنَا ظَلَّا مِنْ يَسْطِيلُ بِكَسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئاً، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَعَبَّغُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَغَالَجُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

روایہ البخاری، باب فضل الخدمة فی الغزو، رقم: ۲۸۹۰

حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا شخص وہ تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو کچھ نہ کر سکے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سوار یوں کو (پانی پینے اور چرنے کے لئے) بھیجا اور خدمت کے کام مختت اور مشقت سے کیے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔ (بخاری)

(118) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَ الصَّائِمِ وَمِنَ الْمُفْطَرِ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطَرِ، وَلَا الْمُفْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ، فَإِنْ ذَلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ، فَإِنْ ذَلِكَ حَسَنٌ۔ روایہ مسلم، باب جواز الصوم والfasting فی شهر رمضان.....، رقم: ۲۶۱۸

حضرت ابوسعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ (جنگ) میں جایا کرتے تھے تو ہمارے کچھ ساتھی روزہ رکھ لیتے اور کچھ ساتھی روزہ نہ رکھتے۔ روزہ دار روزہ نہ رکھنے والوں پر ناراضی نہ ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں پر ناراضی نہ ہوتے۔ سب یہ صحیت تھے کہ جو اپنے میں ہمت محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ رکھ لیا اس کے لئے ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے اور جو اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور اس نے

روزہ نہیں رکھا اس نے بھی تھیک کیا۔ (مسلم)

﴿١١٩﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخُطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ.

رواہ ابو داؤد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ۲۶۰۱

حضرت عبد اللہ الختمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرمائے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ ترجمہ: میں تمہارے دین کو، تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے خاتموں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں (جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں صاف نہیں ہوتیں)۔ (ابوداؤد)

فائدہ: امانتوں سے مراد اہل و عیال، مال و دولت اور ساز و سامان ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہیں، اسی طرح وہ امانتیں بھی مراد ہیں جو جانے والے مسافر کے پاس لوگوں کی رکھی ہوئی ہوں یا لوگوں کے پاس اس مسافر نے رکھوائی ہوں۔ اس محضر جملہ میں کسی جامع دعا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی اہل و عیال کی مال و دولت کی حفاظت فرمائے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ بخیر فرمائے۔ (بذریعہ)

﴿١٢٠﴾ عَنْ عَلِيٍّ نَبِيِّنَ رَبِيعَةَ رَحْمَةَ اللَّهِ قَالَ: شَهَدْتُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَتَيْتُ بِدَائِيَةَ لِيْزَكَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا أَسْتَوْدِعَ عَلَى ظَهِيرَهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمْنَقِلِّبُونَ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَنَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْنِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْنَ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْنَ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: إِنَّ رَبِّكَ تَعَالَى يَعْجِبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: إِغْفِرْنِي ذُنُوبِي، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ عَيْرِي.

رواہ ابو داؤد، باب ما يقول الرجل اذا ركب، رقم: ۲۹۶۲

حضرت علی بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے سواری کے لئے ایک جانور لا یا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ، بِهِرِ جَب سواریٰ کی پشت پر بیٹھے گے تو فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ بِهِرِ فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِيْ سَخَرَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْتَقِلُّونَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات: جس نے اس سواری کو ہمارے قابوں کر دیا جب کہ ہم تو اس کو قابوں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ بھرتین مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور تین مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد فرمایا: سُبْحَانَكَ إِنِّي ظلمَتْ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ تَرْجِمَه: آپ پاک ہیں بیشک میں نے (نافرمانی کر کے) اپنے اوپر بہت ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرمادیجئے آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت علیؓ فرمید: آپ سے پوچھا گیا: آپ کس وجہ سے ہنے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے کیا (کہ آپ نے دعا پڑھی) پھر فرمی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب اپنے بندے سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے میرے گناہوں کو معاف فرمادیجئے اس لئے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشش والا کوئی نہیں۔ (ایودا کو)

فائدہ: رکاب لو ہے سے بنے ہوئے اس حلقة کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لکھتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

﴿121﴾ عَنْ أَبْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَسْتَوَى عَلَى بَعْثِرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، أَكْبَرَ ثَلَاثَةً، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِيْ سَخَرَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمْنَقِلُّوْنَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرَنَا هَذَا الْبَرَّ وَالْتَّقَوْيَ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضِيَ، اللَّهُمَّ اهْوَنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَأَطْوُ عَنَّا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ ائْ الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيلَ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ ائْنِي أَغُوذُ بِكَ مِنْ وَغْنَاءِ السَّفَرِ، وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلِبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَرَأَذْ فِيهِنَّ: أَئْبُونَ، تَائِبُونَ، غَابِلُونَ، لَرِبِّنَا حَامِدُونَ۔

رواه مسلم، باب استحباب الذكر اذا ركب دابته..... رقم: ۳۲۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سفر میں جانے کے لئے سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ اللَّهِيْ

سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لِمُنْتَقِلُونَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا
الْبَرُّ وَالنَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضِى، اللَّهُمَّ هَوَنْ عَلَيْنَا سَفَرُنَا هَذَا، وَاطْبُ عَنَّا بَعْدَهُ،
اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنْ وَعْنَاءِ
السَّفَرِ، وَكَابَةِ الْمُنْتَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلِبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کروایا جبکہ ہم تو اس کو
قابل میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے
اللہ! ہم اپنے اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ
راضی ہوں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرمادیں اور اس کی دوری کو ہمارے
لئے محقر فرمادیں۔ اے اللہ! آپ ہی ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے پیچھے
آپ ہی ہمارے گھروالوں کے تکہیاں ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت سے سفر میں
کسی تکلیف دہ منظر کو دیکھنے سے اور واپسی پر مال اور اہل و عیال میں کسی تکلیف دہ چیز کے پانے
سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:
آئِيُونَ، تَائِيُونَ، عَابِدُونَ، لَوَّاَنَا حَامِدُونَ۔ ”ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے
والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ صَهِيبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْبَيْ عَلَيْهِ لَمْ يَرَ قَرِيَّةً يُرِيدُ دُخُولَهَا إِلَّا قَالَ
حُسْنَ يَرَاها: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبِيعَ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبِيعَ وَمَا أَفْلَلْنَ،
وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّياحِ وَمَا ذَرَنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرِيَّةِ وَخَيْرَ
أَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا۔

رواہ الحاکم وقال هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي ۱۰۰۱۲

حضرت صحیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بستی میں داخل
ہونے کا رادہ فرماتے تو اسے دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبِيعَ وَمَا أَظْلَلْنَ،
وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبِيعَ وَمَا أَفْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّياحِ وَمَا ذَرَنَ

فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقُرْبَىٰ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا۔ ترجمہ: اے اللہ! جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں، اور جو رب ہیں ساتوں زمینوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن کو ساتوں زمینوں نے اٹھایا ہوا ہے، اور جو رب ہیں تمام شیاطین کے اور ان سب کے جن کو شیاطین نے گراہ کیا ہے، اور جو رب ہیں ہواں کے اور ان چیزوں کے جنہیں ہواں نے اڑایا ہے، ہم آپ سے اس بستی کی خیر اور اس بستی والوں کی خیر مانگتے ہیں، اور آپ سے اس بستی کے شر اور اس بستی والوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مسنون حاکم)

(123) عن حَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: مَنْ نَزَّلَ مِنْ لَأْنَمْ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَصُرْهُ شَنِيًّا، حَتَّىٰ يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ۔ رواه مسلم، باب في التعود من سوء القضاء.....، رقم: ٦٨٧٨

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: جو شخص کسی جگہ پر اتر کر اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے "میں اللہ تعالیٰ کے سارے (فعی وینے والے، شفاذینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، تو اسے کوئی چیز اس جگہ سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (سلم)

(124) عن أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَلَّتِنَا يَوْمَ الْخَتْنَاقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: نَعَمْ! اللَّهُمَّ اسْتَرْعَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ: فَضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهُهُ أَعْدَاهُ بِالرِّيحِ فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالرِّينَاحِ۔ رواه احمد ۳/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس موقع پر پڑھنے کے لئے کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ کل جیمنہ کو آپ کے ہیں یعنی سخت گھبراہٹ کا حال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو: اللَّهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا ترجمہ: یا اللہ! (ذین کے مقابلہ میں) جو ہماری کمزوریاں ہیں

ان پر پردہ ڈال دیں اور ہمیں خوف کی چیزوں سے امن عطا فرمائیں۔

حضرت ابوسعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (کہ ہم نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی جس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیج کر دشمنوں کے چہروں کو پھیر دیا (اور یوں) اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ذریعہ نکالت دیدی۔ (مندرجہ)

﴿125﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زُوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعَاهُ خَرَنَةً الْجَنَّةَ، كُلُّ حَزَنَةٍ بَابٌ: أَئِ فُلْ هَلْمُ، قَالَ أَبُونَكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُلَّ الْذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا زُجُونَ أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ.

رواہ البخاری، باب فضل النفقة فی سبیل الله، رقم: ۲۸۴۱

حضرت ابوہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کا جوڑا (مثلاً دو گھوڑے، دو کپڑے، دو درہم، دونگام وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے (تمام) داروغہ بلا کیں گے (جنت کے) ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کاے فلاں! اس دروازے سے (اس پر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بناً رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے (جنہیں ہر دروازے سے بلا یا جائے گا)۔ (بخاری)

﴿126﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ دِينَارٍ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٍ يُنْفِقُهُ عَلَى فَرَسِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رواہ ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح ۵۰۳/۱۰

حضرت ثوبان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل دیناروں ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے (دیوار سونے کے سکے کا نام ہے)۔ (ابن حبان)

﴿127﴾ وَيُرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْفَرَ مَشْرَرَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رواہ الترمذی، باب ماجاء فی المشورة، رقم: ۱۷۶۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ بہت زیادہ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

﴿128﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّنِي نَزَّلْتَ بِنَا أَمْرًا لَيْسَ فِيهِ بَيَانٌ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاءُرُزُوا فِيهِ الْفَقْهَاءُ وَالْعَابِدِينَ وَلَا تُمْضِنَا فِيهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ.

رواه الطبراني في الاوسط و الرجاله موافقون من اهل الصحيح، مجمع الزوائد، ٤٢٨١

حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے ساتھ کوئی ایسا معمالہ پیش آجائے جس میں ہمارے لئے آپ کی طرف سے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا نہ ہو تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گزاروں سے مشورہ کر لیا کرو اور کسی کی انفرادی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (طبرانی، صحیح البخاری)

﴿129﴾ عَنْ أَبْنَى عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَّلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَشَاؤِرُهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ الْآيَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَيْرَيْانٍ عَنْهَا وَلَكِنْ جَعَلَهَا اللَّهُ رَحْمَةً لِأَمْمَتِي، فَمَنْ شَاؤَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَ الْمُشْوَرَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ عَنَاءً.

رواه البیهقی ٧٦٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَشَاؤِرُهُمْ فِي الْأَمْرِ ”اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجیے“، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت کی چیز بنا دیا۔ چنانچہ میری امت میں سے جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور میری امت میں سے جو مشورہ نہیں کرتا وہ پریشان ہی رہتا ہے۔ (تہیق)

﴿130﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَرْسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ مِنْ الْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلَهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا۔ روہ احمد ٦١١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پھرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں

رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔ (منhadim)

(131) عن سَهْلِ بْنِ الْخَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ حُنَيْنَ): مَنْ يَخْرُسْنَا الْلَّيْلَةَ؟ قَالَ أَنَّسُ بْنُ أَبِي مُرْثِدِ الْعَنْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَارْكِبْ، فَرَكِبْ فَرَسَّا لَهُ وَجَاءَ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَغْلَاهُ، وَلَا نُغَرِّنَ مِنْ قِبْلِكَ الْلَّيْلَةَ، فَلَمَّا أَصْبَحَنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَنْتُمْ فَارْسَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَنْنَا، فَتُوبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ يُصَلِّي وَهُوَ يَتَلَقَّفُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قُضِيَ صَلَاةُ وَسَلَمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوْ فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارْسَكُمْ، فَجَعَلُنَا نَنْظُرُ إِلَى خَلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَسَلَمَ وَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَغْلِي هَذَا الشِّعْبِ حَتَّى أَمْرَنَيَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطْلَقْتُ الشِّعْبَيْنِ كُلَّيْمَاهُ، فَنَظَرَتْ فَلَمْ أَرْ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: هَلْ تَرَأَيْتَ الْلَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مُصَلِّيَا وَفَاضِيَا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: قَدْ أُوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا.

رواہ ابو داؤد، باب فی فضل الحرس فی سیل اللہ عزوجل، رقم: ۱: ۲۵۰

حضرت سہل بن خظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے (حنین کے موقع پر) ارشاد فرمایا: آج رات ہمارا پھرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرید غنوی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں (پھرہ دوں گا) رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: سامنے اس گھٹائی کی طرف چلے جاؤ اور اس گھٹائی کی سب سے اوپری جگہ بیٹھ جاؤ۔ (وہاں پھرہ دینا اور خوب چوکتا ہو کر رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آج رات ہم دشمن کے دھوکے میں آ جائیں (حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب صحیح ہوئی تو رسول اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ پر تشریف لے گئے اور درکعت (نجیر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اپنے سوار کا کچھ پتہ لگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو ان کا کچھ پتہ نہیں۔ پھر نماز (نجیر) کی اقامت ہوئی، نماز کے دوران رسول اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم کی توجہ گھاٹی کی طرف رہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرمائے سلام پھیر ا تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہوتھا سوار آگیا ہے۔ ہم لوگوں نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو حضرت انس بن ابی مرشد آرہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ میں (یہاں سے) چلا اور چلتے چلتے اس گھاٹی کی سب سے اوپری جگہ پہنچ گیا جہاں جانے کا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا (میں رات پھر وہاں پہرہ دیتا رہا) جب صحیح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو کسی وقت اپنی سواری سے بیٹھے اترے؟ انہوں نے کہا نہیں، صرف نماز پڑھنے اور قضاۓ حاجت کے لئے اتر اتھا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے (آج رات پھرہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے لہذا (پھرہ کے) اس عمل کے بعد اگر تم کوئی بھی (نقلي) عمل نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (ایودا اور)

﴿132﴾ عَنْ أَبِنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَّفَقَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّاسِ قَوْلًا: هَلْ رَأَةُ أَحَدٍ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ، قَوْلًا رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَرَسَ لِيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَقَى التُّرَابَ عَلَيْهِ وَقَالَ: أَصْحَابُكَ يَطْلُونَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهُدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَالَ: يَا عُمَرًا إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفُطْرَةِ۔ رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴/۴۳

حضرت ابن عائذ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازے کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب وہ جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یا ایک فاسق شخص تھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: بھی ہاں یا رسول اللہ! انہوں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پھرہ دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر منی بھی ڈالی۔ اس کے بعد (میت کو مخاطب کر کے) فرمایا: تمہارے ساتھیوں کا تو گمان یہ ہے کہ تم دوزخی

ہوا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم سے لوگوں کے اعمال بد کے بارے میں نہیں پوچھا جا رہا ہے بلکہ نیک اعمال کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ (تیجی)

(133) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَرَ قَالَ: سَأَلْتُ سَفِينَةَ عَنْ اسْمِهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُخْرِجٌ
بِاسْمِي، سَمَّانَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَفِينَةً، قُلْتُ: لَمْ سَمَّاكَ سَفِينَةً؟ قَالَ: خَرَجْ وَمَعْهُ
أَصْحَابَهُ، فَتَقَلَّ عَلَيْهِمْ مَنَاعِهِمْ فَقَالَ: أَبْسِطْ كَسَاءَكَ فَسَطَّهُ فَجَعَلَ فِيهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ
عَلَيَّ فَقَالَ: أَحْمِلْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةً قَالَ: فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَيْدٍ وَفَرَبَغَزِّ أَوْ بَعْيرَيْنِ أَوْ حَمْسَةَ
أَوْ سِتَّةَ، مَأْتَلَّ عَلَيَّ. حلبة الاولیاء ۱/۳۶۹ و ذکرہ فی الاصابة بتحویل ۲۵۸/۲

حضرت سعید بن جمہانؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہؓ سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا (کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپؓ کے ساتھ صحابہؓ بھی تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی چادر بچھاو، میں نے بچھا دی۔ آپؓ نے اس چادر میں صحابہ کا سامان باندھ کر میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اسے اٹھا لو تم تو سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہؓ فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میں ایک یادوتہ کیا پائیجیا یا چھاؤنوں کا بھی بوجھ اٹھا لیتا تو وہ مجھ پر بھاری شہوتا۔ (حلیہ، اصحاب)

(134) عَنْ أَحْمَرَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَّةٍ فَجَعَلْتُ أَعْبَرَ
النَّاسَ فِي وَادِ أَوْنَهِرٍ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِلَّا سَفِينَةً. الاصابة ۱/۲۳

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت احریشؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (ایک وادی یا نہر پر سے ہم لوگوں کا گذر ہوا) تو میں لوگوں کو وادی یا نہر پار کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو۔ (اصابہ)

﴿135﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَذُرُّ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعْزٍ قَالَ: فَكَانَ أَبُو لَبَّاْبَةَ وَعَلَى نِسْنَ أَبْنِ طَالِبٍ زَمِيلَنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ حَقْبَةً رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَحْنُ نَمْشِنِي عَنْكَ، قَالَ: مَا أَنْتُمَا بِأَفْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنِيٍّ عَنِ الْآخِرِ مِنْكُمَا۔ رواه البغوي في شرح السنّة، قال المحقق: استاده حسن ۳۵/۱۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہماری یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابو لباب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کے شریک سفر تھے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے کی باری آتی تو حضرت ابو لباب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ کے بد لے ہم پیدل چلیں گے (آپ اونٹ پر ہی سوار رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتوں نہیں ہو اور میں اجر و ثواب کا تم سے کم محتاج نہیں ہوں۔ (شرح السنّة)

﴿136﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِإِحْدَى لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةُ۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان ۳۴/۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں جماعت کا ذمہ دار ان کا خادم ہے۔ جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے)۔

﴿137﴾ عَنِ السُّعْدَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔ (وهو بعض الحديث) رواه عبد اللہ بن احمد والبارو

الطبراني و رجالهم ثقات، مجمع الزوائد ۹۲/۵

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت (کے ساتھیں کر چلنا) رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے۔
(منhad، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

(138) عن ابن عمر رضي الله عنهمَا عن النبيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ، مَا سَأَرَ أَكْتَبَ بِلَيْلٍ وَخَدَّةً۔ رواه البخاري، باب السير وحدة، رقم: ۲۹۹۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تہا سفر کرنے میں ان (دینی اور دنیاوی) نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سواررات میں تہا سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔ (بخاری)

(139) عن أنسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ۔ رواه ابو داؤد، باب في الدلجة، رقم: ۲۵۷۱

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین پیش دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سفر کے لئے گھر سے نکلو تو محض دن کے چلنے پر قناعت نہ کرو بلکہ تھوڑی اسارات کے وقت بھی چلا کرو کیونکہ رات کے وقت دن جیسی رکاوٹیں نہیں ہوتیں تو سفر آسانی کے ساتھ جلدی طے ہو جاتا ہے۔ اس مفہوم کو زمین کے پیش دیے جانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ (ظاہر حق)

(140) عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيهٗ عن جدهِ رضي الله عنهمَا أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔ رواه الترمذی و قال: حدیث

عبدالله بن عمرو احسن، باب ماجاء في كراهة ان يسافر وحده، رقم: ۱۶۷۴

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دوسوار دو شیطان ہیں اور تین سوار جماعت ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث پاک میں سوار سے مراد مسافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تہا سفر کرنے والا ہو یا دو سفر کرنے والے ہوں شیطان ان کو بڑی آسانی سے برائی میں بٹلا کر سکتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے تہا سفر کرنے والے یا دو سفر کرنے والوں کو شیطان فرمایا۔ اس لئے سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہیں تاکہ شیطان سے محفوظ رہیں اور نماز باجماعت ادا کرنے اور

دوسرے کاموں میں ایک دوسرے کے مد دگار ہوں۔ (مخاہر حن)

﴿141﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الشَّيْطَانُ يَهُمُ بِالْوَاحِدِ وَالْأَقْنَى فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمْ بِهِمْ .

رواه البزار وفيه عبد الرحمن بن أبي الزناد وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الروايد ٤٩١/٣

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان ایک اور دو (مسافروں) کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے یعنی نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب (مسافر) تین ہوں تو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ نہیں کرتا۔ (بزار، مجمع الروايد)

﴿142﴾ عَنْ أَبِي ذِئْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّمَا خَيْرُكُمْ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثَتْ خَيْرٌ مِنْ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمِعَ أُمَّتَيْ إِلَّا عَلَى هُدَىٰ .

حضرت ابو ذئر رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سے دو بہتر ہیں اور دو سے تین بہتر ہیں اور تین سے چار بہتر ہیں الہذا جماعت (کے ساتھ رہنے) کو لازم پڑتا وہ کوئی نکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت پڑتی جمع فرمائیں گے (یعنی ساری امت گراہی پر کبھی مجمع نہیں ہو سکتی الہذا جماعت کے ساتھ رہنے والا گراہی سے محفوظ رہے گا)۔ (سداحم)

﴿143﴾ عَنْ عَرْفَاجَةَ بْنِ شُرِيقَ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ . (وهو بعض الحديث)

رواه النسائي، باب قتل من فارق الجماعة.....، رقم: ٤٠٢٥

حضرت عرفیہ بن شریح اشجعی رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے الہذا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جاتا ہے شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے اکساتارہتا ہے۔ (نسائی)

﴿144﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَنْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْلُفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزِّجُ الْمُضَعِّفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُونَهُمْ . رواه ابو داؤد، باب لزوم الساقۃ، رقم: ٢٦٣٩

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (تواضع، دوسروں کی مدد اور خیرگیری کے لئے) قافلے سے پچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قاقد والوں) کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ (ابوداؤد)

(145) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله عليه قال: إذا خرج ثلاثة في سفر فليوموا أحدهم. رواه أبو داؤد، باب في القوم يسافرون.....، رقم: ٢٦٠٨.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین شخص سفر میں لکھیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد)

(146) عن أبي موسى رضي الله عنه قال: ذهبت على النبي عليه أنا ورجلان من بيتي عمّي، فقال أحد الرجالين: يا رسول الله أمننا على بعض ما ولأك الله عزوجل، وقال الآخر مثل ذلك، فقال: إنما والله لا تؤتني على هذا العمل أحدًا سالك، ولا أحدًا حخصوص عليه. رواه مسلم، باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، رقم: ٤٧١٧.

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ میرے دو چیز ادھاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علاقوں کا والی بنایا ہے ان میں سے کسی علاقہ کا ہمیں امیر مقرر فرمادیجھے، دوسرا شخص نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ان امور میں کسی بھی ای شخص کو ذمہ دار نہیں بناتے جو ذمہ داری کا سوال کرے یا اس کا خواہ شدہ ہو۔ (مسلم)

(147) عن حذيفة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عليه يقول: من فارق الجماعة واستدل الإمارة لقي الله ولا وجه له عندة.

رواہ احمد و رجالہ ثقات، مجتبی الزوائد ٤٠١/٥

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا اور امیر کی امارت کو حصیر جانا تو اللہ تعالیٰ اس سے

اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے بیان اس کا کوئی رتبہ نہ ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔
(مسند احمد، صحیح الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمَةَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَأَلَ كُلَّ رَاعِيْ عَمًا اسْتَرْعَاهُ أَحْفِظْ أَمْ ضَيْعَ. رواه ابن حبان، قال المحقق: استناده صحيح على شرطهما: ٣٤٤/١.

حضرت انس رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیزوں کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اس ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کیا یا نہیں)۔
(ابن حبان)

﴿149﴾ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَلَمَةَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْأَمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَفْلَىٰ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

رواہ البخاری، باب الجمعة في القرى والمدن، رقم: ٨٩٣

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: تم سب ذمہ دار ہو تو تم میں سے ہر ایک سے اس کی اپنی رعیت (ماتحون) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھروں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھروں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر میں رہنے والے پھوٹوں، وغیرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ملازم اپنے مال کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے مال کے مال و اسباب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے باپ کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اس کے ماتحون کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
(بخاری)

(150) عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي عليه السلام قال لا يشترى عيشه الله تبارك وتعالي عبداً رعية قلت أو كثُرَتْ إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكُ وَتَعَالَى عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَقَامَ فِيهِمْ أَمْرَ اللَّهِ تَبَارَكُ وَتَعَالَى أَمْ أَضَاعَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ خَاصَّةً . رواه احمد ١٥/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو بھی کسی رعیت کا نگران بناتے ہیں خواہ رعیت تھوڑی ہو یا زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا تھا یا بردا کیا تھا یا ان تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے گھروں کے متعلق پوچھیں گے۔ (مسند احمد)

(151) عن أبي ذِئْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا أَبَا ذِئْرٍ! إِنِّي أَرَكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَمْرِنَنِ عَلَى النَّفْسِ وَلَا تَوَلِّنِ مَا لَنِيْسِ .

رواہ مسلم، باب کراہۃ الامارة بغیر ضرورة، رقم: ۴۷۲۰

حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت کے طور پر حضرت ابوذر ؓ سے) ارشاد فرمایا: ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں (کہ تم امارت کی ذمہ داری کو پورانہ کر پاؤ گے) اور میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تم دوآدمیوں پر بھی ہرگز امیر نہ بننا اور کسی بیتیم کے مال کی ذمہ داری قبول نہ کرنا۔ (مسلم)

فائده: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر ؓ سے جوار شاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح کمزور ہوتا تو بھی دوپر بھی امیر نہ بنتا۔

(152) عن أبي ذِئْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا تَسْتَغْمِلُنِي؟ قَالَ: فَصَرَبَ بِسَدِهِ عَلَى مَنْكِيْنِي، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذِئْرٍ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّكَ أَمَانَةٌ، وَإِنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَزِيرٌ وَنَذَاءَمُ، إِلَّا مَنْ أَخْذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَى الْلَّوْنِ عَلَيْهِ فِيهَا .

رواہ مسلم، باب کراہۃ الامارة بغیر ضرورة، رقم: ۴۷۱۹

حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے امیر کیوں نہیں بناتے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ

امارت ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں) اور یہ (امارت) قیامت کے دن رسواں اور ندامت کا سبب ہوگی لیکن جس شخص نے اس امارت کو صحیح طریقے سے لی اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا (تو پھر یہ امارت قیامت کے دن رسواں اور ندامت کا ذریعہ نہ ہوگی)۔ (سلم)

﴿153﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ (لَهُ) النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمْرَةَ: لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَوْتَيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكُلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أَوْتَيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَثَ عَلَيْهَا.

(الحدیث) رواہ البخاری، باب قول اللہ تبارک و تعالیٰ لا يؤخذ کم اللہ..... رقم: ۶۶۲۲

حضرت عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبد الرحمن بن سمرة! امارت کو طلب نہ کرو، اگر تمہارے طلب کرنے پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو تم اس کے حوالہ کر دیے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کوئی مدد اور رہنمائی نہ ہوگی) اور اگر تمہاری طلب کے بغیر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری)

﴿154﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَخْرُصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَذَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَعْمَلُ الْمُرْضِعَةُ وَيُشَكَّتُ الْفَاطِمَةُ.

رواہ البخاری، باب ما يكره من الحرصن على الامارة رقم: ۷۱۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وقت ایسا آئے والا ہے جب کہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ امارت تمہارے لئے ندامت کا ذریعہ ہوگی۔ امارت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کہ ابتداء میں تو بڑی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بڑی لگنے لگتی ہے۔ (بخاری)

فائده ۵: حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب امارت کسی کو ملتی ہے تو اچھی لگتی ہے جیسے پچے کو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب امارت ہاتھ سے جاتی ہے تو یہ بہت بر الگتا ہے جیسے دودھ چھوڑنا پچے کو بہت بر الگتا ہے۔

﴿155﴾ عن عُوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ شَتَّمْتُمْ أَبَاتُكُمْ عَنِ الْإِمَارَةِ، وَمَا هُنَّ؟ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْنِي ثَلَاثَ مَرَاتٍ: وَمَا هُنَّ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْلَهُمْ مَلَامَةٌ، وَثَانِهَا نَذَاةٌ، وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرَائِبِهِ؟ رواه البزار والطبراني في الكبير وال الأوسط باختصار و الرجال

الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۳۶۳۱۵

حضرت عوف بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس امرت کی حقیقت بتاؤں؟ میں نے بلند آواز سے تین مرتبہ پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پہلا مرحلہ ملامت ہے، دوسرا مرحلہ ندامت ہے، تیسرا مرحلہ قیامت کے دن عذاب ہے، البتہ جس شخص نے انصاف کیا وہ حفظ ہر ہے گا (لیکن) آدی اپنے قریبی (رغبة دار وغیرہ) کے معاملات میں عدل و انصاف کیسے کر سکتا ہے یعنی باوجود عدل و انصاف کو چاہتے ہوئے بھی طبیعت سے مغلوب ہو کر عدل و انصاف نہیں کر پاتا اور شہداروں کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ ۵: مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیر بنتا ہے اس کو ہر طرف سے ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے ایسا کیا، ویسا کیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی اس ملامت سے پریشان ہو کر ندامت میں جلتا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا۔ پھر آخری مرحلہ انصاف نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن عذاب کی شکل میں ظاہر ہو گا غرض یہ کہ دنیا میں بھی ذلت و رسوانی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی ہوگی۔

﴿156﴾ عن ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اسْتَغْمَلَ رَجُلًا مِنْ عَصَابَةٍ وَفِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضَى اللَّهَ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللَّهَ وَخَانَ رَسُولَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِينَ۔ رواه الحاکم فی المستدرک وقال: هذا حديث صحيح الاستناد ولم یخرجاه ۹۲۱۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو جماعت کا امیر بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی اور ان کے رسول سے خیانت کی اور ایمان والوں سے خیانت کی۔ (مستدرک حاکم)

فائضہ: اگر افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنا نے میں کوئی دینی مصلحت ہو تو پھر اس وعید میں داخل نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنا یا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ تم میں زیادہ افضل نہیں ہیں لیکن بھوک اور پیاس پر زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(157) ﴿عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمْرٍ يَلْيَى أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُهُمْ وَيَنْصَحُ، إِلَّا مَمْ يَدْخُلُ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

رواه مسلم، باب فضيلة الامير العادل، رقم: ۴۷۳۱

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیرخواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (سلم)

(158) ﴿عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَامِنْ وَالِّيَّلِيَّ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌ لَهُمْ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾

رواه البخاری، باب من استرعى رعية قلم ينصح، رقم: ۷۱۵۱

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکے کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

(159) ﴿عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ وَلَأَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجِتِهِمْ وَخَلَتِهِمْ وَفَقَرِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجِهِ وَخَلَيْهِ وَفَقَرِهِ﴾

رواه ابو داؤد، باب فيما يلزم الامام من امر الرعية.....، رقم: ۲۹۴۸

حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار بنایا اور وہ مسلمانوں کے حالات، ضروریات اور ان کی ستمہ پھیرے (یعنی ان کی ضرورت کو پورانہ کرے اور

نہ ان کی تنگدستی کے دور کرنے کی کوشش کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے حالات، ضروریات اور تنگدستی سے منہ پھیر لیں گے یعنی قیامت کے دن اس کی ضرورت اور پریشانی کو دونہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

(160) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: ما من أحد يوماً على عشرة فصاعداً لا يقْسِطُ فيهم إلا جاءَ يَوْمَ القيمة في الأصفاد والأغلال.

رواه الحاکم وقال: هذا حديث صحيح الاستاد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۸۹۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وہ یادوں سے زائد افراد پر امیر بنا یا جائے اور وہ ان کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ نہ کرے تو قیامت کے دن بیڑیوں اور ہنکڑیوں میں (بندھا ہوا) آئے گا۔ (متدرک حاکم)

(161) عن أبي وائل رَحْمَةَ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَغْمَلَ بِشَرِبِنَ عَاصِمٍ عَلَى صَدَقَاتِ هَوَازِنَ فَعَخَلَفَ بِشُرْفِ فَلَقِيَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا خَلَفْتَكَ، أَمَا لَنَا عَلَيْكَ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: بَلَى! وَلِكُنْ سَعْيَتِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ وُلِيَّ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا أُتَىٰ بِهِ يَوْمَ القيمة حَتَّىٰ يُوقَفَ عَلَى جَنَّةِ جَهَنَّمِ.

(الحادیث) اخرجه البخاری من طريق سوید، الاصابة ۱/۱۵۲.

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عامر رضی اللہ عنہ کو (قیلہ) ہوازن کے صدقات (وصول کرنے کے لئے) عامل مقرر فرمایا لیکن حضرت بشر نہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کیوں نہیں گئے کیا ہماری بات کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے؟ حضرت بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جسے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا گیا اسے قیامت کے دن لا کر جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا (اگر ذمہ داری کو صحیح طور پر انجام دیا ہو گا تو نجات ہوگی ورنہ دوزخ کی آگ ہوگی)۔ (اصابہ)

(162) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: ما من أمير عشرة إلا يُؤتني به يَوْمَ القيمة مَغْلُولًا حَتَّىٰ يَقْكَهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ.

رواه البزار والطبراني في الأوسط ورجال البزار رجال الصحيح مجمع الزوائد ۵/۳۷۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امیر چاہے دس آدمیوں کا ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لا یا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہو گا یہاں تک کہ اس کو طوق سے اس کا عدل چھڑواٹے گا یا اس کا ظلم اس کو بلاک کر دے گا۔ (بخاری، بطرافی، مجمع الزوائد)

(163) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه عليه: سيلكم أمراء يفسدون وما يصلح الله بهم أكثرون، فمن عمل منهم بطاعة الله فلهم الأجر وعليكم الشكر، ومن عمل منهم بمعصية الله فعليهم الوزر وعليكم الصبر.

رواہ البیهقی فی شعب الإیمان ۱۵/۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے کچھ امیر ایسے ہوں گے جو فساد اور بگاؤ کریں گے (لیکن) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو اصلاح فرمائیں گے وہ اصلاح ان کے بکاڑ سے زیادہ ہو گی لہذا ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کام کرے گا تو اسے اجر ملے گا اور اس پر تمہارے لئے شکر کرنا ضروری ہو گا۔ اسی طرح ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی تافرمانی والے کام کرے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہو گا اور تمہیں اس حالت میں صبر کرنا ہو گا۔ (بیہقی)

(164) عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت من رسول الله عليه عليه يقول في بيته هذا: اللهم من ولت من أمرأ أهنت شيناً فشق عليهم، فأشق علية ومن ولت من أمرأ أهنت شيناً فرق بهم، فارفق به.

رواہ مسلم، باب فضیلۃ الامیر العادل.....، رقم: ۴۷۲۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنًا ”اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیاوی) معاملات میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو مشقت میں ڈالے تو آپ بھی اس شخص کو مشقت میں ڈالئے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور لوگوں کے ساتھ نزی کا برداشت کرے تو آپ بھی اس شخص کے ساتھ زمی کا معاملہ فرمائیے۔“ (مسلم)

(165) عن جعفر بن تفیر و كثيير بن ثمرة و عمر و بن الأسود والمقدام بن مغيد يكتب

وَأَبِنِ أَسَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّئِيسَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔

رواہ ابو داؤد، باب فی التّجسس، رقم: ۴۸۸۹۔

حضرت جیبر بن نفیر، حضرت کثیر بن مرہ، حضرت عمرو بن اسود، حضرت مقدم بن معدیکرب اور حضرت ابو امامہ صلی اللہ علیہ و سلّم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدة: مطلب یہ ہے کہ جب امیر لوگوں پر اعتماد کے بجائے ان کے عیوب تلاش کرنے لگے اور ان پر بدگمانی کرنے لگے تو وہ خود ہی لوگوں میں فساد اور انتشار کا ذریعہ بنے گا، اس لئے امیر کو چاہئے کہ لوگوں کے عیوب پر پرداہ ڈالے اور ان کے ساتھ اچھاگمان رکھے۔ (بیل الجھوڑ)

﴿166﴾ عَنْ أُمِّ الْحُصَينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّرَاءَ عَلَيْكُمْ عَبْدَ مُجَدَّعَ أَشَوَّدُ يَقُوَّذُكُمْ بِكِتابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوهُ اللَّهُ وَأَطِيعُوهُ۔

رواہ مسلم، باب وجوب طاعة الامراء.....، رقم: ۴۷۶۲۔

حضرت ام حسین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی ناک، کان کٹھے ہوئے کا لے غلام کو بھی امیر بنایا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ لیعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائے تو تم اس کا حکم سنوا رہا ہو۔ (مسلم)

﴿167﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِسْمَعُوهُ وَأَطِيعُوهُ، وَإِنِ اسْتَغْفِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدَ حَبْشَيٌّ كَانَ رَأْسَةً زَبَيْتَةً۔

رواہ البخاری، باب السمع والطاعة للامام.....، رقم: ۷۱۴۲۔

حضرت انس بن مالک صلی اللہ علیہ و سلّم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سنتے اور مانتے رہو اگر چتم پر جبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سرگویا (چھوٹے ہونے میں) کشمش کی طرح ہو۔

﴿168﴾ عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِسْمَعُوهُ وَأَطِيعُوهُ فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ۔

رواہ مسلم، باب فی طاعة الامراء و ان منعوا الحقوق، رقم: ۴۷۸۳۔

حضرت واکل حضرت ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم امیروں کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً انصاف کرنا) اور تمہاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (مثلاً امیر کی بات مانا، لہذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں لگا رہے خواہ دوسرا پورا کرے یا نہ کرے)۔ (سلم)

﴿169﴾ عَنِ الْعِزْيَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَطْبِعُوا مِنْ وَلَاءَ اللَّهِ أَمْرَكُمْ وَلَا تُنَازِعُوا الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ، وَعَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُونَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَالْخُلُقَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهَدِيَّينَ، وَاعْضُوا عَلَى نَوَاجِذِكُمْ بِالْحَقِّ۔ رواه الحاكم وقال: هذا استاد صحيح على شرطهما جميماً ولا اعترض له علة ووافقه الذهبي ۹۶/۱

حضرت غرباض بن ساریہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا ذمہ دار بنا یا ہے ان کی مانو اور امیر سے امارت کے بارے میں نہ جھگڑو چاہے امیر یا غلام ہی ہو۔ اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت اور بدایت یافتہ خلفاء راشدین ﷺ کے طریقہ کو لازم پکڑو اور حق کو اتنا ہی مضمبوطی سے تھامے رہو۔ (مندرجہ حاکم)

﴿170﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْضِي لِكُمْ ثَلَاثَةِ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثَةَ ثُلَاثَةَ يَرْضِي لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْصِمُوا بِعَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفْرَقُوْا وَأَنْ تَنَاصِحُوا مِنْ وَلَاءَ اللَّهِ أَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قَبْلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ وَكُفْرَةُ السُّؤَالِ۔ رواه احمد ۳۶۷/۲

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین چیزوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ تمہاری اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضمبوطی سے پکڑے رہو (الگ الگ ہو کر) مکھرہ جاؤ، اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذمہ دار بنا یا ہے ان کے لئے خلوص، وفاداری اور خیر خواہی رکھو۔ اور تمہاری ان باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں کہ تم فضول بحث و مباحثہ کرو، مال خدائے کرو اور زیادہ سوالات کرو۔ (مندرجہ)

﴿171﴾ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله، ومن أطاع الإمام فقد أطاعني، ومن عصى الإمام فقد عصاني۔ رواه ابن ماجه، باب طاعة الإمام، رقم: ٢٨٥٩۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ)

﴿172﴾ عن ابن عباس رضي الله عنهمَا قال: قال رسول الله عليه السلام: من رأى من أميره شيئاً يكرهه فليصبر، فإنه من فارق الجماعة شيئاً فمات، ففيته جاہلية.

رواه مسلم، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين..... رقم: ٤٧٩٠۔

حضرت ابن عباس رضي الله عنهمَا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے امیر کی ایسی بات دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہئے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت یعنی اجتماعیت سے باشٹ بھر بھی جدا ہوا (اور توہہ کے بغیر) اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

فائدة: ”جاہلیت کی موت مرا“ سے مراد یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آزاد رہتے تھے وہ اپنے سردار کی اطاعت کرتے تھے نہ اپنے رہنماؤں کی بات مانتے تھے۔ (نووی)

﴿173﴾ عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه السلام: لا طاعة في معصية الله، إنما الطاعة في المعروف۔ (وهو بعض الحديث) رواه ابو داؤد، باب في الطاعة، رقم: ٢٦٢٥۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (ابوداؤد)

﴿174﴾ عن ابن عمر رضي الله عنه أنَّ رسول الله عليه السلام قال: السمعُ والطاعةُ حقٌ على المُرءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنَ بِمَعْصِيَةِ فَإِنْ أَمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعٌ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں جو اسے پسند ہوں یا ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جائز نہیں ہذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا سنسنا اور ماننا اس کے ذمہ نہیں۔ (مندرجہ)

﴿175﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا سَافَرْتُمْ فَلَيُؤْمِنُكُمْ أَفْرَأْكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَصْغَرُكُمْ، وَإِذَا أَمْكَنْتُمْ فَهُوَ أَمْبَرُكُمْ.

رواه البزار واستناده حسن، مجمع الزوائد ۲۰۶/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر کرو تو تمہارا امام وہ ہونا چاہئے جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (اور مسائل کو زیادہ جانتے والا ہو) اگرچہ تم میں سب سے چھوٹا ہو اور جب وہ تمہارا نماز میں امام ہنا تو وہ تمہارا امیر بھی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائده: بعض دوسری روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی خاص صفت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی امیر بنایا جن کے ساتھی ان سے افضل تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵۶ کے فائدے میں گذر چکا ہے۔

﴿176﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّابِطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ عَبَدَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَاقَمَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَوةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَّةُ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَوةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخَيْرِ إِنْ شَاءَ رَحْمَةً وَإِنْ شَاءَ عَذَابًا۔ رواه احمد والطبراني ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کوششیک نہیں تھیہ رہا، نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سننا اور مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور

جس نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا (لیکن) اسے نہ مانا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے پر دی چاہے اس پر حرم فرمائیں چاہے اس کو عذاب دیں۔ (مسند احمد، طبرانی، صحیح البوداری)

﴿177﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفَغْرُوْغَزُوْوَانِ فَمَآمَا مَنْ أَبْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَاسِرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَبَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَبَيْهَهُ أَخْرُ كُلِّهِ، وَمَآمَا مَنْ غَرَّ فَخْرَ أَرِيَاءَ وَسُمْعَةَ وَعَصِيَ الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔ رواه ابو داؤد، باب فیمن یغزو و یلتسم الدنیا، رقم: ۲۵۱۵

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد میں نکلا و قسم پر ہے: جس نے جہاد کے لئے نکلنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مقصود بنا�ا، امیر کی فرمانبرداری کی، اپنے عمدہ مال کو خرچ کیا، سانحی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور (ہر قسم کے) فساد سے بچا تو ایسے شخص کا سونا جا گناہ سب کا سب ثواب ہے۔ اور جو شخص جہاد میں فخر اور دکھلانے اور لوگوں میں اپنے چرچے کرنے کے لئے نکلا، امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ جہاد سے خسارے کے ساتھ لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

﴿178﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أَجْرَلَهُ، فَاغْتَمِ ذِلْكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عَذْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَعْنَكَ لَمْ تَفْهَمْهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا أَجْرَلَهُ۔ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عَذْلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ التَّالِقَةُ، فَقَالَ لَهُ: لَا أَجْرَلَهُ۔

رواه ابو داؤد، باب فیمن یغدو و یلتسم الدنیا، رقم: ۲۵۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لئے اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہ ملے گا۔ لوگوں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس شخص سے کہا تم اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ پوچھو شاید تم اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھائیں سکے۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں اس

بیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا اپنا سوال پھر سے دہرا دیا چنانچہ اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا آپ نے تیسری مرتبہ بھی اس سے بھی فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

(179) عن أبي تَعْلِيَةَ الْخُشْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَفَرَّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمْ يَنْزُلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَ بَعْضُهُمْ إِلَيْ بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثُوبٌ لَعَمِمُهُمْ۔

رواه ابو داؤد، باب ما يؤمر من انضمام العسكر و سنته، رقم: ۲۶۲۸

حضرت ابو شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ مٹھرنے کے لئے پڑا داکرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم گھائیوں اور وادیوں میں بکھر کر رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ گھائیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدار کھنا چاہتا ہے) اس ارشاد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی مٹھرتے تمام صحابہ کشھل جل کر مٹھرتے یہاں تک کہ انہیں (ایک دوسرے سے قریب قریب دیکھ کر) یوں کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا دا لاجائے تو وہ ان سب کو ڈھانپ لے۔ (ابوداؤد)

(180) عن صَحْرِ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَمْمَتِنِي فِي بَخْرُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جِنِيَّةً بَعْثَاهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَحْرُ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَعْثَتْ بِعَجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَتَرَى وَكُثُرَ مَالَهُ۔

رواه ابو داؤد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم: ۲۶۰۶

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَمْمَتِنِي فِي بَخْرُورِهَا ”یا اللہ امیری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصے میں برکت عطا فرمادیں“، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا شکر روانہ فرماتے تو اس کو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ فرماتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو ایک تاجر تھے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصے میں ملاز میں کے ذریعہ فروخت کے لئے بھیجتے تھے چنانچہ وہ غنی ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں سفر کریں یا کوئی دینی یاد نیوی کام کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو۔

﴿181﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنُّمْ بْنُ الْجُنُونِ الْخَرَاعِيُّ: يَا أَكْثُمُمَا اغْرِمَعَ غَيْرَ قَوْمِكَ يَعْسُنُ خُلُقَكُ، وَتَكْرُمُ عَلَى رُفَقَاتِكَ، يَا أَكْثُمُ خَيْرَ الرُّفَقاءِ أَرْبَعَةً، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعِمِائَةً، وَخَيْرُ الْجُبُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يَغْلُبَ إِنَّا عَشَرَ الْفَاقِمِينَ قِلَّةً۔
رواه ابن ماجہ، باب السرایا، رقم: ۲۸۲۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اکرم بن جون خراعی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اکرم! اپنی قوم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی جہاد کیا کرو، اس سے تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور ان اخلاق کی وجہ سے تم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کی نظر میں عزت والے ہو جاؤ گے۔ اکرم! (سفر کے لئے) بہترین ساتھی (کم سے کم) چار ہیں اور بہترین سریریہ (چھوٹا لشکر) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو اور بہترین خیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے۔ بارہ ہزار افراد اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھاسکتے (البتہ دوسری کوئی وجہ شکست کی ہوتی اور بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی میں بتلا ہو جانا وغیرہ) (ابن ماجہ)

﴿182﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ: فَبَعْلَ يَضْرُبُ بَصَرَةَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَصُلُّ ظَهِيرٍ فَلَيُعْذَّبْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهِيرَةَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ رَبِّهِ فَلَيُعْذَّبْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا رَبَّهُ لَهُ، قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتَّى رَأَيْنَاهُ لَا حَقٌ لَا حَدِيدٌ مِنَّا فِي فَضْلٍ۔
رواه مسلم، باب استحباب المؤاساة بغضول المال، رقم: ۴۵۱۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک صاحب سواری پر آئے اور (اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے) داکیں باکیں دیکھنے لگے (تاکہ کسی ذریعہ سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے

جس کے پاس سوری نہ ہوا ورجس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد کھانے پینے کا سامان ہو وہ اُس کو دیدیے جس کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح آپ نے علوف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے) ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی زائد چیز پر کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس چیز کا حقیقی متعلق وہ شخص ہے جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے) (مسلم)

﴿١٨٣﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزِرُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ! إِنَّ مَنْ إِنْحَاكَنَّكُمْ قَوْمًا لَيُسَأَّلُهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيرَةٌ فَلَيُضَمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الْفَلَلَةَ.

(الحديث)۔ روایہ ابو داؤد، باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو، رقم: ۲۵۳۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر
جانے لگے تو ارشاد فرمایا: مہاجرین و انصار کی جماعت اتمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے
ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ ان کے رشتہ دار ہیں اس لئے تم میں سے ہر ایک ان میں سے
دو یا تین کو ایسے ساتھ ملا لے۔ (ابوداؤد)

﴿١٨٤﴾ عَنِ الْمُطَعْمِ بْنِ الْمِقْدَامَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ ذَلِكَ عَبْدَهُ عَلَى أَهْلِهِ أَفْضَلُ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْتَهُمْ حِينَ يُرِيدُ سَفَرًا.

^٢ رواة ابن شيبة حديث ضعيف، الجامع الصغير ٤٩٥، ورد عليه

صاحب الاتحاف وملخص كلامه ان الحديث ليس بضعيف، اتحاف السادة ٤٦٥/٣

حضرت مطعم بن مقدام رض روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمي جب سفر پر جانے لگے تو سب سے بہتر نائب جسے وہ اپنے اہل و عیال کے پاس چھوڑ کر جائے وہ دو رکعتیں ہیں جو ان کے پاس ریٹھ کر جائے۔
(جامع صغیر)

﴿١٨٥﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: يَسِيرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَتَبَشِّرُوا وَلَا تُفْقِرُوا. رواه البخاري بباب ما كان النبي صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللهُ عَلَيْهِ يتخلو لهم بالمروعة..... عرق: ٦٩

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں

کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ حقیقت کا برتاؤ نہ کرو، خوشخبریاں سناؤ اور نفرت نہ دلاو۔

(بخاری)

یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے پر اجر و ثواب کی خوشخبریاں سناؤ اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسا مست ذراً و کمہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر دین سے دور ہو جائیں۔

(۱۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقْلَةٌ كَفْرُوْةٌ.

رواه ابو داؤد، باب في فضل القفل في الغزو، رقم: ۲۴۸۷

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹ کر آتا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے۔
(ابوداؤد)

فائض: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے پر حجاج و ثواب ملتا ہے وہی اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے سے واپس آنے کے بعد مقام پر پڑتے ہوئے بھی ملتا ہے جبکہ نیت یہ ہو کہ جس ضرورت کی وجہ سے واپس لوٹا تھا جو نبی ضرورت پوری ہو جائے گی یا جب بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کا بلا و آجائے گا فوراً اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل جاؤں گا۔
(ظاہر حن)

(۱۸۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَلَّ مِنْ عَزْوٍ أَوْ حَسْجٍ أَوْ عُمْرَةً يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آتُيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ.

رواه ابو داؤد، باب في التكبیر على كل شرف في المسير، رقم: ۲۷۷۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد، حج یا عمر سے لوٹتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اس کے بعد یہ کلمات پڑتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آتُيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبووثیں، وہ تھا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لئے باشہست ہے، انہی کے لئے تحریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ ہم واپس ہونے والے

ہیں، تو بکرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدفرمائی اور انہوں نے تہاد شنوں کو نکست دی۔ (ایودا کو)

﴿188﴾ عَنْ عَمِرٍ وْ بْنِ مُرْءَةِ الْجَهْنَىِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ إِلَىِ الْإِسْلَامِ، وَقَالَ لَهُ يَا عَمِرَ وَبْنَ مُرْءَةً: إِنَّ النَّبِيَّ الْمَرْسَلَ إِلَىِ الْعِبَادَةِ كَافَةً أَذْعُونُهُمْ إِلَىِ الْإِسْلَامِ وَأَمْرُهُمْ بِسَعْنِ الدِّيَمَاءِ، وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَفْضِ الْأَصْنَامِ، وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنْ أَثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ أَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ فَأَمِنْتُ بِكُلِّ مَا جِئْتُ بِهِ بِحَالٍ وَحَرَامٍ، وَإِنْ أَرَغَمْتُ ذَلِكَ كَفِيرًا مِنَ الْأَقْوَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحُبًا بِكَ يَا عَمِرَ وَبْنَ مُرْءَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ أَنْتَ وَأَمِنْتِي، اعْتَشِنَى إِلَىِ قَوْمِي لَعْلُ اللَّهُ أَنْ يَمْنَنْ بِي عَلَيْهِمْ كَمَا مَنَّ بِكَ عَلَىِ فَبَتَّشَنَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَالْقُوْلِ السَّلِينِ، وَلَا تَكُنْ فَظًّا وَلَا مُتَكَبِّرًا وَلَا حَسُودًا، فَأَتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا بَنِي رِفَاعَةَ، يَا مَفْشِرَ جَهَنَّمَةَ، يَا نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ، أَذْعُونُكُمْ إِلَىِ الْجَنَّةِ وَأَخْلُرُكُمُ النَّارَ، وَأَمْرُكُمْ بِسَعْنِ الدِّيَمَاءِ، وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَفْضِ الْأَصْنَامِ، وَحَجَّ الْبَيْتِ، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنْ أَثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ أَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصَى فَلَهُ النَّارُ، يَا مَغْشَرَ جَهَنَّمَةَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ - جَعَلْتُكُمْ خِيَارًا مِنْ أَنْتُمْ مِنْهُ، وَبَعْضُ إِلَيْكُمْ فِي جَاهِلَيَّتِكُمْ مَا حَبَبَ إِلَىِ غَيْرِكُمْ، مِنْ أَنْهُمْ كَانُوا يَحْمِلُونَ بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ، وَيَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَىِ امْرَأَةِ أَيْنِهِ، وَالْغَرَّةِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاحْبِبُوهُمْ هَذَا النَّبِيُّ الْمَرْسَلُ مِنْ بَيْنِ لُؤْيَنِ غَالِبٍ، تَنَالُوا شَرَفَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْآخِرَةِ، وَسَارِعُوا فِي ذَلِكَ يَكُنْ لَكُمْ فَضْيَلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ، فَاجْتَبُوهُ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا۔ روایہ الطبرانی مختصر امن مجمع الزوائد ۴۱/۸

حضرت عمر بن مروہ جھنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دھوت دی اور فرمایا: عمر بن مروہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں انہیں اسلام کی دھوت دیتا ہوں اور میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خون کی حفاظت کریں (کسی کو نا حق قتل نہ کریں) صدر حجی کریں، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو چھوڑ دیں، بیت اللہ کا حج کریں اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھیں۔ جوان بتوں کو مان لے گا اسے

جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے جہنم ہوگی۔ عمر و اللہ تعالیٰ پر ایمان لا و دہ تمہیں جہنم کی ہولناکیوں سے اگر عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمر و صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور پیش آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ جو حلال و حرام لے کر آئے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا۔ اگرچہ یہ بات، بہت سی قوموں کو ناگوار گذرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا: عمر و تمہیں مر جبا ہو۔

پھر حضرت عمر و صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے میری قوم کی طرف بھیج دیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی میرے ذریعے سے فضل فرمادیں جیسے آپ کے ذریعے سے مجھ پر فضل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور یہ بدایات دیں کہ نزی سے پیش آنا، تکمیح اور سیدھی بات کہنا، سخت کلامی اور بدھنکی سے پیش نہ آنا، تکبر اور حسد نہ کرنا۔ میں اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے کہا: بنی رفاعة! تمہیں کے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قادر ہوں۔ میں تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہوں اور تم کو جہنم سے ڈراٹا ہوں۔ اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم خون کی حفاظت کرو یعنی کسی کو نا حق قتل نہ کرو، صدر رحمی کرو، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بتوں کو چھوڑ دو، بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکو۔ جوان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے دوزخ ہوگی۔ قبلہ تمہیں والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عربوں میں سے بہترین قبیلہ بنایا ہے اور جو بری باتیں عرب کے دوسرے قبیلوں کو اچھی لگتی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی تمہارے دلوں میں ان کی نفرت ڈالی ہوئی تھی مثلاً دوسرے قبیلے والے دو بہنوں سے اکٹھی شادی کر لیتے تھے اور اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لیتے تھے اور ادب و عظمت والے مہینے میں جنگ کر لیتے تھے (اور تم یہ غلط کام زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کرتے تھے) لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بھیجے ہوئے رسول کی بات مان لو جن کا تعلق بنی نوی بن غالب قبیلہ سے ہے تو تم دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت پا لو گے۔ تم ان کی بات قبول کرنے میں جلدی کرو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے (اسلام میں پہل کرنے کی) فضیلت حاصل ہوگی چنانچہ ان کی دعوت پر ایک آدمی کے علاوہ ساری قوم مسلمان ہو گئی۔ (بلفاری، مجمع الزوائد)

فائہ ۵: ادب و عنتمت والے مبینے چار تھے جن میں عرب جگ نہیں کرتے تھے۔ حرم،
رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔
(تفسیر ابن کثیر)

﴿۱۸۹﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا
نَهَارًا فِي الصُّحْنِ، فَإِذَا قَدِمَ، بَدَا بِالْمَسْجِدِ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

رواه مسلم، باب استحباب ركعتين في المسجد..... رقم: ۱۶۰۹

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور آنے کے بعد پہلے مسجد جاتے، دور کعت نماز ادا فرماتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔
(سلم)

﴿۱۹۰﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: فَلَمَّا آتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ (لِنِي) رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

رواه البخاری باب الہمة المقبوسة وغير المقوية..... رقم: ۲۶۰۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم (سفر سے واپس) مدینہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: مسجد جاؤ اور دور کعت نماز پڑھو۔
(بخاری)

﴿۱۹۱﴾ عَنْ شَهَابَ بْنِ عَبَادٍ رَحْمَةً اللَّهُ أَنَّهُ سَمِعَ بِعَصْنَ وَفِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُنْ يَوْلُونَ:
قِدِيمَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَدَ فَرْخُهُمْ بِنَا، فَلَمَّا أَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ أُوْسَعُوا إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا،
فَرَحِبَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَرَعَيْتُمْ؟ فَأَشَرَّنَا
بِإِجْمَعِنَا إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْذَا الْأَشْجُعُ؟ فَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضَعَ
عَلَيْهِ هَذَا الْأَسْمَاءِ بِضَرْبَةٍ لَوْنِهِ بِحَافِرِ حَمَارٍ، قَلَّنَا نَعْمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ،
فَعَقَلَ رَوَاحَلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ أَخْرَجَ عَيْنَتَهُ فَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحٍ
ثِيَابَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ وَأَنْكَأَهُ، فَلَمَّا دَنَمَهُ الْأَشْجُعُ
أَوْسَعَ الْقَوْمَ لَهُ، وَقَالُوا: هُنَّا يَا أَشْجُعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى قَاعِدًا
وَقَبَضَ رِجْلَهُ: هُنَّا يَا أَشْجُعُ فَقَعَدَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحِبَ بِهِ وَأَلْطَفَهُ، وَسَأَلَهُ عَنْ
بِلَادِهِ، وَسَمِيَ لَهُ قَرْنَيَةُ قَرْنَيَةِ الصَّفَا وَالْمُشْقَرِ وَغَيْرُ ذَلِكِ مِنْ قُرَى هَجَرِ، فَقَالَ: بِإِيمَنِي
وَأَيْمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَكُ أَغْلَمُ بِإِسْمَاءِ قُرَاناً مِنَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ وَطَثَ بِلَادَكُمْ وَفَسَحَ

لئی فیہا قال: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَكْرَمُوا إِخْرَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ أَشْيَاءُ هُكْمٍ فِي الْإِسْلَامِ، أَشْهَدُهُمْ بِكُمْ أَشْعَارًا، وَأَبْشَارًا، أَسْلَمُوا طَائِرِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ وَلَا مُؤْتَوْرِينَ إِذَا لَبِيَ قَوْمٌ أَنْ يُسْلِمُوا حَسْنَ قَبْلُوا، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ أَضْبَحَ حِرَّاً قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ كَرَامَةَ إِخْرَانِكُمْ لَكُمْ وَضَيْفَتِهِمْ إِيَّاكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُ إِخْرَانِ، الْأَنْوَافِ فِي اشْتَأْنَاءِ، وَأَطْاَبُونَا مَطْعَمَنَا، وَبَاتُوا وَأَصْبَحُوا يُعْلَمُونَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنْنَةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَحَ بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَعَرَضَنَا عَلَيْهِ مَا تَعْلَمْنَا وَعَلِمْنَا فِيمَا مِنْ عِلْمِ النَّبِيَّاتِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَالسُّورَةِ وَالسُّورَتَيْنِ وَالسُّنْنَ.

(الحدیث)۔ رواہ الحمد ۴۳۶/۳

حضرت شہاب بن عبادؓ فرماتے ہیں قبیلہ عبد قیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا ان میں سے ایک صاحب کو اپنے سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے اس طرح سنا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے آنے کی وجہ سے مسلمانوں کو انہیاں خوشی ہوئی۔ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچ لوگوں نے ہمارے لئے جگہ کشادہ کر دی، ہم وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دعا دی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارا سردار اور ذمہ دار کون ہے؟ ہم سب نے متذرین عائد کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ اُنچ لیعنی زخم کے نشان والے تمہارے سردار ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں (اُنچ اُسے کہتے ہیں جس کے سر یا چہرے پر کسی زخم کا نشان ہو) ان کے چہرے پر گدھے کے گھر لگنے کے زخم کا نشان تھا اور یہ سب سے پہلا دن تھا جس میں ان کا نام اُنچ پڑا۔ یہ ساتھیوں سے پچھے پھر گئے تھے انہوں نے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھا اور ان کا سامان سنبھالا۔ پھر اپنی گھری نکالی اور سفر کے پڑیے اتار کر صاف کپڑے پہنے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیئے۔ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پیر مبارک پھیلا کر نیک لگائے ہوئے تھے۔ جب حضرت اُنچ ﷺ آپ کے قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ بنا دی اور کہا: اُنچ! یہاں بیٹھئے۔ رسول اللہ ﷺ و مسلم پاؤں سمیٹ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا اُنچ یہاں آؤ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی دامیں طرف بیٹھ گئے۔ آپ نے انہیں خوش آمدید فرمایا اور شفقت کا معاملہ فرمایا۔ ان سے ان کے علاقوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور بھر کی ایک ایک بستی صفا،

مشتر وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت اُن شیخ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ امیرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ تو ہماری سنتیوں کے نام ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے تمہارے علاقے کھول دیئے گئے میں ان میں چلا پھر اہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کیونکہ یہ تمہاری طرح مسلمان ہیں ان کے باہوں اور کھالوں کی رنگت تم سے بہت زیادہ ملتی بھی ہے۔ اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں ان پر زبردست نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں کہ (مسلمانوں کے لشکر نے حملہ کر کے ان پر غلبہ پالیا ہوا ر) ان کا تمام مال، مالِ غیمت، نالیا ہو یا انہوں نے اسلام سے انکار کیا ہوا اور انہیں قتل کیا گیا ہو۔ (وہ وفد انصار کے ہاں رہا) پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے بھائیوں کے اکرام اور مہمان نوازی کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھے بھائی ہیں، ہمیں نرم بستر پیش کئے، عدہ کھانے کھلانے اور صبح و شام ہمیں ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھائیں۔ آپ کو یہ بات پسند آئی اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ پھر آپ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کی طرف توجہ فرمائی۔ جو ہم نے سیکھا تھا اور جو ہمیں سکھایا گیا تھا وہ ہم نے آپ کو بتایا۔ ہم میں سے کسی کو اختیات، کسی کو سورہ فاتحہ، کسی کو ایک سورت، کسی کو دو سورتیں اور کسی کو کئی سنتیں سکھائی گئی تھیں۔ (مسند احمد)

(192) عنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ۔ رواه ابو داؤد، باب فی الطروق، رقم: ۲۷۷۷

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس آنے والے مرد کے لئے اپنے گھروں کے پاس پہنچنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ گھروں کو آنے کے بارے میں پہلے سے علم ہو یا قریب کا سفر ہو)۔ (ابوداؤد)

(193) عنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَأَ الرَّجُلُ الْقَيْمَةَ، أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طَرُوقًا۔ رواه مسلم، باب کراهة الطروق۔۔۔ رقم: ۴۹۶۷

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری کا زمانہ زیادہ ہو جائے یعنی اس کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھرنے جائے۔ (سلم)

فائده: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طویل سفر کے بعد اچانک رات کے وقت گھر جانا مناسب نہیں کہ اس صورت میں گھروالے پہلے سے ذہنی طور پر استقبال کے لئے تیار نہ ہوں گے البتہ اگر آنے کا علم پہلے سے ہو تو رات کے وقت جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(نووی، بخاری)



لَا يَعْنِي سے پچنا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا إِلَيْنِي هِيَ أَخْسَنُ طَرِيقٍ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَعُ
بَيْنَهُمْ طَرِيقاً إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِإِنْسَانٍ عَذَّاباً مُبِينًا ﴾ [بینی اسرائیل: ۵۲]

اللَّهُ تَعَالَى نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ میرے بندوں سے فرمادیجھے کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو (اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہوتی ہو) کیونکہ شیطان دل آزار بات کی وجہ سے آپس میں لڑادیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلاذشمن ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ الْغُوَامِ عَرْضُونَ ﴾ [المُؤْمِنُون: ۳]

اللَّهُ تَعَالَى نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ بے کار لا یعنی باقتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿ إِذْ تَلْقَوْنَهُ بِالْسِّنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَ
تَحْسِبُوْنَهُ هَيْنَا قَ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ رَّوْلَةٌ لَا إِذْ سَيِّعَتْمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ
نَّشَكِّلَمْ بِهَذَا قَسْبَخَنَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ رَّيْعَظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعْوِذُوا مِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ

کنتم می‌مینم

[النور: ١٥-١٧]

(منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک مرتبہ تھبت لگائی، بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی تائی اس افواہ کا تذکرہ کرنے لگے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اس وقت عذاب کے مستحق ہو جاتے جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس خبر کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے اسی باتیں کہہ رہے تھے جن کی حقیقت کا تم کو بالکل علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے (کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے) حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی۔ اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو اس بہتان کو سنتے ہی یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو ایسی بات کا زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں۔ اللہ کی پناہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو فیصلت کرتے ہیں کہ اگر تم ایمان والے ہو تو آئندہ پھر بھی ایسی حرکت نہ کرنا (کہ بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑاتے پھرو)۔ (نور)

وقال تعالى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ لَا وَإِذَا مَرُوا بِاللُّغُو مَرُوا كِرَاماً﴾

[الفرقان: ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بیہودہ مجلسوں کے پاس سے گزریں تو سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ (فرقان)

وقال تعالى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا الْلُّغُوْ أَغْرَضُوا عَنْهُ﴾ [الفحص: ٥٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی بیرونہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
(قص)

وَقَالَ تَعَالَى : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ مُّبَشِّرٌ بِمَا فَتَبَيَّنُوا أَنْ قُصْبِيُّوا قَوْمًا مَّبْعَدًا لَّهُمْ فَتَضَبَّخُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ » [الحجرات: 6]

[الحجرات: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اگر کوئی شریت ہمارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو اس خبر کی خوب چھان بین کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی بات پر اعتناد

کر کے کسی قوم کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتا ناپڑے۔ (جرات)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَذِينَ رَفِيقُهُ عَيْنِيهِ﴾ [۱۸:]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان جو بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ انتظار میں تیار بیٹھا ہے (جو اسے فوراً لکھ لیتا ہے)۔ (ق)

احادیث نبویہ

﴿۱﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامٍ الْمُرْءُ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من حسن اسلام المرأة، رقم: ۲۳۱۷

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول کاموں اور باقوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فائده: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت باقیں نہ کرنا اور فضول مشغلوں سے چنان کمال ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق و زینت ہے۔

﴿۲﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۴

حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمنگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿۳﴾ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِأَمْرٍ أَعْصِمْ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْلُكْ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ۔

تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو نیز ہی ہو گئی تو ہم بھی نیز ہے ہو جائیں گے (اور پھر اس کی سزا بھگتی پڑے گی)۔ (ترمذی)

﴿10﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَكْفَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَقْوَى اللَّهُ وَحْسِنُ الْحُلُقِ، وَسُئَلَ عَنْ أَكْفَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ: الْفُمُّ وَالْفَرْجُ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ماجاء في حسن الخلق، رقم: ٤٠٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تقوی (اللہ تعالیٰ کا ذر) اور اپنے اخلاق۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ اور شر مگاہ (کاغذ استعمال)۔ (ترمذی)

﴿11﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِمْتُنِي عَمَلاً يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي أَمْرِهِ إِيَّاهُ بِالْأَعْتَاقِ وَفَكِ الرَّقَبَةِ وَالْمِنْحَةِ وَغَيْرِ ذَلِكِ ثُمَّ قَالَ: فَإِنَّ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

رواه البیهقی فی شعب الایمان / ٤ ٢٣٩

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اعمال ارشاد فرمائے جس میں غلام کا آزاد کرنا تقریباً کوئی قرض کے بوجھ سے آزاد کرنا اور جانور کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے کو درینا تھا اس کے علاوہ دوسرے کام بھی بتا لائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنی زبان کو بھلی بات کے علاوہ بولنے سے روکے رکھو۔ (بیہقی)

﴿12﴾ عَنْ أَسْوَدِ بْنِ أَصْرَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، قَالَ: تَمَلِّكْ يَدَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا أَمْلِكْ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ يَدِي؟ قَالَ: تَمَلِّكْ لِسَانَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا أَمْلِكْ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ لِسَانِي؟ قَالَ: لَا تَبْسُطْ يَدَكَ إِلَّا إِلَيْ خَيْرٍ وَلَا تَقْلِيلِ لِسَانَكَ إِلَّا مَغْرُوفًا.

رواه الطبرانی و استناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳۸

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجے! ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچ) میں نے عرض کیا: اگر میرا ہاتھ ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اگر میری زبان ہی قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لئے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿13﴾ عَنْ أَنَسَّ رَجُلَهُ اللَّهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَطْلَعَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَمْدُدُ لِسَانَهُ قَالَ، مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ هَذَا الَّذِي أُورَدَنِي الْمَوَارِدُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُوُذَرَبَ اللَّسَانُ عَلَى حِدَتِهِ.

رواه البیهقی فی شعب الایمان ۴ / ۲۴۴

حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو (دیکھا کہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہی زبان مجھے ہلاکت کی جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بدگوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔ (تیہیق)

﴿14﴾ عَنْ حَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا فِرَبَ اللَّسَانِ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يُذْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ: فَإِنَّ أَنْتَ مِنَ الْأَسْتَغْفَارِ؟ إِنِّي لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مَا تَأْتِي.

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان میرے گھروالوں پر بہت چلتی تھی یعنی میں ان کو بہت برا بھلا کہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھ کو جہنم میں داخل کر دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر استغفار کہاں گیا؟ (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتے جس سے تمہاری زبان کی اصلاح ہو جائے) میں تو دون میں

سومرتہ استغفار کرتا ہوں۔ (منhadm)

﴿15﴾ عَنْ عَبْدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيمَانُ امْرُوْيٍّ وَأَشَامَةُ مَابِيْنَ لَحْيَيْهِ۔ رواه الطبراني و رجاله رجال الصحيح، مجمع الروايد ۵۳۸ / ۱۰.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی نیک بخشی اور بد بخشی اس کے دونوں جیڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کا صحیح استعمال نیک بخشی اور غلط استعمال بد بخشی کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿16﴾ عَنْ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللَّهِ يَقُولُ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَبْدًا تَكَلَّمُ فَقِيمَ أَوْ سَكُتُ فَسِلِّمَ۔ رواه البیہقی فی شعب الایمان ۲۴ / ۴

حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے نجیج جائے۔ (بیہقی)

﴿17﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَمَّتْ نَجَادًا۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب حديث من كان يوم من بالله رقم: ۲۰۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز رہا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی)

فائده: مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باقوی سے زبان کرو کے رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیونکہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿18﴾ عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حَاطِمَ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: لَقِيَتِ أَبَا ذِرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَجَدَتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْتَبِئًا بِكَسَاءِ أَسْوَدَ وَحْدَةٍ فَقَالَ: يَا أَبَا ذِرَّ مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَمِيعِ السُّوءِ وَالْجَلِيلُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنَ إِمْلَاءِ الشَّرِّ۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۴ / ۲۵۶

حضرت عمران بن حطانؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوذر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کامی کملی پیٹھے ہوئے اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابوذر! یہ تہائی اور یکسوئی کیسی ہے یعنی آپ نے بالکل اکیلے اور سب سے الگ تھلک رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سناء برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تہائی ہے بہتر ہے۔ اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموشی سے بہتر ہے اور برقی باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔ (بنیہق)

﴿ ۱۹ ﴾ عَنْ أَبِي ذِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: عَلَيْكِ بِطُولِ الصَّفْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنَّ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ، قُلْتُ: زَنْدِنِي، قَالَ: إِيَّاكَ وَكُثْرَةِ الضَّحْكِ فَإِنَّهُ يُمْسِكُ الْقُلْبَ وَيَلْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ (وَهُوَ بَعْضُ الْحَدِيثِ) رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ وقت خاموش رہا کرو۔ (کہ بلا ضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرنی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (بنیہق)

﴿ ۲۰ ﴾ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ أَبَا دَرَّا إِذْ أَذْلَكَ عَلَى خَضْلَتَيْنِ هُمَا أَخْفَى عَلَى الظَّهِيرَةِ وَأَقْلَى فِي الْمَيْزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَلَيْكِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّفْتِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَاقُ بِمِثْلِهِمَا۔ (الحدیث) رواه البیهقی فی شعب الایمان ۲۴۲/۴

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر ؓ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتا دوں جن پر

عمل کرنا بہت آسان ہے اور اعمال کے ترازوں میں دوسرے اعمال کی بُنیت زیادہ بھاری ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلا و صحیح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت بنا لو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تمام مخلوقات کے اعمال میں ان دعویوں جیسے ایچھے کوئی عمل نہیں۔ (تہجیق)

﴿ ۲۱ ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَلَّتْ يَةً رَسُولُ اللَّهِ أَكْثَرُ مَا تَكَلَّمُ بِهِ يُكْتَبُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: تِكْلِنُكَ أَمْكَ، وَهُلْ يَكْبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَابُهُمْ أَلْسِنَتِهِمْ، إِنَّكَ لَنْ تَرَ الْمَالَ مَا سَكَّتْ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كُتِبَ لَكَ أُوْلَئِكَ قَالَ: رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ، بِاختصارِهِ مِنْ قَوْلِهِ: إِنَّكَ لَنْ تَرَ الْمَالَ إِلَّا آخِرَهُ

رواه الطبراني، باسنادين ورجال احدهما ثقات، مجمع الزوائد، ۵۳۸/۱۰

حضرت معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجوہ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کوناک کے نل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باقی ہوں گی۔ اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچ رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لئے اجریا گناہ لکھا جائے گا۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

فائہ ۵: ”تجوہ کو تیری ماں روئے“ عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بددعا نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: أَكْثَرُ حَطَابِيَاَبْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ۔ (وہ طرف من الحديث) رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ۵۳۸/۱۰

﴿ ۲۲ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: أَكْثَرُ حَطَابِيَاَبْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ۔ (وہ طرف من الحديث)

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ۵۳۸/۱۰

حضرت عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سننا: انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (طرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ أُمَّةٍ بَنْتَهُ أَبِي الْحَكَمِ الْغَفَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْنُو مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قِيدٌ ذَرَاعٌ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَبْأَعِدُ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءِ۔ رواه احمد و رجاله رجال الصحيح غير محمد بن اسحاق وقد وثق بمجمع الزوائد ۵۲۳/۱۰

حضرت ابو الحکم غفاریہ کی صاحبزادی کی باندی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے جتنا (مدینہ سے یمن کا شہر) صناعت دور ہے۔
(مسند احمد، صحیح الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ بَلَالِ بْنِ الْخَارِبِ الْمَزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رَضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظْنُ إِنْ تَبَلَّغَ مَا بَلَغَ فَيُكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا وَضُوَانَهُ إِلَيْهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظْنُ إِنْ تَبَلَّغَ مَا بَلَغَ فَيُكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَيْهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ۔

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء في قلة الكلام، رقم: ۲۳۱۹

حضرت بلاں بن حارث مرنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 25 ﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يُرِيدُ بِهَا بَأْسًا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهَا الْقَوْمَ فَإِنَّهُ لَيَقُعُّ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ۔ رواه احمد ۳/۲۸

حضرت ابو سعید خدری صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنانے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں زیمن آسمان کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ گھر اُمی میں پہنچ جاتا ہے۔
(مسند احمد)

﴿26﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا ذَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخْطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهُوْيُ بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔ رواه البخاري، باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ اہم بھی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمادیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کی نار افسکی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں گرجاتا ہے۔
(بخاری)

﴿27﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَتَسَبَّبُ مَا فِيهَا يَهُوْيُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

رواہ مسلم، باب حفظ اللسان، رقم: ٧٤٨٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی بے سوچ سمجھے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ہے۔
(مسلم)

﴿28﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهُوْيُ بِهَا سَعْيَنَ حَرِيقًا فِي النَّارِ۔ رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء من تكلم بالكلمة.....، رقم: ٢٣١٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نچے) گرجاتا ہے۔
(ترمذی)

﴿29﴾ عَنْ عُمَرِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَحْوِزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ.

(رواه ابو داود، باب ماجاء في التشدق في الكلام، رقم: ۵۰۰۸)

حضرت عمر بن عاص رضي الله عنهم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سن: مجھے مختصر بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

﴿30﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْلِلْ خَيْرًا أَوْ لِيُضْعِفْهُ.

(الحادیث) رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم ۶۴۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہی یا خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿31﴾ عَنْ أُمِّ حَيْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامُ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث

حسن غریب، باب منه حديث كل کلام ابن آدم عليه لا له، الجامع الصحيح لسن الترمذی، رقم: ۲۴۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبة رضی الله عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکمیل کا حکم کرنے یا رائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر نے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وباں ہیں یعنی کپڑا کا ذریعہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿32﴾ عَنْ أَبْنَيْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْثِرُ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقُلُوبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقُلُوبُ الْقَاسِيُّ.

رواہ الترمذی وقال: هذا حديث حسن غریب، باب منه النهي عن كثرة الكلام الا

بذكر الله، رقم ۲۴۱۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الله عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شَعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ كَرِهُ لِكُمْ ثَلَاثَةً: قِيلَ وَقَالَ، وَإِصَاعَةُ الْمَالِ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ.

رواه البخاری، باب قول الله عزوجل لا يسألون الناس الحفاف، رقم: ١٤٧٧

حضرت مغيرة بن شعبه رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول الله ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک (بے فائدہ) ادھر ادھر کی باتیں کرنا، دوسرا مال کو صاحع کرنا، تیسرا زیادہ سوالات کرنا۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عَمَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانُ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لِسَانًا نِعْمَانَ مِنْ نَارٍ۔

رواه ابو داؤد، باب فی ذی الوجھین، رقم: ٤٨٧٣

حضرت عمار رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کے دوڑنے ہوں (یعنی منافق کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دوز بانیں ہوں گی۔ (ابوداؤد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: آمِنْ بِاللَّهِ وَقُلْ حَيْرًا، يُكْتَبُ لَكَ وَلَا تَقُلْ شَرًا فَيُكْتَبُ عَلَيْكَ۔

رواه الطبراني فی الاوسط، مجمع الزوائد ٥٣٩ / ١٠

حضرت معاذ رضي الله عنه نے عرض کیا: یا رسول الله! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لا اور حکملی بات کہو، تمہارے لئے اجر کھما جائے گا اور بری بات نہ کہو تمہارے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 36 ﴾ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُصْحِّحَكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيُكَذِّبُ، وَيُنَلِّ لَهُ وَيُنَلِّ لَهُ۔

رواہ الترمذی و قال: هذا حديث حسن، باب ماجاء من تکلم بالكلمة ليضحك الناس، رقم: ٢٣١٥

حضرت معاویہ بن حیدہ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول الله ﷺ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام قال: إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلاً من نتن ما جاء به۔ رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن جيد غريب، باب ماجاء فى الصدق والكذب، رقم: ۱۹۷۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبوکی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عن سفيان بن أيسٰد الحضرمي رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله عليه يقول: كُرِث خيانة أن تحدَّث آخاك حديثاً هوَ لَكِ به مصدق وانت له به كاذب۔ رواه أبو داود، باب في المعاريض ، رقم: ۴۹۷۱

حضرت سفیان بن ایسید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو حالانکہ وہ تمہاری اس بات کو سچا سمجھتا ہو۔ (ابوداؤد)

فائده: مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہت سمجھنے کا ناہ ہے لیکن بعض صورتوں میں اس کی سمجھی اور سمجھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ یہی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا اعتماد کرے اور تم اس کے اعتماد سے نجاگز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔

﴿ 39 ﴾ عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه يطبع المؤمن على الخالل كيها إلا الخيانة والكذب۔ رواه احمد ۵/ ۲۵۲

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن میں بیدائش طور پر ساری خصلتیں ہو سکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بُری) البتہ خیانت اور جھوٹ کی (بُری) عادت نہیں ہو سکتی۔

﴿ 40 ﴾ عن صفوان بن سليم رحمة الله آله قال: قيل لرسول الله عليه أيكون المؤمن حياناً؟ فقال: نعم، قيل له أيكون المؤمن بخيلاً؟ فقال: نعم، قيل له أيكون المؤمن كذاياً؟ قال: لا۔ رواه الإمام مالك في الموطأ، ماجاء في الصدق والكذب ص ۷۳۶

حضرت صفوان بن سلیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا خیل ہو سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا جھوٹ ہو سکتا ہے؟ آپ علی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ (موطا)

﴿ ۴۱ ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَقْبِلُوا إِلَيْنِي سَيَا، أَتَقْبَلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوا: مَا هِيَ؟ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتَ أَحَدَكُمْ فَلَا يُكَذِّبُ، وَإِذَا وَعَدْتَ فَلَا يُخْلِفُ، وَإِذَا اشْتَمَمْ فَلَا يَيْخُنْ، وَغَصُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ.

رواه ابویعلی ورجاله رجال الصحيح الا ان یزيد بن سنان لم یسمع من انس، وفي الحاشية:

رواه ابویعلی وفيه سعید او سعد بن سنان وليس فيه یزيد بن سنان وهو حسن الحديث، مجمع الزوائد

۵۴۱/۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی خمات دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہو۔ (۱) جب تم میں سے کوئی بولے تو جھوٹ نہ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرنے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔ (۳) جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (۴) اپنی نگاہوں کو نوچی رکھو یعنی جن چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے ان پر نظر نہ پڑے۔ (۵) اپنے ہاتھوں کو (ناحیت مارنے وغیرہ سے) روکے رکھو۔ (۶) اپنی شر مگاہ کی حفاظت کرو۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ ۴۲ ﴾ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبَرِّ، وَإِنَّ الْبَرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَضْدُدُ حَتَّى يُكْبَطَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفَجُورِ، وَإِنَّ الْفُحْرُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُكَذِّبُ حَتَّى يُكْبَطَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا۔

رواه مسلم باب فتح الكذب..... رقم: ۶۶۳۷

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حق بولنا نیکی کے راستہ پڑا دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچادیتی ہے۔ آدمی حق بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کے

راتے پر ڈال دیتا ہے اور برائی اس کو دوزخ تک پہنچادیتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَىٰ بِالْمُرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه مسلم، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، رقم: ۷

حضرت حفص بن عاصم رض روايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق) کے بیان کر دے۔ (مسلم)

فائده: مطلب یہ ہے کہ کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا بھی ایک درجہ کا جھوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اس آدمی پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

﴿ 44 ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَفَىٰ بِالْمُرْءِ إِنَّمَا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه ابو داؤد، باب التشديد في الكذب، رقم: ۴۹۹۲

حضرت ابو ہریرہ رض روايت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے کھینکار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 45 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّمَا رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلُكَ قَطْعَتْ عَنْقَ أَخِيكَ تَلَأَّثَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ فَإِذَا لَا مَحَالَةَ فَلَيُقْتَلُنَّ أَحَسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبٌ، وَلَا أَرْكَنِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔ رواه البخاری، باب ماجاء في قول الرجل وبilk، رقم: ۶۱۶۲

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرا آدمی کی تعریف کی (اور جس کی تعریف کی جا رہی تھی وہ بھی وہاں موجود تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری سمجھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ وہ اچھا آدمی ہے پھر بھی یوں کہے کہ فلاں آدمی کو میں اچھا

سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والے ہیں (اور وہی اس کو حقیقت میں جانے والے ہیں کہ اچھا ہے یا برا) میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی تعریف یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔ (بخاری)

﴿ ۴۶ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ: كُلُّ أُمَّةٍ مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً، ثُمَّ يُضَبِّحَ وَقَدْ سَرَّهُ اللَّهُ فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ عَمِلْتُ الْبَارَحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُّ رَبُّهُ وَيُضَبِّحُ يُكْشِفُ سِرْتَ اللَّهِ عَنْهُ. رواہ البخاری، باب ستر المؤمن على نفسه، رقم: ۶۰۶۹۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری ساری امت معانی کے قابل ہے سوائے ان لوگوں کے جو حکم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور حکم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی رات میں کوئی برآ کام کرے اور پھر صبح کو باوجود داس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا (اے لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) وہ کہے فلا نے! میں نے گز شتر رات فلاں فلاں (غلط) کام کیا تھا۔ حالانکہ اس نے رات اس طرح گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کر دی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ ہٹا رہا ہے جو (رات) اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا۔ (بخاری)

﴿ ۴۷ ﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلْكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ. رواہ مسلم، باب النہی عن قول هلك الناس، رقم: ۶۶۸۳۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ بتاہ ہو گئے تو وہ شخص ان میں سب سے زیادہ بتاہ ہونے والا ہے (کیونکہ یہ کہنے والا دوسروں کو تقریر سمجھنے کی وجہ سے تکمیر کے گناہ میں بٹتا ہے)۔ (مسلم)

﴿ ۴۸ ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُؤْفَى رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَعْنِي رَجُلًا: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: أَوْ لَا تَأْتِرِنِي، فَلَعْلَةً تَكَلَّمُ فِيمَا لَا يَعْلَمُهُ أَوْ بَغْلَ بِمَا لَا يَقْضَهُ۔ رواہ الترمذی و قال: هذا حديث غريب، باب حدیث من حسن اسلام المرة.....رقم: ۲۳۱۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک

دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کر کے) کہا: تمہیں جنت کی بشارت ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہر رہے ہو جکہ حقیقت حال کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیکھنے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریہ دینا یا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا) (ترنڈی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے چندی ہونے کا حکم لگانے کی وجہ نہیں کرنی چاہئے البتہ اعمال صالحی کی وجہ سے امید رکھنی چاہیے۔

﴿ ۴۹ ﴾ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ أُوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَنَزَّلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامَهُ: اِنْتَ بِالسُّفَرَةِ تَعْبُثُ بِهَا، فَانْكَرَثَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ مَنْذَ اسْلَمْتَ إِلَّا وَأَنَا أَخْطِمُهَا وَأَرْمُهَا غَيْرَ كَلِمَتِي هَذِهِ فَلَا تَحْفَظُهَا عَلَىٰ وَاخْفَظُهَا مَا أَقُولُ لَكُمْ : سَعِيتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: إِذَا كَنَّ النَّاسُ الْذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكِبُرُوا هُوَلَاءِ الْكَلِمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الشَّبَاثَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادِتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قُلْبًا سَلِيمًا، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَغُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ رَواه احمد ۳۲۸۲۸

حضرت حسان بن عطیہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوسؓ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑا ڈالا اور اپنے غلام سے کہا: دستِ خوان لا دُتا کو کچھ شغل رہے۔ (حضرت حسانؓ فرماتے ہیں) میرے لئے ان کی یہ بات عجیب تھی پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں جو بات بھی میں نے کہی ہمیشہ سوچ سمجھ کر کی (بس آج چوک ہو گئی) اس بات کو یاد رکھنا بلکہ اب جو میں تم سے کہوں گا اسے یاد رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سناؤ: لوگ جب سونے اور چاندنی کا خزانہ جمع کرنے لگ جائیں تو تم ان کلمات کو خزانہ بنالیما یعنی انہیں کثرت سے پڑھتے رہنا: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الشَّبَاثَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادِتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قُلْبًا سَلِيمًا، وَأَسْأَلُك

لِسَأَنَا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَغْوِّذُكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ۔

ترجمہ: یا اللہ میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رشد و ہدایت پر چکنگی مانگتا ہوں اور آپ کی نعمتوں کا شکردا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ کی اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ سے (کفر و شرک سے) پاک دل کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے کچھ زبان کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنی خیر ہے اسے مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنے شر ہیں ان سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جتنے گناہوں کو آپ جانتے ہیں میں آپ سے ان تمام گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ بیٹھ کر آپ ہی غیب کی تمام باتوں کو جانئے والے ہیں۔

(مندرجہ)

مراجع

- اتحاف السادة لمحمد بن محمد الزبيدي
ارشاد السارى لشرح البخارى للقسطلاني المعنوى ٩٢٣ هـ
- الاستيعاب لابن عبدالبر
الاصابة للعسقلانى المتوفى ٨٥٢ هـ
- اقامة الحجة لعبد العزى الكهنوى المتوفى ١٣٠٣ هـ
- انجاح الحاجة للمجددى المتوفى ١٢٩٥ هـ
- البداية والهاية لابن كثیر المتوفى ١٣٧٤ هـ
- بذل المجهود في حل ابى داود للسهرانفورى المعنوى ١٣٦٦ هـ
- بيان القرآن مولانا محمد اشرف على تھاؤى رحمه الله
- ترجمة مولانا احمد على لاہوری رحمه الله
- ترجمان النبی، مولانا پدر عالم میر شفیع رحمه الله
- ترجمة مولانا شاهزادین و مولانا فتح خاں جاندھری رحمه الله
- الترغیب والت reprehib للمنذری المتوفى ٦٥٦ هـ
- تفسير عثمانی مولانا شیبہ احمد عثمانی رحمه الله
- تفسير القرآن العظیم لابن کثیر المتوفى ١٣٧٤ هـ
- التفسیر الكبير للرازی
- تقریب التهذیب لابن حجر العسقلانی المتوفى ٨٥٢ هـ
- تکملة فتح الملهم مولانا محمد تقی عثمانی
- تنزیہ الشریعة المرفوعة للكتابی المتوفى ٩٢٣ هـ
- تهذیب الاسماء واللغات للنووی المتوفى ٦٢٦ هـ
- تهذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی المتوفی ١٧٣٢ هـ
- جامع الاحادیث للسیوطی المتوفی ٩١١ هـ
- دار الفکر، بیروت
- دار احیاء التراث العربی بیروت
- دار احیاء التراث العربی
- دار احیاء التراث العربی
- الفاروق الحدیثیة، القاهرۃ
- قدیمی کتب خانہ، کراچی
- دارالحدیث، القاهرۃ
- معهد اخیل، کراچی
- میر محمد کتب خانہ
- مجمع خدام الدین، لاہور
- ادارہ اسلامیات، لاہور
- ثانی کتبی کراچی
- دار احیاء التراث العربی
- طبع الملک فہد
- دار المعرفۃ بیروت
- دارالكتب العلمیة بیروت
- مکتبہ دارالعلوم کراچی
- دارالكتب العلمیة
- دارالكتب العلمیة
- دارالفکر
- دارالفکر

(ب)

دار الفكر	جامع الاصول لابن اثير الجزى المتوفى ٢٠٣٩هـ
دار الكتب العلمية	جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر
دار البارز، المكة المكرمة	الجامع الصحيح للترمذى المتوفى ٢٧٩٦هـ
دار الفكر	الجامع الصغير للسيوطى المتوفى ١٩١١هـ
دار العلوم الحديثة، بيروت	جامع العلوم والحكم لابن الفرج
دار الفكر	حلية الاولياء لابن نعيم المتوفى ١٣٣٥هـ
دار الفكر	الدرر المنتشرة للسيوطى المتوفى ١٩١١هـ
دار السلف، رياض	ذخيرة الحفاظ للحافظ محمد ابن طاهر المتوفى ١٥٠٥هـ
دار العلم للملايين، بيروت	الرائد لجبران مسعود
دار احياء التراث العربي	الروض الانف، للسهيلى المتوفى ١٥٨١هـ
قديمي كتب خانه	سنن الدارمى المتوفى ٢٥٥٥هـ
دار المعرفة	الستن الكبير للبيهقى المتوفى ٣٥٨١هـ
مكتبة الرشد الرياض	شرح سنن ابى داؤد للعينى المتوفى ١٨٥٥هـ
المكتب الاسلامى بيروت	شرح السنة للبغوى المتوفى ١٦٥١هـ
مكتبه دار البارز	شرح السنوسى للإمام محمد سنوسى المتوفى ١٨٩٥هـ
ادارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی	شرح الطيبى على مشكاة المصايخ للطيبى المتوفى ١٣٣٧هـ
دار الكتب العلمية	الشذرة في الأحاديث المشتهرة لابن طولون المتوفى ١٩٥٣هـ
دار الكتب العلمية	شعب الایمان للبيهقى المتوفى ١٣٥٨هـ
مكتبة نزار مصطفى البارز	الشمائل المحمدية للترمذى المتوفى ١٩٢٩هـ
المكة المكرمة	صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان المتوفى ١٣٣٩هـ
مؤسسة الرسالة، بيروت	صحيح ابن خزيمه المتوفى ١٣١٣هـ
المكتب الاسلامى	

(ج)

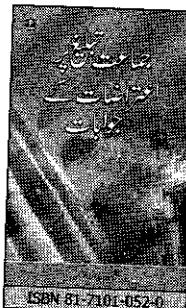
- صحيح البخارى بشرح الكرمانى للبخارى
صحيح مسلم بشرح النووي المتوفى ٦٧٢ هـ
عارضه الأحوزى بشرح الترمذى لابن العربي المتوفى ٥٣٣ هـ
العلل المتناهية فى الأحاديث الواهية لابن الجوزى
عمدة القارى شرح البخارى للعبيدى المتوفى ٨٥٥ هـ
عمل اليوم والليلة لابن السنى المتوفى ٣٦٣ هـ
عمل اليوم والليلة للنسائى المتوفى ٣٠٣ هـ
عن المعبدود لا بى الطيب مع شرح ابن قيم
غريب الحديث لابن الجوزى المتوفى ٥٩٧ هـ
فتح البارى بشرح البخارى لابن حجر العسقلانى
الفتح الربانى لترتيب مسنن الإمام احمد بن حنبل الشيبانى
فيض القدير شرح جامع الصغير للمناوى المتوفى ١٠٣١ هـ
قواعد فى علوم الحديث مولانا ظفر احمد عثمانى المتوفى ١٣٩٢ هـ
الكافش للذهبي المتوفى ٦٧٨ هـ
كتاب الموضوعات لابن الجوزى المتوفى ٥٩٧ هـ
كشف الخفاء للعجلونى المتوفى ١١٢ هـ
كشف الرحمن، مولانا احمد سعيد بلوى رحمة الله
لسان العرب لجمال الدين المتوفى ١٤١ هـ
لسان الميزان فى اسماء الرجال لابن حجر
اللالى المقصوعة فى الأحاديث الموضوعة للسيوطى
مجمع بحار الانوار للشيخ محمد طاهر المتوفى ٩٨٦ هـ
مجمع البحرين فى زوال الدمعجمين للهيثمى

(٥)

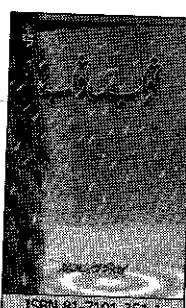
دار الفكر	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمي المتوفى ٨٠٠ هـ
المركز العربي للثقافة بيروت	مختار الصحاح لابي بكر الرازى
المكتبة الاثرية باكستان	منتصر سن ابى داؤد للمنذرى المتوفى ٢٥١ هـ
كتب امام ادي مitan	مرقة المفاتيح لملا على قارى المتوفى ١١١ هـ
دار المعرفة	المستدرک على الصحيحين للحاكم المتوفى ٣٠٥ هـ
دار القبلة، جده	مسند ابى يعلى الموصلى المتوفى ٣٠٣ هـ
دار الفكر	مسند الامام احمد بن حنبل المتوفى ٣٢٩ هـ
موسطة الرسالة	مسند الامام احمد بن حنبل المتوفى ٣٢٩ هـ
دار الجيل بيروت	المسند الجامع لجماعة من العلماء
دار الكتب العلمية	مسند الشافعى المتوفى ٣٠٣ هـ
المكتب الاسلامى بيروت	مشكاة المصايخ للخطيب البربرى المتوفى ٣٣٧ هـ
قديمى كتب خانه كراجى	مشكاة المصايخ للخطيب البربرى
دار المعرفة بيروت	مصايخ السنة للبغوى المتوفى ٣٥٦ هـ
الجانن للطباعة والنشر بيروت	مصباح الرزاجة لابى بكر الكنانى المتوفى ٨٣٧ هـ
ادارة القرآن، كراجى	مصنف ابن ابى شيبة المتوفى ٣٣٥ هـ
المكتب الاسلامى	المصنف لعبد الرزاق المתוٰ ٢١١ هـ
دار الباز	المطالب العالية بيروائى المسانيد الشامية للعسقلانى
دار الاشاعت	ظاهر حق
المكتبة البورية، كراجى	معارف السنن للشيخ البورى المتوفى ١٣٩ هـ
دار احياء التراث العربى	معجم البلدان لعبد الله البغدادى المتوفى ٢٢٦ هـ
ادارة القرآن، كراجى	المعجم الكبير للطبرانى المتوفى ٣٢٥ هـ
دفتر نشر فرهنگ اسلامی ایران	المعجم الوسيط لجماعة من المتقادمين

(ل)

- مفتاح كنز السنة لمحمد فؤاد الباقى
المقادد الحسنة للسخاوى المتوفى ١٩٠٢ هـ
- المنجد فى اللغة للويس معلوف
موسوعة الأحاديث والأثار الضعيفة لجامعة من العلماء مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
- موسوعة الحديث الشريف للكتب الستة دار السلام، رياض
- الموضوعات الكبرى لملا على قارى المتوفى ١١١٦هـ المكتبة الاثرية
موطأ الإمام مالك المتوفى ١٤٧٩هـ نور محمد، كراچی
- ميزان الاعتدال في نقد الرجال للذهبي المتوفى ١٣٢٨هـ المكتبة الاثرية
النهاية لابن الجوزي المتوفى ١٢٠٢هـ اسماعيليان، ايران
- الوابل الصيب لابن قيم الجوزية المتوفى ١٣٧٥هـ مكتبة دار البيان، دمشق



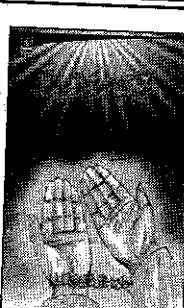
ISBN 81-7101-052-0



ISBN 81-7101-351-1



ISBN 81-7101-112-2



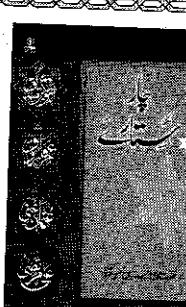
ISBN 81-7101-384-8



ISBN 81-7101-245-4



ISBN 81-7101-130-5



ISBN 81-7101-037-7



ISBN 81-7101-72-



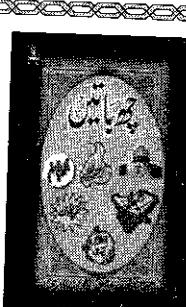
ISBN 81-7101-302-3



ISBN 81-7101-092-X



چھپتیں



ISBN 81-7101-031-2



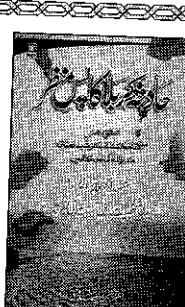
ISBN 81-7101-055-5



ISBN 81-7101-364-9



ISBN 81-7101-054-5



ISBN 81-7101-366-3